آٹھ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

www.KitaboSunnat.com

مُصنف
عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی ◎ غلام ربانی عزیز

المیزان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

المیزان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سلیس، با محاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرام کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

حصہ ہشتم

مصنف

عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

کاپی رائٹ رجسٹریشن

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ کے تسہیل ترتیب و ترجمہ جدید کے
جملہ حقوق اشاعت "المیزان" کے نام محفوظ ہیں۔
اس کا کوئی حصہ "المیزان" کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جا سکتا۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات۔ ۲۳۳/۲

محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ......15710......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (حصہ ہشتم)

حرف میم۔ میم والف 73
۴۵۴۴۔ حضرت مابورؓ خصی 73
۴۵۴۵۔ حضرت ماتحؓ 73
۴۵۴۶۔ حضرت مازن بن خیثمہ السکونیؓ 74
۴۵۴۷۔ حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامیؓ 74
۴۵۴۸۔ حضرت ماعزؓ تمیمی 75
۴۵۴۹۔ حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ 75
۴۵۵۰۔ حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ 76
۴۵۵۱۔ حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ 76
۴۵۵۲۔ حضرت مالک بن احمرؓ 76
۴۵۵۳۔ حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی 77
۴۵۵۴۔ حضرت مالکؓ بن ازہر 77
۴۵۵۵۔ حضرت مالکؓ الاشجعی 77
۴۵۵۶۔ حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک 77
۴۵۵۷۔ حضرت مالکؓ بن امیہ 78
۴۵۵۸۔ حضرت مالکؓ الانصاری 78
۴۵۵۹۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان 78
۴۵۶۰۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ اسلمی 79
۴۵۶۱۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو 79
۴۵۶۲۔ حضرت مالکؓ بن ایاس انصاری 79
۴۵۶۳۔ حضرت مالکؓ بن البلغ 79
۴۵۶۴۔ حضرت مالکؓ بن بحینہ 79
۴۵۶۵۔ حضرت مالکؓ بن برصہ بن نہشل 80
۴۵۶۶۔ حضرت مالکؓ بن تیہان 80
۴۵۶۷۔ حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری 81
۴۵۶۸۔ حضرت مالکؓ بن ثعلبہ 81
۴۵۶۹۔ حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ 82
۴۵۷۰۔ حضرت مالکؓ بن جبیر اسلمی 82
۴۵۷۱۔ حضرت مالکؓ بن الحارث ذہلی 82
۴۵۷۲۔ حضرت مالکؓ بن حارث عامر 82
۴۵۷۳۔ حضرت مالکؓ بن حارث 83
۴۵۷۴۔ حضرت مالکؓ بن حارث 83
۴۵۷۵۔ حضرت مالکؓ بن حارثہ 83
۴۵۷۶۔ حضرت مالکؓ بن حسل 83
۴۵۷۷۔ حضرت مالکؓ بن الحسن 83
۴۵۷۸۔ حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ 84
۴۵۷۹۔ حضرت مالکؓ بن حمزہ 84
۴۵۸۰۔ حضرت مالکؓ بن حویرث 84
۴۵۸۱۔ حضرت مالکؓ بن حیدہ 84
۴۵۸۲۔ حضرت مالکؓ بن خشخاش 85
۴۵۸۳۔ حضرت مالکؓ بن خلف 85
۴۵۸۴۔ حضرت مالکؓ بن ابی خولی 85
۴۵۸۵۔ حضرت مالکؓ بن دخشم 85
۴۵۸۶۔ حضرت مالکؓ بن رافع 86
۴۵۸۷۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ 86
۴۵۸۸۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی 87
۴۵۸۹۔ حضرت مالکؓ الرواسی 87

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹۰۔ حضرت مالکؓ بن زاہر	87
۴۵۹۱۔ حضرت مالکؓ بن زمعہ	87
۴۵۹۲۔ حضرت مالکؓ ابوالسائب	88
۴۵۹۳۔ حضرت مالکؓ بن سعد	88
۴۵۹۴۔ حضرت مالکؓ ابوسح	88
۴۵۹۵۔ حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید	88
۴۵۹۶۔ حضرت مالکؓ بن سنان نمری	88
۴۵۹۷۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ انصاری	89
۴۵۹۸۔ حضرت مالکؓ بن ضمرۃ	90
۴۵۹۹۔ حضرت مالکؓ بن طلحہ	90
۴۶۰۰۔ حضرت مالکؓ بن عامر ابوعطیہ	90
۴۶۰۱۔ حضرت مالکؓ بن عامر ہانی	90
۴۶۰۲۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ	91
۴۶۰۳۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ	91
۴۶۰۴۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ اوسی	91
۴۶۰۵۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری	91
۴۶۰۶۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان خثعمی	92
۴۶۰۷۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ خزاعی	93
۴۶۰۸۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ معافری	93
۴۶۰۹۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ ہلالی	93
۴۶۱۰۔ حضرت مالکؓ والد عبداللہ	93
۴۶۱۱۔ حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی	94
۴۶۱۲۔ حضرت مالکؓ بن عتاہیہ	94
۴۶۱۳۔ حضرت مالکؓ بن عقبہ	94
۴۶۱۴۔ حضرت مالکؓ بن عمرو اسدی	94
۴۶۱۵۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بلوی	95
۴۶۱۶۔ حضرت مالکؓ بن عمرو تمیمی	95
۴۶۱۷۔ حضرت مالکؓ بن عمرو انصاری	95
۴۶۱۸۔ حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی	95
۴۶۱۹۔ حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی	95
۴۶۲۰۔ حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک	96
۴۶۲۱۔ حضرت مالکؓ بن عمرو قشیری	96
۴۶۲۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر حنفی	96
۴۶۲۳۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک مجاشعی	96
۴۶۲۴۔ حضرت مالکؓ بن عمیر سلمی	97
۴۶۲۵۔ حضرت مالکؓ بن عمیرہ	97
۴۶۲۶۔ حضرت مالکؓ بن عمیلہ	98
۴۶۲۷۔ حضرت مالکؓ بن عوف اشجعی	98
۴۶۲۸۔ حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد نصری	98
۴۶۲۹۔ حضرت مالک بن ابی العیزارؓ	100
۴۶۳۰۔ حضرت مالک بن قدامہؓ	100
۴۶۳۱۔ حضرت مالک بن قطبہؓ	100
۴۶۳۲۔ حضرت مالک بن قہطمؓ	100
۴۶۳۳۔ حضرت مالکؓ بن قیس بن بجید	101
۴۶۳۴۔ حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ	101
۴۶۳۵۔ حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ	102
۴۶۳۶۔ حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ	102
۴۶۳۷۔ حضرت مالکؓ بن مالک الجنی	103
۴۶۳۸۔ حضرت مالک بن مخلدؓ	104
۴۶۳۹۔ حضرت مالک بن مرارہ الرہاویؓ	104
۴۶۴۰۔ حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ	104
۴۶۴۱۔ حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ	104

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۴۶۴۲۔حضرت مالکؓ بن مسعود	104
۴۶۴۳۔حضرت مالکؓ بن سرف	104
۴۶۴۴۔حضرت مالکؓ بن نضلہ	105
۴۶۴۵۔حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی	105
۴۶۴۶۔حضرت مالکؓ بن نمیر	107
۴۶۴۷۔حضرت مالکؓ بن نمیلہ	107
۴۶۴۸۔حضرت مالکؓ بن نویرہ	107
۴۶۴۹۔حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی	108
۴۶۵۰۔حضرت مالکؓ بن ہدم	108
۴۶۵۱۔حضرت مالکؓ بن ولید	109
۴۶۵۲۔حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی	109
۴۶۵۳۔حضرت مالکؓ بن وہیب	109
۴۶۵۴۔حضرت مالکؓ بن یخامر	109
۴۶۵۵۔حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی	110
باب:میم وبا	**110**
۴۶۵۶۔حضرت مبرحؓ بن شہاب	110
۴۶۵۷۔حضرت مبشر بن ابیرقؓ	110
۴۶۵۸۔حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور	110
۴۶۵۹۔(الف) حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر	111
باب میم وتا وثا	**111**
۴۶۵۹۔(ب) حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی	111
۴۶۶۰۔حضرت مثعبؓ سلمی	111
۴۶۶۱۔حضرت مثنیؓ بن حارثہ	112
باب میم وجیم	**113**
۴۶۶۲۔حضرت مجاشعؓ بن مسعود	113
۴۶۶۳۔حضرت مجاشعؓ بن سلیم	113
۴۶۶۴۔حضرت مجاعہؓ بن مرارہ بن سلمی	113
۴۶۶۵۔حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء	114
۴۶۶۶۔حضرت مجالدؓ والد ابی عثمہ	114
۴۶۶۷۔حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی	114
۴۶۶۸۔حضرت مجدی الضمریؓ	115
۴۶۶۹۔حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری	115
۴۶۷۰۔حضرت مجذرؓ بن زیاد	115
۴۶۷۱۔حضرت مجزاۃؓ بن ثور	116
۴۶۷۲۔حضرت مجزز المدلجی القائفؓ	116
۴۶۷۳۔حضرت مجمعؓ بن جاریہ	116
۴۶۷۴۔حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ	117
باب میم وحا	**118**
۴۶۷۵۔حضرت محاربؓ بن مزیدہ	118
۴۶۷۶۔حضرت محفزؓ بن اوس المزنی	118
۴۶۷۷۔حضرت محجنؓ بن ادرع الاسلمی	118
۴۶۷۸۔حضرت محجنؓ بن ابی محجن الدیلی	118
۴۶۷۹۔حضرت محدوجؓ بن زید الہذی	119
۴۶۸۰۔حضرت محرزؓ بن حارثہ	119
۴۶۸۱۔حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی	119
۴۶۸۲۔حضرت محرزؓ بن عامر	120
۴۶۸۳۔حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ	120

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۲۶۸۴۔ حضرت محرز القصابؓ 120
۲۶۸۵۔ حضرت محرزؓ بن نضلہ 120
۲۶۸۶۔ حضرت محرزؓ 121
۲۶۸۷۔ حضرت محرش الکعبیؓ 121
۲۶۸۸۔ حضرت محسنؓ بن علی 121
۲۶۸۹۔ حضرت محصن الانصاریؓ 122
۲۶۹۰۔ حضرت محصنؓ بن وحوح الانصاری الاوسی 122
۲۶۹۱۔ حضرت محلمؓ بن جثامہ 122
۲۶۹۲۔ حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب 123
۲۶۹۳۔ حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح 123
۲۶۹۴۔ حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری 124
۲۶۹۵۔ حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ 124
۲۶۹۶۔ حضرت محمد بن اسودؓ بن خلف 125
۲۶۹۷۔ حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی 125
۲۶۹۸۔ حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری 125
۲۶۹۹۔ حضرت محمد الانصاریؓ 126
۲۷۰۰۔ حضرت محمد الانصاریؓ 126
۲۷۰۱۔ حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ 126
۲۷۰۲۔ حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ 126
۲۷۰۳۔ حضرت محمد بن ابی برزۃؓ 126
۲۷۰۴۔ حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ 127
۲۷۰۵۔ حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ 127
۲۷۰۶۔ حضرت محمد بن جد بن قیسؓ 127
۲۷۰۷۔ حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ 127
۲۷۰۸۔ حضرت محمد بن جعفر [illegible] 127
۲۷۰۹۔ حضرت محمد بن ابی جہمؓ 128
۲۷۱۰۔ حضرت محمد بن حاطبؓ 128
۲۷۱۱۔ حضرت محمد بن حبیب المصریؓ 129
۲۷۱۲۔ حضرت محمد بن ابی حدردؓ 129
۲۷۱۳۔ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ 130
۲۷۱۴۔ حضرت محمد بن حزمؓ 130
۲۷۱۵۔ حضرت محمد بن خطابؓ 131
۲۷۱۶۔ حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمن الغفاریؓ 131
۲۷۱۷۔ حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ 131
۲۷۱۸۔ حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ 131
۲۷۱۹۔ حضرت محمد الدوسیؓ 132
۲۷۲۰۔ حضرت محمد بن رافعؓ 132
۲۷۲۱۔ حضرت محمدؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی 132
۲۷۲۲۔ حضرت محمد بن رکانہؓ 132
۲۷۲۳۔ حضرت محمدؓ (مولیٰ رسول اللہ) 132
۲۷۲۴۔ حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ 132
۲۷۲۵۔ حضرت محمد بن زید الانصاریؓ 133
۲۷۲۶۔ حضرت محمد بن سعد المجہولؓ 133
۲۷۲۷۔ حضرت محمد بن سفیانؓ 133
۲۷۲۸۔ حضرت محمدؓ بن ابی سفیان 134
۲۷۲۹۔ حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ 134
۲۷۳۰۔ حضرت محمد ابو سلیمانؓ 134
۲۷۳۱۔ حضرت محمد بن سہلؓ 135
۲۷۳۲۔ حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ 135

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۴۷۳۳۔ حضرت محمد بن شریدؓ 135
۴۷۳۴۔ حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ 136
۴۷۳۵۔ حضرت محمد بن صیفیؓ 136
۴۷۳۶۔ حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ 136
۴۷۳۷۔ حضرت محمد بن ضمرہؓ 137
۴۷۳۸۔ حضرت محمد بن طلحہؓ 137
۴۷۳۹۔ حضرت محمد بن عاصمؓ 138
۴۷۴۰۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۱۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۲۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۳۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۴۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 140
۴۷۴۵۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمن 141
۴۷۴۶۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمن 141
۴۷۴۷۔ حضرت محمدؓ بن ابی عبس 141
۴۷۴۸۔ حضرت محمدؓ بن عدی 142
۴۷۴۹۔ حضرت محمدؓ بن عطیہ 142
۴۷۵۰۔ حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی 142
۴۷۵۱۔ حضرت محمدؓ بن عمرو 143
۴۷۵۲۔ حضرت محمدؓ بن عمرو 144
۴۷۵۳۔ حضرت محمدؓ بن عمیر 144
۴۷۵۴۔ حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی 145
۴۷۵۵۔ حضرت محمدؓ بن فضالہ 145
۴۷۵۶۔ حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری 145
۴۷۵۷۔ حضرت محمدؓ بن قیس 146
۴۷۵۸۔ حضرت محمدؓ بن کعب 146
۴۷۵۹۔ حضرت محمدؓ بن محمود 147
۴۷۶۰۔ حضرت محمدؓ بن مخلد 147
۴۷۶۱۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ 147
۴۷۶۲۔ حضرت محمدؓ ابوہند المزنی 148
۴۷۶۳۔ حضرت محمد بن عبیط بن جابرؓ 148
۴۷۶۴۔ حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ 149
۴۷۶۵۔ حضرت محمد بن ہشامؓ 149
۴۷۶۶۔ حضرت محمد بن ہلال بن معلّیؓ 149
۴۷۶۷۔ حضرت محمد بن یفد یدویہؓ 149
۴۷۶۸۔ حضرت محمد غیر منسوبؓ 150
۴۷۶۹۔ حضرت محمود بن ربیعؓ 150
۴۷۷۰۔ حضرت محمود بن ربیعہؓ 150
۴۷۷۱۔ حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ 150
۴۷۷۲۔ حضرت محمود بن عمیرؓ 151
۴۷۷۳۔ حضرت محمود بن لبیدؓ 151
۴۷۷۴۔ حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ 151
۴۷۷۵۔ حضرت محولؓ انصاری 152
۴۷۷۶۔ حضرت محمیہ بن جزءؓ 152
۴۷۷۷۔ حضرت محیصہ بن مسعودؓ 152
باب میم وخا 153
۴۷۷۸۔ حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ 153
۴۷۷۹۔ حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ 153
۴۷۸۰۔ حضرت مخارق الہلالیؓ 154
۴۷۸۱۔ حضرت مخاشن الحمیریؓ 154
۴۷۸۲۔ حضرت مخبر بن معاویہؓ 154

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۴۷۸۳۔حضرت مختار بن حارثہؓ	154
۴۷۸۴۔حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن مسعود	154
۴۷۸۵۔حضرت مختار بن قیسؓ	155
۴۷۸۶۔حضرت مخربہؓ بن عدی	155
۴۷۸۷۔حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ	155
۴۷۸۸۔حضرت مخرفۃ العبدیؓ	155
۴۷۸۹۔حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ	156
۴۷۹۰۔حضرت مخرمہ بن قاسمؓ	156
۴۷۹۱۔حضرت مخرمہ بن نوفلؓ	156
۴۷۹۲۔حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ	157
۴۷۹۳۔حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ	157
۴۷۹۴۔حضرت مخلد الغفاریؓ	157
۴۷۹۵۔حضرت مخمر بن معاویہؓ	157
۴۷۹۶۔حضرت مخنف البکریؓ	158
۴۷۹۷۔حضرت مخنف بن سلیمؓ	158
۴۷۹۸۔حضرت مخولؓ بن یزید	158
۴۷۹۹۔حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ	159
۴۸۰۰۔حضرت مخیس ابو غنمؓ	159
باب میم و دال	**159**
۴۸۰۱۔حضرت مدرکؓ بن حارث	159
۴۸۰۲۔حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری	160
۴۸۰۳۔حضرت مدرکؓ ابو الطفیل الغفاری	160
۴۸۰۴۔حضرت مدرکؓ بن عمارہ	160
۴۸۰۵۔حضرت مدرکؓ بن عوف	160
۴۸۰۶۔حضرت مدعمؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)	161
۴۸۰۷۔حضرت مدلج الانصاریؓ	161
۴۸۰۸۔حضرت مدلجؓ بن عمرو السلمی	161
۴۸۰۹۔حضرت مدلوکؓ ابوسفیان الفزاری	162
باب میم، ذ، ر	**162**
۴۸۱۰۔حضرت مذعورؓ بن عدی العجلی	162
۴۸۱۱۔حضرت مذکور العذریؓ	162
۴۸۱۲۔حضرت مذکور القبطیؓ	162
۴۸۱۳۔حضرت مرارؓ بن مالک	162
۴۸۱۴۔حضرت مرارہؓ بن ربیع	163
۴۸۱۵۔حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الجہنی	163
۴۸۱۶۔حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی	163
۴۸۱۷۔حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی	164
۴۸۱۸۔حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی	164
۴۸۱۹۔حضرت مرثدؓ بن صلت الجہنی	164
۴۸۲۰۔حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی	164
۴۸۲۱۔حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی	164
۴۸۲۲۔حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی	165
۴۸۲۳۔حضرت مرثدؓ بن عیاض	165
۴۸۲۴۔حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد	165
۴۸۲۵۔حضرت مرثدؓ بن نجبہ	166
۴۸۲۶۔حضرت مرثدؓ بن وداعہ	166
۴۸۲۷۔حضرت مرحب یا ابو مرحبؓ	166
۴۸۲۸۔حضرت مرداسؓ بن عروہ	167
۴۸۲۹۔حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی	167
۴۸۳۰۔حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی	167

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۲۸۳۱۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی 168
۲۸۳۲۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی 168
۲۸۳۳۔ حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ 168
۲۸۳۴۔ حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس 168
۲۸۳۵۔ حضرت مرداسؓ بن مروان 169
۲۸۳۶۔ حضرت مرداسؓ بن نہیک 169
۲۸۳۷۔ حضرت مرزبانؓ بن نعمان 169
۲۸۳۸۔ حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ 169
۲۸۳۹۔ حضرت مرکبودؓ 169
۲۸۴۰۔ حضرت مروانؓ بن جذع 169
۲۸۴۱۔ حضرت مروان بن حکم 169
۲۸۴۲۔ حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی 171
۲۸۴۳۔ حضرت مروانؓ بن مالک الداری 172
۲۸۴۴۔ حضرت مرۃؓ بن حباب 172
۲۸۴۵۔ حضرت مرۃؓ بن سراقہ 172
۲۸۴۶۔ حضرت مرۃ العامریؓ 172
۲۸۴۷۔ حضرت مرۃؓ بن صابی الیشکری 173
۲۸۴۸۔ حضرت مرۃؓ بن عمرو قرشی 173
۲۸۴۹۔ حضرت مرۃؓ بن عمرو العقیلی 173
۲۸۵۰۔ حضرت مرۃؓ بن کعب 173

باب میم وز 174

۲۸۵۱۔ حضرت مزردؓ بن ضرار 174
۲۸۵۲۔ حضرت مزیدۃؓ بن جابر العبدی العصری 174

باب میم وس 175

۲۸۵۳۔ حضرت مساحق ابو نوفلؓ 175
۲۸۵۴۔ حضرت مسافع الدیلی ابو عبیدہؓ 175
۲۸۵۵۔ حضرت مسافعؓ بن عیاض 176
۲۸۵۶۔ حضرت مستظلؓ بن حصین 177
۲۸۵۷۔ حضرت المستمیرؓ بن مصعۃ الخزاعی 177
۲۸۵۸۔ حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی 177
۲۸۵۹۔ حضرت مستوردؓ بن شداد 177
۲۸۶۰۔ حضرت مستوردؓ بن منہال 177
۲۸۶۱۔ حضرت سرعؓ بن یاسر الجہنی 178
۲۸۶۲۔ حضرت مسروح ابو بکرہؓ 178
۲۸۶۳۔ حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی 178
۲۸۶۴۔ حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی 178
۲۸۶۵۔ حضرت مسطحؓ بن اثاثہ 178
۲۸۶۶۔ حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ 179
۲۸۶۷۔ حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی 179
۲۸۶۸۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم 179
۲۸۶۹۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید 180
۲۸۷۰۔ حضرت مسعودؓ الثقفی 180
۲۸۷۱۔ حضرت مسعودؓ بن حراش 180
۲۸۷۲۔ حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع 180
۲۸۷۳۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی 181
۲۸۷۴۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی 181
۲۸۷۵۔ حضرت مسعودؓ بن ربیعہ 181
۲۸۷۶۔ حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ 182
۲۸۷۷۔ حضرت مسعودؓ بن زرارہ 182
۲۸۷۸۔ حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع 182
۲۸۷۹۔ حضرت مسعودؓ بن سعد 182

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۸۸۰۔حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس 183
۲۸۸۱۔حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی 183
۲۸۸۲۔حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری 183
۲۸۸۳۔حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ 183
۲۸۸۴۔حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی 183
۲۸۸۵۔حضرت مسعودؓ بن عبد سعد 184
۲۸۸۶۔حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر 184
۲۸۸۷۔حضرت مسعودؓ 184
۲۸۸۸۔حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی 184
۲۸۸۹۔حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری 184
۲۸۹۰۔حضرت مسعودؓ مولیٰ فروہ اسلمی 184
۲۸۹۱۔حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ 185
۲۸۹۲۔حضرت مسعودؓ بن وائل 185
۲۸۹۳۔حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع 185
۲۸۹۱۔حضرت مسلمؓ بن بجرۃ 185
۲۸۹۔حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل 186
۲۸۹۔حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی 186
۲۸۹۔حضرت مسلمؓ بن حجیہ 187
۲۸۹۔حضرت مسلمؓ 187
۲۸۹۔حضرت مسلمؓ بن رباح 187
۲۹۰۔حضرت مسلمؓ بن سائب 188
۲۹۰۔حضرت مسلمؓ (ابوعباد) 188
۲۹۰۔حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی 188
۲۹۰۱۔حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی 188
۲۹۰۱۔حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن 188
۲۹۰۔حضرت مسلمؓ (ابوعبداللہ) 188
۲۹۰۶۔حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی 189
۲۹۰۷۔حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی 189
۲۹۰۸۔حضرت مسلمؓ بن عمرو 189
۲۹۰۹۔حضرت مسلمؓ بن عمیر 190
۲۹۱۰۔حضرت مسلمؓ بن ابوعوسجہ 190
۲۹۱۱۔حضرت مسلمؓ بن ابوالغادیہ 190
۲۹۱۲۔حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید 190
۲۹۱۳۔حضرت مسلمہؓ بن اسلم 190
۲۹۱۴۔حضرت مسلمہؓ بن شیبان 190
۲۹۱۵۔حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری 191
۲۹۱۶۔حضرت مسلمہؓ بن مالک 191
۲۹۱۷۔حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت 191
۲۹۱۸۔حضرت مسورؓ ابوعبداللہ 192
۲۹۱۹۔حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل 192
۲۹۲۰۔حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی 193
۲۹۲۱۔حضرت مسیبؓ بن حزن بن ابی وہب 193
۲۹۲۲۔حضرت مسیبؓ بن ابی السائب 194
۲۹۲۳۔حضرت مسیبؓ بن عمرو 194
باب میم وشین 194
۲۹۲۴۔حضرت مشرحؓ 194
۲۹۲۵۔حضرت مشرحؓ بن خالد السعدی 194
باب میم وصاد 195
۲۹۲۶۔حضرت مصعبؓ الاسلمی 195
۲۹۲۷۔حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس 195
۲۹۲۸۔حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان 195

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٣٩٢٩ـ حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم 196

باب میم وضاد 198

٣٩٣٠ـ حضرت مضاربؓ 198

٣٩٣١ـ حضرت مضرحؓ بن جدالہ 198

٣٩٣٢ـ حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ 198

٣٩٣٣ـ حضرت مضرسؓ بن سفیان 198

باب میم وطا 198

٣٩٣٤ـ حضرت مطاعؓ 198

٣٩٣٥ـ حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی 199

٣٩٣٦ـ حضرت مطرؓ لیثی 199

٣٩٣٧ـ حضرت مطرؓ بن ہلال 199

٣٩٣٨ـ حضرت مطرحؓ بن جندلۃ 200

٣٩٣٩ـ حضرت مطرفؓ بن بہصل 200

٣٩٤٠ـ حضرت مطرفؓ بن خالد 200

٣٩٤١ـ حضرت مطرفؓ بن مالک 200

٣٩٤٢ـ حضرت مطعمؓ بن عبیدۃ 200

٣٩٤٣ـ حضرت مطلبؓ بن ازہر 201

٣٩٤٤ـ حضرت مطلبؓ بن حنطب 201

٣٩٤٥ـ حضرت مطلبؓ بن ربیعہ 201

٣٩٤٦ـ حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ 202

٣٩٤٧ـ حضرت مطیعؓ بن اسود 202

٣٩٤٨ـ حضرت مطیعؓ بن عامر 203

ب میم وظا 203

٣٩٤٩ـ حضرت مظہرؓ بن رافع 203

باب میم وعین 204

٣٩٥٠ـ حضرت معاذؓ بن انس 204

٣٩٥١ـ حضرت معاذؓ ابو بشر اسدی 204

٣٩٥٢ـ حضرت معاذؓ تیمی 204

٣٩٥٣ـ حضرت معاذؓ بن جبل 204

٣٩٥٤ـ حضرت معاذؓ بن حارث انصاری 207

٣٩٥٥ـ حضرت معاذؓ بن حارث بن رفاعہ 207

٣٩٥٦ـ حضرت معاذؓ بن رباح 209

٣٩٥٧ـ حضرت معاذؓ بن زرارہ 209

٣٩٥٨ـ حضرت معاذؓ ابو زہرہ 209

٣٩٥٩ـ حضرت معاذؓ بن سعد 210

٣٩٦٠ـ حضرت معاذؓ بن صمہ 210

٣٩٦١ـ حضرت معاذؓ بن عثمان 210

٣٩٦٢ـ حضرت معاذؓ بن عمرو 210

٣٩٦٣ـ حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس 211

٣٩٦٤ـ حضرت معاذؓ بن ماعص 211

٣٩٦٥ـ حضرت معاذؓ بن معدان 211

٣٩٦٦ـ حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن 212

٣٩٦٧ـ حضرت معاذؓ بن یزید 212

٣٩٦٨ـ حضرت معاذؓ بن عمرو الثمرانی 212

٣٩٦٩ـ حضرت معافیؓ بن زید الجرشی 212

٣٩٧٠ـ حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ 212

٣٩٧١ـ حضرت معاویہؓ بن ثور 212

٣٩٧٢ـ حضرت معاویہؓ بن جاہمہ 213

٣٩٧٣ـ حضرت معاویہؓ بن خدیج 213

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۷۔حضرت معاویہؓ بن حکم	214
۴۹۷۔حضرت معاویہؓ بن حیدہ	214
۴۹۷۔حضرت معاویہؓ بن سوید	215
۴۹۷۔حضرت معاویہؓ بن صخر بن ابی سفیان	215
۴۹۷۔حضرت معاویہؓ بن صعصعہ	218
۴۹۷۔حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابواحمد	218
۴۹۸۔حضرت معاویہؓ۔ بن عبداللہ	218
۴۹/۔حضرت معاویہؓ بن عیاض	218
۴۹۸۔حضرت معاویہؓ بن قرمل	218
۴۹۸۱۔حضرت معاویہؓ لیثی	218
۴۹۸۱۔حضرت معاویہؓ بن محصن	219
۴۹۸۰۔حضرت معاویہؓ بن معاویہ	219
۴۹۸۔حضرت معاویہؓ بن نفیع	219
۴۹۸۰۔حضرت معاویہؓ بن نوفل	220
۴۹۸۰۔حضرت معاویہؓ ہذلی	220
۴۹۸۔حضرت معبدؓ بن اکثم	220
۴۹۹۔حضرت معبدؓ الجذامی	220
۴۹۹۔حضرت معبدؓ بن خالد	221
۴۹۹۱۔حضرت معبدؓ الخزاعی	221
۴۹۹۲۔حضرت معبدؓ بن زہیر	222
۴۹۹۳۔حضرت معبدؓ ابورہیر نمیری	222
۴۹۹۴۔حضرت معبدؓ بن صبیح	222
۴۹۹۰۔حضرت معبدؓ بن عباد	223
۴۹۹۷۔حضرت معبدؓ بن عباس	223
۴۹۹۸۔حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن	223
۴۹۹۹۔حضرت معبدؓ قرشی	224
۵۰۰۰۔حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر	224
۵۰۰۱۔حضرت معبدؓ بن مخرمہ	224
۵۰۰۲۔حضرت معبدؓ بن مسعود	224
۵۰۰۳۔حضرت معبدؓ بن میسرۃ	225
۵۰۰۴۔حضرت معبدؓ بن نباتہ	225
۵۰۰۵۔حضرت معبدؓ بن وہب	225
۵۰۰۶۔حضرت معبدؓ بن ہوذۃ	225
۵۰۰۷۔حضرت معتبؓ بن عمرو	225
۵۰۰۸۔حضرت معتبؓ بن حمراء	226
۵۰۰۹۔حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس	226
۵۰۱۰۔حضرت معتبؓ بن قشیر	226
۵۰۱۱۔حضرت معتبؓ بن ابی لہب	226
۵۰۱۲۔حضرت معتمرؓ (ابوحنش)	227
۵۰۱۳۔حضرت معدؓ بن ذہل	227
۵۰۱۴۔حضرت معدانؓ ابوالخیر	227
۵۰۱۵۔حضرت معدانؓ ابوخالد	227
۵۰۱۶۔حضرت معدی کربؓ بن حارث بن	228
۵۰۱۷۔حضرت معدی کربؓ بن رفاعہ	228
۵۰۱۸۔حضرت معدی کربؓ بن شراحیل	228
۵۰۱۹۔حضرت معدی کربؓ بن قیس	228
۵۰۲۰۔حضرت معدی کربؓ ہمدانی	228
۵۰۲۱۔حضرت معدی کربؓ	228
۵۰۲۲۔حضرت معرضؓ بن علاط سلمی	229
۵۰۲۳۔حضرت معرضؓ بن معیقیب	229
۵۰۲۴۔حضرت معصدؓ بن یزید	229
۵۰۲۵۔حضرت معقلؓ بن خلید	229

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۰۲۶۔حضرت معقل ؓ بن سنان بن مظہر	230
۵۰۲۷۔حضرت معقل ؓ بن سنان بن نبیشہ	230
۵۰۲۸۔حضرت معقل ؓ بن مقرن	231
۵۰۲۹۔حضرت معقل ؓ بن منذر	231
۵۰۳۰۔حضرت معقل ؓ بن ابی الہیثم اسدی	231
۵۰۳۱۔حضرت معقل ؓ بن یسار بن عبداللہ	231
۵۰۳۲۔حضرت معلی ؓ بن لوذان	232
۵۰۳۳۔حضرت معمر ؓ انصاری	232
۵۰۳۴۔حضرت معمر ؓ بن حارث بن قیس	232
۵۰۳۵۔حضرت معمر ؓ بن حارث بن معمر	232
۵۰۳۶۔حضرت معمر ؓ بن حبیب بن عبید	233
۵۰۳۷۔حضرت معمر ؓ بن حزم بن یزید	233
۵۰۳۸۔حضرت معمر ؓ (والد ابوخزامہ سعدی)	233
۵۰۳۹۔حضرت معمر ؓ بن ابی سرح	233
۵۰۴۰۔حضرت معمر ؓ بن عبداللہ بن نضلہ	233
۵۰۴۱۔حضرت معمر ؓ بن عثمان بن عمرو	234
۵۰۴۲۔حضرت معمر ؓ بن کلاب	234
۵۰۴۳۔حضرت معمر ؓ	234
۵۰۴۴۔حضرت معن ؓ بن حاجر	234
۵۰۴۵۔حضرت معن ؓ بن عدی بن جد	234
۵۰۴۶۔حضرت معن ؓ بن فضالہ بن عبید	235
۵۰۴۷۔حضرت معن ؓ بن یزید بن اخنس	235
۵۰۴۸۔حضرت معن ؓ بن یزید	235
۵۰۴۹۔حضرت معوذ ؓ بن عفراء	235
۵۰۵۰۔حضرت معوذ ؓ بن عمرو	236
۵۰۵۱۔حضرت معیقیب ؓ بن ابی فاطمہ دوسی	236
۵۰۵۲۔حضرت معیقیب ؓ بن معرض یمامی	237
باب میم وغین	**237**
۵۰۵۳۔حضرت مغفل ؓ بن عبد غنم	237
۵۰۵۴۔حضرت مغلس ؓ بکری	237
۵۰۵۵۔حضرت مغیث ؓ مولی ابی احمد	238
۵۰۵۶۔حضرت مغیث ؓ بن عبید بن ایاس	239
۵۰۵۷۔حضرت مغیث ؓ بن عمرو ابوثروان	239
۵۰۵۸۔حضرت مغیث ؓ غنوی	239
۵۰۵۹۔حضرت مغیرہ ؓ بن اخنس	239
۵۰۶۰۔حضرت مغیرہ ؓ بن حارث قرشی	240
۵۰۶۱۔حضرت مغیرہ ؓ بن حارث بن عبدالمطلب	240
۵۰۶۲۔حضرت مغیرہ ؓ بن حارث بن ہشام	240
۵۰۶۳۔حضرت مغیرہ ؓ بن سلمان الخزاعی	241
۵۰۶۴۔حضرت مغیرہ ؓ بن شعبہ بن ابی عامر	241
۵۰۶۵۔حضرت مغیرہ ؓ بن نوفل بن حارث	242
۵۰۶۶۔حضرت مغیرہ ؓ بن ہشام	243
باب میم، فاوقاف	**243**
۵۰۶۷۔حضرت مفروق ؓ بن عمرو الاصم	243
۵۰۶۸۔حضرت مقترب ؓ	244
۵۰۶۹۔حضرت مقداد ؓ بن عمرو	244
۵۰۷۰۔حضرت مقدام ؓ بن معدی کرب	246
۵۰۷۱۔حضرت مقسم ؓ (خاوند بریرہ)	246
۵۰۷۲۔حضرت مقعد ؓ	247
۵۰۷۳۔مقوقس	247

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ب میم وکاف 247

۵۰۷۔ حضرت مکحولؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)	247
۵۰۷۔ حضرت مکرمؓ غفاری	248
۵۰۷۔ حضرت مکلبہؓ بن ملکان	248
۵۰۷۔ حضرت مکنفؓ الحارثی	248
۵۰۷۔ حضرت مکنفؓ بن زید الخیل	248
۵۰۷۔ حضرت مکیلؓ لیثی	248
۵۰۸۔ حضرت مکیثؓ	249

ب میم ولام 249

۵۰۔ حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف	249
۵۰۸۔ حضرت ملحانؓ بن شمل	249
۵۰۸۔ حضرت ملقعؓ بن حصین	250
۵۰۸۔ حضرت ملکوؓ بن عبدہ	250
۵۰۸۔ حضرت ملیلؓ بن عبدالکریم	250
۵۰۸۔ حضرت ملیلؓ بن وبرہ	250

ب میم ونون 250

۵۰۸۔ حضرت منجعفؓ	250
۵۰۸۔ حضرت منبہؓ ابو وہب	251
۵۰۸۔ حضرت منبہؓ (والد یعلیٰ بن منبہ)	251
۵۰۹۔ حضرت منتجعؓ	251
۵۰۔ حضرت منتذرؓ	251
۵۰۹۔ حضرت منتشرؓ (والد محمد بن منتشر)	252
۵۰۹۔ حضرت منتفقؓ	252
۵۰۹۔ حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم	252
۵۰۹۵۔ حضرت منجابؓ بن راشد ناجی	252
۵۰۹۶۔ حضرت منذرؓ بن اجدع	253
۵۰۹۷۔ حضرت منذرؓ اسلمی	253
۵۰۹۸۔ حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی	253
۵۰۹۹۔ حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ	254
۵۱۰۰۔ حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر	254
۵۱۰۱۔ حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر	254
۵۱۰۲۔ حضرت منذرؓ بن عباد	254
۵۱۰۳۔ حضرت منذرؓ بن عبداللہ	254
۵۱۰۴۔ حضرت منذرؓ بن عبدالمدان	255
۵۱۰۵۔ حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر	255
۵۱۰۶۔ حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب	255
۵۱۰۷۔ حضرت منذرؓ بن عمرو	255
۵۱۰۸۔ حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث	256
۵۱۰۹۔ حضرت منذرؓ بن کعب دارمی	256
۵۱۱۰۔ حضرت منذرؓ بن مالک	256
۵۱۱۱۔ حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ	257
۵۱۱۲۔ حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر	257
۵۱۱۳۔ حضرت منصور بن عمیر بن ہاشم	257
۵۱۱۴۔ حضرت منظورؓ بن زبان بن سیار	257
۵۱۱۵۔ حضرت منقذؓ بن خنیس	257
۵۱۱۶۔ حضرت منقذؓ بن زید بن حارث	257
۵۱۱۷۔ حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ	258
۵۱۱۸۔ حضرت منقذؓ بن لبابہ الاسدی	258
۵۱۱۹۔ حضرت منقعہؓ	258
۵۱۲۰۔ حضرت منقعؓ تمیمی	258

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥١٢١۔ حضرت مقنعؓ بن مالک بن امیہ 259

٥١٢٢۔ حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیہ 259

٥١٢٣۔ حضرت منہالؓ ابوعبدالملک 259

٥١٢٤۔ حضرت منیبؓ ازدی 260

٥١٢٥۔ حضرت منیبؓ بن عبدالسلمی 260

٥١٢٦۔ حضرت منیذرؓ اسلمی 260

باب میم وہا 260

٥١٢٧۔ حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ 260

٥١٢٨۔ حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید 261

٥١٢٩۔ حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی 261

٥١٣٠۔ حضرت مہاجرؓ 262

٥١٣١۔ حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر 262

٥١٣٢۔ حضرت مہاجرؓ 262

٥١٣٣۔ حضرت مہجعؓ (مولیٰ حضرت عمرؓ) 262

٥١٣٤۔ حضرت مہدیؓ جزری 263

٥١٣٥۔ حضرت مہرانؓ (مولیٰ حضور اکرمؐ) 263

٥١٣٦۔ حضرت مہرانؓ (والد میمون) 263

٥١٣٧۔ حضرت مہومؓ بن وہب الکندی 263

٥١٣٨۔ حضرت مہشمؓ بن عتبہ 263

٥١٣٩۔ حضرت مہلبلؓ 264

٥١٤٠۔ حضرت مہینؓ بن ہثم 264

باب میم وواؤ 264

٥١٤١۔ حضرت موسیٰؓ بن حارث 264

٥١٤٢۔ حضرت مولہؓ بن کثیف 264

٥١٤٣۔ حضرت مونسؓ بن فضالہ 265

٥١٤٤۔ حضرت موہبؓ بن عبداللہ 265

باب میم ویا 265

٥١٤٥۔ حضرت میثمؓ یا میتم 265

٥١٤٦۔ حضرت میسرہؓ ابوطیبہ 265

٥١٤٧۔ حضرت میسرہؓ الفجر 266

٥١٤٨۔ حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ 266

٥١٤٩۔ حضرت میمونؓ (مولیٰ رسول اللہ) 266

٥١٥٠۔ حضرت میمونؓ بن سنباد 266

٥١٥١۔ حضرت میمونؓ بن یامین 266

٥١٥٢۔ حضرت میمونؓ 267

٥١٥٣۔ حضرت میناؓ 267

٥١٥٤۔ حضرت میناؓ 267

حصہ ہشتم ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (حصہ نہم)

باب نون والف	271
۵۱۵۵۔ حضرت نابغہؓ الجعدی	271
۵۱۵۶۔ حضرت نابلؓ الحبشی	273
۵۱۵۷۔ حضرت ناجیہؓ بن اجم اسلمی	273
۵۱۵۸۔ حضرت ناجیہؓ بن جندب	273
۵۱۵۹۔ حضرت ناجیہؓ بن حارث	274
۵۱۶۰۔ حضرت ناجیہؓ بن خفاف	275
۵۱۶۱۔ حضرت ناجیہؓ الطفاوی	275
۵۱۶۲۔ حضرت ناجیہؓ بن عمرو	275
۵۱۶۳۔ حضرت ناجیہؓ بن کعب	275
۵۱۶۴۔ حضرت ناجؓ الحضرمی	276
۵۱۶۵۔ حضرت ناشرہؓ بن سوید	276
۵۱۶۶۔ حضرت ناعمؓ بن اجیل	276
۵۱۶۷۔ حضرت نافعؓ بن بدیل	277
۵۱۶۸۔ حضرت نافعؓ الجرشی	277
۵۱۶۹۔ حضرت نافعؓ بن عبدالحارث	277
۵۱۷۰۔ حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ	278
۵۱۷۱۔ حضرت نافعؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	279
۵۱۷۲۔ حضرت نافعؓ بن زید	279
۵۱۷۳۔ حضرت نافعؓ ابوالسائب	279
۵۱۷۴۔ حضرت نافعؓ ابوسلیمان	279
۵۱۷۵۔ حضرت نافعؓ بن صبرہ	280
۵۱۷۶۔ حضرت نافعؓ ابوطیبہ	280
۵۱۷۷۔ حضرت نافعؓ بن ظریب	280
۵۱۷۸۔ حضرت نافعؓ بن عتبہ	280
۵۱۷۹۔ حضرت نافعؓ بن عجیر	281
۵۱۸۰۔ حضرت نافعؓ بن علقمہ	281
۵۱۸۱۔ حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی	282
۵۱۸۲۔ حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدیکرب	282
۵۱۸۳۔ حضرت نافعؓ بن غیلان	282
۵۱۸۴۔ حضرت نافعؓ بن کیسان	283
۵۱۸۵۔ حضرت نافعؓ بن ابی نافع الرؤاسی	283
۵۱۸۶۔ حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی	283
۵۱۸۷۔ حضرت نافعؓ	284
باب النون والباء	284
۵۱۸۸۔ حضرت نباشؓ بن زرارہ	284
۵۱۸۹۔ حضرت نبھانؓ التمار	284
۵۱۹۰۔ حضرت نبھانؓ صاحب رسول اللہؐ	285
۵۱۹۱۔ حضرت نبیشہؓ الخیر	285
۵۱۹۲۔ حضرت نبیشہؓ	285
۵۱۹۳۔ حضرت نبیطؓ بن جابر	286
۵۱۹۴۔ حضرت نبیطؓ بن شریط	286
۵۱۹۵۔ حضرت نبیہؓ الجہنی	286
۵۱۹۶۔ حضرت نبیہؓ بن حذیفہ	286
۵۱۹۷۔ حضرت نبیہؓ	287
۵۱۹۸۔ حضرت نبیہؓ بن صواب	287

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۹۹۔ حضرت نبیہؓ بن عثمان 287

باب النون مع حاء ذال وزا وسین 287

۵۲۰۰۔ حضرت نجاتؓ بن ثعلبہ 287

۵۲۰۱۔ حضرت نذیرؓ ابو مریم 287

۵۲۰۲۔ حضرت نزالؓ بن سبرۃ 287

۵۲۰۳۔ حضرت نسیرؓ بن العنبس 288

باب النون وصاد 288

۵۲۰۴۔ حضرت نضرؓ بن الحارث 288

۵۲۰۵۔ حضرت نضرؓ بن حزن 288

۵۲۰۶۔ حضرت نضرؓ بن دہر 288

۵۲۰۷۔ حضرت نضرؓ بن عوف 289

۵۲۰۸۔ حضرت نضرؓ بن وہب 289

۵۲۰۹۔ حضرت نصیبؓ مولیٰ سری 289

۵۲۱۰۔ حضرت نصیرؓ 290

باب نون وضاد 290

۵۲۱۱۔ حضرت نضرؓ بن حارث الاوسی 290

۵۲۱۲۔ حضرت نضرؓ بن حارث القرشی 290

۵۲۱۳۔ حضرت نضرؓ بن سلمۃ الہذلی 291

۵۲۱۴۔ حضرت نضرؓ بن سفیان الہذلی 291

۵۲۱۵۔ حضرت نضرۃؓ بن اکثم 291

۵۲۱۶۔ حضرت نضلۃؓ انصاری 292

۵۲۱۷۔ حضرت نضلہؓ بن خدیج 292

۵۲۱۸۔ حضرت نضلہؓ بن طریف 293

۵۲۱۹۔ حضرت نضلہؓ بن عبید الاسلمی 293

۵۲۲۰۔ حضرت نضلہؓ بن عمرو الغفاری 294

۵۲۲۱۔ حضرت نضلہؓ بن ماعز 294

۵۲۲۲۔ حضرت نضیرؓ بن حارث قرشی 294

۵۲۲۳۔ حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث 295

باب النون وظاء وعین 295

۵۲۲۴۔ حضرت نظیرؓ المزنی 295

۵۲۲۵۔ حضرت نعم 295

۵۲۲۶۔ حضرت نعامہؓ الضبی 296

۵۲۲۷۔ حضرت نعمانؓ بن اشیم 296

۵۲۲۸۔ حضرت نعمانؓ بن بازیہ 296

۵۲۲۹۔ حضرت نعمانؓ بن برزج 296

۵۲۳۰۔ حضرت نعمانؓ بشیر 296

۵۲۳۱۔ حضرت نعمانؓ البلوی 298

۵۲۳۲۔ حضرت نعمانؓ بن بیا 298

۵۲۳۳۔ حضرت نعمانؓ بن ثابت 299

۵۲۳۴۔ حضرت نعمانؓ بن جزء 299

۵۲۳۵۔ حضرت نعمانؓ بن ابی جعال 299

۵۲۳۶۔ حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری 299

۵۲۳۷۔ حضرت نعمانؓ بن حمید 299

۵۲۳۸۔ حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ 299

۵۲۳۹۔ حضرت نعمانؓ بن خلف 299

۵۲۴۰۔ حضرت نعمانؓ بن ربعی 300

۵۲۴۱۔ حضرت نعمانؓ بن زارع 300

۵۲۴۲۔ حضرت نعمانؓ بن زید 300

۵۲۴۳۔ حضرت نعمانؓ السبئی 300

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۲۴۴۔ حضرت نعمانؓ بن سنان 301
۵۲۴۵۔ حضرت نعمانؓ بن شریک 301
۵۲۴۶۔ حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو 301
۵۲۴۷۔ حضرت نعمانؓ بن عجلان 301
۵۲۴۸۔ حضرت نعمانؓ بن عدی 302
۵۲۴۹۔ حضرت نعمانؓ بن عصر 303
۵۲۵۰۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ 304
۵۲۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ 304
۵۲۵۲۔ حضرت نعمانؓ بن غصن 304
۵۲۵۳۔ حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمۃ 304
۵۲۵۴۔ حضرت نعمانؓ بن قوقل 305
۵۲۵۵۔ حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی 305
۵۲۵۶۔ حضرت النعمانؓ قیل ذی رعین 305
۵۲۵۷۔ حضرت نعمانؓ بن مالک الخزرجی 306
۵۲۵۸۔ حضرت نعمانؓ بن مالک انصاری اوسی 307
۵۲۵۹۔ حضرت نعمانؓ بن ابی مالک الخزرجی 307
۵۲۶۰۔ حضرت نعمانؓ بن مرۃ 307
۵۲۶۱۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن 307
۵۲۶۲۔ حضرت نعمانؓ بن یزید 308
۵۲۶۳۔ حضرت نعیمؓ بن اوس 308
۵۲۶۴۔ حضرت نعیمؓ بن بدر 308
۵۲۶۵۔ حضرت نعیمؓ بن جناب 309
۵۲۶۶۔ حضرت نعیمؓ بن ربیعہ 309
۵۲۶۷۔ حضرت نعیمؓ بن زید التیمی 309
۵۲۶۸۔ حضرت نعیمؓ بن سلامۃ 309
۵۲۶۹۔ حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام 310
۵۲۷۰۔ حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن 310
۵۲۷۱۔ حضرت نعیمؓ بن قعنب 310
۵۲۷۲۔ حضرت نعیمؓ بن عبد کلال 310
۵۲۷۳۔ حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک 311
۵۲۷۴۔ حضرت نعیمؓ بن مسعود 311
۵۲۷۵۔ حضرت نعیمؓ بن مقرن 311
۵۲۷۶۔ حضرت نعیمؓ بن ہزال 312
۵۲۷۷۔ حضرت نعیمؓ بن ہمار 313
۵۲۷۸۔ حضرت نعیمؓ بن یزید 313
۵۲۷۹۔ حضرت نعیمانؓ بن عمرو 313

باب نون وفا 315

۵۲۸۰۔ حضرت نفیرؓ ابوجبیر 315
۵۲۸۱۔ حضرت نفیرؓ بن مجیب الثمالی 315
۵۲۸۲۔ حضرت نفیعؓ ابوبکرۃ 316
۵۲۸۳۔ حضرت نفیعؓ المعلی 316

باب نون وقاف 316

۵۲۸۴۔ حضرت نقادہؓ الاسدی 316
۵۲۸۵۔ حضرت نقبؓ بن فروۃ 317
۵۲۸۶۔ حضرت نقیدہؓ بن عمرو 317
۵۲۸۷۔ حضرت نقیرؓ (والد ابی السلیل) 317

باب نون ومیم 317

۵۲۸۸۔ حضرت النمرؓ بن تولب 317
۵۲۸۹۔ حضرت نمطؓ بن قیس 319

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۲۹۰۔ حضرت نمیرؓ بن اوس 319

۵۲۹۱۔ حضرت نمیرؓ بن حارث 320

۵۲۹۲۔ حضرت نمیرؓ بن خرشہ 320

۵۲۹۳۔ حضرت نمیرؓ بن عامر 320

۵۲۹۴۔ حضرت نمیرؓ بن عریب 320

۵۲۹۵۔ حضرت نمیرؓ بن ابی نمیر 321

۵۲۹۶۔ حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ 321

۵۲۹۷۔ حضرت نمیلہؓ 321

۵۲۹۸۔ حضرت نمیلہؓ 321

باب نون وہا 322

۵۲۹۹۔ حضرت نہارؓ العبدی 322

۵۳۰۰۔ حضرت نہشلؓ بن مالک 323

۵۳۰۱۔ حضرت نہیرؓ بن الہیثم 323

۵۳۰۲۔ حضرت نہیکؓ بن اساف 323

۵۳۰۳۔ حضرت نہیکؓ بن اوس 323

۵۳۰۴۔ حضرت نہیکؓ بن صریم 324

۵۳۰۵۔ حضرت نہیکؓ بن عاصم 324

۵۳۰۶۔ حضرت نہیکؓ بن قصی 324

باب نون وواؤ 324

۵۳۰۷۔ حضرت نواسؓ بن سمعان 324

۵۳۰۸۔ حضرت نوحؓ بن مخلد 325

۵۳۰۹۔ حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ 325

۵۳۱۰۔ حضرت نوفلؓ بن الحارث 326

۵۳۱۱۔ حضرت نوفلؓ بن طلحہ 326

۵۳۱۲۔ حضرت نوفلؓ بن عبداللہ 326

۵۳۱۳۔ حضرت نوفلؓ بن فروہ 327

۵۳۱۴۔ حضرت نوفلؓ بن مساحق 327

۵۳۱۵۔ حضرت نوفلؓ بن معاویہ 327

۵۳۱۶۔ حضرت نوبہؓ 328

۵۳۱۷۔ حضرت نویرہؓ 328

باب نون ویا 328

۵۳۱۸۔ حضرت نیارؓ بن ظالم 328

۵۳۱۹۔ حضرت نیارؓ بن مسعود 328

۵۳۲۰۔ حضرت نیارؓ بن مکرم 329

باب ھاوالف 329

۵۳۲۱۔ حضرت ہاشمؓ بن عتبہ 329

۵۳۲۲۔ حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ 330

۵۳۲۳۔ حضرت ہامہؓ ابوزہیر 331

۵۳۲۴۔ حضرت ہامہؓ ابن الہیم 331

۵۳۲۵۔ حضرت ہانیؓ بن جزء 332

۵۳۲۶۔ حضرت ہانیؓ بن حارث 332

۵۳۲۷۔ حضرت ہانیؓ بن عدی 332

۵۳۲۸۔ حضرت ہانیؓ بن عمرو 332

۵۳۲۹۔ حضرت ہانیؓ بن فراس 332

۵۳۳۰۔ حضرت ہانیؓ ابومالک 332

۵۳۳۱۔ حضرت ہانیؓ المخزومی 333

۵۳۳۲۔ حضرت ہانیؓ بن نیار 333

۵۳۳۳۔ حضرت ہانیؓ بن یزید 334

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۴ـ حضرت ہبارؓ بن اسود	334
۵۳۳ـ حضرت ہبارؓ بن سفیان	335
۵۳۳ـ حضرت ہبارؓ بن صیفی	336
۵۳۳ـ حضرت ہبیبؓ بن عمرو	336
۵۳۳ـ حضرت ہبیرۃؓ بن سبل	336
۵۳۳ـ حضرت ہبیرۃؓ بن المغاضۃ	337
۵۳۴ـ حضرت ہبیلؓ بن کعب	337
۵۳۴ـ حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ	337
۵۳۴ـ حضرت ہجعؓ بن قیس	337
۵۳۴ـ حضرت ہداجؓ الحنفی	337
۵۳۴ـ حضرت ہدارؓ الکنانی	337
۵۳۴ـ حضرت ہدمؓ بن مسعود	338
۵۳۴ـ حضرت ہدۃؓ	338
۵۳۴ـ حضرت ہدیلؓ	338
۵۳۴ـ حضرت ہدیمؓ التغلبی	338
۵۳۴ـ حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ	338
۵۳۵ـ حضرت ہرمؓ بن حیان	339
۵۳ـ حضرت ہرمؓ بن جحش	339
۵۳۵ـ حضرت ہرمؓ بن عبداللہ	339
۵۳۵ـ حضرت ہرمؓ بن قطبہ	339
۵۳۵ـ حضرت ہرمؓ بن مسعود	339
۵۳۵ـ حضرت ہرماسؓ بن زید	340
۵۳ـ حضرت ہرمزؓ مولی النبی	340
۵۳۵ـ حضرت ہرمزؓ بن ماہان	340
۵۳ـ حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ	341
۵۳۵۹ـ حضرت ہریمؓ بن عبداللہ	342
۵۳۶۰ـ حضرت ہزالؓ صاحب الشجرۃ	342
۵۳۶۱ـ حضرت ہزالؓ بن مرۃ	342
۵۳۶۲ـ حضرت ہزالؓ بن ذباب	342
۵۳۶۳ـ حضرت ہزانؓ بن عمرو	343
۵۳۶۴ـ حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل	343
۵۳۶۵ـ حضرت ہشامؓ بن حبیش	343
۵۳۶۶ـ حضرت ہشامؓ بن ابی حذیفہ	343
۵۳۶۷ـ حضرت ہشامؓ بن حکیم	343
۵۳۶۸ـ حضرت ہشامؓ مولی رسول اکرمؐ	345
۵۳۶۹ـ حضرت ہشامؓ بن صبابۃ	345
۵۳۷۰ـ حضرت ہشامؓ بن عاص القرشی	345
۵۳۷۱ـ حضرت ہشامؓ بن العاص	347
۵۳۷۲ـ حضرت ہشامؓ بن عامر	347
۵۳۷۳ـ حضرت ہشامؓ بن عتبہ	347
۵۳۷۴ـ حضرت ہشامؓ بن عمرو	348
۵۳۷۵ـ حضرت ہشامؓ بن قتادۃ	348
۵۳۷۶ـ حضرت ہشامؓ بن مغیرۃ	349
۵۳۷۷ـ حضرت ہشامؓ بن الولید	349
۵۳۷۸ـ حضرت ہشامؓ	349
۵۳۷۹ـ حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ	349
۵۳۸۰ـ حضرت ہلالؓ اسلمی	349
۵۳۸۱ـ حضرت ہلالؓ بن امیہ	350
۵۳۸۲ـ حضرت ہلالؓ بن الحارث	350
۵۳۸۳ـ حضرت ہلالؓ بن الحمرا	350

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۳۸۴۔حضرت ہلالؓ بن الحکم	350
۵۳۸۵۔حضرت ہلالؓ بن ابی خولی	351
۵۳۸۶۔حضرت ہلالؓ بن ربیعہ	351
۵۳۸۷۔حضرت ہلالؓ بن سعد	352
۵۳۸۸۔حضرت ہلالؓ احد بنی شعان	352
۵۳۸۹۔حضرت ہلالؓ بن عامر	352
۵۳۹۰۔حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی	353
۵۳۹۱۔حضرت ہلالؓ بن علقمہ	353
۵۳۹۲۔حضرت ہلالؓ بن مرۃ	353
۵۳۹۳۔حضرت ہلالؓ بن المعلی	353
۵۳۹۴۔حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال	354
۵۳۹۵۔حضرت ہلالؓ بن وکیع	354
۵۳۹۶۔حضرت ہلبؓ الطائی	354
۵۳۹۷۔حضرت ہلواثؓ	354
۵۳۹۸۔حضرت ہمامؓ بن الحارث	354
۵۳۹۹۔حضرت ہمامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	354
۵۴۰۰۔حضرت ہمامؓ بن زید	355
۵۴۰۱۔حضرت ہمامؓ بن مالک	355
۵۴۰۲۔حضرت ہمیلؓ بن الدمون	355
۵۴۰۳۔حضرت ہندؓ بن حارثہ	355
۵۴۰۴۔حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ	356
۵۴۰۵۔حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ	357
۵۴۰۶۔حضرت ہنیدہؓ بن خالد	358
۵۴۰۷۔حضرت ہوبجہؓ بن بجیر	358
۵۴۰۸۔حضرت ہوذہؓ بن اجمل	358
۵۴۰۹۔حضرت ہوذہؓ بن الحارث	359
۵۴۱۰۔حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی	359
۵۴۱۱۔حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری	359
۵۴۱۲۔حضرت ہوذہؓ بن عمرو	359
۵۴۱۳۔حضرت ہوذہؓ بن قیس	359
۵۴۱۴۔حضرت ہوذہؓ	360
۵۴۱۵۔حضرت ہیبانؓ اسلمی	360
۵۴۱۶۔حضرت ہیتؓ	360
۵۴۱۷۔حضرت ہیثمؓ بن دہر	360
۵۴۱۸۔حضرت ہیثمؓ ابو قیس	361
۵۴۱۹۔حضرت ہثیمؓ بن ابو معقل	361
۵۴۲۰۔حضرت ہیکلؓ بن جابر	361
باب واؤ والف	**361**
۵۴۲۱۔حضرت وابصہؓ بن معبد	361
۵۴۲۲۔حضرت واثلہؓ بن اسقع	362
۵۴۲۳۔حضرت واثلہؓ بن الخطاب	363
۵۴۲۴۔حضرت واثلہؓ اللیثی	363
۵۴۲۵۔حضرت وازعؓ بن زارع	364
۵۴۲۶۔حضرت وازعؓ ابوزرع	364
۵۴۲۷۔حضرت وازمؓ بن زر	364
۵۴۲۸۔حضرت واسعؓ بن حبان	364
۵۴۲۹۔حضرت واصلہؓ بن حباب	364
۵۴۳۰۔حضرت واقدؓ بن الحارث	365
۵۴۳۱۔حضرت واقدؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	365
۵۴۳۲۔حضرت واقدؓ بن عبداللہ	365

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۴۳۳۔حضرت واقدؓ بن عبداللہ	366
۵۴۳۴۔حضرت واقدؓ ابومراوح	367
۵۴۳۵۔حضرت واقدؓ	367
۵۴۳۶۔حضرت وائلؓ بن حجر	367
۵۴۳۷۔حضرت وائلؓ بن ابی القعیس	368
۵۴۳۸۔حضرت وائلؓ اللیثی	369
۵۴۳۹۔حضرت وبرؓ بن مشہر	369
۵۴۴۰۔حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی	369
۵۴۴۱۔حضرت وجزؓ بن غالب	370
۵۴۴۲۔حضرت وحشیؓ بن حرب	370
۵۴۴۳۔حضرت وحوحؓ بن اسلت	371
۵۴۴۴۔حضرت وداعہؓ بن خزام	372
۵۴۴۵۔حضرت وداعہؓ بن ابی زید	372
۵۴۴۶۔حضرت وداعہؓ بن ابی وداعہ	372
۵۴۴۷۔حضرت ودانؓ بن زر	373
۵۴۴۸۔حضرت ودفہؓ بن ایاس	373
۵۴۴۹۔حضرت ودیعہؓ بن خزام	373
۵۴۵۰۔حضرت ودیعہؓ بن عمرو	373
۵۴۵۱۔حضرت وردؓ بن خالد السلمی	374
۵۴۵۲۔حضرت وردانؓ بن اسماعیل	374
۵۴۵۳۔حضرت وردانؓ الجنی	374
۵۴۵۴۔حضرت وردانؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	374
۵۴۵۵۔حضرت وردانؓ جدالفرات	374
۵۴۵۶۔حضرت وردانؓ بن مخرم	375
۵۴۵۷۔حضرت ورقہؓ بن حابس	375
۵۴۵۸۔حضرت ورقہؓ بن نوفل القرشی	375
۵۴۵۹۔حضرت وزرؓ بن سدوس	376
۵۴۶۰۔حضرت وعلہؓ بن یزید	376
۵۴۶۱۔حضرت وفرۃؓ بن نافر البجانی	376
۵۴۶۲۔حضرت وقاصؓ بن قمامہ	377
۵۴۶۳۔حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی	377
۵۴۶۴۔حضرت ولیدؓ بن جابر	377
۵۴۶۵۔حضرت ولیدؓ بن زفر	377
۵۴۶۶۔حضرت ولیدؓ بن عبادۃ	377
۵۴۶۷۔حضرت ولیدؓ بن عبدشمس	378
۵۴۶۸۔حضرت ولیدؓ بن عقبہ	378
۵۴۶۹۔حضرت ولیدؓ بن عمارہ	379
۵۴۷۰۔حضرت ولیدؓ بن القاسم	380
۵۴۷۱۔حضرت ولیدؓ بن قیس	380
۵۴۷۲۔حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرۃ	380
۵۴۷۳۔حضرت وہبؓ بن اسود	381
۵۴۷۴۔حضرت وہبؓ بن امیۃ	381
۵۴۷۵۔حضرت وہبؓ الجیشانی	382
۵۴۷۶۔حضرت وہبؓ بن حذیفہ	382
۵۴۷۷۔حضرت وہبؓ بن حمزہ	382
۵۴۷۸۔حضرت وہبؓ بن خنبش	382
۵۴۷۹۔حضرت وہبؓ بن خویلد	383
۵۴۸۰۔حضرت وہبؓ بن زمعہ	383
۵۴۸۱۔حضرت وہبؓ بن ابی سرح	383
۵۴۸۲۔حضرت وہبؓ بن سعد	383

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۴۸۳۔حضرت وہبؓ بن المساح 384
۵۴۸۴۔حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن 384
۵۴۸۵۔حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب 384
۵۴۸۶۔حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم 384
۵۴۸۷۔حضرت وہبؓ (والدعثان) 385
۵۴۸۸۔حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی 385
۵۴۸۹۔حضرت وہبؓ بن عمیر 386
۵۴۹۰۔حضرت وہبؓ بن قابوس 386
۵۴۹۱۔حضرت وہبؓ بن قیس 386
۵۴۹۲۔حضرت وہبؓ بن کلدہ 386
۵۴۹۳۔حضرت وہبؓ بن معقل 387
۵۴۹۴۔حضرت وہبانؓ بن صیفی 387

باب الیاء والالف 387

۵۴۹۵۔حضرت یاسرؓ بن سوید 387
۵۴۹۶۔حضرت یاسرؓ بن عامر 388
۵۴۹۷۔حضرت یامینؓ بن یامین 388

باب الیاء والثاء والحاء 389

۵۴۹۸۔حضرت یثربیؓ بن عوف 389
۵۴۹۹۔حضرت یحنسؓ النبال 389
۵۵۰۰۔حضرت یحنسؓ بن وبرۃ 389
۵۵۰۱۔حضرت یحییٰؓ بن اسعد زرارۃ 389
۵۵۰۲۔حضرت یحییٰؓ بن اسید 390
۵۵۰۳۔حضرت یحییٰؓ بن حکیم 390
۵۵۰۴۔حضرت یحییٰؓ بن حنظلیۃ 390
۵۵۰۵۔حضرت یحییٰؓ بن خلاد 390
۵۵۰۶۔حضرت یحییٰؓ بن سعید 391
۵۵۰۷۔حضرت یحییٰؓ بن صیفی 391
۵۵۰۸۔حضرت یحییٰؓ بن عبدالرحمٰن 391
۵۵۰۹۔حضرت یحییٰؓ بن عمیر 392
۵۵۱۰۔حضرت یحییٰؓ بن نفیر 392
۵۵۱۱۔حضرت یحییٰؓ بن ہانی 392
۵۵۱۲۔حضرت یحییٰؓ بن ہند 392
۵۵۱۳۔حضرت یربوع ابوالجعدؓ 392

باب الیاء والزاء 392

۵۵۱۴۔حضرت یزداذؓ الفارسی 392
۵۵۱۵۔حضرت یزیدؓ بن اخنس 393
۵۵۱۶۔حضرت یزیدؓ بن اسد 393
۵۵۱۷۔حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی 394
۵۵۱۸۔حضرت یزیدؓ بن اسود العامری 394
۵۵۱۹۔حضرت یزیدؓ بن اسید 394
۵۵۲۰۔حضرت یزیدؓ بن اسیر 394
۵۵۲۱۔حضرت یزیدؓ بن الاصم 395
۵۵۲۲۔حضرت یزیدؓ بن امیہ 395
۵۵۲۳۔حضرت یزیدؓ بن انیس 395
۵۵۲۴۔حضرت یزیدؓ بن اوس 395
۵۵۲۵۔حضرت یزیدؓ بن بزدع 395
۵۵۲۶۔حضرت یزیدؓ بن بہرام 396
۵۵۲۷۔حضرت یزیدؓ بن تمیم 396
۵۵۲۸۔حضرت یزیدؓ بن ثابت 396

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۵۲۹۔ حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ	397	۵۵۵۴۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الجعفی	406
۵۵۳۰۔ حضرت یزیدؓ بن جاریہ	397	۵۵۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن سنان	406
۵۵۳۱۔ حضرت یزیدؓ بن جراح	398	۵۵۵۶۔ حضرت یزیدؓ بن سیف	406
۵۵۳۲۔ حضرت یزیدؓ بن الحارث	398	۵۵۵۷۔ حضرت یزیدؓ بن شجرۃ	406
۵۵۳۳۔ حضرت یزیدؓ بن حاطب	399	۵۵۵۸۔ حضرت یزیدؓ بن شرتح	407
۵۵۳۴۔ حضرت یزیدؓ والد الحجاج	399	۵۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن شراحیل	407
۵۵۳۵۔ حضرت یزیدؓ بن حذیفہ	400	۵۵۶۰۔ حضرت یزیدؓ بن شریک	407
۵۵۳۶۔ حضرت یزیدؓ بن حرام	400	۵۵۶۱۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی	407
۵۵۳۷۔ حضرت یزیدؓ بن حصین	400	۵۵۶۲۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان	407
۵۵۳۸۔ حضرت یزیدؓ والد حکیم	400	۵۵۶۳۔ حضرت یزیدؓ بن صحار	407
۵۵۳۹۔ حضرت یزیدؓ بن حمزہ	400	۵۵۶۴۔ حضرت یزیدؓ بن ضمرۃ	408
۵۵۴۰۔ حضرت یزیدؓ بن حوثرہ	401	۵۵۶۵۔ حضرت یزیدؓ بن طعمہ	408
۵۵۴۱۔ حضرت یزیدؓ بن خالد العصری	401	۵۵۶۶۔ حضرت یزیدؓ بن طلحہ	408
۵۵۴۲۔ حضرت یزیدؓ بن خدارۃ	401	۵۵۶۷۔ حضرت یزیدؓ بن طلق	408
۵۵۴۳۔ حضرت یزیدؓ بن رقیش	401	۵۵۶۸۔ حضرت یزیدؓ بن ظبیان	408
۵۵۴۴۔ حضرت یزیدؓ بن رکانہ	401	۵۵۶۹۔ حضرت یزیدؓ بن عامر بن السوائی	408
۵۵۴۵۔ حضرت یزیدؓ بن زمعہ	402	۵۵۷۰۔ حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری	409
۵۵۴۶۔ حضرت یزیدؓ بن ابی زیاد	402	۵۵۷۱۔ حضرت یزیدؓ بن عبایہ	409
۵۵۴۷۔ حضرت یزیدؓ بن زید	402	۵۵۷۲۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی	409
۵۵۴۸۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی	403	۵۵۷۳۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح	409
۵۵۴۹۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب الکندی	403	۵۵۷۴۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن الشخیر	409
۵۵۵۰۔ حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان	404	۵۵۷۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی	410
۵۵۵۱۔ حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع	405	۵۵۷۶۔ حضرت یزیدؓ الخطمی	410
۵۵۵۲۔ حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری	405	۵۵۷۷۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ	410
۵۵۵۳۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ القسری	405	۵۵۷۸۔ حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن	410

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۵۷۹۔ حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان 411
۵۵۸۰۔ حضرت یزیدؓ بن عبد 411
۵۵۸۱۔ حضرت یزیدؓ بن عتر 411
۵۵۸۲۔ حضرت یزیدؓ العقیلی 411
۵۵۸۳۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی 411
۵۵۸۴۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو ابوقطبہ انصاری 411
۵۵۸۵۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو 412
۵۵۸۶۔ حضرت یزیدؓ ابوعمر 412
۵۵۸۷۔ حضرت یزیدؓ بن عمیر 412
۵۵۸۸۔ حضرت یزیدؓ بن قتادہ 412
۵۵۸۹۔ حضرت یزیدؓ بن قنافہ 412
۵۵۹۰۔ حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ 413
۵۵۹۱۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الظفری 413
۵۵۹۲۔ حضرت یزیدؓ بن قیس 413
۵۵۹۳۔ حضرت یزیدؓ بن اخوسعید 413
۵۵۹۴۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الکندی 413
۵۵۹۵۔ حضرت یزیدؓ بن کعب 413
۵۵۹۶۔ حضرت یزیدؓ بن مالک بسرہ 414
۵۵۹۷۔ حضرت یزیدؓ بن مالک الجعفی 414
۵۵۹۸۔ حضرت یزیدؓ بن محلل 414
۵۵۹۹۔ حضرت یزیدؓ بن مربع 414
۵۶۰۰۔ حضرت یزیدؓ بن الحوین 415
۵۶۰۱۔ حضرت یزیدؓ بن معاویہ 415
۵۶۰۲۔ حضرت یزیدؓ بن معبد 415
۵۶۰۳۔ حضرت یزیدؓ بن ابومعن 415
۵۶۰۴۔ حضرت یزیدؓ بن منذر 415
۵۶۰۵۔ حضرت یزیدؓ بن ابی منصور 416
۵۶۰۶۔ حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو 416
۵۶۰۷۔ حضرت یزیدؓ بن نعامہ 416
۵۶۰۸۔ حضرت یزیدؓ بن نعمان 416
۵۶۰۹۔ حضرت یزیدؓ بن نعیم 417
۵۶۱۰۔ حضرت یزیدؓ بن نویرۃ 417
۵۶۱۱۔ حضرت یزیدؓ ابوہانی 417
۵۶۱۲۔ حضرت یزیدؓ بن وقش 417
۵۶۱۳۔ حضرت یزیدؓ بن یحنس 417
۵۶۱۴۔ حضرت یزیدؓ 418

باب یاوسین 418

۵۶۱۵۔ حضرت یسارؓ بن ازیہر 418
۵۶۱۶۔ حضرت یسارؓ بن اطول 418
۵۶۱۷۔ حضرت یسارؓ مولی بریدۃ 418
۵۶۱۸۔ حضرت یسارؓ بن بلال 418
۵۶۱۹۔ حضرت یسارؓ الحبشی 418
۵۶۲۰۔ حضرت یسارؓ الثقاف 419
۵۶۲۱۔ حضرت یسارؓ الراعی 420
۵۶۲۲۔ حضرت یسارؓ بن سبع 420
۵۶۲۳۔ حضرت یسارؓ بن سوید 420
۵۶۲۴۔ حضرت یسارؓ بن عبد 420
۵۶۲۵۔ حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال 420
۵۶۲۶۔ حضرت یسارؓ ابوفکیہہ 421
۵۶۲۷۔ حضرت یسارؓ جد محمد بن اسحاق 421

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۶۲۶۔حضرت یسارؓ مولی عمرو 421
۵۶۲۴۔حضرت یسارؓ مولی المغیرة بن شعبہ 421
۵۶۲۳۔حضرت یسارؓ ابو ہند حجام 422
۵۶۲۴۔حضرت یسارؓ مولی ابو الہیثم 422
۵۶۲۳۔حضرت یسرؓ بن الحارث 422
۵۶۳۱۔حضرت یسیرؓ بن عمرو 422
۵۶۳۱۔حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی 422
۵۶۳۰۔حضرت یسیرؓ بن العنبس 423

باب یا وعین وفا 423

۵۶۳۳۔حضرت یعقوبؓ بن اوس 423
۵۶۳۰۔حضرت یعقوبؓ بن الحصین 423
۵۶۳۳۔حضرت یعقوبؓ بن زمعہ 423
۵۶۳۳۔حضرت یعقوبؓ القبطی 424
۵۶۴۔حضرت یعلیٰ بن امیہ 424
۵۶۱۔حضرت یعلیٰ بن حارثہ 425
۵۶۴۔حضرت یعلیٰ بن حمزہ 425
۵۶۴۱۔حضرت یعلیٰ العامری 425
۵۶۴۔حضرت یعلیٰ بن مرة 425
۵۶۴۔حضرت یعلیٰ 426
۵۶۴۔حضرت یعمرؓ السعدی 426
۵۶۴۔حضرت یعیشؓ جہنی 427
۵۶۴۔حضرت یعیشؓ بن طخفة 427
۵۶۴۔حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة 427
۵۶۵۔حضرت یغوزانؓ بن یغفد یدویہ 427

باب یا ومیم،نون وواوٌ 428

۵۶۵۱۔حضرت الیمانؓ بن جابر 428
۵۶۵۲۔حضرت ینانؓ جد الحسن بن مسلم 428
۵۶۵۳۔حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام 428
۵۶۵۴۔حضرت یوسفؓ الفہری 428
۵۶۵۵۔حضرت یونسؓ بن شداد 429
۵۶۵۶۔حضرت یونسؓ ابو محمد الظفری 429

حصہ نہم ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (دسواں حصہ)

ان صحابہ کے حالات زندگی جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں 433

باب الف 433

۵۶۵۷۔حضرت ابو آمنہ فزاری 433
۵۶۵۸۔حضرت ابو ابراہیم 433
۵۶۵۹۔حضرت ابو ابراہیم مولیٰ ام سلمہ 433
۵۶۶۰۔حضرت ابو ابی ابن ام حرام 433
۵۶۶۱۔حضرت ابو اثیلہ بن راشد 434
۵۶۶۲۔حضرت ابو احمد بن جحش 434
۵۶۶۳۔حضرت ابو اخزم 434
۵۶۶۴۔حضرت ابو الاخنس 435
۵۶۶۵۔حضرت ابو ادریس 435
۵۶۶۶۔حضرت ابو اذینہ عبدی 435
۵۶۶۷۔حضرت ابو ارطاۃ احمسی 435
۵۶۶۸۔حضرت ابو اروی دوسی 435
۵۶۶۹۔حضرت ابو الازور احمری 436
۵۶۷۰۔حضرت ابو الازور ضرار بن خطاب 436
۵۶۷۱۔حضرت ابو الازہر الانماری 436
۵۶۷۲۔حضرت ابو الازہر 437
۵۶۷۳۔حضرت ابو اسرائیل انصاری 437
۵۶۷۴۔حضرت ابو اسماء شامی 437
۵۶۷۵۔حضرت ابو الاسود تمیمی 437
۵۶۷۶۔حضرت ابو الاسود بن سندر 437
۵۶۷۷۔حضرت ابو الاسود بن یزید 438
۵۶۷۸۔حضرت ابو اسید بن ثابت انصاری 438
۵۶۷۹۔حضرت ابو اسید بن علی 438
۵۶۸۰۔حضرت ابو اسید الساعدی 438
۵۶۸۱۔حضرت ابو اسیرہ 439
۵۶۸۲۔حضرت ابو الاشعث 439
۵۶۸۳۔حضرت ابو الاعور الانصاری 439
۵۶۸۴۔حضرت ابو الاعور الجرمی 439
۵۶۸۵۔حضرت ابو الاعور عمرو بن سفیان السلمی 439
۵۶۸۶۔حضرت ابو امامہ 440
۵۶۸۷۔حضرت ابو امامہ انصاری 440
۵۶۸۸۔حضرت ابو امامہ باہلی 440
۵۶۸۹۔حضرت ابو امامہ بن ثعلبہ 440
۵۶۹۰۔حضرت ابو امامہ بن سہل 441
۵۶۹۱۔حضرت ابو امیہ 441
۵۶۹۲۔حضرت ابو امیہ ازدی 442
۵۶۹۳۔حضرت ابو امیہ تغلبی 442
۵۶۹۴۔حضرت ابو امیہ جمحی 442
۵۶۹۵۔حضرت ابو امیہ شعبانی 443
۵۶۹۶۔حضرت ابو امیہ ضمری 443
۵۶۹۷۔حضرت ابو امیہ مخزومی 443
۵۶۹۸۔حضرت ابو اناس 443

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۶۹۹۔ حضرت ابوانس انصاریؓ 444
۵۷۰۰۔ حضرت ابواہابؓ 444
۵۷۰۱۔ حضرت ابواوس اسلمیؓ 444
۵۷۰۲۔ حضرت ابواوس ثقفیؓ 444
۵۷۰۳۔ حضرت ابواوسؓ 445
۵۷۰۴۔ حضرت ابواوفیؓ 445
۵۷۰۵۔ حضرت ابوایاسؓ 445
۵۷۰۶۔ حضرت ابوایمنؓ 445
۵۷۰۷۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ 446
۵۷۰۸۔ حضرت ابوایوبؓ یمامی 446
۵۷۰۹۔ حضرت ابوایوبؓ 447

باب الباء 447

۵۷۱۰۔ حضرت ابوبجیرؓ 447
۵۷۱۱۔ حضرت ابوالبداحؓ 447
۵۷۱۲۔ حضرت ابوالبرادؓ 448
۵۷۱۳۔ حضرت ابوبردہؓ 448
۵۷۱۴۔ حضرت ابوبردہؓ 448
۵۷۱۵۔ حضرت ابوبردہ انصاریؓ 448
۵۷۱۶۔ حضرت ابوبردہ اشعریؓ 449
۵۷۱۷۔ حضرت ابوبردہ ہانی بن نیارؓ 449
۵۷۱۸۔ حضرت ابوبردہؓ 450
۵۷۱۹۔ حضرت ابوبرزۃ اسلمیؓ 450
۵۷۲۰۔ حضرت ابوبرقانؓ 450
۵۷۲۱۔ حضرت ابوبزۃؓ 451
۵۷۲۲۔ حضرت ابوالبشرؓ 451
۵۷۲۳۔ حضرت ابوبشر سلمیؓ 451
۵۷۲۴۔ حضرت ابوبشیر انصاریؓ 451
۵۷۲۵۔ حضرت ابوالبشیرؓ 452
۵۷۲۶۔ حضرت ابوبصرہ الغفاریؓ 452
۵۷۲۷۔ حضرت ابوبصیرؓ 453
۵۷۲۸۔ حضرت ابوبصیرۃؓ 454
۵۷۲۹۔ حضرت ابوبکرؓ 454
۵۷۳۰۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ 454
۵۷۳۱۔ حضرت ابوبکرہ ثقفیؓ 455
۵۷۳۲۔ حضرت ابوبہیسہ فزاریؓ 456
۵۷۳۳۔ حضرت ابوبہیۃؓ 456

باب التاء 456

۵۷۳۴۔ حضرت ابوتحیی انصاریؓ 456
۵۷۳۵۔ حضرت ابوتمام ثقفیؓ 456
۵۷۳۶۔ حضرت ابوتمیم الجیشانیؓ 457
۵۷۳۷۔ حضرت ابوتمیمہ الہجیمیؓ 457

باب الثاء 458

۵۷۳۸۔ حضرت ابوثابت انصاریؓ 458
۵۷۳۹۔ حضرت ابوثابت القرشیؓ 458
۵۷۴۰۔ حضرت ابوثروانؓ 458
۵۷۴۱۔ حضرت ابوثعلبہ اشجعیؓ 459
۵۷۴۲۔ حضرت ابوثعلبہ انصاریؓ 459
۵۷۴۳۔ حضرت ابوثعلبہ ثقفیؓ 459
۵۷۴۴۔ حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ 459

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۷۴۵۔ حضرت ابوثور فہمیؓ 460

باب الجیم 460

۵۷۴۶۔ حضرت ابوجابرؓ 460

۵۷۴۷۔ حضرت ابوجاریہ انصاریؓ 461

۵۷۴۸۔ حضرت ابوجبیر حضرمیؓ 461

۵۷۴۹۔ حضرت ابوجبیرۃ بن الحصینؓ 461

۵۷۵۰۔ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاکؓ 461

۵۷۵۱۔ حضرت ابوجحش لیثیؓ 462

۵۷۵۲۔ حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہؓ 462

۵۷۵۳۔ حضرت ابوالجد عامرؓ 463

۵۷۵۴۔ حضرت ابوالجراح الاشجعیؓ 463

۵۷۵۵۔ حضرت ابوجرول الجشمیؓ 463

۵۷۵۶۔ حضرت ابوجری الجہمیؓ 463

۵۷۵۷۔ حضرت ابوجریؓ 464

۵۷۵۸۔ حضرت ابوجسرۃؓ 464

۵۷۵۹۔ حضرت ابوالجعد الفلیحؓ 464

۵۷۶۰۔ حضرت ابوجعد بن جنادہؓ 464

۵۷۶۱۔ حضرت ابوجعد غطفانیؓ 465

۵۷۶۲۔ حضرت ابوالجعجعہؓ 465

۵۷۶۳۔ حضرت ابوجعمہؓ 465

۵۷۶۴۔ حضرت ابوالجملؓ 465

۵۷۶۵۔ حضرت ابوجمیلہ سلمیؓ 466

۵۷۶۶۔ حضرت ابوجندب عکیؓ 466

۵۷۶۷۔ حضرت ابوجندب فزاریؓ 466

۵۷۶۸۔ حضرت ابوجندل بن سہیلؓ 466

۵۷۶۹۔ حضرت ابوجنیدہ بن جندعؓ 468

۵۷۷۰۔ حضرت ابوجنیدہ فہریؓ 468

۵۷۷۱۔ حضرت ابوالجودانؓ 468

۵۷۷۲۔ حضرت ابوجہادؓ 468

۵۷۷۳۔ حضرت ابوجہم ابن حذیفہؓ 469

۵۷۷۴۔ حضرت ابوجہمہؓ 470

۵۷۷۵۔ حضرت ابوجہیم بن حارثؓ 470

۵۷۷۶۔ حضرت ابوجہیم عبداللہؓ 471

۵۷۷۷۔ حضرت ابوجہمہؓ 471

باب الحاء 472

۵۷۷۸۔ حضرت ابوحاتم مزنیؓ 472

۵۷۷۹۔ حضرت ابوالحارث ازدیؓ 472

۵۷۸۰۔ حضرت ابوالحارث انصاریؓ 472

۵۷۸۱۔ حضرت ابوالحازم انصاریؓ 472

۵۷۸۲۔ حضرت ابوحازم صخرؓ 473

۵۷۸۳۔ حضرت ابوحازم والد قیسؓ 473

۵۷۸۴۔ حضرت ابوحازم والد کریمؓ 473

۵۷۸۵۔ حضرت ابوحاضرؓ 473

۵۷۸۶۔ حضرت ابوحاطبؓ 473

۵۷۸۷۔ حضرت ابوحامدؓ 474

۵۷۸۸۔ حضرت ابوحبہ انصاریؓ 474

۵۷۸۹۔ حضرت ابوحبہ بن غزیہؓ 474

۵۷۹۰۔ حضرت ابوحبیب بن زیدؓ 475

۵۷۹۱۔ حضرت ابوحبیب عنبریؓ 475

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۷۹۲۔حضرت ابوحبیب بن ازعرؓ 475
۵۷۹۳۔حضرت ابوحبیش غفاریؓ 475
۵۷۹۴۔حضرت ابوحثمہ بن حذیفہؓ 476
۵۷۹۵۔حضرت ابوحثمہ والد سہلؓ 476
۵۷۹۶۔حضرت ابوالحجاجؓ 476
۵۷۹۷۔حضرت ابوحدرد اسلمیؓ 477
۵۷۹۸۔حضرت ابوحدردؓ 477
۵۷۹۹۔حضرت ابوحدیدہ جہنیؓ 477
۵۸۰۰۔حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ 477
۵۸۰۱۔حضرت ابوحذیفہ ثقفیؓ 478
۵۸۰۲۔حضرت ابوحریرہؓ 479
۵۸۰۳۔حضرت ابوحریزؓ 479
۵۸۰۴۔حضرت ابوحزامہؓ 479
۵۸۰۵۔حضرت ابوحسان بصریؓ 479
۵۸۰۶۔حضرت ابوحسن انصاریؓ 479
۵۸۰۷۔حضرت ابوحسینؓ مولی بن نوفل 480
۵۸۰۸۔حضرت ابوحمیرہؓ 480
۵۸۰۹۔حضرت ابوالحصین انصاریؓ 480
۵۸۱۰۔حضرت ابوالحصین سدوسیؓ 480
۵۸۱۱۔حضرت ابوالحصین السلمیؓ 481
۵۸۱۲۔حضرت ابوحصین بن لقمانؓ 481
۵۸۱۳۔حضرت ابوحفص بن مغیرہؓ 481
۵۸۱۴۔حضرت ابوحفصہؓ 481
۵۸۱۵۔حضرت ابوالحکم بن حبیبؓ 481
۵۸۱۶۔حضرت ابوحکیم الانصاریؓ 482
۵۸۱۷۔حضرت ابوحکیمؓ 482
۵۸۱۸۔حضرت ابوحکیم بن مقرنؓ 482
۵۸۱۹۔حضرت ابوحماد انصاریؓ 482
۵۸۲۰۔حضرت ابوالحمراء مولی رسول اللہؐ 482
۵۸۲۱۔حضرت ابوالحمراءؓ مولی آل عفراء 483
۵۸۲۲۔حضرت ابوحمید الساعدیؓ 483
۵۸۲۳۔حضرت ابوحمیضہ مزنیؓ 483
۵۸۲۴۔حضرت ابوحمیضہ انصاریؓ 484
۵۸۲۵۔حضرت ابوحیوہ صنابحیؓ 484
۵۸۲۶۔ابوحیوہ کندیؓ 484
باب الخاء 484
۵۸۲۷۔حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیسؓ 484
۵۸۲۸۔حضرت ابوخالد الحارث بن قیسؓ 484
۵۸۲۹۔حضرت ابوخالد الحارثیؓ 485
۵۸۳۰۔حضرت ابوخالد السلمیؓ 485
۵۸۳۱۔حضرت ابوخالد الکندیؓ 485
۵۸۳۲۔حضرت ابوخالد کندیؓ 486
۵۸۳۳۔حضرت ابوخالد الخزومیؓ 486
۵۸۳۴۔حضرت ابوخالدؓ 486
۵۸۳۵۔حضرت ابوخداشؓ 486
۵۸۳۶۔حضرت ابوخداشؓ 487
۵۸۳۷۔حضرت ابوخداش سلمیؓ 487
۵۸۳۸۔حضرت ابوخراش رعینیؓ 487
۵۸۳۹۔حضرت ابوخراش ہذلیؓ 488
۵۸۴۰۔حضرت ابوالخریف بن ساعدہؓ 490

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۸۴۱۔حضرت ابوخزامہ عذریؓ 490

۵۸۴۲۔حضرت ابوخزامہؓ احد بنی الحارث بن سعد 490

۵۸۴۳۔حضرت ابوخزیمہ بن اوسؓ 491

۵۸۴۴۔حضرت ابوخزیمہ یربوعؓ 491

۵۸۴۵۔حضرت ابوخصفہؓ 491

۵۸۴۶۔حضرت ابوخصیفہؓ 492

۵۸۴۷۔ابوالخطابؓ 492

۵۸۴۸۔حضرت ابوخلاد والرعینیؓ 492

۵۸۴۹۔حضرت ابوخلیدہؓ 493

۵۸۵۰۔حضرت ابوخمیصہؓ 493

۵۸۵۱۔حضرت ابوخنیسؓ 493

۵۸۵۲۔حضرت ابوخیثمہ انصاریؓ 493

۵۸۵۳۔حضرت ابوخیرہ صباحیؓ 494

۵۸۵۴۔حضرت ابوخیرہؓ 494

باب الدال 495

۵۸۵۵۔حضرت ابوداؤد انصاریؓ 495

۵۸۵۶۔حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہؓ 495

۵۸۵۷۔حضرت ابوالدحداحؓ 496

۵۸۵۸۔حضرت ابوالدرداءؓ 496

۵۸۵۹۔حضرت ابودرہ بلویؓ 497

۵۸۶۰۔حضرت ابوالدنیاؓ 497

باب الذال 498

۵۸۶۱۔حضرت ابوذباب السعدیؓ 498

۵۸۶۲۔حضرت ابوذر غفاریؓ 498

۵۸۶۳۔حضرت ابوذرہؓ 500

۵۸۶۴۔حضرت ابوذرہ حرمازیؓ 500

۵۸۶۵۔حضرت ابوذویب الہذلیؓ 500

باب الراء 504

۵۸۶۶۔حضرت ابوراشد ازدیؓ 504

۵۸۶۷۔حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہؐ 504

۵۸۶۸۔حضرت ابورافع صائغؓ 505

۵۸۶۹۔حضرت ابوراطہؓ 505

۵۸۷۰۔حضرت ابوالربیعؓ 505

۵۸۷۱۔حضرت ابوالربیعہؓ 505

۵۸۷۲۔حضرت ابوالرجاء العطاردیؓ 505

۵۸۷۳۔حضرت ابورحیمہؓ 506

۵۸۷۴۔حضرت ابوالرداد اللیثیؓ 506

۵۸۷۵۔حضرت ابوالردیحؓ 506

۵۸۷۶۔حضرت ابورزین اسدیؓ 506

۵۸۷۷۔حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ 507

۵۸۷۸۔حضرت ابورزین عقیلیؓ 507

۵۸۷۹۔حضرت ابورزینؓ 507

۵۸۸۰۔حضرت ابورفاعہؓ 507

۵۸۸۱۔حضرت ابورمثہ بلویؓ 508

۵۸۸۲۔حضرت ابورمثہ تیمیؓ 508

۵۸۸۳۔حضرت ابورمداءؓ 508

۵۸۸۴۔حضرت ابوروح الکلاعیؓ 509

۵۸۸۵۔حضرت ابوالرومؓ 509

۵۸۸۶۔حضرت ابورویؓ 509

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

۵۸۸۷_حضرت ابورویحہ خثعمیؓ	510
۵۸۸۸_حضرت ابورویحہ الفزعیؓ	510
۵۸۸۹_حضرت ابورہم انماریؓ	511
۵۸۹۰_حضرت ابورہم سماعیؓ	511
۵۸۹۱_حضرت ابورہم ظہریؓ	511
۵۸۹۲_حضرت ابورہم غفاریؓ	512
۵۸۹۳_حضرت ابورہم بن قیسؓ	512
۵۸۹۴_حضرت ابورہم بن مطعمؓ	513
۵۸۹۵_حضرت ابورہمہؓ	513
۵۸۹۶_حضرت ابوریمہؓ	513
۵۸۹۷_حضرت ابوریحانہ ازدیؓ	513
۵۸۹۸_حضرت ابوریحانہ قرشیؓ	514
۵۸۹۹_حضرت ابوریطہؓ	514
۵۹۰۰_حضرت ابوریطہ مذحجیؓ	514
۵۹۰۱_حضرت ابوریمہؓ	514
باب الزاء	515
۵۹۰۲_حضرت ابوزرارہ انصاریؓ	515
۵۹۰۳_حضرت ابوزرارہ نخعیؓ	515
۵۹۰۴_حضرت ابوزرعہ فزعیؓ	515
۵۹۰۵_حضرت ابوزرعہ مولیٰ مقدادؓ	515
۵۹۰۶_حضرت ابوالزعراءؓ	515
۵۹۰۷_حضرت ابوزعنہؓ	515
۵۹۰۸_حضرت ابوزمعہ بلویؓ	516
۵۹۰۹_حضرت ابوالزوائد یمانیؓ	516
۵۹۱۰_حضرت [illegible]	517
۵۹۱۱_حضرت ابوزہیر بن اسیدؓ	517
۵۹۱۲_حضرت ابوزہیر انماریؓ	517
۵۹۱۳_حضرت ابوزہیر ثقفیؓ	517
۵۹۱۴_حضرت ابوزہیر بن معاذؓ	518
۵۹۱۵_حضرت ابوزہیر نمیریؓ	518
۵۹۱۶_حضرت ابوزیاد انصاریؓ	519
۵۹۱۷_حضرت ابوزید انصاریؓ	519
۵۹۱۸_حضرت ابوزید اوسؓ	519
۵۹۱۹_حضرت ابوزید ثابت بن زید انصاریؓ	519
۵۹۲۰_حضرت ابوزید جرمیؓ	519
۵۹۲۱_حضرت ابوزید سعد بن عبیدؓ	519
۵۹۲۲_حضرت ابوزید عمرو بن اخطبؓ	520
۵۹۲۳_حضرت ابوزید غافقیؓ	521
۵۹۲۴_حضرت ابوزید قیس بن سکنؓ	521
۵۹۲۵_حضرت ابوزید قیس بن عمرو ہمدانیؓ	521
۵۹۲۶_حضرت ابوزنب بن عوفؓ	521
۵۹۲۷_حضرت ابوزنبؓ	522
۵۹۲۸_حضرت ابوزید بن صلتؓ	522
باب السین	522
۵۹۲۹_حضرت ابوسالم حبشیؓ	522
۵۹۳۰_حضرت ابوالسائب مولیٰ غیلانؓ	522
۵۹۳۱_حضرت ابوالسائبؓ	522
۵۹۳۲_حضرت ابوالسائب والد کردمؓ	523
۵۹۳۳_حضرت ابوسبرہ جعفیؓ	523
۵۹۳۴_حضرت ابوسبرہ جہنیؓ	524

www.KitaboSunnat.com
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۔حضرت ابوسبرہ بن ابی رہمؓ	524
۵۔حضرت ابوسبرہ نخعیؓ	524
۵۔حضرت ابوسبرہؓ	524
۵۔حضرت ابوالسبع زرقیؓ	525
۵۔حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارثؓ	525
۵۔حضرت ابوسریحہ غفاریؓ	525
۵۔حضرت ابوسعاد جہنیؓ	525
۵۔حضرت ابوسعادؓ	525
۵۔حضرت ابوسعد انصاریؓ	526
۵۔حضرت ابوسعد الخیرؓ	526
۵۔حضرت ابوسعد زرقیؓ	526
۵۔حضرت ابوسعد ساعدیؓ	527
۵۔حضرت ابوسعد بن ابی فضالہؓ	527
۵۔حضرت ابوسعد بن وہبؓ	528
۵۔حضرت ابوالسعدانؓ	528
۵۔حضرت ابوسعید اسکندریؓ	528
۵۔حضرت ابوسعید مولی ابی اسیدؓ	528
۵۔حضرت ابوسعید انصاریؓ	528
۵۔حضرت ابوسعید بن زیدؓ	529
۵۔حضرت ابوسعید سعد بن مالکؓ	529
۵۔حضرت ابوسعید بن معلیؓ	529
۵۔حضرت ابوسعید مقبریؓ	530
۵۔حضرت ابوسعیدؓ	530
۵۔حضرت ابوسعیدؓ	531
۵۔حضرت ابوسفیان بن حارث قریشیؓ	531
۵۹۶۰۔حضرت ابوسفیان بن حارثؓ	534
۵۹۶۱۔حضرت ابوسفیان صخر بن حربؓ	535
۵۹۶۲۔حضرت ابوسفیانؓ والد عبداللہ	536
۵۹۶۳۔حضرت ابوسفیان بن محصنؓ	536
۵۹۶۴۔حضرت ابوسفیان مدلوکؓ	536
۵۹۶۵۔حضرت ابوسفیان بن وہبؓ	536
۵۹۶۶۔حضرت ابوسکینہ شامیؓ	536
۵۹۶۷۔حضرت ابوسلالہ اسلمیؓ	537
۵۹۶۸۔حضرت ابوسلام ہاشمیؓ	537
۵۹۶۹۔حضرت ابوسلامہ ثقفیؓ	537
۵۹۷۰۔حضرت ابوسلالہ سلامیؓ	537
۵۹۷۱۔حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ	537
۵۹۷۲۔حضرت ابوسلمہؓ جد عبدالحمید بن سلمہ	538
۵۹۷۳۔حضرت ابوسلمہؓ	538
۵۹۷۴۔حضرت ابوسلمیٰؓ راعی رسول اللہؐ	538
۵۹۷۵۔حضرت ابوسلمیٰؓ	539
۵۹۷۶۔حضرت ابوسلمیٰؓ مولی رسول اللہؐ	539
۵۹۷۷۔حضرت ابوسلیط انصاریؓ	539
۵۹۷۸۔حضرت ابوالسمحؓ	540
۵۹۷۹۔حضرت ابوسنابل بن بعککؓ	540
۵۹۸۰۔حضرت ابوسنان اسدیؓ	541
۵۹۸۱۔حضرت ابوسنان اشجعیؓ	542
۵۹۸۲۔حضرت ابوسنان بن صیفیؓ	542
۵۹۸۳۔حضرت ابوسود تمیمیؓ	543
۵۹۸۴۔حضرت ابوسوید انصاریؓ	543

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۹۸۵۔حضرت ابو سہل ؓ 543

۵۹۸۶۔حضرت ابو سہلہ ؓ 543

۵۹۸۷۔حضرت ابو سیارہ ؓ 544

۵۹۸۸۔حضرت ابو سیف القین ؓ 544

باب الشین 544

۵۹۸۹۔حضرت ابو شاہ ؓ 544

۵۹۹۰۔حضرت ابو شباث ؓ 545

۵۹۹۱۔حضرت ابو شجرہ ؓ 545

۵۹۹۲۔حضرت ابو شجرہ کندی ؓ 545

۵۹۹۳۔ابو شداد ذماری ؓ 545

۵۹۹۴۔حضرت ابو شداد ؓ 546

۵۹۹۵۔حضرت ابو شراک ؓ 546

۵۹۹۶۔حضرت ابو شریح انصاری ؓ 546

۵۹۹۷۔حضرت ابو شریح خزاعی ؓ 546

۵۹۹۸۔حضرت ابو شریح حارثی ؓ 547

۵۹۹۹۔حضرت ابو شریح ؓ 547

۶۰۰۰۔حضرت ابو شریک ؓ 547

۶۰۰۱۔حضرت ابو شعیب ؓ 547

۶۰۰۲۔حضرت ابو شفرہ ؓ 548

۶۰۰۳۔حضرت ابو الشموس ؓ 548

۶۰۰۴۔حضرت ابو شمیلہ ؓ 548

۶۰۰۵۔حضرت ابو شہم ؓ 548

۶۰۰۶۔حضرت ابو شیبہ خدری ؓ 549

۶۰۰۷۔حضرت ابو شیخ ؓ 549

۶۰۰۸۔حضرت ابو شیخ محاربی ؓ 549

باب الصاد 550

۶۰۰۹۔حضرت ابو صالح ؓ 550

۶۰۱۰۔ابو انصاری ؓ 550

۶۰۱۱۔حضرت ابو عقیل ؓ 550

۶۰۱۲۔حضرت ابو صرمہ ؓ 551

۶۰۱۳۔حضرت ابو صعیر ؓ 552

۶۰۱۴۔حضرت ابو صفرہ ؓ 552

۶۰۱۵۔حضرت ابو صفوان مالک بن عمیرہ ؓ 553

۶۰۱۶۔حضرت ابو صفیہ ؓ 553

۶۰۱۷۔حضرت ابو صمیمہ ؓ 553

باب الضاد 553

۶۰۱۸۔حضرت ابو ضبیس ؓ 553

۶۰۱۹۔حضرت ابو ضحاک ؓ 554

۶۰۲۰۔حضرت ابو ضمرہ ؓ 554

۶۰۲۱۔حضرت ابو ضمضم ؓ 554

۶۰۲۲۔حضرت ابو ضمیرہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ 555

۶۰۲۳۔حضرت ابو ضمیمہ ؓ 555

۶۰۲۴۔حضرت ابو الضیاح بن ثابت ؓ 555

باب الطاء 555

۶۰۲۵۔حضرت ابو طلحہ غفاری ؓ 555

۶۰۲۶۔حضرت ابو طرفہ کندی ؓ 556

۶۰۲۷۔حضرت ابو طریف ہذلی ؓ 556

۶۰۲۸۔حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ ؓ 556

۶۰۲۹۔حضرت ابو طلحہ انصاری ؓ 557

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوطلیق اشجعیؓ 558
حضرت ابوطویل شطب الممدودؓ 559
حضرت ابوطیبہؓ 559

ظاء 559

حضرت ابوظبیانؓ 559
حضرت ابوظبیہؓ 559

عین 560

حضرت ابوالعاصؓ 560
حضرت ابوعامر اشعریؓ 561
حضرت ابوعامر اشعریؓ 562
حضرت ابوعامرؓ 562
حضرت ابوعامر انصاریؓ 562
حضرت ابوعامر ثقفیؓ 563
حضرت ابوعامر والد حنظلہؓ 563
حضرت ابوعامرؓ 563
حضرت ابوعامرؓ 563
حضرت ابوعامر السکونیؓ 564
حضرت ابوعامرؓ 564
حضرت ابوعامرؓ 564
حضرت ابوعائشہؓ 565
حضرت ابوعبادہ انصاریؓ 565
حضرت ابوعبداللہ اسلمیؓ 565
حضرت ابوعبداللہ حنظلیؓ 566
حضرت ابوعبداللہ صنابحیؓ 566

۱۰۵۲۔ حضرت ابوعبداللہ قینیؓ 566
۱۰۵۳۔ حضرت ابوعبداللہ مخزومیؓ 566
۱۰۵۴۔ حضرت ابوعبداللہؓ 566
۱۰۵۵۔ حضرت ابوعبداللہؓ 567
۱۰۵۶۔ حضرت ابوعبداللہؓ 567
۱۰۵۷۔ حضرت ابوعبداللہؓ 567
۱۰۵۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعریؓ 568
۱۰۵۹۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاریؓ 568
۱۰۶۰۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنیؓ 568
۱۰۶۱۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خاضن عائشہؓ 569
۱۰۶۲۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن حنظلیؓ 569
۱۰۶۳۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابحیؓ 569
۱۰۶۴۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن فہریؓ 570
۱۰۶۵۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشیؓ 571
۱۰۶۶۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن القینیؓ 571
۱۰۶۷۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومیؓ 571
۱۰۶۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجیؓ 571
۱۰۶۹۔ حضرت ابوعبدالعزیز انصاریؓ 572
۱۰۷۰۔ حضرت ابوعبس بن جبرؓ 572
۱۰۷۱۔ حضرت ابوعبس بن عامر بن عدیؓ 573
۱۰۷۲۔ حضرت ابوعبیداللہؓ 573
۱۰۷۳۔ حضرت ابوعبید مولیٰ رسول اکرمؐ 573
۱۰۷۴۔ حضرت ابوعبیدؓ مولیٰ رفاعہ 573
۱۰۷۵۔ حضرت ابوعبید زرقیؓ 573
۱۰۷۶۔ حضرت ابوعبید بن مسعودؓ 573

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۰۷۷۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ	574
۶۰۷۸۔ حضرت ابوعبیدہ الدیلیؓ	575
۶۰۷۹۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمارہؓ	575
۶۰۸۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمروؓ بن محصن	575
۶۰۸۱۔ حضرت ابوعبیدہؓ	575
۶۰۸۲۔ حضرت ابوعتاب اشجعیؓ	575
۶۰۸۳۔ حضرت ابوعتیق محمد بن عبدالرحمنؓ	576
۶۰۸۴۔ حضرت ابوعثمان اصبحیؓ	576
۶۰۸۵۔ حضرت ابوعثمان انصاریؓ	576
۶۰۸۶۔ ابوعثمان بن سنہؓ	577
۶۰۸۷۔ حضرت ابوعثمان نہدیؓ	577
۶۰۸۸۔ حضرت ابوعذرہؓ	577
۶۰۸۹۔ حضرت ابوعرسؓ	577
۶۰۹۰۔ حضرت ابوعرفجہؓ	578
۶۰۹۱۔ حضرت ابوالعریانؓ	578
۶۰۹۲۔ حضرت ابوعریفؓ	579
۶۰۹۳۔ حضرت ابوعزہ ہذلیؓ	579
۶۰۹۴۔ حضرت ابوعزیز ایفعؓ	579
۶۰۹۵۔ حضرت ابوعزیز بن جندبؓ	579
۶۰۹۶۔ حضرت ابوعزیز بن عمیرؓ	580
۶۰۹۷۔ حضرت ابوعسیبؓ مولی رسول اللہ ﷺ	580
۶۰۹۸۔ حضرت ابوعسیمؓ	581
۶۰۹۹۔ حضرت ابوالعشراءؓ	581
۶۱۰۰۔ حضرت ابوعطیہ بکریؓ	581
۶۱۰۱۔ حضرت ابوعطیہ عرنیؓ	581
۶۱۰۲۔ حضرت ابوعطیہ الوداعیؓ	582
۶۱۰۳۔ حضرت ابوعقبہؓ	582
۶۱۰۴۔ حضرت ابوعقرب بکریؓ	582
۶۱۰۵۔ حضرت ابوعقیل بلویؓ	583
۶۱۰۶۔ حضرت ابوعقیلؓ	584
۶۱۰۷۔ حضرت ابوعقیل ملیلیؓ	584
۶۱۰۸۔ حضرت ابوالعکرؓ	585
۶۱۰۹۔ حضرت ابوالعلاء الانصاریؓ	586
۶۱۱۰۔ حضرت ابوالعلاء العامریؓ	586
۶۱۱۱۔ حضرت ابوالعلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحشؓ	587
۶۱۱۲۔ حضرت ابوعلقمہ بن اعورؓ	587
۶۱۱۳۔ حضرت ابوعلکشہؓ	587
۶۱۱۴۔ حضرت ابوعلی بن عبداللہؓ	587
۶۱۱۵۔ حضرت ابوعلی طلقؓ	588
۶۱۱۶۔ حضرت ابوعلی قیسؓ بن عاصم	588
۶۱۱۷۔ حضرت ابوعمارہؓ	588
۶۱۱۸۔ حضرت ابوعمر انصاریؓ	588
۶۱۱۹۔ حضرت ابوعمر مولی عمر بن خطابؓ	588
۶۱۲۰۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ	588
۶۱۲۱۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ	589
۶۱۲۲۔ حضرت ابوعمرو بن حفصؓ	589
۶۱۲۳۔ حضرت ابوعمرو جریرؓ	590
۶۱۲۴۔ حضرت ابوعمرو بن حماسؓ	590
۶۱۲۵۔ حضرت ابوعمرو شیبانیؓ	590
۶۱۲۶۔ حضرت ابوعمرو بن کعبؓ	590

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو عمرو نخعیؓ 590
حضرت ابو عمرۃؓ 591
حضرت ابو عمرہ انصاریؓ 591
حضرت ابو عمرہ انصاریؓ 592
حضرت ابو عمیر بن ابی طلحہؓ 593
حضرت ابو عمیرہؓ 593
حضرت ابو عنبہ خولانیؓ 593
حضرت ابو العوجاءؓ 594
حضرت ابو عوسجہؓ 594
حضرت ابو عویمرؓ 595
حضرت ابو عیاش زرقیؓ 595
حضرت ابو عیسیٰ انصاری حارثیؓ 595
حضرت ابو عیسیٰ ثقفیؓ 595

الغین 596

حضرت ابو الغادیہ جہنیؓ 596
حضرت ابو الغادیہ مزنیؓ 597
حضرت ابو غزوانؓ 597
حضرت ابو غزیہؓ 598
حضرت ابو غطیفؓ 598
حضرت ابو غلیظؓ 598
حضرت ابو الغوثؓ 598

الفاء 598

حضرت ابو فاختہؓ 598
حضرت ابو فاطمہ انصاریؓ 599
۶۱۴۹۔ حضرت ابو فاطمہ ایادیؓ 599
۶۱۵۰۔ حضرت ابو فاطمہ دوسیؓ 599
۶۱۵۱۔ حضرت ابو فاطمہ ضمریؓ 600
۶۱۵۲۔ حضرت ابو فالج انماریؓ 601
۶۱۵۳۔ حضرت ابو الفہم بن عمروؓ 601
۶۱۵۴۔ حضرت ابو فراس اسلمیؓ 601
۶۱۵۵۔ حضرت ابو فروہ اشجعیؓ 602
۶۱۵۶۔ حضرت ابو فروہ مولی عبدالرحمن بن ہشامؓ 602
۶۱۵۷۔ حضرت ابو فریعہؓ 602
۶۱۵۸۔ حضرت ابو فسیلہؓ 602
۶۱۵۹۔ حضرت ابو فضالہ انصاریؓ 602
۶۱۶۰۔ حضرت ابو ؓ 603
۶۱۶۱۔ حضرت ابو فوزہؓ 603
۶۱۶۲۔ حضرت ابو الفیل خزاعیؓ 604

باب القاف 604

۶۱۶۳۔ حضرت ابو القاسم انصاریؓ 604
۶۱۶۴۔ حضرت ابو القاسمؓ مولی ابو بکرؓ 604
۶۱۶۵۔ حضرت ابو القاسمؓ 604
۶۱۶۶۔ حضرت ابو قتادہ انصاریؓ 604
۶۱۶۷۔ حضرت ابو قتیلہؓ 605
(الف) ۶۱۶۸۔ حضرت ابو قحافہؓ والد ابی بکر 606
(ب) ۶۱۶۸۔ حضرت ابو قحافہؓ بن عفیف 606
۶۱۶۹۔ حضرت ابو قدامہؓ 606
۶۱۷۰۔ حضرت ابو قرادؓ 607
۶۱۷۱۔ حضرت ابو قرصافہؓ 607

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۱۷۲۔حضرت ابوقرۃؓ 607
۶۱۷۳۔حضرت ابوقریع 607
۶۱۷۴۔حضرت ابوقطبہؓ 607
۶۱۷۵۔حضرت ابوقعیسؓ 608
۶۱۷۶۔حضرت ابوالقراؓ 608
۶۱۷۷۔ابوقیس انصاریؓ 608
۶۱۷۸۔حضرت ابوقیس صرمہؓ 609
۶۱۷۹۔حضرت ابوقیس صیفیؓ 610
۶۱۸۰۔حضرت ابوقیس بن حارثؓ 611
۶۱۸۱۔حضرت ابوقیس جہنیؓ 611
۶۱۸۲۔حضرت ابوقیس بن معلیؓ 612
۶۱۸۳۔حضرت ابوقیسؓ 612
۶۱۸۴۔حضرت ابوالقین حضرمیؓ 612
۶۱۸۵۔حضرت ابوالقین خزاعیؓ 613

باب کاف 613

۶۱۸۶۔حضرت ابوکاملؓ 613
۶۱۸۷۔حضرت ابوکبشہ انماریؓ 613
۶۱۸۸۔حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرمؐ 614
۶۱۸۹۔حضرت ابوکبیر ہذلیؓ 614
۶۱۹۰۔حضرت ابوکثیرؓ مولیٰ بنوتمیم 615
۶۱۹۱۔حضرت ابوکثیرؓ 615
۶۱۹۲۔حضرت ابوکریمہؓ 615
۶۱۹۳۔حضرت ابوکلابؓ 615
۶۱۹۴۔حضرت ابوکلیبؓ 615
۶۱۹۵۔ابوالکنودؓ 616

باب لام 616

۶۱۹۶۔حضرت ابولاسؓ 616
۶۱۹۷۔حضرت ابولبابہ اسلمیؓ 616
۶۱۹۸۔حضرت ابولبابہ رفاعہؓ 617
۶۱۹۹۔حضرت ابولبابہؓ مولیٰ رسول اللہؐ 618
۶۲۰۰۔حضرت ابولبیبہ اشہلیؓ 618
۶۲۰۱۔حضرت ابی اللحمؓ 618
۶۲۰۲۔حضرت ابولقیطؓ 619
۶۲۰۳۔حضرت ابولیلیٰ اشعریؓ 619
۶۲۰۴۔حضرت ابولیلیٰ انصاریؓ 619
۶۲۰۵۔حضرت ابولیلیٰ خزاعیؓ 619
۶۲۰۶۔حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰنؓ 620
۶۲۰۷۔حضرت ابولیلیٰ غفاریؓ 620
۶۲۰۸۔حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدیؓ 620

باب میم 620

۶۲۰۹۔حضرت ابومالک اسلمیؓ 620
۶۲۱۰۔حضرت ابومالک اشجعیؓ 621
۶۲۱۱۔حضرت ابومالک اشعریؓ 621
۶۲۱۲۔حضرت ابومالک غفاریؓ 622
۶۲۱۳۔حضرت ابومالک قرظیؓ 622
۶۲۱۴۔حضرت ابومالک نخعیؓ 622
۶۲۱۵۔حضرت ابومالکؓ 622
۶۲۱۶۔حضرت ابومالکؓ 622
۶۲۱۷۔حضرت ابومالکؓ 623

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۱۲۱۸۔حضرت ابوالجدل	623
۱۲۱۹۔حضرت ابوالجمر	623
۱۲۲۰۔حضرت ابومجیبہ باہلی	624
۱۲۲۱۔حضرت ابومحجن ثقفی	624
۱۲۲۲۔حضرت ابومحذورہ موذن	627
۱۲۲۳۔حضرت ابومحرز	628
۱۲۲۴۔حضرت ابومحمد البدری الشامی	628
۱۲۲۵۔حضرت ابومخارق	628
۱۲۲۶۔حضرت ابومخشی	628
۱۲۲۷۔حضرت ابومدینہ	628
۱۲۲۸۔حضرت ابومذکور	629
۱۲۲۹۔حضرت ابومراوح	629
۱۲۳۰۔حضرت ابومرثد غنوی	629
۱۲۳۱۔حضرت ابومرحب	630
۱۲۳۲۔حضرت ابومرحب آخر	630
۱۲۳۳۔حضرت ابومرحب	630
۱۲۳۴۔حضرت ابومرہ طائفی	630
۱۲۳۵۔حضرت ابومرہ ثقفی	630
۱۲۳۶۔حضرت ابومریم جہنی	630
۱۲۳۷۔حضرت ابومریم خصی	631
۱۲۳۸۔حضرت ابومریم سکونی	631
۱۲۳۹۔حضرت ابومریم سلولی	631
۱۲۴۰۔حضرت ابومریم غسانی	631
۱۲۴۱۔حضرت ابومریم کندی	632
۱۲۴۲۔حضرت ابومسعود انصاری	632
۱۲۴۳۔حضرت ابومسعود غفاری	633
۱۲۴۴۔حضرت ابومسعود	633
۱۲۴۵۔حضرت ابومسلم اشعری	633
۱۲۴۶۔حضرت ابومسلم لیثی	633
۱۲۴۷۔حضرت ابومسلم خولانی	634
۱۲۴۸۔حضرت ابومسلم مرادی	635
۱۲۴۹۔حضرت ابومصعب اسدی	635
۱۲۵۰۔حضرت ابومصعب انصاری	635
۱۲۵۱۔حضرت ابومصعب	635
۱۲۵۲۔حضرت ابومعاویہ	636
۱۲۵۳۔حضرت ابومعبد جہنی	636
۱۲۵۴۔حضرت ابومعبد بن حزن	636
۱۲۵۵۔حضرت ابومعبد خزاعی	636
۱۲۵۶۔حضرت ابومعتب بن عمرو اسلمی	637
۱۲۵۷۔حضرت ابومعقل انصاری	637
۱۲۵۸۔حضرت ابومعقل	638
۱۲۵۹۔حضرت ابومعقل بن نہیک	638
۱۲۶۰۔حضرت ابومعلق انصاری	638
۱۲۶۱۔حضرت ابوالمعلی بن لوذان	639
۱۲۶۲۔حضرت ابوالمعلی دادا ابی اسد	639
۱۲۶۳۔حضرت ابومعمر	640
۱۲۶۴۔حضرت ابومعن	640
۱۲۶۵۔حضرت ابومعن	640
۱۲۶۶۔حضرت ابومغیث	640
۱۲۶۷۔حضرت ابومکرم	641

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

۶۲۶۸۔ حضرت ابو مکعتؓ	641
۶۲۶۹۔ حضرت ابو مکنفؓ	641
۶۲۷۰۔ حضرت ابو ملیح اشجعیؓ	641
۶۲۷۱۔ حضرت ابو ملیح ہداویؓ	642
۶۲۷۲۔ حضرت ابو ملیح ہذلیؓ	642
۶۲۷۳۔ حضرت ابو ملیکہ ذماریؓ	642
۶۲۷۴۔ حضرت ابو ملیکہ قرشیؓ	642
۶۲۷۵۔ حضرت ابو ملیکہ کندیؓ	643
۶۲۷۶۔ حضرت ابو ملیل بن ازعرؓ	643
۶۲۷۷۔ حضرت ابو ملیل سلیکؓ	643
۶۲۷۸۔ حضرت ابو ملیل بن عبداللہؓ	643
۶۲۷۹۔ حضرت ابو المنتفقؓ	643
۶۲۸۰۔ حضرت ابو المنذر جہنیؓ	644
۶۲۸۱۔ حضرت ابو المنذرؓ یزید بن عامر	644
۶۲۸۲۔ حضرت ابو المنذرؓ	644
۶۲۸۳۔ حضرت ابو منصور فارسیؓ	645
۶۲۸۴۔ حضرت ابو منظورؓ	645
۶۲۸۵۔ حضرت ابو منقعہ ثقفیؓ	645
۶۲۸۶۔ حضرت ابو منقعہ انماریؓ	645
۶۲۸۷۔ حضرت ابو منیبؓ	646
۶۲۸۸۔ حضرت ابو المنہذرؓ	646
۶۲۸۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ	646
۶۲۹۰۔ حضرت ابو موسیٰ انصاری مدنیؓ	647
۶۲۹۱۔ حضرت ابو موسیٰ الحکمیؓ	648
۶۲۹۲۔ حضرت ابو موسیٰ غافقیؓ	648
۶۲۹۳۔ حضرت ابو مویہبہؓ	648
۶۲۹۴۔ حضرت ابو المہلبؓ	649
۶۲۹۵۔ حضرت ابو میسرہؓ	649
۶۲۹۶۔ حضرت ابو میسرہؓ مولی عباس	649
۶۲۹۷۔ حضرت ابو میمونؓ	650
باب النون	**650**
۶۲۹۸۔ حضرت ابو نائلہؓ	650
۶۲۹۹۔ حضرت ابو نبقہؓ	650
۶۳۰۰۔ حضرت ابو النجمؓ	650
۶۳۰۱۔ حضرت ابو نجیح سلمیؓ	651
۶۳۰۲۔ حضرت ابو نجیح عمرو بن عبسہؓ	651
۶۳۰۳۔ حضرت ابو نجیح العبسیؓ	651
۶۳۰۴۔ حضرت ابو نخیلہ بجلیؓ	651
۶۳۰۵۔ حضرت ابو نخیلہ اللہبیؓ	651
۶۳۰۶۔ حضرت ابو نصرؓ	652
۶۳۰۷۔ حضرت ابو نضرؓ	652
۶۳۰۸۔ حضرت ابو نضیرؓ	652
۶۳۰۹۔ حضرت ابو نعمان ازدیؓ	652
۶۳۱۰۔ حضرت ابو النعمانؓ	652
۶۳۱۱۔ حضرت ابو نملہ انصاریؓ	653
۶۳۱۲۔ حضرت ابو نہیک انصاریؓ	653
باب الہاء	**653**
۶۳۱۳۔ حضرت ابو ہاشم بن عتبہؓ	653
۶۳۱۴۔ حضرت ابو ہاشم مولی رسول اللہؐ	654

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[illegible]_حضرت ابوہانیؓ	654
[illegible]_حضرت ابوہبیرہ بن حارثؓ	654
[illegible]_حضرت ابوہدبہ انصاریؓ	655
[illegible]_حضرت ابوہذیلؓ	655
[illegible]_حضرت ابوہریرہ دوسیؓ	655
[illegible]_حضرت ابوہلال تیمیؓ	657
[illegible]_حضرت ابوہند اشجعیؓ	657
[illegible]_حضرت ابوہند حجامؓ	658
[illegible]_حضرت ابوہند الداریؓ	658
[illegible]_حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہانؓ	658
[illegible]_حضرت ابوالہیثمؓ	658
باب الواؤ	**659**
[illegible]_حضرت ابوواثلہؓ	659
[illegible]_حضرت ابوواقد لیثیؓ	659
[illegible]_حضرت ابوواقدؓ مولیٰ رسول اللہ	660
[illegible]_حضرت ابوواقد نمیریؓ	660
[illegible]_حضرت ابووائل شقیق بن سلمہؓ	660
[illegible]_حضرت ابووحوحؓ	660
۱۳۳۲_حضرت ابووادعہؓ	661
۱۳۳۳_حضرت ابوودیعہؓ	661
۱۳۳۴_حضرت ابوالوردؓ	661
۱۳۳۵_حضرت ابوالوصلؓ	662
۱۳۳۶_ابوالوقاصؓ	662
۱۳۳۷_حضرت ابووہب جشمیؓ	662
۱۳۳۸_حضرت ابووہب جیشانیؓ	662
۱۳۳۹_حضرت ابووہب الکلبیؓ	663
باب یاء	**663**
۱۳۴۰_حضرت ابویحییٰؓ	663
۱۳۴۱_حضرت ابویزید حذامیؓ	663
۱۳۴۲_حضرت ابویزید والد حکیمؓ	663
۱۳۴۳_حضرت ابویزید لقیطیؓ	664
۱۳۴۴_حضرت ابویزید نمیریؓ	664
۱۳۴۵_حضرت ابوالیسرؓ	664
۱۳۴۶_حضرت ابویسعؓ	665
۱۳۴۷_حضرت ابوالیقظانؓ	665
۱۳۴۸_حضرت ابویونس ظفریؓ	665
ایسے صحابہ جو اپنے والد کے نام سے جانے جاتے ہیں	**665**
۱۳۴۹_حضرت ابن الادرعؓ	665
۱۳۵۰_حضرت ابن الاسقعؓ	666
۱۳۵۱_حضرت ابن بجیرؓ	666
۱۳۵۲_حضرت ابن ثعلبہؓ	666
۱۳۵۳_حضرت ابن جاریہ انصاریؓ	666
۱۳۵۴_حضرت ابن جعدبہؓ	667
۱۳۵۵_حضرت ابن جمرہؓ	667
۱۳۵۶_حضرت ابن جمیلؓ	667
۱۳۵۷_حضرت ابن حدیدہؓ	667
۱۳۵۸_حضرت ابن ابی حمامہؓ	667
۱۳۵۹_حضرت ابن حنظلیہؓ	668
۱۳۶۰_حضرت ابن خالدؓ	668

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۳۶۱۔ حضرت ابن الدحداحؓ 668
۶۳۶۲۔ حضرت ابن ربیعہؓ 668
۶۳۶۳۔ حضرت ابن زمل جہنیؓ 668
۶۳۶۴۔ حضرت ابن سبرہؓ 669
۶۳۶۵۔ حضرت ابن سندرؓ 669
۶۳۶۶۔ حضرت ابن سیلانؓ 669
۶۳۶۷۔ حضرت ابن الشیابؓ 670
۶۳۶۸۔ حضرت ابن شیبہؓ 670
۶۳۶۹۔ حضرت ابن ابی شیخؓ 670
۶۳۷۰۔ حضرت ابن عائذؓ 670
۶۳۷۱۔ حضرت ابن عائشؓ 670
۶۳۷۲۔ حضرت ابن عبسؓ 670
۶۳۷۳۔ حضرت ابن عدسؓ 671
۶۳۷۴۔ حضرت ابن عسالؓ 671
۶۳۷۵۔ حضرت ابن عصام اشعریؓ 671
۶۳۷۶۔ حضرت ابن عفیفؓ 671
۶۳۷۷۔ حضرت ابن غنامؓ 671
۶۳۷۸۔ حضرت ابن فراسیؓ 672
۶۳۷۹۔ حضرت ابن قسیمؓ 672
۶۳۸۰۔ حضرت ابن القرظہؓ 672
۶۳۸۱۔ حضرت ابن القشبؓ 672
۶۳۸۲۔ حضرت ابن اللتبیہؓ 672
۶۳۸۳۔ حضرت ابن لیلیٰؓ 673
۶۳۸۴۔ حضرت ابن مربعؓ 673
۶۳۸۵۔ حضرت ابن ابی مرحبؓ 673
۶۳۸۶۔ حضرت ابن مسعدہؓ 673
۶۳۸۷۔ حضرت ابن مسعود غفاریؓ 673
۶۳۸۸۔ حضرت ابن مسعود وہبیؓ 673
۶۳۸۹۔ حضرت ابن معیزؓ 674
۶۳۹۰۔ حضرت ابن ام مکتومؓ 674
۶۳۹۱۔ حضرت ابن ابی ملیکہؓ 674
۶۳۹۲۔ حضرت ابن 674
۶۳۹۳۔ حضرت ابن ناجؓ 675
۶۳۹۴۔ حضرت ابن نضلہؓ 675
۶۳۹۵۔ حضرت ابن نعمانؓ 675

ان صحابہ کرام کا ذکر جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی 675

۶۳۹۶۔ حضرت ابو ابراہیمؓ۔ عن ابیہ 675
۶۳۹۷۔ حضرت ابو الاسودؓ۔ عن ابیہ 675
۶۳۹۸۔ حضرت بہیسہؓ۔ عن ابیہا 676
۶۳۹۹۔ حضرت حارث بن خفافؓ۔ عن امہ عن ابیہا 676
۶۴۰۰۔ حضرت قیلہؓ۔ عن ابیہا 676
۶۴۰۱۔ حضرت مجیبہؓ۔ عن ابیہا او عمہا 676
۶۴۰۲۔ حضرت میمون الکردیؓ۔ عن ابیہ 677
۶۴۰۳۔ حضرت یحییٰ بن اسحٰقؓ۔ عن امہ عن ابیہا 677
۶۴۰۴۔ حضرت ابو ملیحؓ۔ عن ابیہ 677
۶۴۰۵۔ انصار کا ایک شخص عن ابیہ 677
۶۴۰۶۔ بلی کا ایک شخص اپنے والد سے 678
۶۴۰۷۔ شام کا ایک شخص اپنے والد سے 678
۶۴۰۸۔ بنو ضمرہ کا ایک شخص اپنے والد سے 678

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٢١٠۔ ایک عرب اپنے والد سے	678
٦٢١١۔ قبا کا ایک شخص اپنے والد سے	678
٦٢١٢۔ بنو مدلج کا ایک آدمی اپنے والد سے	679
٦٢١٣۔ ایک مدنی اپنے والد سے	679
٦٢١٤۔ ایک مکی نے اپنے والد سے	679
٦٢١٥۔ اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے	679
٦٢١٥۔ بنو نمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے	679
٦٢١٦۔ ایک شخص عن ابیہ	680
٦٢١٧۔ ایک شخص نے اپنے والد سے	680
٦٢١٨۔ ایک شخص اور ان کے والد	680
ان صحابہ کا ذکر جنہوں نے اپنے بھائی' دادا' ماموں اور چچا سے روایت کی	**680**
٦٢١٩۔ حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ	680
٦٢٢٠۔ حضرت اخو عمرو بن امیہؓ	681
٦٢٢١۔ حضرت جد ابی الاسدؓ	681
٦٢٢٢۔ حضرت جد اسماعیلؒ	681
٦٢٢٣۔ حضرت جد ابو الاسودؓ	681
٦٢٢٤۔ ایک خاتون کا دادا	681
٦٢٢٥۔ حضرت جد ابو عشمؓ	682
٦٢٢٦۔ حضرت جد ابی امیہؓ	682
٦٢٢٧۔ حضرت جد ابو شبلؓ	682
٦٢٢٨۔ حضرت جد مضعۃؓ	682
٦٢٢٩۔ حضرت جد الصلت بن زبیدؓ	683
٦٢٣٠۔ حضرت جد طلحہ بن مصرفؓ	683
٦٢٣١۔ حضرت جد عدی بن ثابتؓ	683
٦٢٣٢۔ حضرت جد عمارۃ قرشیؓ	683
٦٢٣٣۔ حضرت جد عمران الثقفیؓ	684
٦٢٣٤۔ حضرت جد عمرو بن یحییٰ مازنیؓ	684
٦٢٣٥۔ حضرت جد ابی مروان اسلمیؓ	684
٦٢٣٦۔ حضرت جد مسیع الجحیؓ	684
٦٢٣٧۔ حضرت جد ملیح بن عبد اللہؓ	684
٦٢٣٨۔ حضرت خال البراء بن عازبؓ	685
٦٢٣٩۔ حضرت خال حرب بن عبد اللہؓ	685
٦٢٤٠۔ حضرت خال ابی السوارؓ	685
٦٢٤١۔ حضرت خال سوید بن حجیرؓ	686
٦٢٤٢۔ عم اشعث بن سلیمؓ	686
٦٢٤٣۔ عم انس بن مالکؓ	686
٦٢٤٤۔ عم براء بن عازبؓ	686
٦٢٤٥۔ عم جبر بن عتیکؓ	686
٦٢٤٦۔ ابن عم حارثؓ	687
٦٢٤٧۔ عم حبیب بن ہرمؓ	687
٦٢٤٨۔ عم ابو حرۃؓ	687
٦٢٤٩۔ عم الحساسؓ	687
٦٢٥٠۔ عم حسناء دختر معاویہؓ	687
٦٢٥١۔ عم خارجہ بن صلتؓ	688
٦٢٥٢۔ عم رافع بن خدیجؓ	688
٦٢٥٣۔ عم زید بن ارقمؓ	688
٦٢٥٤۔ بنو ساعدہ کے ایک شخص کے چچا	689
٦٢٥٥۔ ابن عم سبرہ بن معبدؓ	689

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۵_عم ابی الشماخ ازدیؓ	689
۱۴۵_عم شیبہ الجحیؓ	689
۱۴۵_عم عامر بن طفیلؓ	689
۱۴۵_عم عبداللہ جشمیؓ	690
۱۴۶_عم عبدالجلیلؓ	690
۱۴۶_عم عبدالرحمٰن بن سلمہؓ	691
۱۴۶_عم عبدالرحمٰن بن ابو عمرہؓ	691
۱۴۶_عم عبیداللہؓ	691
۱۴۶_عم ام عمرو دختر عیسیٰؓ	691
۱۴۶_عم عمیر بن سعیدؓ	692
۱۴۶_عم ابی عمیر بن انسؓ	692
۱۴۶_عم قرہ بن دعموصؓ	692
۱۴۶_عم محیصہؓ	692
۱۴۶_عم معاویہ بن حکیمؓ	693
۱۴۷_عم معاویہ بن قرہؓ	693
۱۴۷_عم مغیرہ بن سعدؓ	693
۱۴۷_عم المنہال بن سلمہؓ	693
۱۴۷_عم یحییٰ بن خلادؓ	694
ن صحابہ کرام کا ذکر جو اپنے قبائل سے منسوب ہیں	694
۱۴۷_حضرت بنو ازدؓ	694
۱۴۷_حضرت بنو اسدؓ	695
۱۴۷_حضرت بنو اسلمؓ	695
.ہ انصار صحابہ جن سے احادیث مروی ہیں	696
۱۴۷۷_حضرت ابو امامہ بن سہلؓ	696
۱۴۷۸_حضرت جنادہ	696
۱۴۷۹_حضرت ابو حازمؓ	696
۱۴۸۰_حضرت حضرمی بن لاحقؓ	696
۱۴۸۱_حضرت ابو الخیر یزنی	697
۱۴۸۲_حضرت زاذانؓ	697
۱۴۸۳_حضرت ابو السائب مولیٰ عائشہؓ	697
۱۴۸۴_حضرت سعید بن جشمؓ	698
۱۴۸۵_حضرت ابو العالیہؓ	698
۱۴۸۶_حضرت عباس بن عبدالرحمٰنؓ	698
۱۴۸۷_حضرت عبداللہ بن عباسؓ	698
۱۴۸۸_حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہؓ	699
۱۴۸۹_حضرت عبداللہ بن ابو ملیکہؓ	699
۱۴۹۰_حضرت عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہؓ	699
۱۴۹۱_حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ	699
۱۴۹۲_حضرت عبیداللہ بن عدیؓ	699
۱۴۹۳_حضرت علی بن بلالؓ	700
۱۴۹۴_حضرت ابو عمرو شیبانیؓ	700
۱۴۹۵_حضرت ابو قلابہ رقاشیؓ	700
۱۴۹۶_حضرت کلیب بن شہابؓ	700
۱۴۹۷_حضرت مجاہد بن جبرؓ	701
۱۴۹۸_حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؓ	701
۱۴۹۹_حضرت محمد بن علی بن حسینؓ	701
۱۵۰۰_حضرت محمدؓ بن کعب القرظی	702
۱۵۰۱_حضرت محمد بن منکدرؓ	702
۱۵۰۲_حضرت محمود بن لبیدؓ	702

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۳۔ حضرت مسلمہؓ	702
۱۵۰۴۔ حضرت معاویہ بن قرۃؓ	702
بنو جہینہ	**703**
۱۵۰۵۔ اسید بن عبدالرحمنؒ	703
۱۵۰۶۔ حضرت ابو اسحٰق سبیعیؒ	703
۱۵۰۷۔ حضرت ابو اسحٰق سبیعیؒ	703
۱۵۰۸۔ حضرت ابو بکر بن زید بن مہاجرؒ	703
۱۵۰۹۔ حضرت ابو الحویرث عبدالرحمن بن معاویہؒ	704
۱۵۱۰۔ حضرت سعید بن یسارؒ	704
۱۵۱۱۔ حضرت شمر بن عطیہؒ	704
۱۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عکیمؒ	704
۱۵۱۳۔ حضرت عطاء بن یسارؒ	704
۱۵۱۴۔ حضرت عمران بن ابی انسؒ	705
۱۵۱۵۔ حضرت کلیب بن شہابؒ	705
۱۵۱۶۔ حضرت ہلال بن یسافؒ	705
بنو حارثہ	**705**
۱۵۱۷۔ حضرت اسماعیل بن امیہؒ	705
بنو الحریش	**706**
۱۵۱۸۔ حضرت ہانی بن عبداللہ بن الشخیرؒ	706
بنو خثعم	**706**
۱۵۱۹۔ حضرت عمارہ بن عبدؒ	706
۱۵۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ	707
۱۵۲۱۔ حضرت ابو ہمام شعبانیؒ	707
۱۵۲۲۔ حضرت الدوسیؒ	707
بنو الدیل	**708**
۱۵۲۳۔ حنظلہ بن علی دیلیؒ	708
بنو سدوس	**708**
۱۵۲۴۔ حضرت محارب بن دثارؒ	708
بنو سلیط	**708**
۱۵۲۵۔ حضرت الحسنؒ	708
بنو سلیم	**709**
۱۵۲۶۔ حضرت اسماعیل بن ابراہیمؒ	709
۱۵۲۷۔ جری النہدیؒ	709
۱۵۲۸۔ حضرت خالد بن معدانؒ	709
۱۵۲۹۔ نعیم بن سلامہؒ	709
۱۵۳۰۔ حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیرؒ	710
بنو شرعب	**710**
۱۵۳۱۔ حضرت حبان بن زید شرعبیؒ	710
بنو عامر بن صعصعہ	**710**
۱۵۳۲۔ حضرت ایوب سختیانیؒ	710
بنو عدی بن کعب	**711**
۱۵۳۳۔ حضرت برد بن سنانؒ	711
۱۵۳۴۔ حضرت العرکیؒ	711
بنو غفار	**711**
۱۵۳۵۔ حضرت ابو حاجبؒ	711

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

٦٥٣٦۔حضرت سعد بن ابراہیمؒ 711

٦٥٣٧۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ 712

٦٥٣٨۔حضرت عطاء بن یسارؒ 712

قریش 712

٦٥٣٩۔حضرت منذر ثوریؒ 712

بنوبلقین 713

٦٥٤٠۔حضرت عبداللہ بن شقیقؒ 713

بنوکلب 713

٦٥٤١۔حضرت ثابت بن معبدؒ 713

بنوکنانہ 713

٦٥٤٢۔حضرت اشعث بن ابوالشعثاءؒ 713

٦٥٤٣۔حضرت یحییٰ بن حسانؒ 714

بنولیث 714

٦٥٤٤۔حضرت ابن عباسؓ 714

بنومحارب 714

٦٥٤٥۔عبدالملک مصریؒ 714

بنومزینہ 714

٦٥٤٦۔عبدالرحمٰن بن بشرؒ 714

٦٥٤٧۔علقمہ بن عبداللہ المزنیؒ 715

بنوتجیم 715

٦٥٤٨۔ابوتمیمہ بنوتجیمؒ 715

٦٥٤٩۔والدابی تمیمہ تجیمیؒ 715

بنوہلال 716

٦٥٥٠۔سماک بن ولید حنفیؒ 716

بنویربوع 716

٦٥٥١۔اشعث بن سلیمؒ 716

بنوالیمن 716

٦٥٥٢۔یحییٰ بن عمارہؒ 716

ان حضرات کا ذکر جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف صحبت نصیب ہوئی راویوں کا ذکر بہ ترتیب حروف تہجی 716

٦٥٥٣۔اسد بن وداعہؒ 716

٦٥٥٤۔اکدر بن حمامؒ 717

٦٥٥٥۔حضرت ابوامامہؓ۔ 717

٦٥٥٦۔حضرت انس بن مالکؓ۔ 717

٦٥٥٧۔حضرت انس بن مالکؓ ذکر خادم اللمیؒ 717

٦٥٥٨۔ایوب بن بشیرؒ 718

٦٥٥٩۔ایوب بن شرحبیلؒ 718

٦٥٦٠۔بسطام الکوفیؒ 718

٦٥٦١۔حضرت بشیر بن یسارؒ 718

٦٥٦٢۔حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰنؒ 719

٦٥٦٣۔ابوبکر بن عبدالرحمٰن چند صحابہؓ سے 719

٦٥٦٤۔حضرت ثابت بن سمطؒ 719

www.KitaboSunnat.com

حضرت جریر بن عبداللہ 720
حضرت جندب بن عبداللہ بجلی 720
حضرت حبیب بن ابی ثابتؒ 721
حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ 721
حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ 721
حسن ایک صحابیؓ سے 721
حسنؒ ایک صحابیؓ سے 722
حصین بن جندب 722
ابوالحکم تنوخیؒ 722
حمید بن عبدالرحمن حمیریؒ 722
حضرت حمیدؒ 723
حضرت حمید بن عبدالرحمن بن عوف 723
حضرت حنظلہ بن ابوسفیان جمحی 723
حیی بن یومن 723
حضرت خالد بن دریک 723
حضرت داؤد بن عمرو 724
حضرت ذکوان ابوصالح 724
حضرت ذکوان ابوصالح 724
حضرت راشد بن سعد المقرائی 724
حضرت ربعیؒ 725
حضرت رفیع ابوالعالیہؒ 725
حضرت زاذان 725
حضرت زہیر بن عبداللہ 725
حضرت زید بن اسلمؒ 725
حضرت زید بن اسلمؒ 726

۲۵۹۰_حضرت زید بن حواری 726
۲۵۹۱_حضرت سالم بن ابوالجعدؒ 726
۲۵۹۲_حضرت سعد بن مسعودؓ 726
۲۵۹۳_حضرت سعید ابوالبختریؒ 727
۲۵۹۴_حضرت سعید بن مسیبؒ 727
۲۵۹۵_حضرت سعید بن مسیب 727
۲۵۹۶_حضرت سلام بن عمروؒ 727
۲۵۹۷_حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمنؒ 728
۲۵۹۸_حضرت سلیمان بن یسارؒ 728
۲۵۹۹_حضرت سوید بن غفلہؒ 728
۲۶۰۰_حضرت شبیب بن ابی روحؒ 728
۲۶۰۱_حضرت شداد بن ہاد ایک بدو سے 729
۲۶۰۲_حضرت شرحبیل شفعہ رحبیؒ 729
۲۶۰۳_حضرت شریح نے ایک صحابیؓ سے 729
۲۶۰۴_حضرت صدی بن عجلانؓ 730
۲۶۰۵_حضرت طاؤس ایک صحابیؓ سے 730
۲۶۰۶_حضرت طلحہ بن عبیداللہ 730
۲۶۰۷_حضرت طلق بن حبیب ایک صحابیؓ سے 731
۲۶۰۸_حضرت عباد بن عبدالصمد 731
۲۶۰۹_حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی 731
۲۶۱۰_حضرت عبداللہ بن حارث 731
۲۶۱۱_حضرت عبداللہ بن حبیب ابوعبدالرحمن سلمی 731
۲۶۱۲_حضرت عبداللہ بن زید ابوقلابہ 732
۲۶۱۳_حضرت عبداللہ بن سعدؓ 732
۲۶۱۴_حضرت عبداللہ بن شقیق 732

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

۲۶۱۵۔حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر	732
۲۶۱۶۔حضرت عبداللہ بن عمر	732
۲۶۱۷۔حضرت عبداللہ بن عمیر	733
۲۶۱۸۔حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک	733
۲۶۱۹۔حضرت عبداللہ بن محیریز	733
۲۶۲۰۔حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل	734
۲۶۲۱۔حضرت عبدالجبار خولانی	734
۲۶۲۲۔حضرت عبدالرحمن بن بیلمانی	734
۲۶۲۳۔حضرت عبدالرحمن بن جبیرؒ	734
۲۶۲۴۔حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب	734
۲۶۲۵۔حضرت عبدالرحمن صنابحی	735
۲۶۲۶۔حضرت عبدالرحمن بن علاء الحضرمی	735
۲۶۲۷۔حضرت عبدالرحمن بن ابوعوف	735
۲۶۲۸۔حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؒ	735
۲۶۲۹۔حضرت عبدالرحمن بن ابولیلیٰ	735
۲۶۳۰۔حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؒ	736
۲۶۳۱۔حضرت عبدالرحمن بن معاذ تیمیؒ	736
۲۶۳۲۔حضرت عبدالواحد بن عبداللہ قرشی	736
۲۶۳۳۔حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود	737
۲۶۳۴۔حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار	737
۲۶۳۵۔حضرت عبید بن عمیرؒ	737
۲۶۳۶۔حضرت عثمان بن عبیداللہ	737
۲۶۳۷۔حضرت عرفجہ سلمیؒ	738
۲۶۳۸۔حضرت عسعس بن سلامہؒ	738
۲۶۳۹۔حضرت عطاء بن ابورباحؒ	738
۲۶۴۰۔حضرت عطاء بن یزید لیثیؒ	738
۲۶۴۱۔حضرت علی بن ربیعہؒ	739
۲۶۴۲۔حضرت علی بن علی بن سائبؒ	739
۲۶۴۳۔حضرت عمر بن ثابت انصاریؒ	739
۲۶۴۴۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	739
۲۶۴۵۔حضرت عمر بن نعلہؒ	739
۲۶۴۶۔حضرت عمرو بن اوسؒ	740
۲۶۴۷۔حضرت عمرو بن شرحبیلؒ	740
۲۶۴۸۔حضرت عوف بن مالک ابوالاحوصؒ	740
۲۶۴۹۔حضرت عیاض بن مرثد	740
۲۶۵۰۔حضرت قاسم بن مخیمرہ	740
۲۶۵۱۔حضرت ابوقتادہ و ابوالدھماءؒ	741
۲۶۵۲۔حضرت قزعہ بن یحییٰؒ	741
۲۶۵۳۔حضرت قیس بن ابی حازمؒ	741
۲۶۵۴۔حضرت کردوس ایک صحابیؓ سے	741
۲۶۵۵۔حضرت متوکل بن لیثؒ	741
۲۶۵۶۔حضرت محمد بن ابراہیم تیمیؒ	742
۲۶۵۷۔حضرت محمد بن اسحٰق	742
۲۶۵۸۔حضرت محمد بن سیرینؒ	742
۲۶۵۹۔حضرت محمد بن ابوعاصمؒ	742
۲۶۶۰۔محمد بن ابوعائشہؒ	743
۲۶۶۱۔محمد بن عبدالرحمن بن ثوبانؒ	743
۲۶۶۲۔محمد بن قیسؒ	743
۲۶۶۳۔مسلم بن صبیح	743
۲۶۶۴۔مسیب بن رافع	743

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطرف بن عبداللہ	743
معاویہ بن قرہ	743
معبد الجہنی	744
مہلب بن ابوصفرہ	744
موسیٰ بن ابو عائشہ	744
نافع بن جبیر	744
نصر بن عاصم	744
حضرت ابونضرہ	744
حضرت نعیم بن سبح	745
حضرت نعیم بن ابو ہند	745
حضرت غلام ابی ہریرہ	745
وفاء الجہنی	746
یحییٰ بن ابو اسحٰق	746
یحییٰ بن وثاب	746
یحییٰ بن یعمر	746
یزید بن عبداللہ بن شخیر	746
یعقوب بن عاصم	746

دسواں حصہ ختم ہوا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (گیارھواں حصہ)

باب الالف صحابیات	**751**
۱۶۸۲۔سیدہ آسیہؓ دختر الفرج جرہمیہ	751
۱۶۸۳۔سیدہ آمنہؓ بنت ارقم	751
۱۶۸۴۔سیدہ آمنہ بنت خلف الاسلمیہ	751
۱۶۸۵۔سیدہ آمنہ بنت رقیش	752
۱۶۸۶۔سیدہ آمنہؓ بنت سعد	752
۱۶۸۷۔سیدہ آمنہؓ دختر ابی الصلت	752
۱۶۸۸۔سیدہ آمنہؓ دختر عفان	752
۱۶۸۹۔سیدہ آمنہؓ بنت قیس بن عبداللہ	752
۱۶۹۰۔سیدہ امیلہؓ بنت حارث بن ثعلبہ	752
۱۶۹۱۔سیدہ امیلہ دختر راشد	752
۱۶۹۲۔سیدہ اروی دختر ربیعہ بن حارث	753
۱۶۹۳۔سیدہ اروی دختر ابی العاص	753
۱۶۹۴۔سیدہ اروی دختر عبدالمطلب	753
۱۶۹۵۔سیدہ اروی دختر کریز	754
۱۶۹۶۔سیدہ اروی دختر انیس	754
۱۶۹۷۔سیدہ اسماءؓ بنت ابن اشعریہ	754
۱۶۹۸۔سیدہ اسماءؓ دختر ابی بکر	754
۱۶۹۹۔سیدہ اسماءؓ دختر حارث	755
۱۷۰۰۔سیدہ اسماءؓ دختر زید بن خطاب	756
۱۷۰۱۔سیدہ اسماءؓ دختر سلمہ	756
۱۷۰۲۔سیدہ اسماءؓ دختر شکل	757
۱۷۰۳۔سیدہ اسماءؓ دختر صلت	757
۱۷۰۴۔سیدہ اسماء عائشہؓ	757
۱۷۰۵۔سیدہ اسماءؓ دختر عمرو	758
۱۷۰۶۔سیدہ اسماءؓ دختر عمیس	758
۱۷۰۷۔سیدہ اسماءؓ دختر مخربہ	759
۱۷۰۸۔سیدہ اسماءؓ دختر مرشدہ	759
۱۷۰۹۔سیدہ اسماءؓ دختر نعمان	759
۱۷۱۰۔سیدہ اسماءؓ دختر یزید بن سکن	761
۱۷۱۱۔سیدہ اسماءؓ دختر یزید اشہلیہ	761
۱۷۱۲۔سیدہ اسیرہؓ انصاریہ	762
۱۷۱۳۔سیدہ امامہؓ دختر بشر	762
۱۷۱۴۔سیدہ امامہؓ دختر حارث بن حزن ہلالیہ	763
۱۷۱۵۔سیدہ امامہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب	763
۱۷۱۶۔سیدہ امامہؓ دختر سماک	763
۱۷۱۷۔سیدہ امامہؓ دختر ابوالعاص	763
۱۷۱۸۔سیدہ امامہؓ والدۂ فرقد	764
۱۷۱۹۔سیدہ امامہؓ دختر قریبہ بن عجلان	764
۱۷۲۰۔سیدہ امامۃ المریدیہؓ	764
۱۷۲۱۔سیدہ امۃ اللہ ثقفیہؓ دختر ابوبکر ثقفیہ	764
۱۷۲۲۔سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہؓ	765
۱۷۲۳۔سیدہ امیۃؓ دختر ابی الحکم	765
۱۷۲۴۔سیدہ امۃؓ دختر خالد بن سعید	765
۱۷۲۵۔سیدہ امۃؓ دختر خلیفہ	765
۱۷۲۶۔سیدہ امۃؓ دختر فارسیہ	766
۱۷۲۷۔سیدہ امیمہؓ دختر بشر	766
۱۷۲۸۔سیدہ امیمہؓ دختر بشیر	766

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدہ امیمہؓ دختر حارث	767
سیدہ امیمہؓ دختر خلف	767
سیدہ امیمہؓ (رسول اللہ کی آزاد کردہ کنیز)	767
سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ	767
سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ دختر ابو صیفی	768
سیدہ امیمہؓ دختر شراحیل	768
سیدہ امیمہؓ عبداللہ بن ابی کی کنیز	769
سیدہ امیمہؓ دختر عمرو بن سہل	769
سیدہ امیمہؓ دختر نجار انصاریہ	769
سیدہ امیمہؓ دختر ابو الہیثم	769
سیدہ امیمہؓ (والدہ ابو ہریرہ)	770
سیدہ امیمہؓ دختر قیس	770
سیدہ امیمہؓ دختر ثعلبہ	770
سیدہ امیمہؓ دختر ابو حارثہ	770
سیدہ امیمہؓ دختر خبیب	771
سیدہ امیمہؓ دختر رافع	771
سیدہ امیمہؓ دختر رہم	771
سیدہ امیمہؓ دختر ساعدہ	771
سیدہ امیمہؓ دختر ابو طلحہ	771
سیدہ امیمہؓ دختر عدی	771
سیدہ امیمہؓ دختر عروہ	772
سیدہ امیمہؓ دختر عمرو	772
سیدہ امیمہؓ دختر کعب	772
سیدہ امیمہؓ بنت معاذ	772
سیدہ امیمہؓ نخعیہ	772
سیدہ امیمہؓ دختر ہلال	772
باب الباء	772
۱۷۵۵۔ سیدہ بادیہؓ دختر غیلان	772
۱۷۵۶۔ سیدہ بحینہؓ دختر ضحاک	773
۱۷۵۷۔ سیدہ بجیدہؓ	773
۱۷۵۸۔ سیدہ بحینہؓ دختر حارث	773
۱۷۵۹۔ سیدہ بدیلہؓ دختر مسلم	773
۱۷۶۰۔ سیدہ برزہؓ دختر مسعود	773
۱۷۶۱۔ سیدہ برصاءؓ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی	774
۱۷۶۲۔ سیدہ برکہؓ دختر ثعلبہ	774
۱۷۶۳۔ سیدہ برکہ حبشیہؓ	774
۱۷۶۴۔ سیدہ برکہؓ دختر یسار	774
۱۷۶۵۔ سیدہ بروعؓ دختر واشق	774
۱۷۶۶۔ سیدہ برہؓ دختر ابو تجراۃ	775
۱۷۶۷۔ سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ	775
۱۷۶۸۔ سیدہ برہؓ دختر عامر	775
۱۷۶۹۔ سیدہ بزیدہؓ دختر بشر	775
۱۷۷۰۔ سیدہ بریرہؓ عائشہ کی آزاد کردہ کنیز	775
۱۷۷۱۔ سیدہ بریعہؓ دختر ابو حارثہ	776
۱۷۷۲۔ سیدہ بسرہؓ دختر صفوان	776
۱۷۷۳۔ بشیرہؓ دختر حارث	777
۱۷۷۴۔ سیدہ بغومؓ دختر معدل	777
۱۷۷۵۔ سیدہ بقیرہؓ قعقاع کی اہلیہ	777
۱۷۷۶۔ سیدہ بکیسہؓ	777
۱۷۷۷۔ سیدہ بہیہؓ	777
۱۷۷۸۔ سیدہ بہیہؓ دختر عبداللہ	778

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۷۷۹۔ سیدہ بیضاءؓ 778

باب التاء 778

۶۷۸۰۔ سیدہ تماضرؓ دختر عمرو 778
۶۷۸۱۔ سیدہ تملکؓ شیبیہ 778
۶۷۸۲۔ سیدہ تمیمہؓ دختر ابوسفیان 779
۶۷۸۳۔ سیدہ تمیمہؓ دختر وہب 779
۶۷۸۴۔ سیدہ توامہؓ دختر امیہ بن خلف 779
۶۷۸۵۔ سیدہ تویلہؓ دختر اسلم 779

باب الثاء 780

۶۷۸۶۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ربیع 780
۶۷۸۷۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر سلیط 780
۶۷۸۸۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ضحاک 780
۶۷۸۹۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر نعمان 780
۶۷۹۰۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر یعار 781
۶۷۹۱۔ سیدہ ثویبہؓ ابولہب کی لونڈی 781

باب الجیم 781

۶۷۹۲۔ سیدہ جثامہ مزنیہؓ 781
۶۷۹۳۔ سیدہ جبلہؓ دختر مصفح 782
۶۷۹۴۔ سیدہ جدامہؓ دختر جندل 782
۶۷۹۵۔ سیدہ جذامہؓ دختر حارث 782
۶۷۹۶۔ سیدہ جذامہؓ دختر وہب 782
۶۷۹۷۔ سیدہ الجرباءؓ دختر قسامہ 782
۶۷۹۸۔ سیدہ جسرۃؓ بنت دجاجہ 783
۶۷۹۹۔ سیدہ جعدۃؓ دختر عبداللہ 783
۶۸۰۰۔ سیدہ جعدۃؓ دختر عبید 783
۶۸۰۱۔ سیدہ جمانہؓ دختر ابی طالب 783
۶۸۰۲۔ سیدہ جمرۃؓ دختر عبداللہ 783
۶۸۰۳۔ سیدہ جمرۃؓ دختر قحافہ 784
۶۸۰۴۔ سیدہ جمرۃؓ دختر نعمان 784
۶۸۰۵۔ سیدہ جمیلؓ دختر یسار 784
۶۸۰۶۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن سلول 785
۶۸۰۷۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن صعصعہ 785
۶۸۰۸۔ سیدہ جمیلہؓ اوس بن صامت کی اہلیہ 785
۶۸۰۹۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ثابت بن ابی الاقلح 785
۶۸۱۰۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی جہل 786
۶۸۱۱۔ سیدہ جمیلہؓ دختر زید 786
۶۸۱۲۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سعد 786
۶۸۱۳۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سنان 786
۶۸۱۴۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول 786
۶۸۱۵۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن حنظلہ 787
۶۸۱۶۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبدالعزی 787
۶۸۱۷۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عمر بن خطاب 787
۶۸۱۸۔ سیدہ جہیمہؓ دختر حمام 787
۶۸۱۹۔ سیدہ جہیمہؓ دختر صیفی 787
۶۸۲۰۔ سیدہ جہدمہؓ بشیر بن خصاصیہ کی اہلیہ 787
۶۸۲۱۔ سیدہ جویریہؓ دختر ابی جہل 788
۶۸۲۲۔ سیدہ جویریہؓ دختر حارث 788
۶۸۲۳۔ سیدہ جویریہؓ دختر مجلل 789

باب الحاء 789

۶۸۲۴۔ سیدہ حبشیہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا 789

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حبیبہؓ دختر ابی امامہ 790
سیدہ حبیبہؓ دختر ابی تجراۃ 790
سیدہ حبیبہؓ دختر جحش 790
سیدہ حبیبہؓ دختر زید 791
سیدہ حبیبہؓ دختر ابی سفیان 791
سیدہ حبیبہؓ دختر سہل انصاریہ 792
سیدہ حبیبہؓ دختر شریق 792
سیدہ حبیبہؓ دختر عبیداللہ بن جحش 792
سیدہ حبیبہؓ دختر عمرو بن حصن 793
سیدہ حبیبہؓ دختر قیس 793
سیدہ حبیبہؓ دختر مسعود 793
سیدہ حبیبہؓ دختر مقب 793
سیدہ حبیبہؓ دختر ملیل 793
سیدہ حذافہؓ دختر حارث 793
سیدہ حرملہؓ دختر عبدالاسود 793
سیدہ حرملہؓ دختر عبید بن ثعلبہ 794
سیدہ حزمہؓ دختر قیس فہریہ 794
سیدہ حسانہؓ مزنیہ 794
سیدہ حسنہؓ والدہ شرحبیل 794
سیدہ حفصہؓ دختر حاطب 795
سیدہ حفصہؓ دختر عمر رضی اللہ عنہما 795
سیدہ حقہؓ دختر عمرو 796
سیدہ حکیمہؓ دختر غیلان 796
سیدہ حلیمہؓ دختر ابوذویب 796
سیدہ حمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 797
سیدہ حمنہؓ دختر جحش 798

۱۸۵۱۔ سیدہ حمنہؓ دختر ابوسفیان 799
۱۸۵۲۔ سیدہ حمیمہؓ دختر صیفی 799
۱۸۵۳۔ سیدہ حمینہؓ دختر ابوطلحہ 799
۱۸۵۴۔ سیدہ حواء ام بجید انصاریہ 799
۱۸۵۵۔ سیدہ حواءؓ دختر رافع 800
۱۸۵۶۔ سیدہ حواءؓ دختر زید بن سکن 800
۱۸۵۷۔ سیدہ حواءؓ دختر یزید بن سنان 800
۱۸۵۸۔ سیدہ حولاءؓ دختر تویت 801
۱۸۵۹۔ سیدہ حولاءؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ 802
۱۸۶۰۔ سیدہ حولاء عطارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 802
۱۸۶۱۔ سیدہ حویصلہؓ دختر قطبہ 802
۱۸۶۲۔ سیدہ حیہؓ دختر ابی حیہ 802
باب الخاء 803
۱۸۶۳۔ سیدہ خالدہؓ دختر اسود 803
۱۸۶۴۔ سیدہ خالدہؓ دختر انس 803
۱۸۶۵۔ سیدہ خالدہؓ یا خلدہ دختر حارث 803
۱۸۶۶۔ سیدہ خدامہؓ دختر جندل 803
۱۸۶۷۔ ام المومنین سیدہ خدیجہؓ دختر خویلد 804
۱۸۶۸۔ سیدہ خرقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا 808
۱۸۶۹۔ سیدہ خزیمہؓ دختر جہم 808
۱۸۷۰۔ سیدہ خضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 809
۱۸۷۱۔ سیدہ خلیدہؓ دختر حباب 809
۱۸۷۲۔ سیدہ خلیدہؓ دختر قعنب 809
۱۸۷۳۔ سیدہ خلیسہؓ کنیز حفصہؓ 809
۱۸۷۴۔ سیدہ خلیسہ مولاۃ سلمان فارسیؓ 809

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٨٧٥۔سیدہ خنساءؓ دختر خدام	810
٦٨٧٦۔سیدہ خنساءؓ دختر عمرو	810
٦٨٧٧۔سیدہ خولہؓ دختر اسود	812
٦٨٧٨۔سیدہ خولہؓ دختر ثامر انصاریہ	812
٦٨٧٩۔سیدہ خولہؓ دختر ثعلبہ	813
٦٨٨٠۔سیدہ خولہؓ دختر حکیم	814
٦٨٨١۔سیدہ خویلہؓ دختر حکیم بن امیہ	814
٦٨٨٢۔سیدہ خولہؓ دختر دلیج	815
٦٨٨٣۔سیدہ خولہؓ خادمہ رسول اللہ ﷺ	815
٦٨٨٤۔سیدہ خولہؓ دختر صامت	815
٦٨٨٥۔سیدہ خولہؓ دختر عاصم	815
٦٨٨٦۔سیدہ خولہؓ دختر عبداللہ انصاری	816
٦٨٨٧۔سیدہ خولہؓ دختر عمرو	816
٦٨٨٨۔سیدہ خولہؓ دختر قیس انصاریہ	816
٦٨٨٩۔سیدہ خولہؓ دختر قیس جہنیہ	817
٦٨٩٠۔سیدہ خولہؓ دختر ہذیل	817
٦٨٩١۔سیدہ خولہؓ دختر یسار	817
٦٨٩٢۔سیدہ خولہؓ دختر یمان	818
٦٨٩٣۔سیدہ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	818
٦٨٩٤۔سیدہ خیرہؓ دختر ابی حدرد	818
٦٨٩٥۔سیدہ خیرہؓ کعب کی اہلیہ	819
باب الدال	**819**
٦٨٩٦۔سیدہ درہؓ بنت ابوسفیان	819
٦٨٩٧۔سیدہ درہؓ دختر ابی سلمہ	820
٦٨٩٨۔سیدہ درہؓ دختر ابولہب	820
٦٨٩٩۔سیدہ دقرہؓ ام ولد اذینہ	821
باب الذال	**821**
٦٩٠٠۔سیدہ ذرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	821
باب الراء	**821**
٦٩٠١۔سیدہ رائطہؓ دختر حارث	821
٦٩٠٢۔سیدہ رائطہؓ دختر حیان	821
٦٩٠٣۔سیدہ رائطہؓ دختر سفیان	822
٦٩٠٤۔سیدہ رائطہؓ دختر عبداللہ	822
٦٩٠٥۔سیدہ رائعہؓ دختر ثابت	822
٦٩٠٦۔سیدہ ربابؓ دختر معرور	822
٦٩٠٧۔سیدہ ربابؓ دختر حارثہ	822
٦٩٠٨۔سیدہ ربابؓ دختر کعب	822
٦٩٠٩۔سیدہ ربابؓ دختر نعمان	822
٦٩١٠۔سیدہ ربداءؓ دختر عمرو	822
٦٩١١۔سیدہ ربیعؓ دختر معوذ	823
٦٩١٢۔سیدہ ربیعؓ دختر نضر	823
٦٩١٣۔سیدہ رجاء غنویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	824
٦٩١٤۔سیدہ رزینہؓ خادمہ رسول اللہ ﷺ	824
٦٩١٥۔سیدہ رضویٰؓ خادمہ رسول اللہ ﷺ	824
٦٩١٦۔سیدہ رضویٰؓ دختر کعب	825
٦٩١٧۔سیدہ رفاعہؓ دختر ثابت	825
٦٩١٨۔سیدہ رفیدہؓ انصاریہ	825
٦٩١٩۔سیدہ رقیقہ الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	825
٦٩٢٠۔سیدہ رقیقہؓ دختر صیفی	825
٦٩٢١۔سیدہ رقیہؓ دختر ثابت بن خالد	827

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۔سیدہ رقیہؓ دختر رسول اللہؐ 827
۔سیدہ رقیہؓ دختر کعب اسلمیہ 828
۔سیدہ رملہؓ دختر حارث 828
۔سیدہ رملہؓ دختر ابوسفیان 828
۔سیدہ رملہؓ دختر شیبہ 829
۔سیدہ رملہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول 830
۔سیدہ رملہؓ دختر ابوعوف 830
۔سیدہ رملہؓ دختر وقیعہ 830
۔سیدہ رمیثہؓ دختر حکیم 830
۔سیدہ رمیثہؓ دختر عمرو بن ہاشم 831
۔سیدہ رمیصاءؓ والدہ انس بن مالک 831
۔سیدہ رمیصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا 831
۔سیدہ روضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 831
۔سیدہ ریحانہؓ حضور علیہ السلام کی لونڈی 832
۔سیدہ ریطہؓ دختر عبداللہ 832
۔سیدہ ریطہؓ دختر منبہ 833

الزاء 833

۔سیدہ زائدہؓ عمر بن خطاب کی کنیز 833
۔سیدہ زجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا 834
۔سیدہ زرینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 834
۔سیدہ زنیرہ رومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 834
۔سیدہ زینبؓ اسدیہ 834
۔سیدہ زینبؓ دختر اسعد بن زرارہ 835
۔سیدہ زینبؓ انصاریہ 835
۔سیدہ زینب تمیمیہؓ 835
۱۹۴۶۔سیدہ زینبؓ دختر ثابت بن قیس 835
۱۹۴۷۔سیدہ زینبؓ دختر جابر 835
۱۹۴۸۔سیدہؓ دختر جحش 836
۱۹۴۹۔سیدہ زینبؓ دختر حارث 837
۱۹۵۰۔سیدہ زینبؓ دختر حباب 838
۱۹۵۱۔سیدہ زینبؓ دختر حمید 838
۱۹۵۲۔سیدہ زینبؓ دختر حنظلہ 838
۱۹۵۳۔سیدہ زینبؓ دختر خباب 838
۱۹۵۴۔سیدہ زینبؓ دختر خزیمہ 839
۱۹۵۵۔سیدہ زینبؓ دختر خناس 839
۱۹۵۶۔سیدہ زینبؓ دختر ابورافع 839
۱۹۵۷۔سیدہ زینبؓ دختر رسول اللہؐ 840
۱۹۵۸۔سیدہ زینبؓ دختر ابوسفیان 840
۱۹۵۹۔سیدہ زینبؓ دختر ابوسلمہ 841
۱۹۶۰۔سیدہ زینبؓ دختر سہل 841
۱۹۶۱۔سیدہ زینبؓ دختر صیفی 841
۱۹۶۲۔سیدہ زینبؓ دختر علی بن ابی طالب 841
۱۹۶۳۔سیدہ زینبؓ دختر عوام 842
۱۹۶۴۔سیدہ زینبؓ دختر قیس 842
۱۹۶۵۔سیدہ زینبؓ دختر مالک 843
۱۹۶۶۔سیدہ زینبؓ دختر مصعب بن عمیر 843
۱۹۶۷۔سیدہ زینبؓ دختر مظعون 843
۱۹۶۸۔سیدہ زینبؓ دختر معاویہ 843
۱۹۶۹۔سیدہ زینبؓ دختر نبیط 844
۱۹۷۰۔سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا 844

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب السین 845

۶۹۷۱۔سیدہ سائبہؓ حضور اکرمؐ کی کنیز 845
۶۹۷۲۔سیدہ سبیعہؓ دختر حارث 845
۶۹۷۳۔سیدہ سبیعہؓ دختر حبیب 845
۶۹۷۴۔سیدہ سبیعہؓ قرشیہ 846
۶۹۷۵۔سیدہ سبیعہؓ دختر ابولہب 846
۶۹۷۶۔سیدہ سخبرہؓ دختر تمیم 846
۶۹۷۷۔سیدہ سخیلہؓ دختر عبیدہ 846
۶۹۷۸۔سیدہ سدوسؓ دختر قطبہ 847
۶۹۷۹۔سیدہ سدیسہؓ انصاریہ 847
۶۹۸۰۔سیدہ سریٰؓ دختر نبہان 847
۶۹۸۱۔سیدہ سعادؓ دختر رافع 847
۶۹۸۲۔سیدہ سعادؓ دختر سلمہ 847
۶۹۸۳۔سیدہ سعدہؓ دختر قمامہ 847
۶۹۸۴۔سیدہ سعدیٰؓ دختر عمرو 848
۶۹۸۵۔سیدہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہا 848
۶۹۸۶۔سیدہ سعیدہؓ دختر رفاعہ 848
۶۹۸۷۔سیدہ سعیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 848
۶۹۸۸۔سیدہ سعیرہؓ اسدیہ 849
۶۹۸۹۔سیدہ سفانہؓ دختر حاتم 849
۶۹۹۰۔سیدہ سکینہؓ دختر ابو العاص 850
۶۹۹۱۔سیدہ سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 850
۶۹۹۲۔سیدہ سلامہؓ دایہ ابراہیم 850
۶۹۹۳۔سیدہ سلامہؓ دختر حرازدیہ 850
۶۹۹۴۔سیدہ سلامہؓ دختر سعد بن شہید 851
۶۹۹۵۔سیدہ سلامہ ضبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 851
۶۹۹۶۔سیدہ سلامہؓ دختر معقل خزاعیہ 851
۶۹۹۷۔سیدہ سلمیٰؓ انصاریہ 852
۶۹۹۸۔سیدہ سلمیٰ ازدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 852
۶۹۹۹۔سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 852
۷۰۰۰۔سیدہ سلمیٰؓ دختر ابوذویب 852
۷۰۰۱۔سیدہ سلمیٰؓ خادمہ حضور اکرمؐ 852
۷۰۰۲۔سیدہ سلمیٰؓ دختر زید 853
۷۰۰۳۔سیدہ سلمیٰؓ دختر صخر 853
۷۰۰۴۔سیدہ سلمیٰؓ دختر عمرو 853
۷۰۰۵۔سیدہ سلمیٰؓ دختر عمیس 853
۷۰۰۶۔سیدہ سلمیٰؓ دختر قیس 854
۷۰۰۷۔سیدہ سلمیٰؓ ام مسطح 854
۷۰۰۸۔سیدہ سلمیٰؓ دختر محرز 854
۷۰۰۹۔سیدہ سلمیٰؓ دختر نصر 855
۷۰۱۰۔سیدہ سلمیٰؓ دختر یعار 855
۷۰۱۱۔سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 855
۷۰۱۲۔سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 855
۷۰۱۳۔سیدہ سمراءؓ دختر قیس 855
۷۰۱۴۔سیدہ سمیہؓ عمار کی والدہ 856
۷۰۱۵۔سیدہ سناءؓ دختر اسماء 856
۷۰۱۶۔سیدہ سنبلہؓ دختر ماعز 857
۷۰۱۷۔سیدہ سنیہؓ دختر مخنف 857
۷۰۱۸۔سیدہ سہلہؓ دختر سعد 857
۷۰۱۹۔سیدہ سہلہؓ دختر سہل 857
۷۰۲۰۔سیدہ سہلہؓ دختر سہیل 857

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۷۰۔سیدہ سہلہؓ دختر عاصم 858
۷۰۔سیدہ سیمہؓ دختر اسلم 858
۷۰۔سیدہ سیمہؓ اہلیہ رفاعہ قرظی 858
۷۰۔سیدہ ثمامہؓ دختر عمیر 858
۷۰۔سیدہ سیمہؓ دختر مسعود 859
۷۰۔سیدہ سوادہؓ دختر مسرج 859
۷۰۔سیدہ سوداؓ دختر عاصم 859
۷۰۔سیدہ سودہؓ دختر زمعہ 859
۷۰۔سیدہ سودہؓ دختر ابوضیس 860
۷۰۔سیدہ سودہؓ اہلیہ ابی الطفیل 860
۷۰۔سیدہ سودہ قرشیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 860
۷۰۔سیدہ سودہؓ دختر مسرح 861
۷۰۔سیدہ سیرینؓ ماریہ قبطیہ کی بہن 861

باب الشین 861

۷۰۔سیدہ شجیرہؓ دختر تمیم 861
۷۰۔سیدہ شرافہؓ دختر خلیفہ 862
۷۰۔سیدہ شرفۃ الدارؓ دختر حارث 862
۷۰۔سیدہ شریرہؓ دختر حارث 862
۷۰۔سیدہ الشفاءؓ دختر عبداللہ 862
۷۰۔سیدہ شفاءؓ دختر عبدالرحمن 863
۷۰۔سیدہ شفاءؓ دختر عوف 863
۷۰۔سیدہ شفاءؓ دختر عوف 864
۷۰۔سیدہ شقیرہؓ 864
۷۰۔سیدہ شقیقہؓ دختر مالک 864
۷۰۔سیدہ شموسؓ دختر ابوعامر 864
۷۰۴۵۔سیدہ شموسؓ دختر عمرو 864
۷۰۴۶۔سیدہ شموسؓ دختر مالک 864
۷۰۴۷۔سیدہ شموسؓ دختر نعمان 864
۷۰۴۸۔سیدہ شمیلہؓ دختر حارث 865
۷۰۴۹۔سیدہ شہیدہؓ والدہ ورقہ انصاریہ 865
۷۰۵۰۔سیدہ شیماءؓ دختر حارث 865

باب الصاد 865

۷۰۵۱۔سیدہ الصبحہؓ دختر حضری 865
۷۰۵۲۔سیدہ صعبہؓ دختر سہل 866
۷۰۵۳۔سیدہ صفیہؓ دختر بجیر 866
۷۰۵۴۔سیدہ صفیہؓ دختر بشامہ 866
۷۰۵۵۔سیدہ صفیہؓ دختر ثابت 866
۷۰۵۶۔سیدہ صفیہؓ دختر حیی بن اخطب 866
۷۰۵۷۔سیدہ صفیہؓ دختر خطاب 868
۷۰۵۸۔سیدہ صفیہؓ خادمہ رسول اکرمؐ 868
۷۰۵۹۔سیدہ صفیہؓ دختر شیبہ 868
۷۰۶۰۔سیدہ صفیہؓ دختر عبدالمطلب 868
۷۰۶۱۔سیدہ صفیہؓ دختر ابوعبید 869
۷۰۶۲۔سیدہ صفیہؓ دختر عمر بن خطاب 870
۷۰۶۳۔سیدہ صفیہؓ دختر محمیہ 870
۷۰۶۴۔سیدہ صفیہؓ ایک صحابیہ 870
۷۰۶۵۔سیدہ صفیہؓ ایک صحابیہ 870
۷۰۶۶۔سیدہ الصماءؓ دختر بسر 870
۷۰۶۷۔سیدہ صمیتہ لیثیہؓ 871

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الضاد 871

۷۰۶۸۔سیدہ ضباعہؓ دختر حارث 871

۷۰۶۹۔سیدہ ضباعہؓ دختر زبیر 872

۷۰۷۰۔سیدہ ضباعہؓ دختر عامر 872

۷۰۷۱۔سیدہ ضحاکؓ دختر مسعود 872

باب الطاء 873

۷۰۷۲۔سیدہ طریہؓ حسان بن ثابت کی کنیز 873

۷۰۷۳۔سیدہ طلیمہؓ دختر جریج 873

۷۰۷۴۔سیدہ طلیبہؓ دختر وہب 873

۷۰۷۵۔سیدہ طلیحہؓ دختر عبداللہ 873

باب الظاء 873

۷۰۷۶۔سیدہ ظلیبہؓ دختر براء 873

۷۰۷۷۔سیدہ ظلیبہؓ دختر وہب 874

باب العین 874

۷۰۷۸۔سیدہ عاتکہؓ دختر اسید 874

۷۰۷۹۔سیدہ عاتکہؓ دختر خالد 874

۷۰۸۰۔سیدہ عاتکہؓ دختر زید 875

۷۰۸۱۔سیدہ عاتکہؓ دختر عبدالمطلب 877

۷۰۸۲۔سیدہ عاتکہؓ دختر عوف 879

۷۰۸۳۔سیدہ عاتکہؓ دختر نعیم 879

۷۰۸۴۔سیدہ عاتکہؓ دختر ولید بن مغیرہ 879

۷۰۸۵۔سیدہ عالیہؓ دختر ظبیان 879

۷۰۸۶۔سیدہ عائشہؓ دختر ابوبکر صدیقؓ 880

۷۰۸۷۔سیدہ عائشہؓ دختر جریر 883

۷۰۸۸۔سیدہ عائشہؓ دختر حارث 883

۷۰۸۹۔سیدہ عائشہؓ دختر ابوسفیان 883

۷۰۹۰۔سیدہ عائشہؓ دختر عبدالرحمٰن 883

۷۰۹۱۔سیدہ عائشہؓ دختر عجرد 883

۷۰۹۲۔سیدہ عائشہؓ دختر عمیر 883

۷۰۹۳۔سیدہ عائشہؓ دختر قدامہ 883

۷۰۹۴۔سیدہ عبادہؓ دختر ابونائلہ 884

۷۰۹۵۔سیدہ عتبہؓ دختر زرارہ 884

۷۰۹۶۔سیدہ عجماءؓ انصاریہ 884

۷۰۹۷۔سیدہ عجوزؓ از بنو نمیر 884

۷۰۹۸۔سیدہ عذبہؓ دختر سعد 884

۷۰۹۹۔سیدہ عزۃؓ الجعیہ 884

۷۱۰۰۔سیدہ عزۃؓ دختر حارث 885

۷۱۰۱۔سیدہ عزۃؓ دختر خائل 885

۷۱۰۲۔سیدہ عزۃؓ دختر ابوسفیان 885

۷۱۰۳۔سیدہ عصمہؓ دختر حبان 885

۷۱۰۴۔سیدہ عفراءؓ دختر سکن 885

۷۱۰۵۔سیدہ عفراءؓ دختر عبید 886

۷۱۰۶۔سیدہ عقربؓ دختر سلامہ 886

۷۱۰۷۔سیدہ عقربؓ دختر معاذ 886

۷۱۰۸۔سیدہ عقیلہؓ دختر عبید 886

۷۱۰۹۔سیدہ عکناءؓ دختر ابوصفرہ 886

۷۱۱۰۔سیدہ علاثہؓ 886

۷۱۱۱۔سیدہ علیہؓ دختر شریح 887

۷۱۱۲۔سیدہ عمارہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب 887

۷۱۱۳۔سیدہ عمرہ اشہلیہؓ 887

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عمرۃ دختر ابو ایوب	888
سیدہ عمرۃ دختر جون	888
سیدہ عمرۃ دختر حارث	888
سیدہ عمرۃ دختر حزم	888
سیدہ عمرۃ دختر ربیع	889
سیدہ عمرۃ دختر رواحہ	889
سیدہ عمرۃ دختر سعد	890
سیدہ عمرۃ دختر سعدی	890
سیدہ عمرۃ دختر عویم	890
سیدہ عمرۃ دختر قیس	890
سیدہ عمرۃ دختر مرشد	890
سیدہ عمرۃ دختر مسعود ظفریہ	890
سیدہ عمرۃ دختر مسعود بن حارث	890
سیدہ عمرۃ دختر مسعود بن قیس	890
سیدہ عمرۃ دختر معاویہ	891
سیدہ عمرۃ دختر ہزال	891
سیدہ عمرۃ دختر یزید کلابیہ	891
سیدہ عمرۃ دختر یزید بن سکن	891
سیدہ عمرۃ دختر یسار	891
سیدہ عمرۃ دختر یعار	891
سیدہ عمیرۃ دختر ابو الحکم	892
سیدہ عمیرۃ دختر حماسہ	892
سیدہ عمیرۃ دختر سعد	892
سیدہ عمیرۃ دختر سہل	892
سیدہ عمیرۃ دختر ظہیر	892
سیدہ عمیرۃ دختر عبد سعد	892

۱۱۴۰ـ سیدہ عمیرۃ دختر عبید	893
۱۱۴۱ـ سیدہ عمیرۃ دختر عقبہ	893
۱۱۴۲ـ سیدہ عمیرۃ دختر قرط	893
۱۱۴۳ـ سیدہ عمیرۃ دختر قیس	893
۱۱۴۴ـ سیدہ عمیرۃ دختر قیس بن ابی کعب	893
۱۱۴۵ـ سیدہ عمیرۃ دختر کلثوم	893
۱۱۴۶ـ سیدہ عمیرۃ دختر مسعود انصاریہ	893
۱۱۴۷ـ سیدہ عنقودۃ	893
۱۱۴۸ـ سیدہ عنقودۃ حضرت عائشہؓ کی لونڈی	894
۱۱۴۹ـ سیدہ عویمرۃ دختر عویم	894
باب الغین	**894**
۱۱۵۰ـ سیدہ غاضیہ	894
۱۱۵۱ـ سیدہ غزیلہ دختر جابر	895
۱۱۵۲ـ سیدہ غفیرۃ دختر رباح	895
۱۱۵۳ـ سیدہ غفیرۃ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز	895
۱۱۵۴ـ سیدہ غفیلہ دختر حارث	895
۱۱۵۵ـ سیدہ غمیصاۃ ام سلیم انصاریہ	895
۱۱۵۶ـ سیدہ غمیصاۃ انصاریہ	896
باب الفاء	**896**
۱۱۵۷ـ سیدہ فاختۃ دختر اسود	896
۱۱۵۸ـ سیدہ فاختۃ دختر ابو طالب	896
۱۱۵۹ـ سیدہ فاختۃ دختر عمرو	897
۱۱۶۰ـ سیدہ فاختۃ دختر ولید	897
۱۱۶۱ـ سیدہ فارعۃ دختر اسعد بن زرارہ	897

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۲۔ سیدہ فارعہؓ دختر زرارہ 897
۱۶۳۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوسفیان 898
۱۶۴۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوالصلت 898
۱۶۵۔ سیدہ فارعہؓ دختر عبدالرحمٰن 899
۱۶۶۔ سیدہ الفارعہؓ دختر قریبہ 899
۱۶۷۔ سیدہ الفارعہؓ دختر مالک 899
۱۶۸۔ سیدہ الفاضلہؓ انصاریہ 899
۱۶۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر اسد 899
۱۷۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابوالاسد 900
۱۷۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حارث 900
۱۷۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی حبیش 901
۱۷۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حمزہ 901
۱۷۴۔ سیدہ فاطمہؓ خزاعیہ 901
۱۷۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر خطاب 902
۱۷۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر رسول اکرمؐ 902
۱۷۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر سودہ 907
۱۷۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر شیبہ 907
۱۷۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر صفوان 908
۱۸۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ضحاک 908
۱۸۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی طالب 908
۱۸۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عبداللہ 908
۱۸۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عتبہ 908
۱۸۴۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو 909
۱۸۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو بن حرام 909
۱۸۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر قیس بن خالد 909
۱۸۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر مجلل 910
۱۸۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر معقد 910
۱۸۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن عقبہ 910
۱۹۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن مغیرہ 911
۱۹۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر یمان 911
۱۹۲۔ سیدہ فاطمہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی دودھ شریک بہن 912
۱۹۳۔ سیدہ فریعہؓ دختر ابوامامہ 912
۱۹۴۔ سیدہ فریعہؓ دختر حباب 912
۱۹۵۔ سیدہ فریعہؓ دختر رافع 912
۱۹۶۔ سیدہ فریعہؓ دختر عمرو 912
۱۹۷۔ سیدہ فریعہؓ دختر قیس 913
۱۹۸۔ سیدہ فریعہؓ دختر مالک 913
۱۹۹۔ سیدہ فریعہؓ دختر مالک بن سنان 913
۲۰۰۔ سیدہ فریعہؓ دختر معوذ 913
۲۰۱۔ سیدہ فریعہؓ دختر وہب 913
۲۰۲۔ سیدہ فسحمؓ دختر اوس 913
۲۰۳۔ سیدہ فضہ نوبیہؓ 914
۲۰۴۔ سیدہ فکیههؓ دختر سکن 914
۲۰۵۔ سیدہ فکیههؓ دختر عبید 914
۲۰۶۔ سیدہ فکیههؓ دختر مطلب 915
۲۰۷۔ سیدہ فکیههؓ دختر یسار 915
باب القاف 915
۲۰۸۔ سیدہ قیلہؓ دختر سعد 915
۲۰۹۔ سیدہ قیلہؓ دختر صیفی 915
۲۱۰۔ سیدہ قیلہؓ دختر عرباض 916

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ـ سیدہ قتیلہؓ دختر عمرو 916
ـ سیدہ قتیلہؓ دختر قیس کندیہ 916
ـ سیدہ قتیلہؓ دختر نضر 917
ـ سیدہ قرۃ العینؓ دختر عبادہ 918
ـ سیدہ قریبہؓ دختر ابو امیہ 918
ـ سیدہ قریبہؓ دختر حارث 918
ـ سیدہ قریبہؓ دختر زید 918
ـ سیدہ قریرۃؓ دختر حارث عتواریہ 918
ـ سیدہ قشرۃؓ دختر رواس 919
ـ سیدہ قہیرۃؓ ہلالیہ 919
ـ سیدہ قہطمؓ دختر علقمہ 919
ـ سیدہ قیلہؓ انماریہ 919
ـ سیدہ قیلہؓ خزاعیہ 920
ـ سیدہ قیلہؓ دختر مخرمہ 920

ب الکاف 921

ـ سیدہ کبشہؓ دختر ابو امامہ 921
ـ سیدہ کبشہؓ انصاریہ 921
ـ سیدہ کبشہؓ دختر اوس 921
ـ سیدہ کبشہؓ دختر ثابت .921
ـ سیدہ کبشہؓ دختر حاطب 921
ـ سیدہ کبشہؓ دختر حکیم 921
ـ سیدہ کبشہؓ دختر رافع 922
ـ سیدہ کبشہؓ دختر عبد عمرو 922
ـ سیدہ کبشہؓ دختر فروہ 922
ـ سیدہ کبشہؓ دختر کعب 922
۲۳۵۷ـ سیدہ کبشہؓ دختر معدیکرب 922
۲۳۶۷ـ سیدہ کبشہؓ دختر واقد 923
۲۳۷۷ـ سیدہ کبیرہؓ دختر سفیان 923
۲۳۸۷ـ سیدہ کبشہؓ دختر مالک 923
۲۳۹۷ـ سیدہ کبشہؓ دختر معن 923
۲۴۰۷ـ سیدہ کریمہؓ دختر ابی حدرد 923
۲۴۱۷ـ سیدہ کریمہؓ دختر کلثوم 924
۲۴۲۷ـ سیدہ کعیبہؓ دختر سعید 924
۲۴۳۷ـ سیدہ کلثمؓ دختر برثن 924
۲۴۴۷ـ سیدہ کلثمؓ عبدالرحمن بن ابی عمرہ کی وادی 924

باب اللام 925

۲۴۵۷ـ سیدہ لبابہؓ دختر حارث 925
۲۴۶۷ـ سیدہ لبابہؓ دختر حارث 926
۲۴۷۷ـ سیدہ لبابہؓ دختر ابولبابہ 926
۲۴۸۷ـ سیدہ لبنیٰ دختر خطیم 926
۲۴۹۷ـ سیدہ لسیبہؓ دختر کعب 926
۲۵۰۷ـ سیدہ لمیسؓ دختر عمرو 926
۲۵۱۷ـ سیدہ لہیہؓ ام ولد عمر بن خطاب 926
۲۵۲۷ـ سیدہ لیلیٰؓ دختر اطنابہ 927
۲۵۳۷ـ سیدہ لیلیٰؓ دختر ثابت 927
۲۵۴۷ـ سیدہ لیلیٰؓ دختر ابی حثمہ 927
۲۵۵۷ـ سیدہ لیلیٰؓ دختر حکیم 928
۲۵۶۷ـ سیدہ لیلیٰؓ دختر خطم 928
۲۵۷۷ـ سیدہ لیلیٰؓ دختر ربعی 928
۲۵۸۷ـ سیدہ لیلیٰؓ دختر رباب 928

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۲۵۹۔ سیدہ لیلیٰؓ سدوسیہ 928

۲۶۰۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ابوسفیان 928

۲۶۱۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر سماک 929

۲۶۲۔ سیدہ لیلیٰؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز 929

۲۶۳۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر عبادہ 929

۲۶۴۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر عبداللہ 929

۲۶۵۔ سیدہ لیلیٰؓ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی 929

۲۶۶۔ سیدہ لیلیٰؓ غفاریہ 929

۲۶۷۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر قانف 930

۲۶۸۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر نہیک 930

باب المیم 930

۲۶۹۔ سیدہ ماریہؓ قبطیہ 930

۲۷۰۔ سیدہ ماریہؓ حضور اکرمؐ کی کنیز 930

۲۷۱۔ سیدہ ماریہؓ حضور اکرمؐ کی خادمہ 931

۲۷۲۔ سیدہ ماریہؓ جبیر کی آزاد کردہ کنیز 931

۲۷۳۔ سیدہ محبہؓ دختر ربیع 931

۲۷۴۔ سیدہ محجنہؓ 931

۲۷۵۔ سیدہ محیاۃؓ دختر خالد بن سنان 932

۲۷۶۔ سیدہ مرضیہؓ 932

۲۷۷۔ سیدہ مریمؓ دختر ایاس 932

۲۷۸۔ سیدہ مریمؓ مغالیہ 932

۲۷۹۔ سیدہ مزیدہ عصریہؓ 932

۲۸۰۔ سیدہ مسرۃؓ 933

۲۸۱۔ سیدہ مسیکہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی 933

۲۸۲۔ سیدہ مطیعہؓ دختر نعمان 933

۲۸۳۔ سیدہ معاذہؓ زوجہ اعشیٰ 933

۲۸۴۔ سیدہ معاذہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی 934

۲۸۵۔ سیدہ معاذہ غفاریہؓ 935

۲۸۶۔ سیدہ ملیکہؓ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی 935

۲۸۷۔ سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ 936

۲۸۸۔ سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ 936

۲۸۹۔ سیدہ ملیکہؓ خباب بن ارت کی اہلیہ 936

۲۹۰۔ سیدہ ملیکہؓ ام السائب 936

۲۹۱۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو زیدیہ 936

۲۹۲۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو بن سہیل 937

۲۹۳۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عویمر 937

۲۹۴۔ سیدہ مندوسؓ دختر خلاد 937

۲۹۵۔ سیدہ مندوسؓ دختر عبادہ 937

۲۹۶۔ سیدہ مندوسؓ دختر عمرو 937

۲۹۷۔ سیدہ منیعہؓ 937

۲۹۸۔ سیدہ میمونہؓ دختر حارث ہلالیہ 938

۲۹۹۔ سیدہ میمونہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز 939

۳۰۰۔ سیدہ میمونہؓ دختر سعد 939

۳۰۱۔ سیدہ میمونہؓ دختر صبیح 940

۳۰۲۔ سیدہ میمونہؓ دختر عبداللہ 940

۳۰۳۔ سیدہ میمونہؓ دختر ابوعنبہ 940

۳۰۴۔ سیدہ میمونہؓ دختر کردم 941

۳۰۵۔ سیدہ میمونہؓ 941

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...النون	942
...ـ سیدہ نائلہ دختر سعد	942
...ـ سیدہ نبیتہ دختر ضحاک	942
...ـ سیدہ نبعہ جہنیہ	942
...ـ سیدہ نحیلہ دختر قیس	943
...ـ سیدہ ندبہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا ...زاد کردہ کنیز	943
...ـ سیدہ نسیبہ دختر حارث	943
...ـ سیدہ نسیبہ دختر کعب	943
...ـ سیدہ نسیبہ دختر نیار	944
...ـ سیدہ نسیکہ ام عمرو بن جلاس	944
...ـ سیدہ نعامہ	944
...ـ سیدہ نعم شماس کی اہلیہ	944
...ـ سیدہ نعمی دختر جعفر	945
...ـ سیدہ نفیسہ دختر امیہ	945
...ـ سیدہ نفیسہ دختر عمرو	945
...ـ سیدہ نہیہ	945
...ـ سیدہ نوار دختر قیس	946
...ـ سیدہ نوار دختر مالک	946
...ـ سیدہ نوبہ	946
...ـ سیدہ نویلہ دختر اسلم	946
...ب الھاء	947
...ـ سیدہ ہالہ دختر خویلد	947
...ـ سیدہ ہجیمہ ام درداء	947
...ـ سیدہ ہریرہ دختر زمعہ	947
۷۲۸ـ سیدہ ہزیلہ دختر ثابت	948
۷۲۹ـ سیدہ ہزیلہ دختر حارث	948
۷۳۰ـ سیدہ ہزیلہ دختر سعید	948
۷۳۱ـ سیدہ ہزیلہ دختر عمرو	948
۷۳۲ـ سیدہ ہزیلہ دختر مسعود	948
۷۳۳ـ سیدہ ہمینہ دختر خالد	948
۷۳۴ـ سیدہ ہند دختر اثاثہ	949
۷۳۵ـ سیدہ ہند دختر اسید	950
۷۳۶ـ سیدہ ہند دختر ابی امیہ	950
۷۳۷ـ سیدہ ہند دختر اوس	950
۷۳۸ـ سیدہ ہند جہنیہ	951
۷۳۹ـ سیدہ ہند خولانیہ	951
۷۴۰ـ سیدہ ہند دختر ربیعہ	951
۷۴۱ـ سیدہ ہند دختر سماک	952
۷۴۲ـ سیدہ ہند دختر ابوطالب	952
۷۴۳ـ سیدہ ہند دختر عتبہ	952
۷۴۴ـ سیدہ ہند دختر عمرو	953
۷۴۵ـ سیدہ ہند دختر محمود	953
۷۴۶ـ سیدہ ہند دختر معبد	954
۷۴۷ـ سیدہ ہند دختر منذر	954
۷۴۸ـ سیدہ ہند دختر ہبیرہ	954
۷۴۹ـ سیدہ ہند دختر ولید	954
۷۵۰ـ سیدہ ہند دختر یزید	955
باب الیاء	955
۷۵۱ـ سیدہ یسیرہ دختر مطیل	955
۷۵۲ـ سیدہ یسیرہ ام یاسر	955

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صحابیات جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھیں 955
۷۳۵۳۔ سیدہ ام ابانؓ دختر عتبہ 955
۷۳۵۴۔ سیدہ ام ازہرؓ دختر زبرقان 955
۷۳۵۵۔ سیدہ ام اسحٰقؓ غنویہ 956
۷۳۵۶۔ سیدہ ام اسیدؓ انصاریہ 956
۷۳۵۷۔ سیدہ ام ابی امامہؓ 956
۷۳۵۸۔ سیدہ ام ابی امامہؓ بن سہل 957
۷۳۵۹۔ سیدہ ام انسؓ انصاریہ 957
۷۳۶۰۔ سیدہ ام انسؓ دختر براء 957
۷۳۶۱۔ سیدہ ام انسؓ موسیٰ بن عمران کی دادی 958
۷۳۶۲۔ سیدہ ام انسؓ دختر عمرو 958
۷۳۶۳۔ سیدہ ام اوسؓ بہزیہ 958
۷۳۶۴۔ سیدہ ام ایمنؓ حضور اکرمؐ کی آزاد کردہ کنیز 958
۷۳۶۵۔ سیدہ ام ایوبؓ انصاریہ 959
۷۳۶۶۔ سیدہ ام ایوبؓ دختر مسعود 959
باب الباء 960
۷۳۶۷۔ سیدہ ام بجیدؓ انصاریہ 960
۷۳۶۸۔ سیدہ ام بردہؓ دختر منذر 960
۷۳۶۹۔ سیدہ ام بشرؓ دختر براء 960
۷۳۷۰۔ سیدہ ام بلالؓ زوجہ بلال 961
۷۳۷۱۔ سیدہ ام بلالؓ دختر ہلال 961
۷۳۷۲۔ سیدہ ام بیانؓ دختر زید 961
باب الثاء وجیم 961
۷۳۷۳۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر ثعلبہ 961
۷۳۷۴۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر جبر 961
۷۳۷۵۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر سنان 961
۷۳۷۶۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر قیس 961
۷۳۷۷۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر مسعود 962
۷۳۷۸۔ سیدہ ام ثعلبہؓ دختر ثابت 962
باب الجیم 962
۷۳۷۹۔ سیدہ ام الجلاسؓ 962
۷۳۸۰۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر اوس 962
۷۳۸۱۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر جلاس 962
۷۳۸۲۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر حباب 962
۷۳۸۳۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر ابی حزم 962
۷۳۸۴۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر خطاب 962
۷۳۸۵۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر عبداللہ 963
۷۳۸۶۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر قطبہ 963
۷۳۸۷۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر مجلل 963
۷۳۸۸۔ سیدہ ام جندبؓ ابوذر کی والدہ 963
۷۳۸۹۔ سیدہ ام جندبؓ سلیمان بن عمرو کی والدہ 963
۷۳۹۰۔ سیدہ ام جندب ازدیہؓ 964
۷۳۹۱۔ سیدہ ام جندبؓ دختر مسعود 964
باب الحاء 964
۷۳۹۲۔ سیدہ ام حارثؓ انصاریہ 964
۷۳۹۳۔ سیدہ ام حارثؓ دختر ثابت 964
۷۳۹۴۔ سیدہ ام حارثؓ دختر عیاش 964
۷۳۹۵۔ سیدہ ام حارثؓ دختر مالک 965

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام حارثہؓ الربیع دختر نضر	965
سیدہ ام حبانؓ دختر عامر	965
سیدہ ام حبیبؓ دختر عاص	965
سیدہ ام حبیبؓ دختر عباس	965
سیدہ ام حبیبؓ مولاۃ ام عطیہ	965
سیدہ ام حبیبہؓ دختر جحش	966
سیدہ ام حبیبہؓ دختر ابوسفیان	966
سیدہ ام حذیفہؓ بن یمان	967
سیدہ ام حرامؓ دختر ملحان	968
سیدہ ام حرملہؓ دختر عبدالاسود	968
سیدہ ام حسانؓ دختر شداد	968
سیدہ ام الحسینؓ دختر اسحق	969
سیدہ ام حمیدؓ	969
سیدہ ام الحکمؓ دختر زبیر	969
سیدہ ام الحکمؓ دختر ابوسفیان	970
سیدہ ام الحکم ضمریہؓ	970
سیدہ ام الحکمؓ دختر عبداللہ بن مسعود	970
سیدہ ام الحکم غفاریہؓ	970
سیدہ ام حکیمؓ دختر حارث	971
سیدہ ام حکیمؓ دختر حزام	971
سیدہ ام حکیمؓ دختر زبیر	971
سیدہ ام حکیمؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ	972
سیدہ ام حکیمؓ دختر عتبہ	972
سیدہ ام حکیمؓ دختر وداع	972
سیدہ ام حمیدؓ انصاریہ	972
باب الخاء	**972**
۷۴۲۱۔سیدہ ام خارجہؓ زید بن ثابت کی اہلیہ	972
۷۴۲۲۔سیدہ ام خارجہؓ دختر نضر	973
۷۴۲۳۔سیدہ ام خالدؓ دختر اسود	973
۷۴۲۴۔سیدہ ام خالدؓ دختر خالد بن سعید	973
۷۴۲۵۔سیدہ ام خالدؓ دختر یعیش	974
۷۴۲۶۔سیدہ ام خلادؓ	974
۷۴۲۷۔سیدہ ام خناسؓ	974
۷۴۲۸۔سیدہ ام خولہؓ دختر حکیم	974
۷۴۲۹۔سیدہ ام الخیرؓ دختر صخر	974
باب الدال وذال	**975**
۷۴۳۰۔سیدہ ام الدحداحؓ	975
۷۴۳۱۔سیدہ ام الدرداءؓ	975
۷۴۳۲۔سیدہ ام ذرؓ	976
۷۴۳۳۔سیدہ ام ابی ذرؓ	976
۷۴۳۴۔سیدہ ام ذرہؓ	976
باب الراء	**976**
۷۴۳۵۔سیدہ ام رافعؓ دختر عثمان	976
۷۴۳۶۔سیدہ ام رافعؓ	976
۷۴۳۷۔سیدہ ام رافعؓ دختر عبداللہ	977
۷۴۳۸۔سیدہ ام ربعہؓ دختر غدام	977
۷۴۳۹۔سیدہ ام ربیعؓ دختر اسلم	977
۷۴۴۰۔سیدہ ام ربیعؓ	977
۷۴۴۱۔سیدہ ام رعلہ قشیریہؓ	977
۷۴۴۲۔سیدہ ام رمثہؓ	978

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴۳۔ سیدہ ام رومانؓ دختر عامر 978

باب الزاء 979

۴۴۴۔ سیدہ ام زفرؓ 979
۴۴۵۔ سیدہ ام زفرؓ حضرت خدیجہ کی نائن 979
۴۴۶۔ سیدہ ام زیادؓ اشجعیہ 980
۴۴۷۔ سیدہ ام زیدؓ دختر حرام 980
۴۴۸۔ سیدہ ام زیدؓ دختر سکن 980
۴۴۹۔ سیدہ ام زیدؓ 980
۴۵۰۔ سیدہ ام زینبؓ دختر فریعہ 980
۴۵۱۔ سیدہ ام زینبؓ 981

باب السین 981

۴۵۲۔ سیدہ ام سالمؓ اشجعیہ 981
۴۵۳۔ سیدہ ام سارہؓ 981
۴۵۴۔ سیدہ ام السائبؓ انصاریہ 982
۴۵۵۔ سیدہ ام السائبؓ نخعیہ 982
۴۵۶۔ سیدہ ام سبرہؓ 982
۴۵۷۔ سیدہ ام سعدؓ انصاریہ 982
۴۵۸۔ سیدہ ام سعدؓ دختر ربیع انصاریہ 982
۴۵۹۔ سیدہ ام سعدؓ دختر زید 982
۴۶۰۔ سیدہ ام سعدؓ دختر سعد بن ربیع 983
۴۶۱۔ سیدہ ام سعدؓ ابوسعید خدری کی والدہ 983
۴۶۲۔ سیدہ ام سعدؓ بن عبادہ 983
۴۶۳۔ سیدہ ام سعدؓ دختر مرہ 984
۴۶۴۔ سیدہ ام سفیانؓ دختر ضحاک 984
۴۶۵۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوامیہ 984
۴۶۶۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوحکیم 986
۴۶۷۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر یزید بن سکن 986
۴۶۸۔ سیدہ ام سلمیٰؓ بنت ابوامیہ 987
۴۶۹۔ سیدہ ام سلمیٰؓ 987
۴۷۰۔ سیدہ ام سلیطؓ 988
۴۷۱۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر تیم 988
۴۷۲۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر ملحان 988
۴۷۳۔ سیدہ ام سلیمانؓ دختر ابوحکیم 989
۴۷۴۔ سیدہ ام سلیمانؓ دختر عمرو 989
۴۷۵۔ سیدہ ام سمرہؓ دختر جندب 989
۴۷۶۔ سیدہ ام سنانؓ اسلمیہ 990
۴۷۷۔ سیدہ ام سنانؓ انصاریہ 990
۴۷۸۔ سیدہ ام سنبلہؓ اسلمیہ 990
۴۷۹۔ سیدہ ام سوادہؓ 990
۴۸۰۔ سیدہ ام سہلہؓ 991
۴۸۱۔ سیدہ ام سیفؓ 991

باب الشین 991

۴۸۲۔ سیدہ ام شباثؓ 991
۴۸۳۔ سیدہ ام شبیبؓ 991
۴۸۴۔ سیدہ ام شرحبیلؓ 991
۴۸۵۔ سیدہ ام شریکؓ 991
۴۸۶۔ سیدہ ام شریکؓ دختر انس 992
۴۸۷۔ سیدہ ام شریکؓ دختر جابر 992
۴۸۸۔ سیدہ ام شریکؓ دختر خالد 992
۴۸۹۔ سیدہ ام شریکؓ دوسیہ 992

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

سیدہ ام شریکؓ قرشیہ	993
سیدہ ام شیبہؓ ازدیہ	993
صاد	993
سیدہ ام صابرؓ	993
سیدہ ام صبیحؓ	994
سیدہ ام صبیہؓ	994
ضاد	994
سیدہ ام الضحاکؓ دختر مسعود	994
سیدہ ام ضمیرہؓ	994
طاء	995
سیدہ ام طارقؓ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کنیز	995
سیدہ ام طارقؓ	995
سیدہ ام الطفیلؓ ابی بن کعب کی اہلیہ	995
سیدہ ام طلیقؓ	995
عین	996
سیدہ ام عامرؓ اشہلیہ	996
سیدہ ام عامرؓ دختر جراح	996
سیدہ ام عامرؓ دختر سوید	996
سیدہ ام عامرؓ دختر کعب انصاریہ	996
سیدہ ام عامرؓ دختر واثلہ	996
سیدہ ام عامرؓ دختر یزید بن سکن	996
سیدہ ام عبداللہؓ بن انس	997
سیدہ ام عبداللہؓ بن اوس	997
۷۵۰۹۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر بشر	997
۷۵۱۰۔ سیدہ ام عبداللہؓ دوسیہ	998
۷۵۱۱۔ سیدہ ام عبداللہؓ از بنو زہرہ	998
۷۵۱۲۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن عامر	998
۷۵۱۳۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر عمر بن خطاب	998
۷۵۱۴۔ سیدہ ام عبداللہؓ ابو موسیٰ اشعری کی اہلیہ	998
۷۵۱۵۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر نبیہ	999
۷۵۱۶۔ سیدہ ام عبداللہؓ نعیم بن نحام کی اہلیہ	999
۷۵۱۷۔ سیدہ ام عبدالحمیدؓ رافع بن خدیج کی اہلیہ	999
۷۵۱۸۔ سیدہ ام عبدالرحمنؓ بن اذینہ	1000
۷۵۱۹۔ سیدہ ام عبدالرحمنؓ دختر ابو سعید خدری	1000
۷۵۲۰۔ سیدہ ام عبدالرحمنؓ بن طارق	1000
۷۵۲۱۔ سیدہ ام عبدالرحمنؓ بن کعب	1000
۷۵۲۲۔ سیدہ ام عبدؓ دختر سود بن قویم	1000
۷۵۲۳۔ سیدہ ام عبدؓ دختر حارث	1001
۷۵۲۴۔ سیدہ ام عبسؓ دختر مسلمہ	1001
۷۵۲۵۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر سراقہ	1001
۷۵۲۶۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر صخر	1001
۷۵۲۷۔ سیدہ ام عبیسؓ	1001
۷۵۲۸۔ سیدہ ام عثمانؓ دختر خثیم	1002
۷۵۲۹۔ سیدہ ام عثمانؓ دختر سفیان	1002
۷۵۳۰۔ سیدہ ام عثمانؓ دختر ابو العاص	1002
۷۵۳۱۔ سیدہ ام عجردؓ خزاعیہ	1002
۷۵۳۲۔ سیدہ ام عصمہؓ عوصیہ	1003
۷۵۳۳۔ سیدہ ام عطاءؓ زبیر کی کنیز	1003
۷۵۳۴۔ سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ خافضہ	1003

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۷۵۳۵۔ سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ 1003
۷۵۳۶۔ سیدہ ام عطیہؓ عوصیہ 1004
۷۵۳۷۔ سیدہ ام عفیفؓ دختر مسروح 1004
۷۵۳۸۔ سیدہ ام عفیفؓ نہدیہ 1004
۷۵۳۹۔ سیدہ ام عقیلؓ 1005
۷۵۴۰۔ سیدہ ام العلاءؓ انصاریہ 1005
۷۵۴۱۔ سیدہ ام العلاءؓ حرام بن حکیم کی پھوپھی 1006
۷۵۴۲۔ سیدہ ام علیؓ دختر خالد 1006
۷۵۴۳۔ سیدہ ام عمارہؓ انصاریہ 1006
۷۵۴۴۔ سیدہ ام عمارہؓ دختر کعب انصاریہ 1006
۷۵۴۵۔ سیدہ ام عمرؓ بن خلدہ 1007
۷۵۴۶۔ سیدہ ام عمروؓ بن حریث 1007
۷۵۴۷۔ سیدہ ام عمروؓ زبیر بن عوام کی اہلیہ 1007
۷۵۴۸۔ سیدہ ام عمروؓ بنت سلامہ 1007
۷۵۴۹۔ سیدہ ام عمروؓ بن سلیم 1007
۷۵۵۰۔ سیدہ ام عمروؓ دختر محمود 1008
۷۵۵۱۔ سیدہ ام عمیسؓ 1008
۷۵۵۲۔ سیدہ ام عیاشؓ 1008
۷۵۵۳۔ سیدہ ام عیسیٰؓ بن جزار 1008

باب الغین 1008

۷۵۵۴۔ سیدہ ام غادیہؓ 1008
۷۵۵۵۔ سیدہ ام غطیفؓ 1009

باب الفاء 1009

۷۵۵۶۔ سیدہ ام فروہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ 1009
۷۵۵۷۔ سیدہ ام فروہؓ انصاریہ 1009
۷۵۵۸۔ سیدہ ام فروہؓ دختر ابوقحافہ 1009
۷۵۵۹۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر حارث 1010
۷۵۶۰۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر حمزہ 1010
۷۵۶۱۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر عباس 1010

باب القاف 1010

۷۵۶۲۔ سیدہ ام قرعؓ 1011
۷۵۶۳۔ سیدہ ام قرہؓ دختر دعموص 1011
۷۵۶۴۔ سیدہ ام قیسؓ دختر محصن 1011
۷۵۶۵۔ سیدہ ام قیسؓ 1012
۷۵۶۶۔ سیدہ ام قیسؓ ہذلیہ 1012

باب الکاف 1012

۷۵۶۷۔ سیدہ ام کبشہؓ قضاعیہ 1012
۷۵۶۸۔ سیدہ ام کثیرؓ دختر یزید 1012
۷۵۶۹۔ سیدہ ام کجہؓ اوس بن ثابت کی اہلیہ 1013
۷۵۷۰۔ سیدہ ام الکرامؓ سلمیہ 1013
۷۵۷۱۔ سیدہ ام کرزؓ خزاعیہ 1013
۷۵۷۲۔ سیدہ ام کعبؓ انصاریہ 1014
۷۵۷۳۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوبکر 1014
۷۵۷۴۔ سیدہ ام کلثومؓ حضورؐ کی صاحبزادی 1014
۷۵۷۵۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوسلمہ 1015
۷۵۷۶۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر سہیل 1015
۷۵۷۷۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر عباس 1016
۷۵۷۸۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر عقبہ 1016
۷۵۷۹۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر علی بن ابی طالب 1017

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب ام وميم	1018
۔سیدہ ام لیلیٰؓ دختر رواحہ	1018
۔سیدہ ام مالکؓ انصاریہ	1018
۔سیدہ ام مالکؓ بہزیہ	1019
۔سیدہ ام مبشرؓ دختر براء بن معرور	1019
۔سیدہ ام مبشرؓ انصاریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	1020
۔سیدہ ام محجنؓ	1020
۔سیدہ ام محمدؓ انصاریہ	1020
۔سیدہ ام محمدؓ دختر حاطب	1020
۔سیدہ ام محمد خولہؓ دختر قیس	1021
۔سیدہ ام مرثدؓ	1021
۔سیدہ ام مسطحؓ	1021
۔سیدہ ام مسعودؓ بن حکم	1021
۔سیدہ ام مسلم اشجعیہؓ	1022
۔سیدہ ام مسلمؓ خادمہ صفیہ	1022
۔سیدہ ام المسیبؓ	1022
۔سیدہ ام مطاعؓ اسلمیہ	1022
۔سیدہ ام معاذؓ	1023
۔سیدہ ام معاذؓ انصاریہ	1023
۔سیدہ ام معبدؓ دختر خالد	1023
۔سیدہ ام معبدؓ قرظہ کی آزاد کردہ کنیز	1023
۔سیدہ ام معبدؓ کعب بن مالک کی اہلیہ	1024
۔سیدہ ام معبدؓ	1024
۔سیدہ ام معقلؓ اسدیہ	1024
۷۰ـ سیدہ ام مغیثؓ	1025
۷۰۴ـ سیدہ ام المغیرہؓ	1025
۷۰۵ـ سیدہ ام المنذرؓ دختر قیس	1025
۷۰۶ـ سیدہ ام منظورؓ	1025
۷۰۷ـ سیدہ ام منیعؓ	1025
باب النون	1026
۷۰۸ـ سیدہ ام نائلہؓ	1026
۷۰۹ـ سیدہ ام نبیطؓ	1026
۷۱۰ـ سیدہ ام نصرؓ	1027
باب الهاء	1027
۷۱۱ـ سیدہ ام ہاشمؓ دختر حارثہ	1027
۷۱۲ـ سیدہ ام ہانیؓ انصاریہ	1027
۷۱۳ـ سیدہ ام ہانیؓ دختر ابی طالب	1028
۷۱۴ـ سیدہ ام الہذیلؓ	1029
۷۱۵ـ سیدہ ام ابی ہریرہؓ	1029
۷۱۶ـ سیدہ ام ہشامؓ دختر حارثہ	1030
۷۱۷ـ سیدہ ام ہلالؓ بن بلال	1030
باب الواؤ	1030
۷۱۸ـ سیدہ ام ورقہؓ دختر حمزہ	1030
۷۱۹ـ سیدہ ام ورقہؓ دختر عبداللہ	1030
۷۲۰ـ سیدہ ام ولیدؓ دختر عمر	1031
۷۲۱ـ سیدہ ام وہبؓ دختر ابو امیہ	1031
باب الیاء	1032
۷۲۲ـ سیدہ ام یحییٰؓ اسید کی اہلیہ	1032
۷۲۳ـ سیدہ ام یحییٰؓ دختر ابی اہاب	1032

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۷۶۲۴۔سیدہ ام یحییٰؓ بن حصین 1032

۷۶۲۵۔سیدہ ام یحییٰؓ دختر یعلی 1032

۷۶۲۶۔سیدہ ام یحییٰؓ 1032

۷۶۲۷۔سیدہ ام یزیدؓ دختر حارث 1032

۷۶۲۸۔سیدہ ام یقظہؓ دختر علقمہ 1033

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے مشہور ہیں 1033

۷۶۲۹۔اخوات جابر بن عبداللہ انصاریؓ 1033

۷۶۳۰۔سیدہ اخت حارث بن سراقہؓ 1033

۷۶۳۱۔سیدہ اخت حذیفہؓ بن یمان 1033

۷۶۳۲۔سیدہ اخت عقبہؓ بن عامر 1034

۷۶۳۳۔سیدہ اخت معقلؓ بن یسار 1034

۷۶۳۴۔سیدہ اخت نعمانؓ بن بشیر 1034

چند لڑکیوں کا ذکر ان کے والد کے حوالے سے 1034

۷۶۳۵۔حضرت اوس بن ثابتؓ کی دو بیٹیاں 1034

۷۶۳۶۔حضرت ثابت بن قیس کی لڑکی 1035

۷۶۳۷۔حضرت حصینؓ کی لڑکی 1035

۷۶۳۸۔حضرت ابوالحکم غفاریؓ کی لڑکی 1035

۷۶۳۹۔حضرت خباب بن ارتؓ کی لڑکی 1035

۷۶۴۰۔حضرت ابوبصرہ کی لڑکی 1036

۷۶۴۱۔حضرت سعد بن ربیع کی لڑکیاں 1036

۷۶۴۲۔حضرت صفوان بن امیہ بن خلف کی لڑکی 1036

۷۶۴۳۔حضرت عبیدہ بن حارثؓ کی لڑکیاں 1036

۷۶۴۴۔عفیف کی لڑکی 1036

۷۶۴۵۔فہد کی لڑکی 1037

۷۶۴۶۔ولید بن مغیرہ کی لڑکی 1037

۷۶۴۷۔ہبیرہ کی لڑکی 1037

وہ دادیاں جو اپنے پوتوں کی وجہ سے متعارف ہوئیں 1037

۷۶۴۸۔جدہ انصاری 1037

۷۶۴۹۔حشرج بن زیاد کی دادی 1037

۷۶۵۰۔حفص بن سعید قرشی کی دادی 1038

۷۶۵۱۔خارجہ بن زید کی دادی 1038

۷۶۵۲۔ابوالسائب کی دادی 1038

۷۶۵۳۔سلمٰی کی دادی 1039

۷۶۵۴۔الصلت بن زبید کی دادی 1039

۷۶۵۵۔ضمرہ بن سعید کی دادی 1039

۷۶۵۶۔عمرو بن معاذ کی دادی 1039

۷۶۵۷۔قریشی کی دادای 1039

۷۶۵۸۔یحییٰ بن حصین کی دادی 1040

۷۶۵۹۔یوسف بن مسعود کی دادی 1040

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے راویوں کی خالائیں تھیں 1040

۷۶۶۰۔ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ 1040

۷۶۶۱۔ جابر بن عبداللہ کی خالہ 1040

۷۶۶۲۔ خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی کی خالہ 1041

۷۶۶۳۔زینب دختر عبیط کی خالہ 1041

۷۶۶۴۔سائب بن یزید کی خالہ 1041

۷۶۶۵۔ام سلمہ اسماء دختر یزید کی خالہ 1041

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

خواتین جو اپنے شوہروں کی وجہ سے ...ف ہوئیں	1041
...۔اوس بن ثابت کی زوجہ	1041
...۔بلال کی زوجہ	1042
...۔ثابت بن قیس کی زوجہ	1042
...۔جابر بن عبداللہ کی زوجہ	1042
...۔رافع بن خدیج کی زوجہ	1042
...۔سعد بن ربیع کی زوجہ	1042
...۔سلمہ بن ہشام کی زوجہ	1042
...۔عبداللہ بن رواحہ کی بیوی	1042
...۔معاذ کی زوجہ	1043
...۔ابوموسیٰ اشعری کی زوجہ	1043
...صحابیات کا ذکر جو اپنے بھتیجوں کی وجہ سے ...ارف ہیں	1044
...۔عمۃ الحارث بن ابوقرظہ	1044
...۔عمۃ حسنا صریمیہ	1044
...۔عمۃ حصین بن محصن خطمی	1044
...۔عمۃ سنان بن عبداللہ جہنی	1045
...۔عمۃ العاص طفاوی	1045
...۔عمۃ عبدربہ بن سعید انصاری	1045
...۔عمۃ سعد بن کعب	1045
...۔عمۃ ہند بنت سعید بن ابوسعید خدری	1045
بعض صحابیات کا ذکر جن کے نام ...ں معلوم ہو سکے	1046
...۔ایک خاتون از بنو اسد	1046
۶۸۵۔خاتون از بنو عبدالاشہل از انصار	1046
۶۸۶۔خاتون	1046
۶۸۷۔خاتون انصاری	1046
۶۸۸۔خاتون مبایعہ	1047
۶۸۹۔خاتون مبایعہ	1047
۶۹۰۔خاتون از بنو خثعم	1047
۶۹۱۔خاتون از بنو عبدالدار	1047
۶۹۲۔خاتون حبشیہ	1048
۶۹۳۔خاتون جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی	1048
۶۹۴۔خاتون	1048
۶۹۵۔خاتون از بنو غفار	1049
۶۹۶۔ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھنے والی خاتون	1049
۶۹۷۔عطاء بن یسار نے جن سے روایت کی وہ خاتون	1049
۶۹۸۔خاتون مکی	1049
۶۹۹۔خادمہ حبشیہ	1050
۷۰۰۔خادمہ عبداللہ بن عمر بن خطاب	1050
۷۰۱۔خادمہ از بنو مؤمل	1050
۷۰۲۔دایہ محمد بن طلحہ	1050
۷۰۳۔ام ولد شیبہ بن عثمان	1050
۷۰۴۔غامدیہ	1051

گیارھواں حصہ ختم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہشتم

حرف میم ۔ میم والف

۴۵۱۔ حضرت مابورؓ خصی

حضرت مابورؓ خصی۔ یہ صحابی خصی تھے۔ جنہیں مقوقس حاکم سکندریہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ ارسال کیا تھا۔ کے راوی جعفر ہیں۔ جنہوں نے مصعب سے روایت بیان کی کہ ام المومنین ماریہ بنت شمون کے بطن سے (جو قبطی الاصل تھیں، جنہیں مقوقس نے ان کی ہمشیرہ سیرین اور ایک خصی غلام کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا تھا) حضور کے صاحبزادے جناب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ ابن زبیر نے اس سلسلے میں سلیمان بن ارقم کی حدیث کو جو انہوں نے جناب عروہ سے سنی۔ جنہوں نے حضرت عائشہ سے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ جناب ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے عمزاد بھائی رضی اللہ عنہ سے بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضور اکرمؐ کو بعض نازیبا واقعات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اور اسے قتل کر دو، لیکن انہیں یقین ہو گیا کہ جناب مابور نامرد ہیں تو درگزر فرمایا۔ ابو موسیٰ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۲۔ حضرت ماتعؓ

حضرت ماتعؓ۔ جناب جعفر نے ابن اسحاق سے اس نے محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے یوں روایت کی کہ غزوۂ طائف حضور اکرمؐ کے ساتھ، آپ کی خالہ، فاختہ بن عمرو بن عائذ بن مخزوم کا ایک آزاد کردہ مخنث غلام ماتع بھی تھا۔ یہ شخص کبھی کبھی ت المومنین کے حجروں میں چلا جایا کرتا تھا اور حضورؐ اسے بے ضرر جانتے تھے اور آپؐ کا خیال تھا کہ اسے جنسی معاملات کی بوجھ نہیں ہے۔ اس لئے حضور معترض نہ ہوتے تھے ایک دفعہ اتفاقاً آپ نے اسی ماتع کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ی سے کہتے سنا: خالد! اگر حضور اکرمؐ طائف کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو بادیہ بنت غیلان بن سلمہ کو ہاتھ سے نہ نے دینا کیونکہ جب وہ روبرو ہوتی ہے تو اس کے ساتھ چار ہوتے ہیں اور جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو اس کے ساتھ آٹھ ہوتے ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا "میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ شخص ان معاملات کو سمجھتا ہے (ایک روایت میں ہے کہ ماتع کی یہ و عبداللہ بن ابی امیہ سے ہوئی) آپ نے امہات المومنین کو ہدایت فرمائی کہ ماتع کو آئندہ اپنے حجروں میں آنے کی اجازت یں محمد بن منکدر اور صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنے دورِ خلافت میں ماتع کو جلاوطن کر کے بہ مقام فدک دیا جہاں وہ بالکل تنہا رہتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۴۶۔ حضرت مازن بن خیثمہ السکونیؓ

حضرت مازن بن خیثمہ السکونیؓ۔ جب بنو سکاسک اور بنو سکونی میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت معاذ بن جبل نے انہیں ایک وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں برائے مصالحت روانہ کیا تھا۔ اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو صفوان بن عمرو اور عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے دادا مازن سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۷۔ حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامیؓ

حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامیؓ۔ خطامہ بنو طے کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور خطامہ بن علی حرب بن محمد بن علی بن حبان بن مازن بن غضوبہ کا دادا تھا۔ اس نے کاہنوں کے انداز میں حضور اکرمؐ کی بعثت کے بارے میں پیش گوئی کی تھی۔ ابو موسیٰ بن ابو بکر المدینی اور احمد بن عباس سے مروی ہے کہ ہم نے ابو بکر محمد بن عبداللہ سے اس نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، اس نے موسیٰ بن جمہور التنیسی سمسار سے اس نے علی بن حرب سے اس نے ابو المنذر ہشام بن محمد الکلبی سے اس نے اپنے باپ عبداللہ العمانی سے اور اسنے مازن بن غضوبہ سے سنا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ایک بت کا (جس کا نام ناجر تھا،) پجاری تھا۔ یہ سرزمین عمان کے ایک قصبے میں نصب تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس پر ایک جانور قربان کیا تو معابت سے آواز آئی "اے مازن! میری ایک بشارت سنو، نیکی عیاں ہوگئی ہے اور برائی نے منہ چھپا لیا ہے اور بنو مضر کے دین کو خدائے جلیل کے دین نے پچھاڑ دیا ہے اگر تم جہنم کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو پتھروں کی پوجا چھوڑ دو"۔ مازن کہتے ہیں میں نے سنا تو گھبرا گیا، لیکن بات آئی گئی ہوگئی۔ کچھ دنوں کے بعد ہم نے پھر ایک جانور ذبح۔ چنانچہ اس بت نے پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا "ادھر آؤ۔ میری بات سنو، اور احمق نہ بنو، مکے میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے اس پر ایمان لاؤ، تاکہ تم سیدھے راستے سے نہ بھٹکو اور دوزخ کی آگ میں جلنے سے [1] بچ جاؤ"۔ یہ سن کر مجھے حیرت ہوئی اور میں جان گیا کہ اس میں ضرور کوئی بھلائی ہے۔

اس اثناء میں حجاز کا ایک آدمی وہاں آنکلا۔ میں نے پوچھا کہو تمہارے علاقے حجاز میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے! کہنے لگا ہاں ہمارے یہاں ایک شخص جن کا نام نامی احمد ہے نے ظہور فرمایا ہے وہ کہتے ہیں میری دعوت پر لبیک کہو اور صرف خدائے واحد کی پرستش کرو۔ میں نے اسے بتایا کہ یہی بات میں نے اس بت کی زبان سے سنی ہے۔ اس کے بعد میں نے بت کو توڑ پھوڑ دیا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں ملتمس ہوا "یارسول اللہ میں بنو خطامہ سے ہوں، میں بڑا عیاش، شرابی کبابی اور عورتوں کا رسیا رہا ہوں۔ سارا مال و متاع ان نامحمود مشاغل کی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔ چنانچہ اب افلاس و بدحالی کی گرفت میں ہوں، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے" حضور اکرمؐ نے دعا کی اور تمام افعال بد سے چھٹکارا حاصل ہوا پھر میں نے چار شادیاں کیں، خدا نے مجھے اولاد نرینہ سے نوازا [2] قرآن حکیم کی بعض سورتیں میں نے حفظ کر لیں اور کئی حج کیے، اشعار کہے

---

[1] حدیث مخدوش ہے کہ بت نہ بول سکتا ہے اور نہ غیب جانتا ہے۔ مترجم

[2] من وطی الحصی: تمام ان لوگوں سے بہتر جنہیں ان سنگریزوں پر چلنے کا اتفاق ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ درج ذیل ہے
یارسول اللہ! میری اونٹنی آپ کی طرف اٹھ دوڑی، اور عمان سے عرج تک صحراؤں اور ریگستانوں کو طے کرتی چلی گئی۔
تاکہ آپ یارسول اللہ (جو اشرف المخلوقات ہیں) میرے شفیع بنیں، اور میرا رب میرے گناہ معاف کر دے اور پھر میں اپنے
گھر لوٹ جاؤں۔
ان لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں جن کے دین کو میں نے ترک کر دیا اب نہ تو ان کا دین میرا دین ہے اور نہ ان کی جماعت
جماعت ہے۔
میں نے اپنی ساری جوانی، عیاشی اور شراب نوشی کی نذر کر دی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ یہ برائیاں میرے جسم میں رچ بس
گئیں۔
خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھے شراب نوشی سے بچا لیا اور میرے دل میں اپنا ڈر پیدا کر دیا۔ چنانچہ زنا کی بجائے میں نے
پاکدامنی اختیار کر لی اور یوں اپنی شرمگاہ کی حفاظت میں کامیاب ہو گیا۔
اب میری خواہش اور ارادہ یہ ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں گا۔ اسی طرح میں اس کی رضا کی خاطر روزے رکھوں گا
اور حج کروں گا۔

۱۲۵۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تمیمی

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تمیمی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہیب بن خالد نے جریری سے اور اس نے حبان بن عمیر سے اور اس نے جناب ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ شعبہ نے الجریری سے اس نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اور اس نے ماعزؓ سے روایت کی ہے کہ ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے، اس نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی۔ مجھ سے میرے ماں باپ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر اور شعبہ بن ابی مسعود الجریری نے اور یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ماعز سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ بہترین عمل کون سا ہے۔ فرمایا: اللہ پر ایمان، جہاد اور حج۔ یہ اعمال باقی اعمال کے مقابلے میں اس طرح افضل ہیں جیسے مشرق بمقابلہ مغرب تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ لکھا ہے کہ میں ان کی نسبت سے نا آشنا ہوں۔ نیز یہ روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پوچھا بہترین عمل کیا ہے۔

۱۲۵۔ حضرت ابوعبداللہ بن ماعز رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ۔ ایک روایت کے مطابق یہ اور مذکور صحابی ایک ہی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی۔ یہ بصری تھے۔ ان کی حدیث احمد بن اسحاق بن صالح نے ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے جنید بن قاسم سے، انہوں نے جنید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ماعزؓ سے روایت کی کہ ماعز حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں فرمان لکھ کر دیا کہ ماعز اپنے قبیلے کے بعد مسلمان ہو گیا ہے اور اسے کوئی نہ ستائے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۵۰۔ حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ

حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ۔ یہ صحابی بہ تقاضائے بشریت زنا کر بیٹھے۔ پھر حضورؐ کے سامنے اعتراف گناہ کیا اور سنگسار ہوئے۔ اس حدیث رجم کو ابن عباس' بریدہ اور ابو ہریرہ نے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا یہی قول ہے ابو عمر کہتا ہے کہ ماعز بن مالک مدنی تھے۔ حضورؐ نے انہیں ان کے قبیلے کے نام قبول اسلام کا فرمان لکھ کر دیا تھا۔ انہوں نے ہی اعتراف زنا کیا تھا اور مرجوم ہوئے۔ ان کے بیٹے نے ان سے صرف ایک حدیث بیان کیا ہے۔

ابو بکر مسمار بن عمر بن عویس البغدادی وغیرہ نے ابو العباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ سے انہوں نے ابو القاسم انماطی سے، انہوں نے مخلص سے انہوں نے ابو حامد محمد بن ہارون الحضرمی سے انہوں نے اسحاق بن ابو اسرائیل سے انہوں نے قاضی ابو یوسف سے انہوں نے ابو حنیفہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ماعز بن مالک نے حضورؐ کے سامنے ارتکاب زنا کا اقرار کیا۔ حضور نے غور نہ فرمایا اور کہا چلے جاؤ وہ چار بار آئے اور ہر بار اعتراف جرم کیا۔ آخر کار حضورؐ نے ان کے قبیلے والوں سے پوچھا۔ کیا اس آدمی کے دماغ میں کچھ فتور ہے کیونکہ یہ آدمی چار دفعہ میرے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کر چکا ہے اور اجرائے حد کے لئے اصرار کر رہا ہے۔ اہل قبیلہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ آدمی ذہنی لحاظ سے تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ چنانچہ آپ نے حد کا حکم دیا۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے تین ایسے آدمیوں کا ذکر کیا ہے جن کا نام ماعز تھا ان کے قول کے مطابق دوسرے ماعز کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ بعض اسے پہلا ماعز گردانتے ہیں۔ ابو عمر کے مطابق، جس آدمی کو سنگسار کیا تھا اس کا نام ماعز بن مالک تھا اور اس کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور ماعز بن مالک التمیمی کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ یہ دوسرا آدمی ہے جس کے حسب نسب کا مجھے علم نہیں اور یہی وہ شخص ہے جس نے حضور سے بہتری عمل کے متعلق دریافت کیا تھا۔

۴۵۵۱۔ حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ

حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے تذکرے میں کیا جائے گا یہ صحابی دربار رسالت میں بہ صورت وفد باریاب ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۵۲۔ حضرت مالک بن احمرؓ

حضرت مالک بن احمرؓ۔ ہمیں ابو موسیٰ نے بتایا اسے حسن بن احمد نے اسے ابو نعیم نے اسے سلیمان بن احمد نے اسے محمد بن ہارون بن بکار بن بلال نے اور اسے صفوان بن صالح نے اسے ولید بن مسلم نے اسے سعید بن منصور الجذامی نے اور اس نے اپنے دادا مالک بن احمر کی زبانی بیان کیا کہ جب انہیں تبوک میں حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور درخواست کی کہ انہیں تبلیغ دین کے بارے میں اجازت نامہ عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ے کے ایک ٹکڑے پر یہ تحریر لکھ دی:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ رقعہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مالک بن احمر اور ان مسلمانوں کو جو اس کے تابع فرمان ہیں بطور امان لکھ کر دیا جا رہا ہے کہ جب تک وہ نماز قائم کیے رکھیں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے مسلمانوں کی پیروی کریں گے اور کفار سے قطع تعلق کیے رکھیں گے، مال غنیمت سے خمس ادا کریں گے اور اسی طرح مقروض مسلمانوں کے ادائے قرض میں بقدر استطاعت حصہ ادا کریں گے۔ انہیں خدائے عزوجل اور محمد رسول اللہ کی امان حاصل رہے گی"۔

اور یزید بن عبدربہ یا ابن عبداللہ الحمصی نے ولید سے یوں روایت کی کہ مجھ سے سعید بن منصور بن محرز بن مالک بن احمر ...ی نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ جب تبوک میں حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا مجھے علم ہوا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ... بعد اس کے میرے دادا نے ساری حدیث بیان کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۱۔ حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی

حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی۔ بعض لوگوں نے اخامر لکھا ہے۔ لیکن صحیح اخیمر ہی ہے۔ ان سے ابورزین الباہلی نے روایت کی ...کہ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے، ابن ابی عاصم سے اس دحیم سے اس نے ابن ابی فدیک سے اس نے موسیٰ بن یعقوب سے ...نے ابورزین باہلی سے اس نے مالک بن اخیمر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مفتور ...ث) سے نہ تو صرف (اللہ کی راہ میں خرچ) کو قبول فرماتا ہے اور نہ عدل کو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! مفتور کون ہوتا ہے۔ فرمایا ...ث جسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ کون اس کی بیوی کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ یہ حدیث ...ل ہے کیونکہ راوی نے حضور اکرم ﷺ سے نہیں سنی۔ اس نے عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ میں نے اس ...یث کو صحاح کے کئی نسخوں میں ابوعمر سے مروی دیکھا ہے۔

۴۵۵۲۔ حضرت مالکؓ بن ازہر

حضرت مالکؓ بن ازہر۔ بعض نے ان کے والد کا نام ابی ازہر اور بعض نے زاہر لکھا ہے۔ انہوں نے آپؐ کو ایسی حالت ...ں دیکھا کہ آپؐ اپنے پاؤں کے تلوے صاف کر رہے تھے۔ ابوعمر نے ان کے والد کا نام زاہر لکھا ہے۔

۴۵۵۳۔ حضرت مالکؓ الاشجعی

حضرت مالکؓ الاشجعی۔ ان کا ذکر ہم مالک بن عوف، اشجعی کے تذکرے میں لکھیں گے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور ان ...سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ہم مالک بن عوف کے تذکرے میں بیان کریں گے۔

۴۵۵۴۔ حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک

حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک: ابوموسیٰ کی روایت ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابومالک لکھا ہے۔ ...منہال نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ ہم میں اشعری قبیلے کا ایک آدمی تھا جسے حضور اکرم کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا، وہ ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں دین کی تعلیم دوں اور اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح حضورؐ ہمیں پڑھایا کرتے تھے ہم جمع ہوئے تو اس نے پانی کا ایک بڑا سا برتن اور ایک چھوٹا سا برتن منگوائے۔ پس اس نے چھوٹے برتن میں بڑے برتن سے پانی نکالا اور ہمارے ہاتھوں پر ڈال کر انہیں پاک صاف کیا۔ ابوموسیٰ نے مکمل حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۷۔حضرت مالکؓ بن امیہ

حضرت مالکؓ بن امیہ بن عمرو السلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شامل تھے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ ابوعمر نے مختصراً اس حدیث کی تخریج کی ہے اور نسب مالک بن امیہ بن عمرو لکھا ہے ہمیں ان کے بارے میں ابوجعفر نے بروایت یونس بن بکیر از ابن اسحاق بیان کیا ہے۔ انہوں نے بنو کثیر بن رودان بن اسد کے ان حلیفوں کا ذکر کیا ہے جو ثقف بن عمرو اس کے بھائی مدلج و مالک، عمرو کے بیٹے تھے، جو بنی حجر جو بنی سلیم سے تھے میرا خیال ہے یہ وہی ہیں۔ جو غزوہ بدر میں موجود تھے۔ واللہ اعلم

۴۵۵۸۔حضرت مالکؓ الانصاری

حضرت مالکؓ الانصاری۔ عبید اللہ بن موسیٰ سے مروی ہے انہوں موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں ایوب بن خالد سے انہوں نے مالک سے جن کا انصار سے تعلق تھا۔ ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ مجالس کوان کا حق ادا کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ اسے نہیں جانتا۔

۴۵۵۹۔حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان

حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان بن حارث بن عوف بن ربیعہ بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ابوسعید۔ بعض نے ابوسعید نصری لکھا ہے۔ ان کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور احمد بن صالح المصری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ انس بن عیاض نے سلمہ بن وردان سے اور اس نے مالک بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا "ضروری ہوگیا" لیکن یہ وہم ہے اور صحیح نام انس بن مالک ہے۔ ابن ابی فدیک نے سلمہ سے اس نے انس بن مالک سے روایت کی۔ واقدی لکھتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مالک بن اوس شاہ سواروں میں شمار ہوتے تھے سلمہ بن وردان راوی ہے کہ میں نے انس بن مالک بن اوس عدثان سلمہ بن اکوع اور عبدالرحمٰن بن اشیم کی زیارت کی اور یہ سب حضرات صحابی تھے۔ انہوں نے کبھی اپنے بڑھاپے کو نہ چھپایا اور نہ اس سلسلے میں انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث روایت کی۔ حضرت عمرؓ کی روایت، اس کا تو ہر آدمی کو علم ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔

جناب مالک نے عشرہ مبشرہ کے علاوہ حضرت عباس سے بھی روایت کی ہے اور خود ان سے محمد بن جبیر بن مطعمؓ زہری اور منکدر نے روایت کی ہے۔ فتح بیت المقدس کے موقعہ پر جناب مالک وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ۹۲ ہجری میں بہ مقام مدینہ میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۵۵۔حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ اسلمی

حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ بن حجر الاسلمی: انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہؐ نے حضرت ابو بکرؓ ساتھ ہجرت کی اور جحفہ کے مقام سے گزرے، تو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے دریافت کیا کس کا ہے یہ اونٹ۔ انہوں نے عرض بنو اسلم کے ایک شخص کا ہے۔ فرمایا سلامت: بچ گئے تم پھر آپؐ نے اونٹ کے مالک سے اس کا نام پوچھا۔ اس نے عرض کیا: مسعود حضور اکرم نے پھر حضرت ابو بکر کو مخاطب ہو کر فرمایا: سعدت انشاء اللہ اگر خدا نے چاہا تو خوش بختی تمہارا ساتھ دے گی۔ والد حضور اکرم کے قریب گیا تو آپؐ نے اسے اونٹ پر بٹھا لیا۔ ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۲۵۶۔حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو

حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن الانصاری الاوسی۔ زعوراء عبدالاشہل کا بھائی تھا اور یہ دونوں مدینے کے پاس ایک ٹیلے پر رہتے تھے۔ جناب مالک غزوہ خندق اور بعد کے غزوات میں شریک رہے تھے۔ بعد میں دونوں بھائی جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ ابو عمر اس کی تخریج کی ہے۔

۲۵۷۔حضرت مالکؓ بن ایاس انصاری

حضرت مالکؓ بن ایاس الانصاری الخزرجی: یہ صحابی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۲۵۸۔حضرت مالکؓ بن ایفع

حضرت مالکؓ بن ایفع بن کرب ہمدانی تاعطی۔ وفد ہمدان اور ناعظ کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ بن مرثد کا تعلق ہمدان کی شاخ سے تھا۔ مجالد بن سعید جو شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ بھی انہی میں تھے۔ ان کا تذکرہ عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۹۔حضرت مالکؓ بن بحینہ

حضرت مالکؓ بن بحینہ۔ ان کی حدیث حماد بن سلمہ نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے مالک بن بحینہ سے یوں بیان کی کہ (ایک دن) صبح کی نماز ادا کی جا چکی تھی کہ ایک شخص نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی، حضور اکرمؐ جب اس کے پاس گئے تو باقی لوگ بھی اس کے ارد گرد جمع ہو گئے، حضورؐ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعتیں اسی طرح ادا کرتے ہو؟

شعبہ، ابو عوانہ وغیرہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اور یونس بن محمد المؤدب نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے حفص بن عاصم سے اور اس نے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی، لیکن مشہور یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحسینہ نے رسول اکرمؐ سے روایت کی اور یہی روایت درست ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے بہ اسنادِ خود مسلم بن حجاج سے اس نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے، اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے حفص بن عاصم سے اس نے عبداللہ بن مالک بن بحسینہ سے یہ حدیث روایت کی۔ مسلم کا قول ہے کہ قعنبی کی روایت حسب ذیل ہے عبداللہ بن مالک بن بحسینہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس میں ''اپنے والد سے'' کا اضافہ غلط ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحسینہ کے والد کا نام مالک بن قشب الازدی تھا اور بحسینہ اس کی ماں تھی، جو بنو مطلب بن عبد مناف کے قبیلے سے تھی، لیکن بعض کا خیال ہے کہ بحسینہ اس کے بیٹے عبداللہ کی ماں کا نام تھا۔ جناب عبداللہ اور مالک ہر دو کو حضور اکرمؐ کی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت مالک نے امیر معاویہ کے عہد حکومت میں وفات پائی۔

۴۵۶۵۔ حضرت مالکؓ بن برحہ بن نہشل

حضرت مالکؓ بن برحہ بن نہشل المجاشعی: ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو معشر نجیح نے یزید بن رومان اور محمد بن کعب القرظی سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ مالک بن برحہ بن نہشل مجاشعی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے قبیلے کا بہترین فرد نہیں ہوں! حضورؐ نے فرمایا اگر تم میں عقل ہے تو بلاشبہ یہ خوبی وجہ فضیلت ہوگی اگر تم میں اخلاق فاضلہ پائے جاتے ہیں تو بامروت ہوگے اور اگر تم مالدار ہو تو باحیثیت شمار ہوگے اور اگر تم دین دار ہو تو متقی اور پرہیزگار ہوگے۔ ایک روایت یہ ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تم متقی ہو تو لازماً دین دار ہوگے۔

ایک اور روایت کے مطابق جناب مالکؓ کے سلسلہ نسب میں کچھ اختلاف ہے! مالک بن عمرو بن مالک بن برحہ، یعنی سلسلہ نسب میں بعض نام رہ گئے ہیں جس کا ذکر آتا ہے۔

۴۵۶۶۔ حضرت مالکؓ بن تیہان

حضرت مالکؓ بن تیہان بن مالک بن عبید بن عمرو بن عبدالاعلم بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو (یعنی النبیت بن مالک بن اوس انصاری الاوسی مراد ہے) ایک روایت کے رو سے وہ بلی بن عمرو بن لحاف بن قضاعہ کے قبیلے سے ہے۔ جو بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے اور مالک بن التیہان ان چھ انصار میں شامل تھے جنہوں نے حضورؐ سے عقبہ اول اور ثانی میں ملاقات کی تھی اور بنو عبدالاشہل کی روایت کے مطابق مالکؓ پہلے انصاری ہیں جنہوں نے آپؐ سے بیعت کی، بنو النجار کا قول ہے کہ اسعد بن زرارہ نے سب سے پہلے بیعت کی، بنو سلمہ کی رائے میں یہ اعزاز کعبؓ بن مالک کو نصیب ہوا ایک اور روایت کے مطابق البراء بن معرور نے اول از ہمہ بیعت کی۔ مالکؓ اور اسید بن حضیر بنو عبدالاشہل کے نقیب تھے۔ اول الذکر بدر و احد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے دور خلافت میں بمقام مدینہ ۲۰ یا ۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ جنگ صفین کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوئے۔ اصمعی سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے عین حیات میں وفات پائی لیکن یہ غلط ہے۔

احمد بن عثمان بن ابی اور حسن بن توحن الباوری سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمان الملیلی الاصفہانی نے بتایا کہ ہمیں ابوالقاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی نے اور انہیں ابوالقاسم علی بن محمد الخزاعی نے اور انہی ابوسعید الہیثم بن کلیب بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...فضل الشاشی نے انہیں ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی نے انہیں محمد بن اسماعیل بن آدم بن ابی ایاس نے انہیں شیبان ابی ...نے اور انہیں عبدالملک بن عمیر نے ابوسلمہ سے اور اس نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ ایسے وقت ...سے باہر نکلے کہ اس وقت گھر سے نکلنا اور ملنا ملانا آپ کے معمول کے خلاف تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ بھی وہاں ...ابوہریرہؓ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا حضور اکرمؐ سے ملنے' آپ کی زیارت اور سلام و دعا کے لئے آیا ...جلدی ہی حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہو عمر! کیسے آئے انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! بھوک نے ...رکھا ہے آپ نے فرمایا میرا بھی تقریباً یہی حال ہے۔ اس پر آپ اپنے رفقا کے ساتھ ابوالہیثم بن التیہان انصاری کے گھر ...چل دیئے۔ جن کے پاس کھجوروں کے باغ تھے اور بکریوں کے ریوڑ۔ وہ گھر پر موجود نہ تھے حضورؐ نے ان کی بیوی سے ...کے بارے میں دریافت کیا تو خاتون نے جواب دیا کہ کنویں سے پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ تازہ پانی ...بھرلائے اور مہمانوں کو مرحبا کہہ کر ساتھ لیا اور کھجوروں کے باغ میں لے گئے۔ زمین پر فرش بچھا کر مہمانوں کو بٹھایا اور ...ت سے کھجوروں کا ایک خوشہ اتار لائے اور سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ تناول فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا ابوالہیثم! تم نے ...اور پختہ کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری خواہش تھی کہ آپ خود حسب ذوق ...فرما کر نوش جان فرمائیں۔ چنانچہ تمام حضرات نے سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا۔ بعد از فراغت حضور اکرمؐ نے اپنے رفقا ...ب ہو کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم ...پوچھ کی جائے گی۔ یعنی ٹھنڈی چھاؤں' پاکیزہ کھجوریں اور میٹھا پانی۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۱۴۔ حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری

حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری۔ ان کا تعلق بنوالنبیت یعنی عمرو بن مالک بن اوس سے تھا۔ جناب مالک اور ان کے بھائی ...میں شامل تھے جنہیں دھوکے سے بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا گیا تھا۔ واقدی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے ...تخریج کی ہے۔

۱۵۔ حضرت مالکؓ بن ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ثعلبہ۔ ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن مندہ کی تحریروں کے ایک جزو پر لکھا دیکھا۔ اس میں ...بن سلیمان نے ضحاک سے اور اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ روایت درج تھی کہ حضور اکرمؐ کے دور میں مالک بن ثعلبہ ایک ...نوجوان تھا۔ ایک دن وہ حضورؐ کی مجلس کے قریب سے گزرا' آپ اس وقت والذین یکنزون الذھب و الفضة والی ...مبارکہ پڑھ رہے تھے۔ اس نوجوان کے کان میں یہ الفاظ پڑے تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا۔ تو دربار ...میں حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! جو آیت آپ تلاوت فرما رہے تھے' آیا وہ اس آدمی کے بارے میں۔ جس میں ...چاندی کے خزانے جمع کیے ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں مالک! بات تو یہی ہے۔ اس پر اس جوان نے کہا یارسول اللہ! قسم ...ذات کی جس نے آپ کو نبوت عطا کی۔ شام کے آنے سے پہلے میں اپنا سارا مال و متاع اللہ کی راہ میں صرف کر دوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس نے سارا مال ومتاع اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۹۔ حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے مہروز کی ندی کے سیلاب کے بارے میں فرمایا کہ پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اسے روک کر باقی پانی نچلے کھیت کو دیا جائے ان سے (مالک بن ابی ثعلبہ) سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ جعفر کا قول ہے کہ اس کی روایت یحییٰ بن یونس نے کی۔ یحییٰ کا قول ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ جناب مالک کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ کیونکہ ابن اسحاق کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس کی ملاقات تابعین سے منقول ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۰۔ حضرت مالکؓ بن جبیر اسلمی

حضرت مالکؓ بن جبیر بن حبال بن ربیعہ وعیل الاسلمی: ہم ان کے نسب کا ذکر ان کے چچا حارث بن حبال کے تذکرے میں کر چکے ہیں۔ مالکؓ صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۷۱۔ حضرت مالکؓ بن الحارث ذہلی

حضرت مالکؓ بن الحارث الذہلی۔ ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل الربعی البکری سے منسوب ہیں۔ محجام کے لقب سے مشہور تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے بعد بہراء کا قبیلہ بھی دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ ان کا وفد بکر بن وائل کے وفد میں شامل تھا۔ فرات بن حیان اور بشیر بن خصاصیہ وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۲۔ حضرت مالکؓ بن حارث عامر

حضرت مالکؓ بن حارث العامری: ابویاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے ہشیم سے اس نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن حارث سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا تا آنکہ اس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پیا اس نے جنت میں اپنا گھر بنا لیا۔ اسی طرح جس نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا وہ جہنم کی آگ سے نجات پا گیا۔ خدا اس آزاد کردہ عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

اسے شعبہ نے علی بن زید سے اس نے اپنے چچا مالک یا ابومالک سے اور ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عمرو یا عمرو بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس میں بہت اختلاف ہے۔ اسے ہم نے مالک بن عمرو السلمی کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: اسے منیع نے محمد بن میمون الخیاط سے اس نے ابن عیینہ سے اس نے زکریا سے اس نے شعبی سے کسی راوی نے نام میں غلطی کی ہے، کیونکہ صحیح حارث بن مالک ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں اس کی تخریج ابن مندہ نے کی ہے۔

۴۲۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: حماد بن زید نے ایوب سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے مالک بن الحارث سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں ۲۰ رات قیام کیا۔ آپؐ بڑے رحمدل تھے، فرمایا جب تم اپنے اپنے علاقوں کو لوٹو تو اپنے لوگوں کو پڑھاؤ اور انہیں ادائے نماز کا مقررہ اوقات پر حکم دو۔ اس صحابی کے والد کا نام الحویرث ہے چنانچہ ہم اسے وہیں بیان کریں گے لیکن ابوموسیٰ نے اس کی تخریج اسی مقام پر کی ہے۔ ان کا صحیح نام الحویرث ہے۔

۴۳۔ حضرت مالکؓ بن حارثہ

حضرت مالکؓ بن حارثہ: ابوموسیٰ انہیں اسماء بن حارثہ کا بھائی بتاتا ہے اور ان کا تذکرہ اسماء کے تذکرے کے ضمن میں بیان

۴۴۔ حضرت مالکؓ بن حسل

حضرت مالکؓ بن حسل: یہ صاحب اپنے آدمیوں کی معیت میں بہ سلسلہ ہجرت حضور اکرم کی خدمت میں باریاب ہوئے ان سے عبداللہ الاشعری نے روایت کی ہے۔

۴۵۔ حضرت مالکؓ بن الحسن

حضرت مالکؓ بن الحسن: بقول جعفر یحییٰ بن یونس نے اس کی تخریج کی ہے، لیکن میرے خیال میں اسے حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ حسن بن علی الحلوانی نے عمران بن ابان سے اس نے مالک بن حسن بن مالک سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ ایک دن حضور اکرم منبر پر بیٹھے تو جبریلؑ آئے اور کہا یا رسول اللہؐ کہیے آمین، آپؐ نے تعمیل کی۔ پھر آپ نے دوسرے پائے پر قدم رکھا تو جبریلؑ نے پہلی بات کو دہرایا اور حضور نے اپنی بھی بات دہرائی۔ پھر جبریلؑ نے کہا جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا (اور ان کی کوئی خدمت نہ کی) اور مر گیا' وہ جہنمی ہے' خدا اسے برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی اسی طرح جس نے رمضان کے روزے رکھ کر خدا سے مغفرت طلب نہ کی خدا اسے بھی برباد کرے، حضورؐ نے آمین کہی۔ جبریلؑ نے کہا جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا' خدا اسے بھی برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۷۸۔ حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ

حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ: ان سے مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر سے واپسی پر فرمایا کہ ہمیں فوری طور پر قوم کی بیٹیوں کے پاس لے چلو۔ بقول جعفر یحییٰ بن یونس نے ان کی تخریج کی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور وہ ابن یزید بن ذی حمایہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور ابن یزید سے ابوبکر بن ابی مریم نے ان سے روایت کی اور ابوشرحبیل مالک بن ذی حمایہ نے معاویہ بن ابوسفیان سے روایت کی اور ان سے صفوان بن عمرو نے روایت کی اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے تاریخ الحمصین میں اس کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۹۔ حضرت مالکؓ بن حمرہ

حضرت مالکؓ بن حمرہ بن ایفع بن کرب الہمدانی الناعطی۔ اپنے دو چچاؤں، عمرو اور مالک کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ناعط سے مراد بنو ربیعہ بن مرثد کا قبیلہ ہے اور حضور اکرمؐ کے صحابی مجالد بن سعید اور عامر بن شہر اسی قبیلے سے تھے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۰۔ حضرت مالکؓ بن حویرث

حضرت مالکؓ بن الحویرث بن اشیم اللیثی۔ بنولیث سے ان کی نسب کے بارے میں اختلاف ہے۔ شباب کے مطابق ان کا نسب حسب ذیل ہے: مالک بن حویرث بن حشیس بن عوف بن جندع اور کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنی لیث سے ہے مالک بن الحویرث بن اشیم بن زبالہ بن حشیس بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ ان کا تعلق بنولیث سے تھا اور ان کی کنیت ابوسلیمان سعد بن لیث تھی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام مالک بن حارث لکھا ہے۔ شعبہ نے ان کا نام مالک بن حویرثہ بیان کیا ہے۔ وہ بصرے کے باشندے تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنے کچھ لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے انہیں نماز سکھائی اور حکم دیا کہ جب وہ واپس جائیں تو اپنے قبیلے والوں کو نماز پڑھنا سکھائیں۔ ان سے ابوقلابہ، نصر بن عاصم اور سوار الجرمی نے روایت کی ہے۔

ہم سے الخطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنے استاد ابوداؤد طیالسی سے یوں بیان کیا ہے کہ ہمیں شعبہ نے قتادہ سے اس نے نصر بن عاصم سے اس نے مالک بن حویرث سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نماز شروع کرتے تو اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے ۹۴ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۱۔ حضرت مالکؓ بن حیدہ

حضرت مالکؓ بن حیدہ القشیری: ہم ان کا نسب ان کے بھائی معاویہ کے تذکرے میں بیان کریں گے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے عفان سے اس نے حماد بن سلمہ سے اس نے ابوقزعہ سوید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الباہلی سے اس نے حکیم بن معاویہ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس کے بھائی مالک نے اسے کہا معاویہ: ہمسائے کو محمد رسول اللہ نے پکڑ لیا ہے، آؤ ان کے پاس چلیں وہ تمہیں پہچانتے ہیں لیکن مجھے نہیں پہچانتے۔ میں اس کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، مالک نے گزارش کی کہ اس کے ہمسائے کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضور ...جہ نہ فرمائی بعد میں اس آدمی کو آزاد فرما دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۔ حضرت مالکؓ بن خشخاش

حضرت مالکؓ بن خشخاش العمری (عبید اور قیس کے بھائی) حصین بن ابو الحر سے روایت ہے کہ جناب مالک اور ان کے دو ...ں اور عبید حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بنوعم میں سے ایک آدمی کے خلاف شکایت کی آپؐ نے انہیں فرمان لکھ ...ہم یہ واقعہ عبید بن الخشخاش کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۔ حضرت مالکؓ بن خلف

حضرت مالکؓ بن خلف بن عمرو بن دارم بن اسلم بن افصی (نعمان کے بھائی) دونوں بھائی اسلامی لشکر میں غزوۂ احد میں ...کی خدمت پر متعین تھے۔ دونوں اس غزوہ میں شہید ہو گئے اور ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ ...نسب اسی طرح ہے لیکن ابو موسیٰ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

جن کا ذکر ابن حبیب اور ابن کلبی نے کیا ہے وہ دونوں خلف بن عوف بن دارم بن عمرو بن وائلہ بن سہم بن مازن بن الحارث سلامان بن اسلم بن حارثہ کے بیٹے تھے۔

۴۵۸۔ حضرت مالکؓ بن ابی خولی

حضرت مالکؓ بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن الحارث بن معاویہ بن عوف بن سعید بن جعفی الجعفی بنو عدی بن کعب کا حلیف ...ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب یہی بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور لوگوں نے جعفی بن مذحج لکھا ہے لیکن ابن سلام اور ابن ...ہام نے انہیں عجل بن لجیم سے منسوب کر کے عجلی لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے کیونکہ صحیح جعفی ہے۔ ہم ان کا نسب مکمل طور پر ان کے ...ابی خولی کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب غزوہ بدر میں موجود تھے۔ بنی عدی بن کعب کے حلیفوں میں سے تھے۔ ...ن اسحاق لکھتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔

۴۵۸۔ حضرت مالکؓ بن دخشم

حضرت مالکؓ بن دخشم بن مالک بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ بعض لوگوں نے ان کا سلسلہ نسب مالک بن الدخشم بن ...ک بن الدخشم بن مرضحہ بن غنم لکھا ہے۔ یہ صاحب بقول ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور واقدی العقبہ میں موجود تھے۔ ابو معشر ...تا ہے کہ العقبہ میں موجود نہ تھے۔ (واقدی سے بھی ایک روایت اسی طرح کی مروی ہے۔ غزوۂ بدر میں بالاتفاق موجود تھے) ...غزوے میں جو شخص قیدی بنا لیا گیا تھا وہ سہیل بن عمرو تھا جس کے بارے میں عتبان بن مالک نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ منافق ہے۔ حضورؐ نے پوچھا کیا وہ کلمہ شہادت نہیں پڑھتا؟ عتبان نے جواب دیا، پڑھتا ہے لیکن اس کے کلمے کا کیا اعتبار! حضورؐ نے پھر پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ یارسول اللہؐ پڑھتا ہے لیکن اس کی نماز کے کیا کہنے! آپ نے فرمایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بدگمانی سے منع فرمایا ہے کیونکہ ان کے اعمال ان کے حسن اعتقاد کی شہادت دیتے ہیں۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہیں حضورؐ نے مسجد ضرار کو آگ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ ان کے دوسرے رفیق کار جناب معن بن عدی تھے۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۶۔ حضرت مالکؓ بن رافع

حضرت مالکؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری، خزرجی، زرقی: آپ رفاعہ بن رافع کے بھائی تھے۔ جناب مالک اپنے بھائی خلاد اور رافعہ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ حضور اکرمؐ ایک دفعہ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ بعد از ادائے نماز حاضر خدمت ہوا اور حضور اکرم اور حاضرین کو السلام علیکم کہا۔ حضورؐ نے جواب دیا اور فرمایا جاؤ! پھر سے نماز ادا کرو کہ تمہاری نماز نہیں۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۷۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ

حضرت مالکؓ بن ربیعہ بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج ابواسید الساعدی: ابن ہشام نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ جناب مالک کے دادا کا نام الیدن تھا نہ کہ البدی جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے شہاب زہری سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ سے بروایت الزہری بیان کیا ہے۔ یہ صحابی انصاری، خزرجی، ساعدی تھے۔ غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ محمد بن اسحاق وغیرہ اور میرے چچا نے شہادت عثمانؓ سے پیشتر یہ بات روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس بن بکیر سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بنو ساعدہ کے بعض اشخاص کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے ابواسید مالک بن ربیعہ کو کہتے سنا کہ اگر میں بدر کے موقعہ پر تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں وہ گھاٹی دکھاتا جہاں میں نے بلاشک وشبہ فرشتوں کو دیکھا تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بھی یہ روایت کی ہے۔ نیز حضورؐ کے صحابہ میں سے انس بن مالک اور سہل بن سعد نے یہ روایت بیان کی۔ اس کے علاوہ بھی ان سے احادیث مروی ہیں۔

الخطیب عبداللہ بن ابی نصر نے اپنے اسناد سے جو ابوداؤد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم نے شعبہ بن قتادہ سے بروایت انس بن مالک سنا کہ ابواسید الساعدی نے بتایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انصار میں بہترین قبیلہ بنوالنجار کا ہے، پھر بنوعبدالاشہل پھر بنوحارث بن خزرج پھر بنوساعدہ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ انصار کے تمام قبیلے اچھے اور بھلے لوگ ہیں۔ بقول واقدی وخلیفہ، ابواسید نے ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ مدائنی کا قول ہے کہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے یہی امیر معاویہ کا سال وفات ہے۔ یہی روایت ابن مندہ کی ہے۔ ایک روایت میں ۶۵ ہجری آیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انکی عمر ۷۵ سال تھی ابونعیم اور بعض متاخرین نے کہا ہے (یعنی ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے اور یہ وہم ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ـ حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی

حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی۔ ان کی کنیت ابومریم تھی، اور مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے تھے۔ ان کی والدہ سلول بنت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ سے منسوب تھی۔ جو یزید بن ابی مریم کا والد تھا۔ یہ صحابی حدیبیہ کے موقعہ پر لشکر میں موجود تھے اور حضور اکرمؐ سے بیعت الرضوان کی تھی اور ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔

یاسر نے اپنے والد کے اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک جاتا ہے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے شریح بن نے بیان کیا کہ مجھ سے اوس بن عبداللہ ابومقاتل سلولی نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابی مریم نے اپنے والد سے روایت نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا "اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کو معاف فرما" ایک آدمی نے حضورؐ سے تین بار گزارش رسول اللہ! جنہوں نے بال کتروائے ہیں انہیں بھی اس دعا میں شامل فرمائیے۔ حضورؐ نے اس کی گزارش منظور فرمائی۔ ابومریم ہے کہ حسن اتفاق سے میں نے سر منڈایا ہوا تھا، اگر مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو مجھے اتنی خوشی نہ ابومریم اس امر کا گواہ ہے کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا تھا۔ ہم نے اس واقعہ کو بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ـ حضرت مالکؓ الرواسی

حضرت مالکؓ الرواسی: وکیع بن جراح نے اپنے والد سے اس نے طارق بن علقمہ بن مدلی سے اس نے عمرو بن مالک سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس نے بنو کلاب کے ساتھ مل کر بنو اسد پر حملہ کیا چنانچہ اس کے آدمیوں کو قتل کیا کی عورتوں سے زنا کیا۔ جب حضورؐ کو اس ناشدنی کا علم ہوا تو آپؐ نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے لئے بددعا کی۔ جب کو پتہ چلا تو اپنے ہاتھوں کو باندھ کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور معافی کی تین بار درخواست کی مگر حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ نے کہا، بخدا اگر خدا سے اس کی خوشنودی کی درخواست کی جائے تو وہ مان لیتا ہے اس پر حضورؐ نے اپنا چہرہ مبارک اس کی پھیرا مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے کئے پر نادم ہوں اور اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے دربار خدا میں مالک کی مغفرت کی دعا فرمائی۔ ابومندہ، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵ـ حضرت مالکؓ بن زاہر

حضرت مالکؓ بن زاہر: ایک روایت میں ان کا نام مالک بن ازہر درج ہے اور ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ صحابیت میسر آئی تھی۔ یہاں ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵ـ حضرت مالکؓ بن زمعہ

حضرت مالکؓ بن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری۔ یہ قدیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الاسلام لوگوں میں سے تھے اور اپنی بیوہ عمرہ بنت السعدی عامریہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ صحابی جناب سودہ بنت زمعہ (جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں) کے بھائی تھے۔ ابو عمر نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۲۔ حضرت مالکؓ ابو السائب

حضرت مالکؓ ابو السائب الثقفی: عطا بن سائب کے دادا تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس نے مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھا اسے جنت میں داخلہ ملے گا ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۳۔ حضرت مالکؓ بن سعد

حضرت مالکؓ بن سعد مجہول: ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے ملیکہ بنت الحارث المالکیہ سے جس کا تعلق بنو مالک بن سعد سے ہے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میری ماں نے میرے دادا مالک بن سعد سے سنا کہ حضور اکرمؐ سے جرابوں پر مسح کے بارے میں پوچھا فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن کی اجازت ہے۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۴۔ حضرت مالکؓ ابو السمح

حضرت مالکؓ ابو السمح۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے خادم تھے اور یحییٰ بن یونس نے اس روایت میں ان کا ذکر کیا ہے جو جعفر نے ان سے نقل کی ہے حاکم ابو احمد نیشاپوری راوی ہیں کہ ابو السمح بعد میں کہیں گم ہی ہو گئے کیونکہ ان کی جائے وفات کا علم نہیں ہو سکا ہم بعد میں ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان کریں گے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۵۔ حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید

حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن الابجر (اور ابجر سے مراد خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی خدری ہے جو ابو سعید خدری کے والد تھے) یہ صاحب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور انہیں عراب بن سفیان کنانی نے قتل کیا تھا۔ جب احد میں حضور اکرمؐ کے چہرے مبارک پر زخم آیا تو مالک بن سنان نے حضورؐ کے خون کو چوس کر نگل لیا۔ اس پر حضور نے فرمایا، جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جس کے خون میں میرا خون شامل ہو گیا ہے وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے ایک موقع پر جناب مالک تین دن بھوکے رہے اور کسی سے کچھ نہ مانگا۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے، جس کی پارسائی نے اسے سوال نہ کرنے دیا وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔

۴۵۹۶۔ حضرت مالکؓ بن سنان نمری

حضرت مالکؓ بن سنان بن مالک النمری: یہ صحابی صہیب بن سنان کے بھائی تھے۔ اسدی نے ابو عمر پر بطور استدراک بیان کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵۹۷۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ انصاری

حضرت مالکؓ بن صعصعہ الانصاری الخزرجی المازنی: ان کا تعلق مازن بن نجار سے تھا، یحییٰ بن محمود نے اس اسناد سے جو ابو حسین مسلم بن حجاج تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن مثنی نے، اس سے محمد بن ابی عدی نے، اس نے سعید سے، اس نے قتادہ سے، اس نے انس بن مالک سے اس نے مالک بن صعصعہ سے جو ان کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا سنا اس نے کہا کہ حضور اکرمؐ سے اس نے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ آپؐ بیداری اور نیند سے ملتی جلتی حالت میں کعبے کے پاس تھے کہ حضورؐ نے سنا کہ ایک شخص دو (ابو بکر اور عمرؓ) کے درمیان تیسرے کو بلا رہا ہے۔ آپؐ اس کے ساتھ چل دیے۔ پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں آب زمزم تھا۔ پھر آپ کا سینہ (آپ نے اشارہ کر کے فرمایا) یہاں سے وہاں تک کھولا گیا۔ جناب قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ حضور کا اس سے کیا مقصد تھا۔ اس نے جواب دیا کہ حضور کی مراد اسفل بطن تھی (معلوم ہوتا ہے کہ پریس کی غلطی سے دل کی جگہ اسفل کا لفظ چھپ گیا ہے، کیونکہ دل کا مقام اوپر سینے میں ہے پیٹ میں نہیں۔ مترجم) پھر اس نے آپ کا دل نکالا۔ زمزم کے پانی سے دھو کر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور ایمان اور حکمت کے انوار سے بھر دیا۔ پھر ایک سفید رنگ کی سواری لائے جس کا نام براق تھا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ جس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں تک آدمی کی نگاہ جاتی تھی۔ حضور کو اس پر سوار کیا گیا اور آپؐ پہلے آسمان کے دروازے پر پہنچے اور جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے نام و پتہ دریافت کرنے کے بعد دروازہ کھول کر حضور اکرمؐ کو خوش آمدید کہا۔ وہاں آپ کی ملاقات آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ تفصیل احادیث میں مذکور ہے۔ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ سے۔ تیسرے میں حضرت یوسفؑ سے، چوتھے میں حضرت ادریسؑ سے اور پانچویں میں حضرت ہارونؑ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے آگے بڑھے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے آمنا سامنا ہو گیا۔ تو انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور اہلاً و سہلاً مرحبا کہا اور اخ صالح اور نبی صالح کے لقب سے مخاطب کیا۔ جب حضور انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھے، تو آپؐ کے کانوں میں رونے کی آواز آئی۔ عالم قدس سے آواز آئی موسیٰ کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا "الہ العالمین! اس جوان کو تو نے میرے بعد نبی بنا کر بھیجا، لیکن جنت میں ان کی امت کے آدمیوں کی تعداد میری امت کے آدمیوں سے زیادہ ہو لی گی۔ بعدہ آپ ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ واقعات حدیث میں مذکور ہیں۔

بعدہ حضور اکرمؐ نے چار نہریں جن میں دو ظاہر اور دو پوشیدہ تھیں، بہتے دیکھیں۔ آپؐ نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی نہریں تو جنت کی دو نہریں ہیں اور ظاہری نہروں سے مراد دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔ پھر آپ کو جبریل بیت المعمور تک لے گئے۔ حضورؐ نے دریافت کیا بیت المعمور کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو انہیں پھر دوبارہ یہاں داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ آخر میں حضور کے سامنے دو پیالے پیش کیے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ آپ نے دودھ والے پیالے کو پسند کیا۔ جس کی جبریل علیہ السلام نے تصویب کی پھر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ الی آخر القصہ۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

حدیث مخدوش ہے پیغمبر سیاسی لیڈر نہیں ہوتے۔ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹۸۔حضرت مالکؓ بن ضمرۃ

حضرت مالکؓ بن ضمرۃ الضمری۔کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔فضیل بن مرزوق نے جبلہ بنت مصفح سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا مالک بن ضمرہ نے اپنے ہتھیاروں کے بارے میں وصیت کی کہ ان کی وفات کے بعد مہاجرین بنو ضمرہ کو اس شرط پر دے جائیں کہ وہ انہیں اہل بیت کے خلاف استعمال نہ کریں۔جناب مالک نے امیر معاویہ کے زمانے میں وفات پائی۔جناب جبلہ کو حضور اکرمؐ کی مصاحبت کا موقعہ میسر آیا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۹۔حضرت مالکؓ بن طلحہ

حضرت مالکؓ بن طلحہ۔جعفر کا قول ہے کہ انہیں علی بن المدینی نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۰۔حضرت مالکؓ بن عامر ابو عطیہ

حضرت مالکؓ بن عامر ابو عطیہ الوداعی: اہل کوفہ سے تھے اور تابعی تھے یہ بھی روایت ہے کہ وہ زمانہ قبل از اسلام میں موجود تھے۔ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۱۔حضرت مالکؓ بن عامر ہانی

حضرت مالکؓ بن عامر ہانی بن خفاف: وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مندرجہ ذیل شعر ایک نعتیہ قصیدہ کا پڑھا۔

اتیت النبی علی نایة فبایعته غیر مستنکر

میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں باوجود بعد مسافت کے حاضر ہوا اور خوشی سے ان کی بیعت کرلی۔

جناب مالک نے اس قصیدے میں (جس میں یہ شعر مذکور ہے) قادسیہ کی جنگ اور فتح عراق کا بھی ذکر کیا ہے۔نیز آپ ان لوگوں میں پہلے نمبر پر تھے، جنہوں نے دریائے دجلہ کو عبور کرکے مدائن پر حملہ کیا تھا۔ذیل کے رجز یہ اشعار ان ہی سے منسوب ہیں۔

امضوا فان البحر بحر مامور والاول القاطع منکم ماجور

(ترجمہ۔آگے بڑھو کہ دریا کو ہمارے حکم کے ماتحت کردیا گیا ہے اور جو شخص اس کو پہلے عبور کرے گا اسے خدا کے یہاں سے اجر ملے گا)

قد خاب کسری وابوه سابور ما تصنعون والحدیث ماثور

(ترجمہ۔کسریٰ اور اس کا باپ شاہ پور ناکام ہو چکے ہیں۔تم کیا کررہے ہو حالانکہ حضور اکرمؐ سے یہ حدیث (هلک کسری ولا کسری بعده) منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعد میں وہ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔ان کے صاحبزادے سعد بن مالک اہل عراق کے اشراف میں ہوتے تھے۔یہ امر ابوعمر کی روایت پر غسانی کا اضافہ ہے۔

۴۲۔حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادہ: ایک روایت میں ان کا نام ابن عبداللہ، ابوموسیٰ الغافقی مذکور ہے۔اور غافق کا نسب العاص بن عمرو بن الازد بن الغوث مصری یا شامی ہے۔یہ صحابی تھے۔ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے بیان کیا ہم سے عقبہ بن مکرمؒ نے ان سے عبدالغفار بن داؤد الحرانی نے، ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عمرو بن حارث نے یحییٰ بن میمون الحضرمی ابی وداعہ الحمیدی سے بیان کیا کہ میں مالک بن عبادہ ابی موسیٰ الغافقی اور عقبہ بن عامر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ حضور اکرمؐ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، کہنے لگے یا تو میں بچ گیا اور یا غرق ہو گیا۔حضور اکرمؐ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہمیں وصیت کر رہے تھے۔فرمایا تم قرآن کو مضبوطی سے پکڑو۔کیونکہ تمہیں بعد میں ایک ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو احادیث کا شوق کریں گے۔جسے کوئی صحیح بات معلوم ہو تو ضرور بیان کرے اور جس نے مجھ پر افترا باندھا وہ اپنا مقام جہنم میں بنا لے۔انہوں نے ۵۸ ہجری میں وفات پائی۔تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۳۔حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادۃ ہمدانی: یہ صاحب مالک بن مرہ اور عقبہ بن نمر کی معیت میں ہمدانی وفد کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۴۔حضرت مالکؓ بن عبداللہ اوسی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الاوسی: بروایت ابوموسیٰ جعفر کا قول ہے کہ یہ صحابی تھے۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ اگر کوئی لونڈی (غیر منکوحہ) زنا کی مرتکب ہو تو اسے درے مارے جائیں اگر دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے، تو یہی سزا دی جائے۔یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اس نے شبل بن حامد بن مالک بن عبداللہ الاوسی سے اسی طرح روایت کی ہے اور ابن شہاب سے اختلاف کیا ہے۔اس سے مالک نے بروایت عبیداللہ اس نے ابوہریرہ اور زید بن خالد سے یہ معمر بیان کیا اور عقیل نے ابن شہاب سے، اس نے عبیداللہ سے اس نے شبل بن خلید المزنی سے اس نے مالک بن عبداللہ سے روایت کی۔زبیدی نے اسی طرح روایت کی ہے، جو عقیل نے روایت کی ہے۔بقول ابوعمر، اکثر محدثین یونس کی روایت کو جو ابن شہاب سے مروی ہے درست کہتے ہیں ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۔حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری بن افلت بن مسلسلہ بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود بن سلامان بن ثعل بن سلامان بن ثعل بن عمرو بن الغوث بن طئی الطائی: حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے دو بیٹے تھے مروان اور

15710

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایاس اور دونوں شاعر تھے۔ یہ روایت ابن الکلبی کی ہے۔

۴۶۰۷۔حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان خثعمی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان بن سرح بن عمرو بن وہب بن الاقیصر بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ۔ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر بن وہب بن شہران بن عفرس بن خلف بن افتل (یعنی خثعم ابو حکیم الخثعمی) یہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔
عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنے اسناد سے جس کا سلسلہ عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ ہم سے وکیع نے اس نے محمد بن عبداللہ الشعیثی سے، اس نے لیث بن متوکل سے، اس نے مالک بن عبداللہ خثعمی سے روایت کی کہ جناب مالکؓ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔ وکیع نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے، لیکن صحیح نام متوکل بن لیث ہے۔

مالک نے یہ حدیث حضور اکرمؐ سے نہیں سنی، بلکہ حضرت جابر سے سنی ہے، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے سنی تھی۔ ہم نے اسے بالتفصیل کتاب الجہاد میں بیان کیا ہے۔ جناب مالک غزوۂ روم میں لشکر کے امیر تھے اور امیر معاویہ کے عہد کے دوران میں نیز اس سے پیشتر اور یزید اور عبدالملک بن مروان کے عہد میں متواتر چالیس برس اس منصب پر متعین رہے۔ جب فوت ہوئے تو ان کی قبر پر چالیس سالہ خدمت کی قدر دانی کے صلے میں فی سال ایک علم کے حساب سے چالیس علم توڑے گئے۔ یہ صاحب بڑے شب زندہ دار اور صالح آدمی تھے۔ تابعی تھے حضورؐ سے ملاقات ثابت نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابو محمد بن ابو القاسم الدمشقی نے روایت بیان کی کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ ان سے ابو محمد بن اکفانی نے کہا کہ اس سے عبدالعزیز الکتانی نے اس سے ابو محمد بن ابو نصر نے اس سے ابو القاسم بن ابی للقب نے اس سے احمد بن ابراہیم نے اس سے ابن عائذ نے کہا کہ ہم سے محمد بن شعیب نے اس سے نصر بن حبیب السلامی نے بیان کیا کہ امیر معاویہ نے جناب مالک بن عبداللہ خثعمی اور عبداللہ بن قیس الفزاری کو لکھا کہ خمس علیحدہ کرتے وقت مال غنیمت سے بہترین مال میرے لئے منتخب کر لیا جائے۔ عبداللہ نے اس حکم کی تعمیل کی لیکن مالک نے اسے قابل اعتنا نہ گردانا۔ جب وہ (عبداللہ) امیر معاویہ سے ملنے آئے تو انہیں فوراً باریابی کا موقع مل گیا اور امیر معاویہ، عزت اور احترام سے پیش آئے۔ اس پر عبداللہ نے کہا اے امیر! میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی لیکن عبداللہ نے نہ کی۔ میں نے آپ کے قاصد کو فوراً بلا لیا اور اسے اچھی اچھی اشیاء کے انتخاب کی اجازت دے دی۔ امیر نے کہا ہاں یہ درست ہے تو نے خدا کا حکم نہ مانا لیکن میرا حکم مان لیا۔ مالک نے خدا کا حکم مانا لیکن میرے حکم کی پرواہ نہیں کی۔ جب جناب مالک دربار میں داخل ہوئے تو امیر نے دریافت کیا تم نے کیوں میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا، خدا ہم دونوں کو غرق کرے۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ تو جہنم کے ایک کونے میں گھسا بیٹھا ہو اور دوسرے کونے میں فرشتوں نے مجھے جکڑ رکھا ہو۔ تو مجھ پر لعنت بھیجے۔ میں اسے تیرا فضل قرار دوں اور تو اسے میرا فضل قرار دے۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ امام بخاری نے مالک بن عبداللہ بن سنان اور مالک بن عبداللہ الخزاعی کو جس کا ذکر بعد میں آتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دو مختلف آدمی بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن مندہ کے اس قول سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ دونوں آدمی حقیقتاً ایک ہیں۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ بلاشبہ یہ دو مختلف آدمی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دونوں اتنے معروف ہیں کہ انہیں ایک سمجھ لینا بالکل غلط ہے۔ اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ آیا اول الذکر صحابی تھے یں۔

۴۲۔ حضرت مالک ؓ بن عبداللہ خزاعی

حضرت مالک ؓ بن عبداللہ الخزاعی: ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ حضور اکرم ؐ کے پیچھے نماز پڑھنے اور لڑائیوں میں شریک ہونے کا انہیں موقع ملا۔ ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عبیداللہ بیان کیا گیا ہے، ایک روایت میں ابن ابی عبیداللہ آیا ہے لیکن زیادہ تر مالک بن عبیداللہ ہی مشہور ہے۔

ابوالفرج ثقفی نے اپنے اسناد میں میں جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے، بیان کیا کہ ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اس سے مروان بن معاویہ نے اس نے منصور بن حیان سے، اس نے سلیمان بن بشیر الخزاعی سے اس نے اپنے ماموں مالک بن عبداللہ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرم ؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور انہوں نے آپ ؐ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں، لیکن وہ کہتے ہیں میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو فرض نمازوں میں حضور اکرم کی طرح مقتدیوں کی آسانی کا خیال رکھتا ہو۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۲۔ حضرت مالک ؓ بن عبداللہ معافری

حضرت مالک ؓ بن عبداللہ (ایک روایت میں ان کا نام ابن عبدۃ المعافری مذکور ہے) یہ مصر میں جا بسے تھے۔ یحییٰ بن محمود نے اس اسناد سے جو عمرو بن ضحاک تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم سے عیاش بن ولید نے اس سے عبداللہ بن زید نے اس سے سعید بن ایوب نے اس سے عیاش بن عباس نے اس سے جعفر بن عبداللہ نے اس سے مالک بن عبداللہ المعافری نے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ؐ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں، جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو تیرا رزق ہے وہ خود بخود آ جائے گا۔ اسے نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے جعفر بن عبداللہ بن الحکم سے اس نے خالد بن رافع سے روایت کی۔ ہم اسے حرف 'خاء' کے تحت بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۲۔ حضرت مالک ؓ بن عبداللہ ہلالی

حضرت مالک ؓ بن عبداللہ الہلالی۔ واقدی نے کبیر بن عبداللہ المزنی سے اس نے عمر بن عبدالرحمٰن سے اس نے عبداللہ بن مالک الہلالی سے، اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! اعراف میں کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا جو لوگ کہ اللہ کی راہ میں بغیر اجازت والدین لڑنے کو نکلے اور شہید ہو گئے۔ اب ان کا درجہ شہادت پر فائز ہونا انہیں دوزخ سے روکتا ہے اور والدین کی نافرمانی جنت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۲۔ حضرت مالک ؓ والد عبداللہ

والد عبداللہ آخر حسب روایت ابو موسیٰ: عبدان نے اپنی سند سے حسن بن یحییٰ سے اس نے زہری سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ؐ نے خیبر کے دن منادی کرائی کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داخل نہیں ہوگا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فاسق و فاجر کو خدمت دین پر آمادہ کر دیتا ہے۔ بقول راوی عبدان سے اسی طرح مروی ہے۔ نیز اس نے راوی کا نام عبداللہ بن کعب بن مالک لکھا ہے جو والد کی بجائے دادا سے منسوب ہیں۔ سفیان بن حسین نے زہری سے یہ روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۱۔ حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی

حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی: ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے، جو زرعہ بن سیف بن ذی یزن نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت تحریر کیا تھا جب اس نے معاذ بن عبداللہ بن زید، مالک بن عبادہ اور عقبہ بن عمرو کو حضورؐ کے پاس بھیجا تھا اور ان لوگوں کو آپ سے متعارف کرایا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۲۔ حضرت مالکؓ بن عتاہیہ

حضرت مالکؓ بن عتاہیہ بن حرب بن سعد الکندی: یہ صحابی مصری تھے۔ بکر بن ابراہیم نے ابن لہیعہ سے، اس نے یزید بن ابی حبیب سے، اس نے نخیس بن ظبیان سے، اس نے عبدالرحمان بن حسان سے اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عشار کو پائے اس قتل کر دے (عشار ایک شاعر کا نام ہے جو بدگو شاعروں کی طرح حضور اکرمؐ پر ہجو کرتا تھا) یحییٰ بن القطان نے ابن لہیعہ سے اسی سند اور متن سے یہ روایت بیان کی ہے اور محمد بن معاویہ نے بھی ابن لہیعہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ قتیبہ نے بھی ابن لہیعہ سے روایت کی ہے لیکن اس نے نہ نخیس کا ذکر کیا ہے اور نہ عبدالرحمٰن بن حسان کا۔

ابو یاسر نے اپنی سند سے ہمیں عبداللہ بن احمد سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ہم سے موسیٰ بن داؤد نے بیان کیا کہ ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے عبدالرحمٰن بن حسان سے اس نے نخیس بن ظبیان سے، اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص بھی عشار کو پائے اسے قتل کر دے۔ اس اسناد میں عبدالرحمان کا ذکر نخیس سے پہلے آیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۳۔ حضرت مالکؓ بن عقبہ

حضرت مالکؓ بن عقبہ یا عقبہ بن مالک (کہتے ہیں آخر الذکر صحیح ہے) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے بشر بن عاصم نے روایت کی ہے۔ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۴۔ حضرت مالکؓ بن عمرو اسدی

حضرت مالکؓ بن عمرو الاسدی: ان کا تعلق بنو غنم بن رودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اور بنو غنم بن دودان اسلام لا چکے تھے۔ چنانچہ یہ سارا قبیلہ (مردوں اور عورتوں سمیت) ہجرت کر کے مدینہ آ گیا۔ ان میں مالک بن عمرو بھی شامل تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۶۱۵۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بلوی

حضرت مالکؓ بن عمرو البلوی: ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے سنبر کے تذکرے میں ان کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۶۔ حضرت مالکؓ بن عمرو تمیمی

حضرت مالکؓ بن عمرو تمیمی۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ملتا ہے جو بنوتمیم کے اس وفد میں شامل تھے جو حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۷۔ حضرت مالکؓ بن عمرو انصاری

حضرت مالکؓ بن عمرو بن ثابت الانصاری: ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا اور ابوحبہ ان کی کنیت تھی۔ ابوحاتم الرازی نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی ان کا ذکر کریں گے۔

۴۶۱۸۔ حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی

حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی: طارق بن علقمہ نے ان سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے تخریج کی ہے اور اس کا خیال ہے کہ صاحب الرؤاسی کی بجائے الکلابی ہیں۔ جن سے زرارہ بن اوفیٰ نے روایت کی ہے۔ کیونکہ رواسا سے مراد ابن الکلاب ہی ہے اور اس کا ذکر ہم مالک العقیلی کے تحت کر آئے ہیں۔ (باوجود تلاش مجھے یہ نام نہیں ملا)

۴۶۱۹۔ حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی

حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی: یہ لوگ بنوعبدالشمس کے حلیف تھے۔ یہ صحابی اپنے دو بھائیوں ثقف اور مدلج جو عمرو کے بیٹے تھے کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جناب مالک کو جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ ابن اسحاق کی روایت کے مطابق جناب مالک اور ان کے دو بھائی جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ عمرو کے بیٹے مدلج اور کثیر تھے۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم کا خیال ہے کہ مالک بن عمرو، ثقف بن عمرو کے بھائی تھے اور یہ لوگ بنوحجر سے ہیں جو بنوسلیم سے منسوب ہیں لیکن ابوعمر کا کہنا ہے کہ یہ لوگ سلمی ہیں جو بنوعبدشمس کے حلیف تھے۔ ہم "ثقف" کے لفظ کے تحت لکھ آئے ہیں کہ لوگ اسدی ہیں یا اسلمی ہیں لیکن انہوں نے وہاں یہ نہیں کہا تھا کہ جناب مالک اسلمی ہیں۔ اس لئے ابوعمر کو اب سوچنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے۔

ابن الکلبی نے جناب مالک کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مالک، ثقف اور صفوان عمرو کے بیٹے تھے۔ جن کا تعلق بنوحجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے تھا یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور یہ لوگ بنوغنم بن دودان بن اسد کے حلیف تھے۔ اس بنا پر اس کا سلسلہ نسب بنوعدوان یا سلیم سے منسلک ہوگا اور بنوغنم بن دودان ان کے حلیف ہوں گے اور بنوغنم عبدشمس کے حلیف ہیں۔ جس شخص نے جناب مالک کو اسدی لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بنواسد کے حلیف تھے اور جس نے انہیں بنوعبدشمس کا حلیف لکھا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بنوغنم کے حلیف تھے اور بنوغنم بنوعبدشمس کے اور حلیف کے حلیف کو حلیف سمجھا جاتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۶۲۰۔ حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک

حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک بن عمرو بن مبذول اور وہ عامر بن مالک بن النجار انصاری، خزرجی، نجاری ہیں۔ مالکؓ اس جمعے کے دن فوت ہوئے تھے جس دن حضور اکرمؐ مسلح ہو کر احد کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر احد کی طرف کوچ فرمایا تھا۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۱۔ حضرت مالکؓ بن عمرو قشیری

حضرت مالکؓ بن عمرو القشیری: انہیں کلابی العقیلی اور انصاری بھی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح نام کے بارے میں بھی کئی روایات ہیں۔ مالک بن عمرو، عمرو بن مالک ابی بن مالک اور مالک بن حارث وغیرہ۔ علی بن زید نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن عمرو القشیری سے روایت بیان کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا اس نے نار جہنم سے بچاؤ کر لیا۔ اس کے آزاد کردہ جسم کے بدلے میں اس کے جسم کو آزادی مل جائے گی۔ ان سے صرف اس حدیث کو علی بن زید نے زرارہ سے اس نے مالک بن عمرو سے (مذکورہ بالا اختلاف کے مطابق) بیان کیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس حدیث کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

امام بخاری نے مالک بن عمرو عقیلی کو مالک بن عمرو القشیری سے مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ ابو حاتم کے خیال کے مطابق دونوں ایک ہیں۔ ابو احمد عسکری نے ابو صخر عقیلی کے تذکرے میں لکھا ہے کہ اس سے مراد مالک بن عمرو عقیلی ہیں لیکن امام بخاری نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ قرار دیا ہے۔ ہم اس پر پھر گفتگو کریں گے تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر حنفی

حضرت مالکؓ بن عمیر الحنفی الکوفی زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں لیکن حضور اکرمؐ سے ان کی ملاقات ثابت نہیں جناب سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع الحنفی سے اور اس نے مالک بن عمیر سے (بقول سفیان ثوری وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں) یوں روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی "یارسول اللہ" میرے والد نے آپ کی شان میں گستاخی کی اور میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ حضورؐ نے ناگواری کا اظہار نہ کیا۔ بعد میں ایک اور آدمی آیا اس نے بیان کیا یارسول اللہ! میرے باپ نے آپ کی شان میں گستاخی کی مگر میں نے اسے قتل نہیں کیا حضور اکرمؐ نے اس پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے بہ قول ابو عمر یہ روایت حضور اکرمؐ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۶۲۳۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک مجاشعی

حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک بن بربہ بن نہشل المجاشعی: ابو حفص نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کا ذکر مالک بن بربہ کے تحت کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی ایک جماعت کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور حضورؐ کے حجرے کے پاس زور زور سے چیخنے لگ گئے۔ آپؐ نے شور کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ بنو عنبر کا وفد ہے جو ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہے۔ حضورؐ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یا انہیں کہو کہ اندر آ جائیں اور آرام کریں۔ انہوں نے کہا ہم اپنے سالار قافلہ وردان بن مخرم کا انتظار کر رہے ہیں۔ ارکان میں اپنے سردار کو، اپنی سواریوں اور ساز و سامان کی حفاظت کے لئے وہیں چھوڑ آئے تھے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت کی، یا رسول اللہ! اہل وفد اپنے اس سردار کا انتظار کر رہے ہیں جس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جب وہ حضور کے دروازے پر آیا۔ اس نے اجازت مانگی اور حضورؐ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اتنے میں عیینہ بن حصن، بنو عنبر کے قیدیوں کو آپ کے سامنے لائے۔ اہل وفد نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں بطور مسلمان حاضر ہوئے ہیں۔ لئے ہمارے آدمیوں کو جنگی قیدی نہ گردانا جائے۔ عیینہ بن حصن نے کہا۔ بخدا تم میں سے کسی شخص کو رہائی نہ ملے گی جب تک بھلائی اور برائی میں تمیز کرنا نہیں سیکھ لیتا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا اے بنی تمیم میں تم میں سے تین کو آزاد کر دوں گا اور تین تمہیں بخش دوں گا اور تین کو گرفتار کروں گا۔ اس پر بن حابس نے آپؐ سے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کی۔ چنانچہ فرزوق نے عیینہ بن حصن کے منصب پر اتراتے ہوئے

وعند رسول اللہ قام ابن حابس ۔۔۔ بخطة اسوار الی المجد حازم

حضور اکرمؐ کے سامنے ابن حابس اس سرزمین کھڑا ہوا جو شاہ سواروں کی زمین ہے اور وہ عزت کی طرف احتیاط سے بڑھا۔

له اطلق الاسری التی فی قیودها ۔۔۔ مغللة اعناقها فی الشکائم

(ترجمہ۔ حضور نے تمام ان قیدیوں کو جو ان کی قید میں تھے چھوڑ دیا اور جن کی گردنوں میں طوق تھے ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے)

۲۶۱۔ حضرت مالکؓ بن عمیر سلمی

حضرت مالکؓ بن عمیر السلمی۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے ساتھ فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شامل تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان سے یہ روایت مروی ہے کہ وہ حضورؐ کے ساتھ مذکورہ بالا غزوات میں شریک تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شاعر ہوں، آپ از راہ کرم اس باب میں میری راہ نمائی فرمائیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز تیرے پیٹ کو پیپ سے بھر دے تو اس سے بہتر ہے کہ اسے اشعار سے بھرا جائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۲۶۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیرہ

حضرت مالکؓ بن عمیرہ ابو صفوان: عبدان اور ابن شاہین وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں مالک بن عمیر بعض نے انہیں اسدی لکھا ہے اور بعض نے بنو عبد القیس۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ہم سے ابو یاسر بن حبہ نے اس اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے اس سے شعبہ نے اس نے سماک بن حرب کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو صفوان مالک بن عمیر الاسدی سے سنا۔ محمد بن جعفر نے عمیر کی جگہ عمیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لکھ دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ وہ ہجرت سے پہلے مکے میں آئے اور ایک شخص نے ان سے شلوار خریدی اور مجھ سے حسن سلوک سے پیش آیا۔ ابن مہدی نے شعبہ سے روایت کی ہے اور نام مالک بن عمیرہ بتایا ہے۔ سفیان نے سماک بن حرب سے اس نے سوید بن قیس سے یہی نام سنا ہے لیکن کنیت نہیں بتائی ہے۔ عمرو بن حکام اور یحییٰ بن ابی طالب نے بروایت یزید بن شعبہ ان کا نام ابن عمیرہ بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۶۔ حضرت مالکؓ بن عمیلہ

حضرت مالکؓ بن عمیلہ بن السباق بن عبدالدار: موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۷۔ حضرت مالکؓ بن عوف اشجعی

حضرت مالکؓ بن عوف الاشجعی: ایک روایت میں ابو عوف ہے۔ ابو موسیٰ نے (کتابۃً) ہمیں بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی زبانی سنا کہ ہمیں سلیمان بن ابراہیم نے، اسے علی بن محمد الفقیہ نے اسے احمد بن محمد بن ابراہیم نے اسے محمد بن عبدالوہاب نے اسے آدم بن ابو ایاس نے اسے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے اسے عبداللہ بن ولید نے محمد بن اسحاق سے جو آل قیس بن مخرمہ کا آزاد کردہ غلام تھا بیان کیا کہ مالک الاشجعی نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! میرا بیٹا عوف قید میں ہے"۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اسے کہلا بھیجو کہ کثرت سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کرے دشمنوں نے انہیں چمڑے میں جکڑ رکھا تھا اس ورد سے وہ ان کے جسم سے علیحدہ ہو کر گر پڑا۔ ان کی ایک اونٹنی پاس کھڑی تھی اس پر سوار ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ان لوگوں کے گھر کے پاس سے (جنہوں نے انہیں قید کیا ہوا تھا) گزرے تو زور سے نعرہ مارا۔ وہ سب ان کے پیچھے اٹھ دوڑے تا آنکہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ جب ان کے والد نے ان کی آواز سنی تو خوشی سے اچھل پڑے۔ اس پر آیت اتری:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا (جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا کر دیتا ہے)

السدی راوی ہے کہ عوف بن مالک کا بیٹا قید تھا اور سالم بن ابی الجعدان کی روایت ہے کہ بنو اشجع کے ایک آدمی کے لڑکے کو دشمنوں نے قید کر لیا۔ اس کا باپ حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ (راوی نے دونوں کا نام نہیں بیان کیا)

مسعر نے علی بن بذیمہ سے اس نے ابو عبیدہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ فلاں قبیلے نے میری بکریاں چرالی ہیں۔ فرمایا خدا کے دربار میں عرض کر یا کوئی اور بات اس سے ملتی جلتی فرمائی ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۸۔ حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد نصری

حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر ہوازن النصری: ان کی کنیت ابو علی تھی یہ صاحب جنگ حنین میں لشکر کفار کے سردار تھے جب مسلمانوں کی شکست کے بعد کفار کو شکست ہوئی۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس تک پہنچتا ہے۔ ابن اسحاق سے یوں روایت کی اس نے بتایا کہ اسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن جابر سے اس نے اپنے باپ جابر بن عبداللہ اور عمرو بن شعیب، زہری، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن ثقفی سے حنین کی جنگ کے بارے میں سنا جب حضور اکرمؐ حنین کی جنگ کے لئے ان کی طرف روانہ ہوئے مقابلے کے لئے حضور کی طرف بڑھے، اس بارے میں ان کے بیانات مختلف ہیں، لیکن اس امر پر سب متفق ہیں کہ جب حضورؐ فتح مکہ سے فارغ ہوئے تو مالک بن عوف نصری نے بنو نصر، بنو جشم، بنو سعد، بنو بکر اور بنو ہلال کے بعض فوجی دستے جمع کئے بنو عمرو عامر کے کچھ لوگ اور عوف بن عامر بنو مالک اور بنو ثقیف کے حلیف بھی جمع ہو گئے۔ پھر وہ سب حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ میدان جنگ میں پہنچ کر مالک بن عوف نے اپنے لشکر سے کہا۔ جب تم دشمن کو دیکھو تو اپنی تلواروں کے میان توڑ دو اور مسلمانوں پر اس طرح حملہ کرو کہ ان کے پاؤں اکھڑ جائیں۔

اس کے بعد ابن اسحاق کہتا ہے کہ مجھ سے عاصم نے اور اس نے عبدالرحمان بن جابر سے اس نے اپنے والد جابر سے یوں بیان کی کہ والد نے وادی حنین کی گھاٹیوں میں اپنے لشکر کو ادھر ادھر چھپا دیا۔ حضور اکرم تشریف لائے تو مسلمانوں کو ساتھ لئے صبح سویرے میں وادی میں اترے۔ ناگہاں کفار کے سواروں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور مسلمانوں بدحواسی میں تتر بتر ہو گئے۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ چند افراد اہل بیت کے اور کچھ آدمی صحابہ سے رہ گئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دائیں طرف منہ کر کے فرمایا "اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد بن عبداللہ ہوں" اس کے بعد آپ نے حضرت عباس کو حکم دیا کہ اسلامی لشکر کو آواز دیں کہ وہ میدان جنگ کی طرف مڑیں۔ حضرت عباس نے بہ آواز بلند پکارا "اے انصار! اے مہاجرین!" یہ آواز ان کے کان تک پہنچنے کی دیر تھی کہ مسلمان لبیک لبیک کہتے واپس مڑے۔ میدان جنگ میں پہنچنے کی دیر تھی کہ حضور کے ارد گرد قیدیوں کے ٹھٹھ جمع کر دیئے گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عوف اپنے گھوڑے مجاج پر سوار ہو کر حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہوا لیکن گھوڑا اڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی جگہ سے ذرا نہ ہلا۔ اس نے گھوڑے سے مخاطب ہو کر کہا۔

اقـدم مـجـاج انـه يـوم نـكـر — مـثـلـي عـلـى مـثـلـك يـحـمـي ويـكـر

اے مجاج قدم آگے بڑھا کہ آج بڑا سخت دن ہے میرے جیسا آدمی تجھ جیسے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا بچاؤ کرتا ہے اور دشمن پر بار بار حملہ آور ہوتا ہے۔

ويـطـعـن الـطـعـنـة تهـوى وتـهـر — لـهـا مـن الـجـوف نـجـيـع مـنـهـمـر

اور گھوڑے پر سوار ہو کر نیزے سے اوپر اور نیچے زخم لگاتا ہے اور دشمن کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا خون جاری کر دیتا ہے۔

ويـقـلـب الـعـامـل فـيـهـا مـنـكـسـر — اذا خـزالـت زمـر بـعـد زمـر

(ترجمہ۔ اور جنگ میں وہ بہادر سپاہی کو عاجز کر دیتا ہے جب لوگ جوق در جوق رسوا اور ذلیل کر دیئے جاتے ہیں)

جب مشرکین جنگ میں شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو مالک بن عوف طائف چلا گیا۔ حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مالک بن عوف اسلام قبول کر کے میرے پاس آ جائے تو میں اس کے اہل و عیال اور مال و متاع کو اس کے سپرد کر دوں۔ جب مالک کو یہ خبر پہنچی تو وہ مسلمان ہو گیا اور حضورؐ جعرانہ سے روانہ ہونے کو تھے کہ مالک حاضر ہو گیا۔ آپؐ نے اسے سو اونٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عنایت کیے جس طرح کہ باقی مؤلفۃ القلوب کو عنایت فرمائے تھے۔ بعد میں یہ شخص پکا اور مخلص مسلمان ثابت ہوا اور حضورؐ نے اسے اپنی قوم اور قیس عیلان کے قبائل کا عامل مقرر فرما دیا۔ نیز آپؐ نے انہیں طائف پر چڑھائی کا حکم دیا جس کی انہوں نے تعمیل کی اور اہل طائف گھبرا اٹھے اسلام لانے سے پہلے انہوں نے مندرجہ ذیل دو شعر کہے تھے۔

ما ان رایت ولا سمعت بما اری — فی الناس کلھم بمثل محمد

جیسا کہ میرا اندازہ ہے نہ تو میں نے دیکھا اور نہ سنا۔ رسول اکرمؐ کی طرح کا کوئی آدمی تمام انسانوں میں۔

اوفی واعطی للجزیل اذا اجتدی — ومتی تشا یخبرک عما فی غد

آپ بڑے باوفا ہیں اور جب بخشنے پر آئیں تو بہت بڑے کریم ہیں اور اگر تو چاہے تو تجھے کل پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کر دیں گے۔

رسول اللہؐ کی وفات کے بعد جناب مالک رضی اللہ عنہ فتح دمشق اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے کمان میں جنگ قادسیہ میں بھی شریک تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۹۔ حضرت مالک بن ابی العیز ازؓ

حضرت مالک بن ابی العیز ازؓ۔ ان کا ذکر پیشتر عائذ بن سعید خیبری کی حدیث میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے تخریج کی ہے۔ ابو نعیم کے قول کے مطابق بعض متاخرین نے (یعنی ابن مندہ نے) اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کے نام کے ساتھ الخیبری کا اضافہ کیا۔ حالانکہ یہ لفظ الجسری (ج۔س) ہے۔

۴۶۳۰۔ حضرت مالک بن قدامہؓ

حضرت مالک بن قدامہؓ بن عرفجہ بن کعب بن النحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن السلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی۔

ابو عمر نے ان کا سلسلہ نسب اسی طرح لکھا ہے لیکن بقول ابن الکلبی ان کا سلسلہ نسب بن قدامہ بن الحارث بن مالک بن کعب بن النحاط ہے۔ یعنی ابن الکلبی نے عرفجہ کی جگہ الحارث کا ذکر کر کے مالک بن کعب کا اضافہ کر دیا ہے اور باقی وہی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ ابن اسحاق اور ابن الکلبی کی روایت ہے کہ یہ صحابی غزوہ بدر میں شریک تھے اور ان کے بھائی المنذر بھی۔ بنو سلم کی نسل ہی ختم ہو گئی ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ نے غنم بن سالم لکھا ہے حالانکہ صحیح لفظ سلم بہ کسرہ سین ہے۔

۴۶۳۱۔ حضرت مالک بن قطبہؓ

حضرت مالک بن قطبہؓ۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۲۔ حضرت مالک بن قہطمؓ

حضرت مالک بن قہطمؓ۔ ایک روایت میں قحطم آیا ہے جو ابو العشراء دارمی کے والد تھے۔ ابو العشراء اور ان کے والد کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں اختلاف ہے۔امام بخاری ان کا نام اسامہ بتاتے ہیں اور والد کا نام مالک بن قحطم۔یہ روایت امام احمد بن ہے۔ایک روایت کی رو سے ان کا نام عطارد بن بلز تھا۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار بن بلز بن مسعود بن خولی بن قتادہ تھا (جو بنو مولہ بن عبداللہ بن فقیم بن دارم سے تھا) جو بصرہ میں رہتا تھا (یہ ساری روایت ابوالعشراء کے بارے میں ی سے منقول ہے۔)

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے لکھا ہے کہ ابوالعشراء کا نام اسامہ بن مالک تھا۔ابوعمر کا قول ہے کہ ابوالعشراء کا نام بکر تھا اور ایک روایت میں عطارد بن برز آیا ہے۔(یہ فتحہ راء و سکون را) یہ شخص بنو دارم بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سے تھا (یہ عمر کا ہے) امام بخاری اور احمد بن حنبل وغیرہ کی رائے ہم لکھ آئے ہیں۔فی الجملہ اس نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اسے ابومحمد جعفر بن احمد بن الحسین نے اسے حسن بن احمد بن ابراہیم بن ن نے اسے عثمان بن احمد بن سماک نے اسے حسن بن سلام نے اسے عثان نے اسے حماد بن سلمہ نے اور اسے ابوالعشراء اور اسے اس کے والد نے بتایا کہ میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا سوائے حلق اور لبہ (وہ مقام گردن کے نچلے حصے میں ایک گڑھا ہوتا ہے) کے ذبح کرنے کی اور کوئی صورت بھی ہے۔آپ نے فرمایا: اگر تو ران پر زخم لگا دے اسے بھی ذبح سمجھا جائے گا۔عفان سے روایت ہے میں نے ابوالعشراء کو کہتے سنا بخدا اگر تو اس کی ران پر وار کرے گا تو لئے یہ جائز ہوگا۔

ابوالعشراء نے اپنے والد سے اس کے سوا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ان سے حماد نے یہ حدیث سنی اور ان سے آئمہ سفیان ثوری اور شعبہ وغیرہ نے روایت کی۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۔حضرت مالکؓ بن قیس بن بجید

حضرت مالکؓ بن قیس بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ: وہ اور اس کا بیٹا عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وفد کے ساتھ حاضر ہوئے پس وہ دونوں اسلام لائے اس کی تخریج ابوعمر نے کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں بھی نظر ہے ہشام نے کہا ہے کہ عمرو بن مالک بن قیس بن بجید بن رواس وفد کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔یہ صاحب حمید اور کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہمیں عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید نے بتایا کہ حمید اور جنید خراسان کے روساء میں سے تھے اور کوفے میں آل حمید کے سوا بنو بجید کا کوئی آدمی نہیں رہتا تھا۔وہ سب شام کو کوچ کر گئے ہشام نے جناب مالک کے بیٹے عمرو کو حضورؐ کا صحابی گردانا تھا۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۔حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ

حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ۔ابن شاہین نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ابوخیثمہ مالک بن قیس بن ثعلبہ بن عجلان بن غنم بن سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج۔سوائے بدر کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے اور غزوہ تبوک کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موقعہ پر جب حضورؐ نے ادھر کو کوچ فرمایا تو یہ صحابی حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے اور پیچھے رہ گئے اور چند دنوں کے بعد مدینے سے حضورؐ کے تعاقب میں چل دیئے اور دس دن کے بعد اسلامی لشکر سے جا کر مل گئے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے یوں روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابوخیثمہ، بنوسالم کا بھائی، حضور اکرمؐ کے تبوک کو روانگی کے بعد گرم دنوں میں اپنے گھر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی دونوں بیویوں نے اپنے اپنے کمروں کو اس کی پذیرائی کے لئے سجایا ہوا تھا اور ٹھنڈے پانی کے علاوہ عمدہ عمدہ کھانوں کا بندوبست کر رکھا تھا۔ جب گھر کے دروازے پر پہنچے اور اپنی بیویوں کو سجے سجائے کمروں اور کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ حضور اکرمؐ قیامت کی اس تپش اور گرم ہوا کے جھکڑوں میں صحراؤں کی تپتی ریت میں محو سفر ہوں اور میں یہاں ٹھنڈے پانی خوشگوار موسم دل فریب حسین عورتوں کی صحبت سے لطف اندوز ہوں۔ بخدا میں ان کمروں میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک میں حضورؐ کے ساتھ اس مہم میں شامل ہو کر تلافی مافات نہ کر لوں۔ چنانچہ زادِ سفر اٹھایا اور بہ مقام تبوک جا پہنچے۔ صحابہ نے ایک شتر سوار کو دور سے دیکھا تو حضور اکرمؐ کو اطلاع دی۔ حضورؐ نے فرمایا ہو سکتا ہے ابوخیثمہ ہو۔ جب انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور تمام واقعہ گوش گزار کیا تو آپؐ نے تحسین فرمائی اور ان کے لئے دعا کی۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ تبوک کے چندے میں ایک صاع کھجوریں پیش کی تھیں اور منافقین نے مذاق اڑایا تھا۔ اس پر قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی تھی۔ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات (جو لوگ اُن مسلمانوں پر (جو اپنی خوشی سے جہاد میں شریک ہوئے ہیں) انگشت نمائی کرتے ہیں الخ) ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۵۔ حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ

حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور مدنی ہیں۔ ابن مندہ سے روایت ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے بروایت احمد بن حنبل ذیل کی حدیث ان سے منسوب کی ہے "جو شخص کسی کو دکھ دیتا ہے خدا اسے دکھ دیتا ہے" کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ان کے مزید حالات لکھیں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۶۔ حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ

حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت کعب بن مالک ہے۔ عبدالوہاب بن بجدہ نے ولید بن مسلم سے اس نے مرزوق بن ابی ہذیل سے اس نے زہری سے اس نے عبدالرحمان بن کعب سے اس نے عبداللہ بن کعب سے اس نے اپنے چچا مالک بن کعب سے روایت بیان کی کہ جب حضور اکرمؐ قبائل عرب کے تعاقب سے واپس مدینہ تشریف لے آئے تو آپ نے زرہ اتاری، خوشبو لگائی اور غسل فرمایا یہ روایت اسی طریقے سے ابن بجدہ نے ولید سے بیان کی ہے۔ اس نے صحابی کا نام مالک بن کعب بتایا ہے۔ حالانکہ صحیح نام کعب بن مالک ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت مالکؓ بن مالک الجنی

حضرت مالکؓ بن مالک الجنی۔ محمد بن خلیفۃ الاسدی نے حسن بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک دن عمر بن خطاب نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ میں آپ کو ایک ایسی بات سناتا ہوں جسے سن کر آپ کو تعجب ہوگا۔ مجھے خریم بن الاسدی نے بتایا کہ میں ایک دفعہ ایک اونٹ کی تلاش میں گھر سے نکلا۔ وہ مجھے ابرق العزاف کے مقام پر مل گیا میں نے اسے باندھ دیا اور اس کی اگلی ٹانگوں پر تکیہ لگا کر بیٹھ گیا۔ یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب حضور اکرمؐ کی بعثت ہوئی تھی میں اس وادی کے بڑے جن سے پناہ مانگتا ہوں اور لوگ اسی طرح کہا کرتے تھے اتنے میں ہاتف کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا:

ویحک عذبا للہ ذی الجلال   منزل الحرام والحلال

(ترجمہ۔ تیرا بھلا نہ ہو، تو خدائے ذوالجلال کے لئے یہ بات کہنے سے رک جا۔ کیونکہ وہی حلال وحرام کے احکام نازل کرنے والا ہے)

ووحد اللہ ولا تبالی   ما ھول ذی الجن من الاھوال

(تم خدا کو ایک تسلیم کرو اور کسی کی پرواہ نہ کرو۔ جنوں کے ڈر کی بھلا کیا حیثیت ہے)

اس کے علاوہ بھی اس نے بہت کچھ کہا تھا۔ میں نے جواباً کہا۔

یا ایھا الھاتف ما تخیل   ارشد عنک ام تضلیل

(ترجمہ۔ اے ہاتف تم نے یہ کیا چکر چلایا ہوا ہے۔ تم میری رہنمائی کرنا چاہتے ہو یا راہ راست سے بھٹکانا چاہتے ہو)

ہاتف نے جواب میں کہا:

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات   جاء بیاسین وحامیمات

(یہ اللہ کے رسول ہیں جو بڑی خوبیوں کے مالک ہیں جو یاسین اور حامیم لے کر آئے ہیں)

وسور بعد مفصلات   محرمات و محللات

(ترجمہ۔ اور مفصل سورتوں کے علاوہ اور سورتیں بھی لائے۔ جن میں حرام حلال (جائز ناجائز) کی فہرست دی گئی ہے)

یامر بالصوم وبالصلوۃ   ویزجر الناس عن الھنات

(ترجمہ۔ آپؐ لوگوں کو نماز روزے کا حکم دیتے اور انہیں لہو ولعب سے روکتے ہیں)

ان اشعار کے بعد میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا میں مالک بن مالک ہوں۔ مجھے حضور اکرمؐ نے نصیبین (نجد) (جنوں) کی طرف قاصد بنا کر بھیجا تھا میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص ہو جو مجھے اپنا یہ اونٹ دے دے تاکہ میں حضور اکرمؐ کے پاس اسلام قبول کرلوں۔ اس نے کہا میں یہ اونٹ اس شرط پر دیتا ہوں کہ تم یہ امانت صحیح سلامت اس کے مالک کے گھر پہنچادو۔ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جب لوگ نماز جمعہ ادا کرنے کو جارہے تھے۔ جب میں نے اپنی سواری کو بٹھایا تو ابوذر مسجد نبوی سے نکلے اور مجھے مسجد میں داخل ہونے کو کہا مجھے دیکھ کر حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ جس شخص کو تم اونٹ دیا تھا اس نے اسے صحیح سالم تمہارے گھر پہنچا دیا ہے میں نے کہا اللہ اسے نیک بدلہ دے، حضور نے اس پر آمین کہی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

میں ایمان لے آیا اور میں نے اپنے طور اطوار بدل لئے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی۔

۴۶۳۸۔ حضرت مالک بن مخلدؓ

حضرت مالک بن مخلدؓ۔ ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے جو حضور اکرمؐ نے زرعہ بن ذی یزن کو لکھا تھا۔ اس کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اختصار سے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۹۔ حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ

حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام ابن مرہ اور دوسری میں ابن فزارہ ہے لیکن صحیح ابن مرہ ہے۔ حمید بن عبدالرحمان نے ابن مسعود سے روایت کی کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہاں مالک بن مرارہ بیٹھے ہوئے تھے اور عطاء بن میسرہ نے مالک بن مرارہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ بہشت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہوگا اور اسی طرح وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا اس کی تخریج تینوں کی ہے۔ ابو عمر لکھتا ہے کہ مالک بن مرارہ کا شمار صحابہ میں نہیں ہوتا۔ عبدالغنی بن سعید کی رائے ہے کہ مالک بن مرارہ کو حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔ ان کا سلسلہ نسب رہاء بن یزید بن حرب بن علہ بن خالد بن مالک بن ادد سے ملتا ہے، جو بنو مذحج کی ایک شاخ تھی۔ ابن الکلبی لکھتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے مالک بن مرارہ کو یمن میں بھیجا تھا اور طابخہ، واہبا اور سہاان کے بیٹے تھے۔

۴۶۴۰۔ حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ

حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۱۔ حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ

حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ۔ ابن اسحاق نے ان کی ولدیت مرہ لکھی ہے ابو موسیٰ نے اسی طرح اس کی تخریج کی ہے اور جو لوگ ان کا نام مالک بن مرارہ بتاتے ہیں ان سے اس نام کے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔

۴۶۴۲۔ حضرت مالکؓ بن مسعود

حضرت مالکؓ بن مسعود بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدۃ الانصاری الخزرجی الساعدی یہ صحابی ابو اسید الساعدی کے چچازاد بھائی تھے۔ بدر اور احد کے غزوات میں شامل رہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۳۔ حضرت مالک بن سرفؓ

حضرت مالکؓ بن سرف بن اسد بن عبد مناۃ بن عائذ بن ابن سعد العشیرۃ السعدی العائذی: بقول ابن الکلبی یہ صحابی حضور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خدمت کی میں حاضر ہوئے تھے۔

۴۶۴۴۔ حضرت مالکؓ بن نضلہ

حضرت مالکؓ بن نضلہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عوف بن نضلہ بن خدیج بن خبیب بن حدید بن غنم بن کعب بن عصیمہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن الجشمی مذکور ہے۔ یہ صاحب ابوالاحوص جشمی کے والد اور عبداللہ بن مسعود کے ساتھی تھے ان سے ابوالاحوص نے جن کا نام عوف بن مالک تھا روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اس اسناد سے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہم سے بندار احمد بن منیع اور محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہمیں ابواحمد نے سفیان سے اس نے ابواسحاق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے اپنے والد سے یہ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں وہ نہ تو مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور نہ مجھے مرحبا ہی کہتا ہے اگر کبھی اس کا گزر میرے پاس سے ہو تو کیا میں بھی اس سے ایسا ہی سلوک کروں فرمایا نہیں بلکہ تم اس کی خاطر مدارات کرو۔

نیز حضور اکرمؐ نے دیکھا کہ میرا لباس میلا کچیلا ہے، دریافت فرمایا تمہاری مالی حالت کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے فضل سے اونٹ ہیں، بھیڑ بکریاں ہیں فرمایا اپنے لباس کا بھی خیال رکھا کرو۔ سبیعی سے شعبہ، اسرائیل، زہیر اور فطر بن خلیفہ اور جریر بن حازم وغیرہ اور کئی ائمہ نے روایت کی، تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۵۔ حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی

حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی خارفی' الیامی ارحبی (حسب روایت مختلفہ) ابن الکلبی کے قول کے مطابق ان کا نام نمط بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لائی بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب اور اس کا نام مرہ بن دعام بن مالک بن معاویہ بن صعب بن دومان بن بکیل بن جشم بن حیوان بن نوف بن ہمدان ہے اور ان کی کنیت ابوثور ہے۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں جاگیر دی گئی تھی۔

ان کی حدیث کو غریب احادیث جمع کرنے والوں اور اہل الاخبار نے اس کی غرابت کی وجہ سے مفصلاً بیان کیا ہے لیکن محدثین کی حدیث مختصر ہے ابواسحاق ہمدانی سے مروی ہے کہ ہمدان کا وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جن میں ابوثور مالک بن نمط بھی تھے (ان کے لمبے لمبے بال تھے) ان کے علاوہ مالک بن ایفع' ضمام بن مالک السلمانی اور عمیرہ بن مالک الخارفی بھی تھے۔ انہوں نے حضور سے اس وقت ملاقات کی جب آپ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ ان لوگوں نے لکیر دار یمنی چادریں، اور عدنی پگڑیاں باندھ رکھی تھیں اور مہری اور ارحبی اونٹنیوں پر سوار تھے۔ اس موقعہ پر جناب مالک بن نمط درج ذیل رجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

الیک جاوزت سواد الریف. فی ھبوات الصیف والخریف. مخطمات بحبال اللیف.

ا۔ ہم آپ کی خدمت میں ایسے علاقے سے آئے ہیں جس کی بعض زمینوں میں فصلیں ہیں اور کچھ بنجر ہیں۔

۲۔ وہاں گرمیوں اور سردیوں میں غبار آلودہ ہوائیں چلتی ہیں۔

۳۔ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئے ہیں جن کی ناک میں کھجور کی چھال کی مہاریں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ بھی جناب مالک نے اپنے بہت سے فصیح وبلیغ اشعار سنائے۔ حضور اکرمؐ نے اہل وفد کو ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں وہ جاگیریں عطا کیں جو انہوں نے مانگیں۔ جناب مالک بن نمط کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے انہیں ان کا عامل مقرر کر دیا تھا اور بنو ثقیف کے خلاف انہیں جہاد کا حکم دیا چنانچہ جب بھی ان کا کوئی دستہ فوج باہر نکلتا۔ اس پر حملہ ہو جاتا۔

ذکرت رسول اللہ فی فحمۃ الدجی ونحن باعلی رحرحان وصلدد

(ترجمہ۔ میں نے کفر کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں رسول کریمؐ کو اس وقت یاد کیا جب کہ ہم رحرحان (پہاڑ) اور اس کی چٹانوں کی چوٹی پر تھے)

وھن بناخوص طلائح تغتلی بر کبا نھافی الاحب متمدد

(ترجمہ۔ ہماری اونٹنیاں ہمیں نشیب میں لا رہی تھیں اور تھک گئی تھیں۔ یہ اونٹنیاں اپنے سواروں کو لئے ضاف اور کشادہ راہوں کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

علی کل فتلاء الذرا عین جعدۃ فمربنا مر الھجف الخفیدد

(ترجمہ۔ ان کی مضبوط ٹانگوں پر گھنے بال تھے اور وہ ہمیں یوں اڑائے لئے جا رہی تھیں جس طرح کہ تیز رفتار شتر مرغ بھاگتا ہے)

حلفت برب الراقصات الی منی صوادر بالرکبان من ھضب قردد

(ترجمہ۔ میں ان تیز رفتار اونٹنیوں کے ساتھ منیٰ کو چل دیا۔ اور اپنے ہم سفر سواروں کے ساتھ تہ بہ تہ گھٹا سے سیراب ہوئے)

بان رسول اللہ فینا مصدق رسول اتی من عندی ذی العرش مھتدی

(ترجمہ۔ ہمیں بتایا گیا کہ رسول کریم جو ہم میں موجود ہیں وہ صادق ہیں اور آپ ہی وہ رسول ہیں جو راہ راست دکھانے والے خدا کی طرف سے فرستادہ ہیں)

لما حملت من ناقۃ فوق رحلھا اشد علی اعدائہ من محمد

(ترجمہ۔ آج تک کسی اونٹنی کے کجاوے سے، کسی شخص نے اپنے دشمنوں پر محمدؐ سے سخت تر حملہ نہیں کیا)

واعطی اذا ما طالب العرف جاءہ وامضی بحد المشرفی المھند

(ترجمہ۔ جب بھی کوئی مالی امداد مانگنے والا آپ کی خدمت میں آتا ہے تو آپ سے بڑھ کر کوئی کریم نہیں ہوتا اور جب آپ مشرقی ہندی تلوار سے ضرب لگاتے ہیں تو ایسی کاری ضرب اور کوئی نہیں لگا سکتا)

ہشام الکلبی سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے والے جناب نمط تھے اور حضورؐ نے انہیں اپنے فرمان میں جاگیر عطا کی تھی وہ آج تک ان کے تصرف میں ہے۔ ابو عمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۶۴۔حضرت مالکؓ بن نمیر

حضرت مالکؓ بن نمیر۔ابوبکر بن ابوعلی سے اس نے ابوبکر بن مقری سے اس نے ابویعلی الموصلی سے اس نے ابوربیع الزہرانی سے اس نے محمد بن عبداللہ سے اس نے عصام بن قدامہ سے اس نے مالک بن نمیر النمیری سے بیان کیا کہ جب حضورؐ نماز میں بیٹھا فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے اور انگلی سے اس طرح اشارہ فرماتے۔یہ ابن ابی علیؒ نے بیان کیا اور ابراہیم بن منصور نے ابن مقری سے اس کے اسناد سے روایت کی ہے،اس نے مالک بن نمیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۴۶۴۔حضرت مالکؓ بن نمیلہ

حضرت مالکؓ بن نمیلہ۔نمیلہ ان کی ماں کا نام ہے۔یہ صاحب ہیں مالک بن ثابت المزنی جو بنومعاویہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے حلیف تھے۔غزوۂ بدر میں شامل تھے۔غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔یہ قول ہے ابراہیم بن سعد کا جو ابن اسحاق سے مروی ہے۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۔حضرت مالکؓ بن نویرہ

حضرت مالکؓ بن نویرہ بن حمزہ بن شداد بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع التمیمی یربوعی متمم بن نویرہ کا بھائی تھا۔یہ صاحب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپؐ نے انہیں بنوتمیم سے کچھ صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمادیا۔

جب حضور اکرم فوت ہو گئے اور کئی عرب مرتد ہو گئے اور سجاح نے خروج کر کے نبوت کا دعویٰ کیا،مالک نے اس سے صلح کر لی لیکن انہوں نے اسلام کو نہ چھوڑا اور بطاح میں قیام کیا۔جب خالد بن ولید بنواسد اور غطفان سے فارغ ہوئے تو وہ مالک کے علاقے بطاح پہنچے۔وہاں سے سب لوگ مالک کے کہنے پر تتر بتر ہو گئے تھے۔حضرت خالد نے جنگی قیدیوں کو برائے حفاظت تقسیم کر دیا۔اس کے بعد وہ مالک بن نویرہ اور ان کے ہم قبیلہ چند آدمیوں سے ملے۔خالد بن ولید کا فوجی دستہ ان لوگوں کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گیا۔ان لوگوں میں ابوقتادہ بھی شامل تھے اور انکی شہادت یہ تھی کہ اس قبیلے کے لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔بوجہ اختلاف اس سردرات کو انہیں بند کر دیا گیا۔بعد میں از جانب خالد بن ولید منادی کرائی گئی اور منادی کرنے والے نے عربی کا ذومعنی لفظ استعمال کیا۔جس کے ایک معنی یہ بھی تھے کہ قیدیوں کو قتل کر دو۔جب شور و غوغا اٹھا اور جناب خالد تحقیق حالات کے لئے باہر نکلے تو مالک بن نویرہ قتل ہو چکے تھے۔انہوں نے مالک کی بیوی سے نکاح کر لیا۔

جب دربار خلافت میں یہ خبر پہنچی تو حضرت عمرؓ نے جناب خلیفہ سے اس دست درازی کے خلاف احتجاج کیا اور خلیفہ کو مجبور کیا کہ ان سے انتقام لیا جائے۔حضرت ابوبکر نے ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا کہ خالد سے یہ فعل غلط فہمی کی بنا پر سرزد ہوا ہے اور اس تلوار کو جسے اللہ نے دشمنان دین پر مسلط کر رکھا ہے رسوا نہیں کرنا چاہتا چنانچہ انہوں نے بیت المال سے خون بہا ادا کر دیا۔

جب خالد بن ولید دربار خلافت میں پیش ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا''اے اللہ کے دشمن!تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور اس کی بیوی سے بدکاری کی۔ہم تمہیں سنگسار کریں گے۔ایک روایت میں ہے کہ جس رات کو مالک اور ان کے رفقاء کو قابو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرلیا گیا تو مسلمانوں نے انہیں کہا کہ اچھا اگر تم سچ کہتے ہو تو ہتھیار رکھ دو اور نماز پڑھ کر دکھاؤ اس پر مالک نے کہا "میں باور نہیں کرسکتا کہ تمہارے آقا نے تمہیں ایسا حکم دیا ہوگا" جناب خالد نے کہا تمہاری اس گفتگو سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حضور اکرم تمہارے آقا نہیں ہیں چنانچہ اس عذر لنگ کا سہارا لے کر انہیں قتل کرادیا۔

اس ناگوار واقع کے بعد جناب مالک کے بھائی متمم دربار خلافت میں آئے اور خون بہا کا دعویٰ کیا۔ جو خلیفہ نے بیت المال سے ادا کردیا اور ان کے قیدی چھوڑ دیئے گئے طبری اور کئی اور ائمہ حدیث نے اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ طبری وغیرہ نے صحابہ سے اس واقعہ سے عجیب تر اور مستبعد تر واقعات نقل کیے ہیں۔ اس کا عدم ذکر باعث تعجب ہے۔

جناب مالک کے ارتداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمرؓ نے جناب خالد سے کہا تھا کہ تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور جناب ابوقتادہ کی شہادت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔ خلیفہ نے ان کے قیدی چھوڑ دیئے اور خون بہا بیت المال سے ادا کردیا۔ ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مالک بن نویرہ مسلمان تھے۔

متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک کے بارے میں اپنے خیالات بایں الفاظ کیے ہیں "مالک اڑیل گھوڑوں اور ست قدم اونٹوں پر اندھیری سرد راتوں میں سوار ہو کر پانی سے بھری مشکیں لئے نکلتا۔ اس نے تنگ سا جبہ اوڑھا ہوتا اور خطی نیزہ اپنی ران اور رکاب کے درمیان اڑا کر رکھا ہوتا۔ رات بھر چلتا رہتا اور جب صبح ہوتی تو اس کا چہرہ اس طرح مسکرا رہا ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے۔

۴۶۴۹۔ حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی

حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی۔ ان کا شمار مصریوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی نے روایت کی ہے۔ جناب مالک امیر معاویہ کی فوجوں کے کماندار رہے ہیں۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے اس اسناد سے جو ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ان سے ابوکریب نے اور اس سے عبداللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ الیزنی سے بیان کیا کہ جب مالک بن ہبیرہ کسی شخص کی نماز جنازہ پڑھاتے تو وہ آدمیوں کی تین صفیں بنایا کرتے اور کہتے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز جنازہ میں تین صفیں بناتا ہے وہ اپنے بھائی کے ساتھ بہت بڑی بھلائی کرتا ہے۔ یہ روایت ابن اسحاق نے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے۔

ابراہیم بن سعد نے بھی ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے لیکن انہوں نے مرثد اور مالک کے درمیان حارث بن مالک بن مخلد انصاری کو داخل کردیا ہے۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۵۰۔ حضرت مالکؓ بن ہدم

حضرت مالکؓ بن ہدم۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے ربیعہ بن لقیط سے اس نے مالک بن ہدم سے روایت کی کہ ہم ایک لڑائی میں تھے اور عمرو بن العاص ہمارے امیر تھے اور عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بھی اس دن وہیں تھے۔ سوئے اتفاق سے اس دن ہمارے ہاں راشن کی شدید قلت تھی۔ میں تلاش معاش میں نکلا اور ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرا جو کسی ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے انتظار میں تھے جو انہیں بکری ذبح کر دے میں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ انہوں نے مجھے اجازت دے دی میں نے [ا]سے ذبح کیا کھال اتاری اور گوشت کو حسب ہدایت کاٹا۔ انہوں نے مجھے حق الخدمت ادا کیا اور میں وہ گوشت لے کے کیمپ میں [ا]ور اسے پکایا اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ ان کے پوچھنے پر جب میں نے واقع بیان کیا تو انہوں نے کھانے سے [انکار کر د]یا۔ اسی طرح ابو عبیدہ بن جراح نے بھی کھانا گوارا نہ کیا۔ آخر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ نے مجھے دیکھ [کر مسکرا]تے فرمایا "بکری والا" ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۔ حضرت مالکؓ بن ولید

حضرت مالکؓ بن ولید۔ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد بن حمید نے مالک بن خیر الزبادی سے روایت کی کہ جناب مالک بن [ولید نے بیا]ن کیا کہ حضور اکرمؐ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ اگر تمہیں امارت دی جائے تو ادھر کو ایک قدم بھی مت اٹھاؤ اور اگر کسی آدمی سے [...] کرو تو اس سے ایک سوئی بھی مت قبول کرو اور اسی طرح یہ بھی فرمایا میں حاکم کی برائی کی وجہ سے اس کے خلاف بغاوت نہ [...] ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۔ حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی

حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی۔ عبدالعزیز بن ابوبکر بن مالک بن وہب الخزاعی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا [مالک] بن وہب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سلیط اور سفیان بن عوف الاسلمی کو دشمن کے لشکر کے بارے میں اطلاع فراہم [کرنے] کے لئے جنگ احزاب کے موقع پر مامور فرمایا جب وہ صحرا میں پہنچے تو ابوسفیان کے لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا اور اس چپقلش [میں دو]نوں صحابی مارے گئے۔ جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا یا ان کی لاشیں آپؐ کے سامنے لائی گئیں تو آپؐ نے حکم دیا کہ [دونوں شہ]یدوں کو ایک قبر میں دفن کر دیا جائے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۔ حضرت مالکؓ بن وہیب

حضرت مالکؓ بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ابو وقاص والد سعد بن ابی وقاص: عبدان نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی، ان سے کوئی حدیث مروی [نہیں ان] کی وفات حضور اکرمؐ کی حین حیات میں ہوئی۔ اس کی تخریج ابو موسیٰ نے کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم نے کوئی ایسا آدمی نہیں [دیکھا جس] نے عبدان سے اتفاق کیا ہو۔

۴۔ حضرت مالکؓ بن یخامر

حضرت مالکؓ بن یخامر۔ (ایک روایت میں اخامر آیا ہے) مذکور ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے۔ خود ان سے معاویہ بن ابوسفیان، جبیر بن نفیر اور مکحول وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ صحابی اہل حمص [تھے] انہوں نے ۶۹ ہجری یا ۷۰ ہجری میں وفات پائی۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۶۵۵۔ حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی

حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی۔ ان سے ابو بحریہ نے روایت کی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن ابی رجاء اصبہانی نے اس اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک جاتا ہے بتایا کہ اس سے محمد بن عوف نے اس سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے اس سے میرے والد نے، اس نے ضمضم بن زرعہ سے اس نے شریح بن ابی عبید سے اس نے ابو ظبیہ سے اس نے ابو بحریہ سکونی سے اس نے مالک بن یسار السکونی العوفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تم اللہ سے کوئی چیز مانگو تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سیدھا رکھو نہ کہ الٹا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب: میم وبا

۴۶۵۶۔ حضرت مبرحؓ بن شہاب

حضرت مبرحؓ بن شہاب بن حارث بن ربیعہ بن حیث بن شرحبیل الیافعی: یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو عمر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے: مبرح بن شہاب بن حارث الرعینی۔ یہ بنو رعین کے ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ صحابی فتح مصر کے موقعہ پر حضرت عمرو بن العاص کے میسرہ کے کماندار تھے۔ ابو سعید بن یونس کا قول ہے کہ ان کی سکونت فسطاط کے نواح میں تھی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۷۔ حضرت مبشر بن ابیرقؓ

حضرت مبشر بن ابیرقؓ۔ ان کا نام حارث بن عمرو بن حارث بن ہیثم بن ظفر الانصاری، اوسی، ظفری تھا۔ یہ صاحب اپنے دونوں بھائیوں بشر اور بشیر کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ہم نے بشر اور مبشر کا ذکر تو کیا ہے لیکن بشیر کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ وہ مرتد ہو گیا تھا اور حالت کفر میں مرا۔ ابن ماکولا کا بیان ہے کہ جناب مبشر کو حضور کی صحبت میں حاضر ہونے کا موقع ملا تھا اور انہوں نے استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ان کے بھائیوں کا ذکر قتادہ بن نعمان کی حدیث میں آیا ہے۔

ہمیں اس بارے میں ابو عیسیٰ ترمذی کے اسناد سے کئی آدمیوں نے بتایا ہے کہ ہم سے احمد بن ابی شعیب حرانی ابو مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ خبر دی ہمیں محمد بن مسلم حرانی نے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا قتادہ بن نعمان سے بیان کیا کہ ہمارے کچھ اعزہ تھے جنہیں بنو ابیرق کہتے تھے وہ تین بھائی تھے۔ مبشر، بشر اور بشیر۔ آخر الذکر منافق تھا اور صحابہ کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور بعض لوگ اسے کچھ دے دلا کر اس کی ہمت افزائی کرتے تھے اور ہم لبید بن سہل کے تذکرے میں یہ ذکر کر آئے ہیں۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۸۔ حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور

حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور۔ ہم ان کا نسب ان کے والد براء کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ یہ صحابی بقول ابن الکلبی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیبیہ اور بیعۃ الرضوان میں موجود تھے۔

۴۳۔(الف) حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر ر

حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر ربن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی:
یہ صاحب غزوۂ بدر میں مع اپنے دونوں بھائیوں ابولبابہ بن عبدالمنذر راور رفاعہ بن عبدالمنذر ر کے شریک تھے۔ جس میں مبشر شہید ہوگئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ بمقام خیبر قتل کردیئے گئے تھے۔
ہمیں ابوجعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس بن بکیر تک پہنچتا ہے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی کہ بنو امیہ بن زید بن عوف سے جو آدمی غزوۂ بدر میں شہید ہوا اور وہ مبشر بن عبدالمنذر ر تھے، لیکن لڑائی میں ان کے دو بھائی ابولبابہ اور رفاعہ بھی ہوئے تھے اور مبشر لاولد تھے۔
ابولبابہ کے بارے میں یہ روایت مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کا حکم مقرر کر کے واپس بھیج دیا تھا اور بعد از فتح مال سے انہیں برابر کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وتا وثا

۴۴۔(ب) حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی

حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی مالک کے سلسلے میں کر چکے ہیں۔ یہ صحابی شاعر تھے۔ طبری لکھتا ہے مالک بن نویرہ بن حمزہ کو رسول اکرمؐ نے بنو یربوع کے یہاں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ مالک اور ان کے بھائی دونوں مسلمان ہو چکے تھے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ مالک کو خالد بن ولید نے قتل کر دیا۔ صحابہ کرام اور بعد کے لوگوں میں ان کے اسلام کے متعلق خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بہرحال جناب متمم کے اسلام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں یہ صاحب بہت اچھے شاعر تھے۔ ان کے دو مرثیے لاجواب ہیں جو انہوں نے اپنے بھائی کی موت پر کہے تھے۔
(۱) ہم سالہا سال اپنے قبیلے جذیمہ میں دو مخلص ندیموں کی طرح اکٹھے رہے، یہاں تک کہ لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ کبھی جدا نہیں ہوں گے۔
(۲) باوجود اس طول طویل قرب کے جب ہم دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے تو اب یوں معلوم ہوتا ہے گویا میں اور مالک ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔
کہتے ہیں مالک کی جدائی میں انہوں نے اتنے آنسو بہائے تھے کہ آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی

۴۵۔حضرت متعبؓ سلمی

حضرت متعبؓ سلمی۔ ابوعمر الحاربی کہتا ہے ابونعیم انہیں منسوب نہیں کرتا۔ حضرمی اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اشعث بن ابوالشعثاء نے ان سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتا تھا۔ صحابہ کرام میں بعض رمضان کے روزے رکھتے تھے لیکن کوئی شخص بھی دوسرے سے تعرض نہیں کرتا تھا جناب مضعب کا نام حمزہ تھا حضورؐ نے بدل کر مضعب رکھ دیا۔ ابونصر نے ان کا پورا نام ابوصالح حمزہ بن عمرو الاسلمی لکھا ہے۔ ابو حاتم رازی کے قول کے مطابق ان کا نام مضعب تھا یا لقب مضعب تھا۔

۴۶۶۱۔ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ

حضرت مثنیٰ بن حارثہ بن سلمہ بن ضمضم بن سعد بن مرہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ربعی شیبانی: یہ صاحب اپنے قبیلے کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ۹ ہجری میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں خالد بن ولید سے پہلے عراق پر حملہ کرنے کے لئے انہیں روانہ کیا۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے خلیفہ اور مسلمانوں کو ایران پر چڑھائی کے لئے اکسایا اور بتایا کہ یہ کام بالکل آسان ہے۔ یہ صحابی بڑے بہادر، دلیر، جید الفکر، اور صائب الرائے تھے۔ ایرانیوں کے خلاف لڑائیوں میں انہوں نے بڑے مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مختار الثقفی کے والد ابوعبید بن مسعود الثقفی کو مثنیٰ بن حارثہ کی مدد کو روانہ کیا۔ دونوں لشکروں نے جمع ہو کر قس ناطف کے مقام پر ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ جس میں ابوعبید شہید ہو گئے اور مثنیٰ بن حارثہ زخمی ہو گئے اور جنگ قادسیہ سے پہلے اسی زخم سے فوت ہو گئے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کی بیوہ سلمٰی بنت جعفر سے سعد بن ابی وقاص نے نکاح کر لیا تھا۔ اسی خاتون نے قادسیہ میں ایرانیوں کو حملہ کرتے دیکھا تو عربوں کے انداز میں اپنے مرحوم شوہر کو آواز دی: وامثنیاہ! (افسوس کہ مسلمانوں میں آج دوسرا مثنیٰ موجود نہیں ہے) جناب سعد نے سنا تو خاتون کو تھپڑ لگایا اور پوچھا تم نے یہ فقرہ مجھے غیرت دلانے کے لئے استعمال کیا ہے یا مجھے میری بزدلی کا طعنہ دے رہی ہو۔ چنانچہ الغیرۃ و جبنا عربوں میں ضرب المثل بن گیا۔

جناب مثنیٰ بن حارثہ نے ایرانیوں پر تابڑ توڑ اتنے حملے کئے کہ ہر طرف ان کی بہادری کی دھاک بندھ گئی حضرت ابوبکر نے دریافت کیا یہ شخص جس کے کارناموں کی خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں کون ہے؟ ہم اس کے حسب نسب سے ناواقف ہیں۔ قیس بن عاصم نے گزارش کی۔ اے خلیفۃ الرسول! یہ شخص نہ تو گم نام ہے اور نہ مجہول النسب نہ اس کے اہل قبیلہ تھوڑے ہیں اور نہ اس کی مار دھاڑ میں کمی ہے۔ یہ شخص مثنیٰ بن حارثہ شیبانی ہے۔

جب وہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب خلیفہ سے گزارش کی۔ آپ مجھے میرے قبیلے کا امیر بنا کر بھیج دیں میں ایرانیوں سے لڑوں گا اور میرے اہل قبیلہ اس علاقے کے مخالفین کا قلع قمع کر کے رکھ دیں گے۔ خلیفہ نے ان کی گزارش کو پذیرائی بخشی اور جناب مثنیٰ نے حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے اپنے بھائی مسعود بن حارثہ کو طلب کمک کے لئے خلیفہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے خالد بن ولید کو مدد کے لئے روانہ کیا۔ خود جناب خالد کو ایرانیوں سے دو دو ہاتھ کرنے کی زبردست خواہش تھی۔

جب رسول اللہ قبائل کی طرف متوجہ ہوئے شیبان آیا۔ معروف بن عمرو اور مثنیٰ بن حارثہ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ پس آپؐ نے انہیں دعا دی اس کا ذکر ہم "معروف" میں کریں گے ان شاء اللہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میم وجیم

حضرت مجاشع بن مسعود

حضرت مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ بن وہب بن عائذ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرا والقیس بن بہثہ بن سلیم بن سلمی: انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابوعثمان النہدی اور کلیب بن شہاب اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔ یہ اپنے بھائی مجالد سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور جنگ جمل کے موقعہ پر بصرے میں لڑائی شروع ہونے سے قبل قتل ہوگئے تھے۔ صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ حکیم بن جبلہ نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا۔ مجاشع ابن زبیر کے ساتھ تھے انہوں نے حکیم بن جبلہ کو قتل کیا اور یوں مجاشع بھی قتل کر دیئے گئے۔ یہ قول ہے خلیفہ بن خیاط کا۔ باقی لوگوں کی رائے ہے کہ یہ جنگ میں قتل ہوئے جہاں حضرت علیؓ طلحہ اور ابن زبیر موجود تھے۔ ہم اس واقعہ کو تفصیل سے الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں اور جناب مجاشع حضرت عمر کے دور خلافت میں اس لشکر کے کماندار تھے جس نے توج کے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور پھر اسے فتح کر لیا تھا۔

ہمیں ابویاسر نے بروایت عبداللہ بن احمد بتایا کہ اس نے اپنے باپ سے سنا کہ ہم سے ابوالنضر نے اس سے ابومعاویہ نے اس سے شیبان نے اس سے یحیٰی بن ابوکثیر نے اس سے یحیٰی بن اسحاق نے اس سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کو لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کو حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا چونکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہوگئی ہے اس لئے اب بیعت اسلام پر ہوگی۔ اسے تینوں نے تخریج کیا ہے۔

۴۔ حضرت مجاشع بن سلیم

حضرت مجاشع بن سلیم۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ عسکری (یعنی علی) نے مجاشع بن مسعود اور مجاشع بن سلیم میں تفریق کی ہے حالانکہ دونوں ایک ہیں اور وہ ہے مجاشع بن مسعود از بنو سلیم۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۔ حضرت مجاعہ بن مرارہ بن سلمی

حضرت مجاعہ بن مرارہ بن سلمی۔ اور ایک روایت میں ابن سلیم بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل حنفی یمامی مذکور ہے۔ جناب مجاعہ اور ان کے والد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرمؐ نے انہیں عودہ، عوانہ اور الحبیل کے علاقے بطور جاگیر عطا کئے اور فرمان لکھ دیا۔ مجاعہ بنو حنیفہ کے رؤسا میں سے تھے۔ ارتداد میں جناب خالد بن ولید سے کچھ واقعات مذکور ہیں جن کا ذکر ہم نے اپنی کتاب الکامل فی التاریخ میں کیا ہے۔ خالد کے ساتھ ایک واقعہ یوں ہے کہ مجاعہ خالد بن ولید کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے مسیلمہ کے آدمیوں کو دیکھا کہ انہوں نے تلواریں نیاموں سے باہر نکالی ہوئی ہیں۔ مجاعہ سے مخاطب ہو کر کہا ”مجاعہ! یہ بزدل تیری قوم کے ہیں“ ”نہیں یہ یمانیہ کے لوگ ہیں۔ میرے لوگ تو ایسے ہیں کہ تو ان کی پشت کو نرم نہیں کر سکے گا جب تک تو اسے چیر نہ دے“ کیا تو اپنے قبیلے سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس شدت سے محبت کرتا ہے" ہاں یہ درست ہے کیونکہ وہ اولاد آدم میں سے میرا دست و بازو ہیں۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی الامین نے بذریعہ اس نے اسناد کے جو ابو داؤد سلیمان بن اشعث تک جاتا ہے بتایا کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے اسے عنبہ بن عبدالواحد القرشی نے اسے رحیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے اسے ہلال بن سراج بن مجاعہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا مجاعہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی "یارسول اللہ میرے بھائی کو بنو ذہل کی شاخ بنوسدوس نے قتل کر دیا ہے اس لئے مجھے اس کا خون بہا دیا جائے حضور اکرم نے فرمایا میں کافروں کا خون بہا نہیں دیا کرتا لیکن بہر حال میں تیری امداد کروں گا۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ دیا کہ بنو ذہل کے مال غنیمت سے جو خمس نکالا جائے، اس میں سے سو اونٹ مجاعہ کو دے دیئے جائیں۔

مجاعہ سے ان کے بیٹے سراج کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ان کی نسبت سلمی کی وجہ سے یہ ہے کہ ان کے دادا کا نام سلیم تھا۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۶۵۔ حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء

حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء۔ (اس کا نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا) ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کاہل نے روایت کی ہے یہ صحابی اور ان کا بھتیجا بشیر بن معاویہ حضور کے دربار میں حاضر ہوئے انہیں حضور اکرم نے سورۃ یٰسین، الحمد رب العالمین اور معوذات ثلاثہ پڑھائیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے کی جائے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۶۶۔ حضرت مجالدؓ والد ابی عثمہ

حضرت مجالدؓ۔ ابو عثمہ جہمی کے والد تھے۔ جہم کے تذکرے میں ہم ان کے بارے میں پھر لکھیں گے۔

۴۶۶۷۔ حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی

حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مجاشع کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ مجالد کی کنیت ابو معبد تھی بصرے میں سکونت تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کے اسلام لانے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ ابو عثمان ہندی نے روایت کی کہ جناب مجاشع انہیں حضور کی خدمت میں بیعت علی الہجرۃ کے لئے لے گئے تھے۔ لیکن آپ نے ان کی درخواست مسترد کر دی تھی اور بیعت علی الاسلام والجہاد منظور فرمائی تھی۔

ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ مجالد جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے لیکن جناب مجاشع کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، حالانکہ اس جنگ میں ان کا قتل یقینی امر ہے۔ ان دونوں بھائیوں سے ابو عثمان کی روایت میں کوئی استبعاد نہیں۔ کیونکہ دونوں اکٹھے حضور اکرم کے پاس آئے تھے اور بصرے میں دونوں کی قبریں قریب قریب ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴۔ حضرت مجدی الضمری

حضرت مجدی الضمری۔ یہ صحابی حضور اکرم کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہے۔ ابوالمفرج بن عطی بن مجدی ضمری نے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ ہم حضور کے ساتھ غزوۂ مریسیع اور غزوہ بنوالمصطلق میں شریک تھے۔ ان میں کچھ عورتیں بطور جنگی قیدی ہمارے ہاتھ آئیں۔ ہم نے گزارش کی، یارسول اللہ! کیا ہمیں عزل کی اجازت ہے کرلو اگر تمہاری مرضی ہے تو۔ خدا نے جو روح پیدا کی ہے وہ قیامت تک باقی رہے گی' تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کی کتابوں میں اسی طرح مذکورہ ہے لیکن میرے خیال میں غزوۂ مریسیع اور غزوۂ مصطلق کے درمیان واو بلکہ او ہے، کیونکہ ایک ہی غزوے کے دو نام ہیں اور راوی نے بربنائے شک دونوں نام لکھ دیے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۵۔ حضرت مجدی بن قیس الاشعری

حضرت مجدی بن قیس الاشعری۔ ان کا نسب ہم ان کے بھائی ابوموسیٰ کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کے ابوبرہم کے ترجمے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر پر غسانی کا یہ استدراک ہے۔

۴۶۔ حضرت مجذر بن زیاد

حضرت مجذر بن زیاد۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن زیاد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ خاندانی لحاظ سے بلی ہیں، اور وہ انصار کے حلیف تھے۔ یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں سوید بن صامت کو قتل کیا تھا اور جنگ بعاث کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ بعد میں مسلمان ہوگئے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔

ہمیں ابوالبختری بن ہشام بن خالد بن اسد بن عبدالعزی قرشی نے ابوجعفر سے اس نے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ اس سے یزید بن رومان نے اس نے عروہ بن زبیر سے، اس نے ابن شہاب' محمد بن یحییٰ بن حبان اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابوبکر وغیرہ سے غزوۂ بدر کے بارے میں بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر میدان جنگ میں تمہارا آمنا سامنا ابوالبختری سے ہوجائے تو اسے قتل نہ کرنا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ شخص مکے کے ان لوگوں میں سے تھا جس نے حضور کو قیام مکہ کے دوران میں نہ تو کوئی تکلیف دی اور نہ آپ کے بارے میں کبھی زبان درازی سے کام لیا۔ نیز یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا۔ جنہوں نے اس رسوائے زمانہ تحریر کو، جس کی وجہ سے بنو ہاشم کو تین برس شعب ابوطالب میں گزارنا پڑے تھے، متروک العمل بنانے میں حصہ لیا تھا۔ اتفاقاً ابوالبختری اور مجذر بن زیاد البلوی کی ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے کہا ابوالبختری رسول کریم نے تمہارے قتل سے منع فرمادیا ہے" اس نے پوچھا، میرے ساتھی (ردیف) کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا۔ جناب مجذر نے کہا اسے تو ہم امان نہیں دے سکتے۔ اس پر ابوالبختری نے کہا کیا میں یہ گوارا کرسکتا ہوں کہ مکے کی عورتیں کہیں کہ بختری نے اپنی جان بچالی اور رفیق کو مروا دیا چنانچہ دونوں مقابلے پر تیار ہوگئے۔ مقابلے میں ابوالبختری مارا گیا۔ جناب مجذر نے حضور کی خدمت میں سارا واقع بیان کیا کہ ابوالبختری نے خود مجھے مجبور کردیا کہ میں اس سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ وہ مارا گیا۔

جناب مجذر غزوۂ احد میں حارث بن سوید بن صامت کے ہاتھوں مارے گئے، حالانکہ قاتل نے بظاہر اسلام قبول کیا ہوا تھا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس تاک میں تھا کہ موقع پا کر مجذر کو قتل کر دے غزوۂ احد میں جب قریش نے مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حارث نے پیچھے سے وار کر کے مجذر کو قتل کر دیا اور بھاگ کر کے چلا گیا بعداز فتح مکہ اس نے پھر اسلام قبول کر لیا لیکن حضور اکرمؐ نے اسے مجذر کے قصاص میں قتل کرا دیا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس مقابلے کے دوران میں ابوالبختری یہ شعر پڑھتا رہا: ہر دوست اپنے دوست کی حفاظت کرتا ہے تا آنکہ مرجائے یا دوست کے بچاؤ کی کوئی سبیل نکالے۔

۴۶۷۱۔ حضرت مجزاۃؓ بن ثور

حضرت مجزاۃؓ بن ثور بن عفیر بن زہیر بن کعب بن عمرو بن سدوس السدوسی: حضرت عمر کے عہد خلافت میں قتل ہوئے۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن ثابت نہیں اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت کی ہے۔ یہ صاحب منجوف بن ثور کے بھائی تھے۔ انہوں نے ایرانیوں کے خلاف جنگ میں زبردست حصہ لیا۔ فتح تستر کے موقع پر ایک سوار ایرانی قتل ہوئے تھے۔ جب ہرمزان گرفتار ہوا اور حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو حضرت عمر نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ کسی نے کہا کہ میں نے اسے امان دی ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ میں اس شخص کو کیسے پناہ دے سکتا ہوں جس نے مجزاۃ بن ثور اور براء بن مالک کو قتل کیا ہے۔ ہرمزان مسلمان ہو گیا اور حضرت عمر سے جان بچالے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۷۲۔ حضرت مجزز المدلجی القائفؓ

حضرت مجزز المدلجی القائفؓ۔ ان کا پورا نسب، مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج الکنانی المدلجی ہے۔ انہیں مجزز اس لیے کہتے ہیں کہ وہ جب بھی جنگی قیدی بنائے گئے ماتھے کو زخمی کر لیا۔ ہمیں ابراہیم کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے بروایت ابوعیسیٰ ترمذی بتایا کہ ہمیں قتادہ نے اس نے لیث سے اس نے ابن شہاب سے اس نے عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ میرے یہاں تشریف لائے اور فرط مسرت سے آپ کا چہرہ مبارک تمتما رہا تھا۔ فرمایا عائشہ! دیکھ آج عجیب واقعہ پیش آیا آج مجزز نے اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ ان کے چہرے ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے کہنے لگا ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں اس کا اضافہ کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا آپ نے نہیں دیکھا کہ مجزز کا گزر زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر ہوا ان کے سر ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے اور کہنے لگا کہ ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابوعمر اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۳۔ حضرت مجمعؓ بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر بنی عمرو بن عوف: یہ مدنی تھے اور ان کا باپ ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مجمع نوجوان تھا جس نے رسول اللہؐ کے زمانے میں جمع قرآن کے کام میں حصہ لیا تھا مگر ان کا والد منافق تھا اور مجمع مسجد ضرار میں امامت کرتے تھے بعد میں حضور ﷺ نے اس کا مسجد کو جلوا دیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ب حضرت عمر خلیفہ ہوئے کسی نے خلیفہ سے درخواست کی کہ جناب مجمع کو مسجد میں امامت کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر نے انکار کر دیا کیونکہ وہ مسجد ضرار میں امامت کر چکے تھے۔ جناب مجمع نے قسم کھائی کہ انہیں اس قضیہ کی ہوا تک نہ لگی تھی۔ چنانچہ قبول کر لی گئی۔

روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن سوائے ایک آدھ سورت کے جمع کر رکھا تھا ہمیں ابوالفرج بن محمود نے اسے ابوعلی بن حسن بن احمد نے بتایا کہ جناب مجمع قرآن کی قرأت کرتے اور میں بیٹھا سنا کرتا۔

ہمیں احمد بن عبداللہ نے بتایا کہ ہم سے عبداللہ بن جعفر الجابری نے اور اسے محمد بن احمد بن مثنی نے اور اسے جعفر بن عون نے زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسے عامر نے بتایا کہ حضور اکرم کے زمانے میں چھ آدمیوں نے قرآن جمع کیا تھا اور وہ سب انصار تھے معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب، ابوالدرداء، اسعد بن عبید اور ابوزید۔ جب حضور اکرمؐ نے انتقال فرمایا تو جناب مجمع کی صرف ایک دو سورتیں رہ گئی تھیں۔

ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمان بن یزید بن جاریہ اور یعقوب بن مجمع اور عکرمہ بن سلمہ نے بتایا کہ اسے اسماعیل بن علی وغیرہ نے بتایا کہ انہیں قتیبہ نے اسے لیث نے اسے شہاب زہری نے، اسے عبداللہ بن ثعلبہ نے، اسے عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ نے اس نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت مسیح دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ابن جبل اور ابن عجلان نے زہری سے اس نے عبداللہ بن عبیداللہ سے روایت کی۔ نسائی کا قول ہے کہ لیث اور اس کے تابعین کی بات زیادہ درست ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۔ حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ۔ وہ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ ابن مندہ لکھتا ہے کہ میرے نزدیک دونوں مجمع ایک ہی آدمی ہیں۔ ان سے عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے ہمسائے کے مکان کی دیوار میں میخ گاڑنا چاہے تو اسے نہ روکا جائے۔ ابو عمر کہتا ہے کہ مجمع بن یزید بن جاریہ میرا بھتیجا ہے جسے حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور آپ سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ یہ حدیث یا تو عمر نے حضور اکرمؐ سے سنی یا حضرت ابوہریرہ نے امام بخاری کی رائے میں مجمع بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ کا بھائی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے والد سے، اس نے مکی بن ابراہیم سے اس نے عبدالملک بن جریج سے اس نے عمرو بن دینار سے بیان کیا کہ اسے ہشام بن یحیٰی نے بتایا کہ اس عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی کہ بنو مغیرہ کے دو بھائی، مجمع بن یزید بن جاریہ الانصاری سے ملے۔ انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی ہمسائے کی دیوار لکڑی ٹھونکنے لگے تو منع نہ کیا جائے اس پر اس نے کہا میرے بھائی! تم نے قسم کھا کر خود ہی اپنے خلاف فیصلہ دے دیا۔ اس لئے آپ اپنا ستون میری دیوار سے پرے ہٹا لیں۔ چنانچہ انہوں نے ستون ہٹا لیا۔ اور اس نے اپنی لکڑی ستون میں ٹھونک دی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

باب میم وحا

۴۶۷۵۔ حضرت محارب ؓ بن مزیدہ

حضرت محارب ؓ بن مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن حطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس العبدی: باپ بیٹا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا، یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۴۶۷۶۔ حضرت محتفز ؓ بن اوس المزنی

حضرت محتفز ؓ بن اوس المزنی۔ انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی اور ان کی اولاد نے ان سے روایت کی ہے۔ حاکم ابو احمد عسکری عبداللہ نے تاریخ خراسان میں اس کا ذکر کیا ہے۔ احمد بن حسین نیشاپوری نے اس کی روایت کی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۷۔ حضرت محجن ؓ بن ادرع الاسلمی

حضرت محجن ؓ بن ادرع الاسلمی۔ یہ صحابی اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے ہیں۔ قدیم الاسلام مسلمان ہیں۔ ابو احمد عسکری کے بقول وہ سلمی ہیں لیکن ایک روایت کے مطابق اسلمی ہیں۔ انہی کے بارے میں حضور اکرم نے ایک دفعہ فرمایا تھا ''تم تیر اندازی کرو اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی مسجد کی حدود بندی کی تھی۔ طویل عمر پائی تھی۔ ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء بن ابی رجاء نے روایت کی ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے ابوداؤد طیالسی سے اس نے ابوعوانہ سے اس نے ابو بشر سے اس نے عبداللہ بن شقیق سے اس نے رجاء جاہلی سے روایت کی کہ ایک دفعہ محجن نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد تک لے گیا۔ وہاں مسجد کے دروازے پر بریدہ اسلمی بیٹھا ہوا تھا اور مسجد میں سکبہ نامی ایک شخص طویل نماز پڑھ رہا تھا اور بریدہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔ بریدہ نے محجن سے مزاحاً کہا کیا تم ایسی نماز پڑھنا نہیں چاہتے محجن نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کہنے لگے ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد کو لے چلے وہاں ایک شخص رکوع و سجود میں مصروف تھا۔ حضور اکرم نے پوچھا یہ کون ہے۔ محجن نے بتایا یہ فلاں آدمی ہے اور انہوں نے اس کی تعریف و توصیف میں کافی مبالغہ کیا۔ حضور نے فرمایا: تم اس کی باتوں پر دھیان مت دو، ورنہ تمہیں تباہ کر دے گا۔ جب حضور حجرے کے پاس پہنچے تو ان کا ہاتھ چھوڑ دیا فرمایا دین کی بہترین صورت یہ ہے کہ اس کی آسانی کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے یعنی دین میں آسانی پیدا کی جائے۔ بعدہٗ جناب محجن بصرے سے مدینہ میں آ گئے اور امیر معاویہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۸۔ حضرت محجن ؓ بن ابی محجن الدیلی

حضرت محجن ؓ بن ابی محجن الدیلی۔ ان کا تعلق بنو دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے تھا۔ مدنی تھے اور کنیت ابو بسر تھی۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹے بسر نے روایت کی ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض بسر اور بعض بشر کہتے ہیں۔ یہ ثوری کا قول بن صالح مصری کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا بعض لوگوں نے ثوری کی طرح ابن ماکولا نے بسر بیان کیا۔

نے اپنے والد محجن سے روایت کی۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہمیں فتیان بن احمد بن محمد بن جوہری نے قعنبی نے مالک سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے بسر بن محجن سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز کے لیے اذان ہوئی۔ حضور اٹھے نماز ادا کی اور پھر واپس آ گئے۔ آپ نے جناب محجن سے پوچھا نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں گھر میں ادا کر آیا تھا۔ حضور نے فرمایا اگر پھر کبھی صورت پیش آئے تو نماز جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۔ حضرت مدوجؓ بن زید الہذی

حضرت مدوجؓ بن زید الہذی۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضور سے انہوں نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ کے دن اول از ہمہ مجھے طلب کیا جائے گا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۔ حضرت محرزؓ بن حارثہ

حضرت محرزؓ بن حارثہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف: انہیں عتاب بن اسید نے ایک بار مکے میں اپنا جانشین بنایا تھا۔ بعد حضرت عمر کے عہد خلافت میں پھر سے ایک دفعہ مکے کے حاکم بنائے گئے، پھر خلیفہ نے انہیں معزول کر کے قنفذ بن عمیر التیمی کی جگہ مقرر کر دیا۔ جناب محرز جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی

۴۔ حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی

حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔ ان کی حدیث کبیر بن زید نے ام ولد محرز سے اس نے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ خاموشی عالم کی زینت ہے۔ ان کی بیٹی نے اس سے روایت کی کہ میرے ابا اکثر کہا کرتے تھے۔ اللہ میں جھوٹوں کے زمانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ بیٹی نے پوچھا ابا وہ کیسا زمانہ ہوگا؟ باپ نے جواب دیا اس زمانے موت الم نشرح ہو چکا ہوگا۔ پھر ایک آدمی ان میں آ شریک ہوگا لیکن جب موضوع پر زیر بحث آئے گا تو وہ بھی اپنی ٹانگ اڑا ناہ میں شریک ہو جائے گا تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور بیان کیا ہے کہ ابو نعیم نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابن مندہ کو اس باب وہم ہوا ہے اور اس نے ان کی ولدیت ابن زہیر لکھی ہے۔ جعفر نے ابن زہیر اور ابن زہر کو دو مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ امام ی نے اپنی تاریخ میں محرز بن زہیر لکھا ایک روایت میں ابن زہر بھی ہے لیکن زہیر درست ہے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے ابن مندہ کی طرح زہیر لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۶۸۲۔ حضرت محرزؓ بن عامر

حضرت محرزؓ بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار خزرجی ونجاری انصاری: غزوۂ بدر میں موجود تھے لیکن جس دن حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کی طرف کوچ فرمانا تھا اس صبح کو وہ فوت ہو گئے۔ حضور نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جو فی الحقیقت شریکِ جنگ ہوئے تھے۔ یہ لاولد تھے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا نام ح اور ز سے لکھا ہے۔ دارقطنی کا خیال بھی یہی ہے۔ ابن ماکولا نے "محرز" لکھا ہے اور ان کو بنو عمرو بن عوف کے خاندان سے شمار کیا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ ابو جعفر نے یونس سے ان سے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے انصار سے بنو عدی بن نجار نے محرز بن عامر بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح سلمہ نے ابن اسحاق اور عبدالملک بن ہشام سے اس نے بکائی سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور روایت صحیح بھی ہو جب بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۶۸۳۔ حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ

حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ۔ یہ صاحب بنو حنیفہ کو (حضور اکرم کی وفات کے بعد جب ارتداد کی لہر اٹھی تھی) اسلام پر قائم رہنے اور ارتداد سے بچنے کی تاکید کرتے تھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں عمدہ عمدہ اشعار کہے ہیں۔

۴۶۸۴۔ حضرت محرز القصابؓ

حضرت محرز القصابؓ۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ موسیٰ بن اسماعیل سے، اس نے اسحاق بن عثمان سے، اس نے اپنی دادی ام موسیٰ سے سنا کہ ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے جانور ذبح کرنے کی اجازت صرف اسے دی جائے گی، جسے سورۂ فاتحہ آتی ہے اور سوائے جناب محرز کے اور کسی کو سورۂ فاتحہ نہیں آتی تھی۔ اس لئے یہ خدمت ان سے لی جاتی تھی۔ یہ بنو عدی کے آزاد کردہ غلام تھے اور زمانہ جاہلیت میں جنگی قیدی رہے تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۵۔ حضرت محرزؓ بن نضلہ

حضرت محرزؓ بن نضلہ بن عبداللہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی: ان کی کنیت ابو نضلہ تھی اور اخرم الاسدی کے عرف سے جانے جاتے۔ بنو عبدالشمس کے حلیف تھے اور بنو عبدالاشہل انہیں اپنا حلیف بتاتے تھے۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آرہے تھے اور بنو دودان بھی اسلام لا چکے تھے چنانچہ اس قبیلہ کے تمام مرد اور عورتیں ہجرت کر کے مدینہ میں آگئے اور انہی میں محرز بن نضلہ بھی تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شرکت کی اور غزوۂ ذی قرد میں بھی حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ انہیں مسعدہ بن حکم نے قتل کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۷ یا ۳۸ برس تھی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام محرز بن وہب لکھا ہے اور ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے۔ بنو عبدشمس کے حلیفوں میں سے تھے ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بدر کے شرکاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بنو عبدالشمس اور بنو اسد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...کے حلیفوں میں سے تھے۔ان کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۸۔حضرت محرزؓ

حضرت محرزؓ۔یہ غیر منسوب ہیں۔ابراہیم بن محمد بن ثابت جو بنو عبدالدار کا بھائی ہے اس نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ...ایک رات کو محرز میرے پاس آیا۔ہم نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی۔محرز پوچھنے لگا آپ کے پاس مسواک ہے۔ ...نے پوچھا تمہیں اس وقت مسواک کی ضرورت کیوں پیش آ گئی ہے۔اس نے کہا کہ رسول اکرمؐ کا یہ زندگی بھر معمول رہا ہے۔ ...مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۔حضرت محرش الکعبیؓ

حضرت محرش الکعبیؓ۔ابن ماکولا نے حرف اول پر پیش (ضمہ) اور حرف ثالث را کو مشدد کر کے کسرہ پڑھا ہے۔ابو عمر نے بہ کسر ...وسکون حا بیان کیا ہے۔علی بن مدینی آخر الذکر کو درست کہتا ہے۔ابو عمر نے اسماعیل بن امیہ سے اس نے مزاحم سے اس نے ...العزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے اس نے محرش الکعبی سے روایت کی کہ ایک رات کو حضور اکرمؐ جعرانہ سے نکلے اور پھر ...نے حدیث نقل کی۔ابن المدائنی کہتا ہے کہ مزاحم سے مراد مزاحم بن ابی مزاحم ہے اس سے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے ...اس سے مراد مزاحم بن زفر نہیں ہے۔

ابو حفص الفلاس کا بیان ہے کہ میں مکہ کے ایک شیخ کو جس کا نام سالم تھا ملا اور منیٰ تک اس سے ایک اونٹ کرائے پر لیا۔اس ...مجھ سے یہ حدیث سنانے کی خواہش کی کہنے لگا محرش بن عبداللہ میرا دادا تھا۔پھر اس وہ حدیث بیان کی اور نیز بتایا کہ کس طرح ...ور اکرمؐ ان کے پاس سے گزرے۔میں نے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی کہا مجھ سے میرے باپ اور اہل خانہ نے بیان

اکثر اہل حدیث نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے:محرش بن سوید بن عبداللہ بن مرہ الخزاعی الکعبی۔ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ...۔ان سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ایک دفعہ رسول اللہ اکرم نے جعرانہ سے عمرے کا ارادہ کیا۔پھر آپ دوسری ...کو مکہ میں پائے گئے۔گویا کہ آپ نے رات وہیں بسر کی تھی۔میں نے حضور کی پیٹھ دیکھی گویا چاندی کا ٹکڑا تھی۔ہم سے کئی ...یوں نے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کی اس نے بندار سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے ابن جریج سے اس نے مزاحم سے ...نے عبدالعزیز عبداللہ سے اس نے مکول سے اس نے محرش الکعبی سے یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہؐ ایک رات کو جعرانہ سے ...کرنے کے ارادے سے نکلے۔مکے میں تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا۔پھر راتوں رات وہاں سے روانہ ہو کر صبح کو ایسے وقت ...رانہ پہنچ گئے گویا آپ نے رات وہیں بسر کی تھی دوسرے دن آپ بوقت زوال وادی سرف سے روانہ ہو کر جامع الطریق تک ...ئے۔اسی وجہ سے لوگوں کو حضور اکرمؐ کے عمرے کا علم نہ ہو سکا۔ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۔حضرت محسنؓ بن علی

حضرت محسنؓ بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی:آپ جناب فاطمہ کے صاحبزادے تھے۔ہمیں ابو احمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبدالوہاب بن ابی منصور الامین نے ابوالفضل محمد بن ناصر سے، اس نے ابوطاہر بن ابی الصقر الانباری نے اس نے ابوالبرکات بن طیف القراء سے اس نے حسن بن رشیق سے اس نے ابوالبشر الدولابی سے اس نے محمد بن عوف الطائی سے اس نے ابونعیم اور عبداللہ بن موسیٰ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے اسرائیل نے اس سے ابواسحاق نے اس سے ہانی بن ہانی نے اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب امام حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا۔ حضور تشریف لائے فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ پوچھا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا حرب فرمایا: نہیں یہ حسن ہے۔ یہی صورت جناب حسین کی پیدائش کے وقت پیش آئی۔ میں نے نام حرب بتایا تو آپ نے حسین تجویز کیا۔ تیسری دفعہ محسن پیدا ہوئے تو میں نے حرب ہی نام رکھا تھا۔ حضور نے محسن رکھ دیا۔ پھر فرمایا میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون کے بچوں کے نام پر شبر، شبیر، اور مبشر رکھ دیئے ہیں۔ کئی راویوں نے ابو اسحاق سے اس طرح نقل کیا ہے۔ سالم بن ابی الجعدہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے، لیکن محسن کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح ابو الخلیل نے سلمان سے ذکر کیا ہے۔ محسن بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۹۔ حضرت محصن الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت محصن الانصاری رضی اللہ عنہ۔ یہ جعفر کا قول ہے اور اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی شمیلۃ الانصاری سے جو اہل قبا سے تھا' اس نے سلمہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص صبح کو اپنی جماعت میں امن وامان میں بیدار ہو اور اس کا جسم بہ خیر وعافیت ہو اور اس دن کے کھانے کا معقول بندوبست ہو یوں سمجھے گویا تمام دنیا اسے عطا کر دی گئی ہے جعفر نے اسی طرح روایت کی ہے اور اس کا ترجمہ بیان کیا ہے۔ راویوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ سلمہ بن عبداللہ محصن نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کئی راویوں نے اس روایت کو مروان سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ہم اس کا ذکر عبیداللہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً بن ابی عاصم سے اس نے کثیر بن عبید اللہ الحذاء سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمان بن شمیلۃ الانصاری سے اس نے سلمہ بن عبیداللہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مندرجہ بالا روایت کے مطابق حدیث ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۰۔ حضرت محصن رضی اللہ عنہ بن وحوح الانصاری الاوسی

حضرت محصن رضی اللہ عنہ بن وحوح الانصاری الاوسی۔ یہ صاحب اپنے بھائی حصین کے ساتھ قادسیہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کریں گے دونوں بھائی لاولد مرے۔ ابن الکلبی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۶۹۱۔ حضرت محلم رضی اللہ عنہ بن جثامہ

حضرت محلم رضی اللہ عنہ بن جثامہ۔ ان کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبداللہ بن یعمر الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ الکنانی اللیثی ہے۔ ان کے بھائی کا نام صعب بن جثامہ تھا۔ ہمیں عبداللہ نے یونس سے اس نے اس نے ابن اسحاق سے، اس نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے اس نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ہمیں رسول اکرمؐ نے چشمہ اضم کی طرف روانہ فرمایا۔ میرے ساتھ ابوقتادہ اور محلم بن جثامہ کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم وادی میں داخل ہوئے تو ہمارے پاس سے شتر سوار عامر بن اضبط الاشجعی گزرا اور ہمیں مسلمانوں کی طرح السلام علیکم کہا۔ ہم گئے لیکن محلم بن جثامہ نے اسے قتل کر کے اس کے اونٹ اور ساز وسامان پر قبضہ کرلیا۔ کیونکہ ان میں سے پہلے سے عداوت رہی تھی۔ واپسی پر ہم نے حضور اکرمؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ یاایھا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا (اے ایمان والوں جب تم اللہ کی راہ میں چلو پھر تو سوچ سمجھ سے کام لو، اور جو شخص تمہیں سلام کہے اسے یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو) طبری لکھتا ہے کہ محلم بن جثامہ نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی اور جب اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اسے باہر اگل دیا۔ پھر لاش کو دو پہاڑیوں کے درمیان گرا کر اوپر پتھر ڈال دیے گئے۔ حضور نے فرمایا معمولاً تو زمین برے سے برے آدمی کو بھی اندر سمو لیتی ہے لیکن اس شخص نے (بد نیتی سے) ایک مسلمان کو قتل کیا تھا چنانچہ اللہ نے اپنا ناپسندیدگی کا اظہار بایں انداز فرمایا۔

ابو عمر لکھتا ہے کہ یہ شخص محلم بن جثامہ نہیں تھا کیونکہ وہ تو آخری عمر میں حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور ابن الزبیر کے عہد میں فوت ہوئے۔ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں علماء میں بڑا اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے یہ مقداد کے بارے میں نازل ہوئی کوئی کہتا ہے اسامہ کے بارے میں بعض کی رائے میں اس سے مراد غالب اللیثی ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس کا نزول ایک دستہ کے بارے میں ہوا تھا۔ مگر ان اقوال کے قاتلوں کا نام کسی نے نہیں بتایا۔ بعض نے اور اور بھی کئی لوگوں کے نام لئے ہیں اور قتل کو قتل خطا لکھا ہے ہم مکیتل کے ترجمے میں پھر محلم کا ذکر کریں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۔ حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب

حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب۔ ہم ان کا نسب ان کے والد ابو معاذ کے ترجمے بیان کر آئے ہیں۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے اپنے والد اور حضرت عمرؓ سے روایت کی۔ خود ان سے حضرمی بن لاحق اور بشیر بن سعید نے روایت کی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۔ حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح

حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی: انہیں صحابہ میں شمار کیا گیا ہے عبدان کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اس شخص کا نام محمد رکھا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ صاحب ان لوگوں میں سے نہیں جن کا محمد بن عدی کی حدیث میں ذکر ہے کہ جب لوگوں کے کانوں میں یہ بات پڑی کہ عنقریب جس نبی کا ظہور متوقع ہے ان کا نام نامی محمد ہوگا تو لوگوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھنا شروع کر دیا۔ ان میں محمد بن سفیان بن مجاشع، محمد بن احیحہ، محمد بن حمران بن مالک جعفی، محمد بن خزاعی بن علقمہ، بن محارب بن مرہ بن فالج محمد بن عدی بن ربیعہ بن جشم بن شامل ہیں۔ اس کی تخریج ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کی ہے۔

لیکن مجھے اس پر یہ اعتراض ہے کہ یہ سب لوگ حضور اکرمؐ سے بہ حیثیت زمانہ سابق ہیں۔ انہیں اس نام کا کیسے علم ہو گیا تھا۔ احیحہ بن جلاح نے عبدالمطلب کی ماں سے نکاح کیا تھا اور اس خاتون کا نام سلمیٰ بنت عمرو تھا۔ پس جو شخص والدہ عبدالمطلب کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شوہر ہوا اور پھر عبدالمطلب نے لمبی عمر پائی تھی۔ اس کا بیٹا حضور اکرمؐ کا معاصر کیسے ہو سکتا ہے۔ مزید براں ابن مندہ اور ابونعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ حضور اکرمؐ کے اصحاب میں شامل تھے اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ اس نے منذر اور عقبہ کا ذکر نہ کر کے غلطی کی ہے۔

۴۶۹۴۔ حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری

حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری۔ بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا اور ان کے والد کو حضور کی صحبت میسر آئی۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے محمد بن اسلم بن بجرۃ الانصاری سے جو بنو حارث بن خزرج کا بھائی تھا اور کافی بوڑھا ہو چکا تھا روایت کی کہ وہ جب بھی شہر میں آتا اور بازار میں خرید و فروخت کر چکتا اور واپس گھر کو لوٹتا اور چادر اتار کر رکھتا تو اسے یاد آ جاتا کہ اس نے مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا نہیں کی، تو اسے اس فروگزاشت پر افسوس ہوتا، کیونکہ رسول حضورؐ نے فرمایا تھا جو شخص اس شہر (مدینہ) میں وارد ہو، اسے چاہئے کہ میری مسجد میں دو رکعت ادا کرے۔ چنانچہ وہ پھر گھر سے لوٹ کر مدینۃ النبی میں آتا۔ دو رکعت نماز ادا کرتا اور واپس چلا جاتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ محمد بن اسلم کی حدیث مرسل ہے۔ اس نے نہ تو حدیث نقل کی اور نہ نسب ہی بیان کیا۔ اس لئے پتہ نہیں چلا کہ یہ وہی آدمی ہے یا کوئی اور۔

۴۶۹۵۔ حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ

حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ۔ محمد بن ابی حمید نے محمد بن المنکدر سے اس نے محمد بن اسماعیل انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ اسے اسماعیل بن ثابت بن قیس بن شماس نے دیکھا۔ ابونعیم کا قول ہے کہ یہ خیال غلط ہے کیونکہ اسماعیل کا ثابت کی اولاد ہونا ثابت نہیں ہے۔ بلکہ اصل میں محمد بن ثابت ہے اور اسماعیل اور یوسف اس کے بیٹے تھے اور ابونعیم نے محمد بن ابی حمید سے اس نے اسماعیل انصاری سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے سنا ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی یارسول اللہ! مجھے مختصری نصیحت فرمایئے۔ حضور نے فرمایا جو کچھ لوگوں کے پاس دیکھے اس سے اپنی توقعات منقطع کر لے اور طمع کو پاس بھی نہ آنے دے۔ کیونکہ یہ دائمی فقر ہے۔ یہ قول ابونعیم اس اسماعیل سے مراد اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس ہے۔ بعض راویوں کو اس روایت میں اشتباہ پڑ گیا ہے، چنانچہ انہوں نے محمد بن حمید اور محمد بن اسماعیل کے درمیان محمد بن المنکدر کا اضافہ کر دیا ہے اور اس میں عجیب بات یہ ہے کہ ابن مندہ نے اپنے ترجمہ کی بنیاد ان لوگوں پر رکھی جن کا نام محمد تھا اور تخریج حدیث کرتے وقت روایت بایں انداز بیان کی ہے: محمد بن اسماعیل نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادے سے روایت کی اگر یہ روایت صحیح ہے تو ترجمہ میں محمد بن اسماعیل کا ذکر غلط ہے۔ اگر وہ اسماعیل بن محمد عن ابیہ کہتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۔حضرت محمد بن اسودؓ بن خلف

رت محمد بن اسودؓ بن خلف بن اسعد بن بیاضہ بن سبیع بن خلف بن جشمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعۃ الخزاعی اور وہ طلحہ
بن عبداللہ بن خلف کا عم زاد تھا۔ اس کا نسب شباب العصفری بن خیاط نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی کہ
کے کوہان پر شیطان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہی روایت کی ہے۔

۔حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی

رت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ حضورؐ کے عہد میں پیدا
ئے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان سے ابو منصور بن مکارم بن سعد المودب نے ابوزکریا بن ایاس الازدی سے روایت
ے محمد بن احمد بن ابوالمثنی نے ان سے سعید بن سلیمان نے، ان سے خالد بن عبداللہ نے ان سے حصین نے ان سے عمرو
نے ان سے محمد بن اشعث نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور نے ایک دفعہ یہود کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ قوم ہم
کے بارے میں حسد کرتی ہے، اسی طرح در بارۂ قبلہ بھی۔ ہم نے ان دونوں چیزوں کو پالیا اور یہ بد بخت نہ پا سکے۔
بیر بن بکار نے محمد بن حسن سے روایت کی کہ ایسے لوگ جن کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی، وہ حسب ذیل تھے محمد بن طلحہ، محمد
بن اشعث اور محمد بن سعد آخر الذکر کو ابن زبیر نے موصل کا امیر مقرر کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی
نعیم کا خیال ہے کہ حضور اکرم سے ان کی صحبت ثابت نہیں ہے۔

۔حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری

رت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری۔ اور ایک روایت میں ان کا نام محمد بن فضالہ بن انس ہے ان کے والد اور دادا
حضور اکرم کی صحبت میسر آئی ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ الظفری نے اپنے دادے یونس بن محمد سے
اپنے باپ محمد بن انس سے روایت کی کہ میں ابھی چند ہفتوں کا تھا کہ حضور ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے آپ کے
لایا گیا۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ نیز فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر رکھ دو، لیکن کنیت نہ
نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور کے ساتھ حج کیا تھا۔
عمرو بن ابی فروہ نے اپنے اہل خانہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے روایت کی کہ انس بن فضالہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔
بن انس اٹھا کر حضور اکرم کے سامنے لائے۔ چنانچہ حضور نے عذق کا نیلہ انہیں بخش دیا جسے نہ ہبہ کیا جا سکتا اور نہ بیچا جا سکتا
عیل بن سلیمان نے، یونس بن محمد بن فضالہ سے روایت کی کہ خود رسول اللہؐ ان کے یہاں تشریف لائے تھے۔ تینوں نے
تخریج کی ہے۔
نعیم نے یہ ترجمہ محمد بن فضالہ کے لئے مخصوص کیا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابوعمر نے محمد بن انس بن فضالہ کے لئے اور دونوں
یں۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۶۹۹۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ ایک روایت میں الدوسی ہے: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اوران کا ذکر حضرت انس کی حدیث میں ہے۔ حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول کریم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ اس وقت آپ کے پاس انصار کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جس کا نام محمد تھا حضور اکرم نے فرمایا اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آ جائے گی[1] اس حدیث کو حماد بن زید نے معبد بن ہلال سے اور اس نے حضرت انس سے روایت کی لیکن انہوں نے لڑکے کا نام نہیں لیا روایت ہے کہ اس کا نام سعد تھا۔ اسی روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی لیکن لڑکے کا نام نہیں لیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۰۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی کہ میں حج کو گیا اور ایک ایسے علاقے میں جا نکلا جہاں دو بھائی جن میں ایک کا نام محمد تھا، بیٹھے ہوئے تھے اور وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کر کے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے، لیکن ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اس لئے استدراک کی کوئی ضرورت نہیں۔

۴۷۰۱۔ حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ

حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ۔ ہم اس کے نسب کا ذکر اس کے والد کے تذکرے میں کر آئے ہیں۔ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر تھی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے، لیکن صحابیت کا انتساب درست نہیں۔

۴۷۰۲۔ حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ

حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ۔ بنو عتوارہ سے بھی تعلق تھا۔ ان کا نام جاہلیت ہی میں محمد رکھا گیا تھا، اسی طرح محمد بن سفیان کا بھی جیسا کہ ہم محمد بن احیحہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۰۳۔ حضرت محمد بن ابی برزہؓ

حضرت محمد بن ابی برزہؓ۔ ابراہیم بن سعد نے عبداللہ بن عامر سے اس نے ایک آدمی سے جس کا نام محمد بن ابی برزہ تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد نے عبداللہ سے اس نے محمد بن برزہ سے سنا یہ سند صحیح تر ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

---

[1] حیرت ہے کہ ابن اثیر نے اسے حدیث کیسے جانا۔ اسے کون حضورؐ سے منسوب کر سکتا ہے۔ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ

حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ۔ ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو چاہتا ہے تو اس کا مال مکانوں کی تعمیر میں صرف کرا دیتا ہے۔

وہ صاحب ہیں جنہوں نے اس وقت جب حضرت خالد بن ولید نے حیرہ کو فتح کیا خریم بن اوس الطائی کے حق میں شہادت حضور اکرم نے خریم کو شیماء بنت نفیلہ عطا کی تھی جو خریم کو دے دی گئی۔ ہم اس واقعہ کو خریم کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں گواہ محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر تھے۔ ایک اور روایت کے مطابق گواہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے۔ تینوں نے اس کی کی ہے۔

حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ

حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے ترجمے میں کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے میں پیدا ہوئے جب حضور کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور انہیں کھجور کی گھٹی دی۔ انہوں نے مدینے ہی ت رکھی اور یزید بن معاویہ کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کر دیے گئے۔

اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد ثابت بن قیس نے اس کی ماں جمیلہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس وقت محمد اس کے پیٹ میں تھا۔ جب وضع حمل ہوا تو جمیلہ نے قسم کھائی کہ وہ ہرگز اسے دودھ ئے گی۔ اس پر ثابت بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر حضور اکرم کی خدمت میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے فرمایا: ے قریب لاؤ۔ چنانچہ میں بچے کو حضور کے قریب لے گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم نے بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن کا نام رکھا اور کھجور کی گھٹی دی فرمایا: اسے لے جاؤ اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت محمد بن جد بن قیسؓ

حضرت محمد بن جد بن قیسؓ۔ بقول ابن قداح فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ

حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی

حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ

حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ۔ یہ صاحب حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے تھے۔ ان کی پیدائش حضور اکرمؐ کے زمانے ہوئی۔ وہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور جب مدینے میں آئے تو بچے تھے۔ جب حضور کو جنگ موتہ کے نتیجے میں حضرت جعفر کی ت کی خبر ملی تو آپ ان کے گھر تشریف لائے، فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو میرے پاس لاؤ چنانچہ عبداللہ، محمد اور عون کو اٹھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ۓ اور حضور نے انہیں اپنی رانوں پر بٹھالیا۔ دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا ولی ہوں۔ نیز فرمایا کہ محمد شکل وشباہت میں اپنے چچا ابوطالب سے ملتا جلتا ہے۔ یہ وہی محمد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی صاحبزادی ام کلثوم سے، حضرت عمر کی شہادت کے بعد نکاح کر لیا تھا۔ بقول واقدی جناب محمد کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ ایک روایت کے مطابق وہ بمقام تستر شہید ہوئے تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۹۔ حضرت محمد بن ابی جہمؓ

حضرت محمد بن ابی جہمؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی القرشی العدوی رسول اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور ایام حرہ میں بہ مقام مدینہ ۹۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابونعیم لکھتا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اسے ابوعلی نے اسے ابونعیم نے اسے محمد بن احمد بن حسین نے اسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اسے احمد بن عیسیٰ نے اسے عبداللہ بن وہب نے اسے ابن لہیعہ نے خالد بن یزید سے اس نے سعید بن ابی ہلال سے اس نے محمد بن ابی الجہم سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو اونٹ چرانے کے لئے ملازم رکھا۔ اتفاقاً ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا اس نے دیکھا کہ اس نے اپنی شرمگاہ کو ننگا کیا ہوا تھا، حضور کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ جس شخص کو علی الاعلان خدا سے شرم نہیں آتی وہ اس سے علیحدگی میں کیونکر شرمائے گا اس لئے اس کی مزدوری ادا کر کے اسے فارغ کردو۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اقوال صحابہ میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن میں اسے درست نہیں سمجھتا۔

اس کی ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۱۰۔ حضرت محمد بن حاطبؓ

حضرت محمد بن حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح القرشی الجمحی۔ یہ صاحب حبشہ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ کا نام ام جمیل فاطمہ بنت مجلل یا جویریہ تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق اسماء بنت مجلل بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ نام تھا۔ بیوی نے اپنے شوہر حاطب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں محمد اور حارث اس کے دولڑکے پیدا ہوئے۔ محمد کی کنیت ابوالقاسم یا ابوابراہیم تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام بعد از بعثت محمد رکھا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب اس کے باپ نے حبشہ کو ہجرت کی تو محمد چھوٹے سے لڑکے تھے۔

ہمیں ابویاسر نے بہ سند خود عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابراہیم بن ابوالعباس سے اور یونس بن محمد سے سنا انہوں نے عبدالرحمان بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب نے اپنی ماں کی زبانی بیان کیا کہ میں تجھے لئے حبشہ سے چلی اور مدینہ سے ایک آدھ دن کی مسافت کے فاصلے پر پڑاؤ کیا۔ میں نے تیرے لئے کھانے کو کچھ پکانا چاہا لیکن لکڑیاں ختم ہوگئیں اور میں ان کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ جب ہانڈی پک چکی اور میں نے اٹھائی تو تمہارے بازو پر گر پڑی مدینے پہنچی تو تجھے رسول اکرم کے پاس لے گئی۔ میں نے کہا! یارسول اللہ! یہ محمد بن حاطب ہے اور یہ پہلا بچہ ہے جو آپؐ کا ہم نام ہے۔ حضور نے تمہارے منہ میں آب دہن ڈالا اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر تمہارے لئے دعا فرمائی۔ پھر حضور نے اپنا لعاب دہن تمہارے ہاتھوں پر لگایا۔ حسب ذیل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما اے انسانوں
بیماری کو دور فرما تو شفا بخش کہ تو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔ میں
حضور کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ تیرا ہاتھ بالکل تندرست ہو گیا۔
مصعب کہتے ہیں کہ محمد بن حاطب کو اسماء بنت عمیس نے اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں اس تعلق
سے عمر بھر ساتھ رہے۔ ان سے ابو بلج، سماک بن حرب اور ابو عوان الحجمی نے روایت کی ہے۔
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے ابو بلج سے انہوں
بن حاطب سے بیان کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دف کی آواز حلال اور حرام میں مابہ الامتیاز ہے۔
ہشام بن کلبی نے بتایا کہ محمد بن حاطب حضرت علی کے ساتھ جمل، صفین اور نہروان کی جنگوں میں موجود رہے۔ ان کی وفات
ابو عمر عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں مکہ میں ۷۴ھ میں واقع ہوئی۔ ایک روایت میں کوفہ کا ذکر ہے۔ ابو نعیم کہتا ہے
انہوں نے کوفہ میں ۸۶ھ میں وفات پائی۔ ایک اور روایت کی رو سے ۷۴ھ میں کے میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج
کی ہے۔

۴۷۔ حضرت محمد بن حبیب المصریؓ

حضرت محمد بن حبیب المصریؓ۔ ایک روایت میں نصری آیا ہے، لیکن مصری درست ہے۔ ہمیں یحییٰ بن مسعود نے اذنا بہ سند
ابن ابی عاصم سے اسے حوطی نے انہیں ابوالمغیرہ نے انہیں ولید بن سلیمان ابی سائب نے انہیں بسر بن عبیداللہ نے بن محریز
سے عبیداللہ بن سعدی نے اسے محمد بن حبیب نے بتایا حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تک کفار مارے جاتے رہیں گے یا جب تک
ان سے جنگیں ہوتی رہیں گی، ہجرت ختم نہیں ہوگی۔
اور حسان بن ضمری نے ابن سعدی سے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ ابن مندہ کہتا ہے کہ یہ اسناد درست ہے۔
محمد بن حبیب نہ تو شامیوں میں تھا نہ مصریوں میں، سوائے اس محمد بن حبیب کے جو ابو رزین العقیلی سے روایت کرتا ہے۔
واللہ اعلم تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۸۔ حضرت محمد بن ابی حدردؓ

حضرت محمد بن ابی حدردؓ۔ بقول ابن مندہ ان کی روایت کردہ حدیث میں اختلاف ہے اور حضور اکرم سے ان کی رفاقت ثابت
اور ہم ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں۔ محمد بن اسماعیل نیشاپوری نے ان کے والد سے اس نے عبید بن
سے اس نے عبیداللہ بن عمرو سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن ابی حدرد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت
اپنی شادی کے سلسلے میں طلب امداد کے لئے حاضر ہوئے، حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا
اور ہم نے فرمایا اگر تم اسے بطحان سے اٹھالاتے جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ ثوری عبدالوہاب اور ابو ضمرہ نے یحییٰ سے روایت
ہے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم نے ابو حدرد سے روایت کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جعفر بن عبداللہ بن اسلم نے ابوحدرد سے روایت کی کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر دو سو درہم مقرر کیا۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں طلب مدد کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اس کا مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا دو سو درہم۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تم اسے کسی وادی سے پکڑتے، جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ بعد، ابی حدرد کے غزوۂ غابہ کا ذکر کیا۔ یہی اسناد درست ہے اور وہ روایت جو محمد بن ابی حدرد سے مروی ہے غلط ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۳۔ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ

حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی ہاشمی: ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضور اکرم کے زمانے میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامریہ تھیں۔ یہ صاحب معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں کے بیٹے تھے۔ جب ان کے والد ابوحذیفہ قتل ہو گئے تو حضرت عثمان نے محمد کو اپنی کفالت میں لے لیا جب وہ جوان ہوئے تو مصر چلے گئے۔

سوءِ اتفاق سے یہ نوجوان حضرت عثمان کا بدترین معاند ثابت ہوا۔ یہ شخص ان لوگوں میں پیش پیش تھا جو محاصرے کے بعد خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔ محمد بھاگ کر خلیل کو چلا گیا جو لبنان کا ایک پہاڑ ہے وہاں وہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

حاجی خلیفہ لکھتا ہے کہ محمد کو حضرت علی نے حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر اسے معزول کر کے قیس بن سعد بن عبادہ کو حکومت دی تھی۔ پھر اسے بھی معزول کر دیا گیا۔ لیکن صحیح امر یہ ہے کہ جب حضرت عثمان قتل ہوئے تو ان دنوں محمد مصر میں تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مصریوں کو حضرت عثمان کے خلاف اتنا اکسایا کہ وہ لوگ خلیفہ کے خلاف مدینے کی طرف چلے پڑے۔

جن دنوں یہ لوگ مدینے پر چڑھ دوڑے ان دنوں حاکم مصراز جانب حضرت عثمان عبداللہ بن سعد تھا۔ وہ بھی وہاں سے چلا گیا اور اپنی جگہ ایک خلیفہ مقرر کرتا گیا۔ اس پر محمد نے والیٔ مصر پر جسے عبداللہ اپنا جانشین بنا گیا تھا حملہ کر کے اسے نکال دیا اور خود حاکم بن بیٹھا۔ جب حضرت عثمان شہید ہو گئے تو حضرت علی نے قیس بن سعد کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کو معزول کر دیا۔

جب امیر معاویہ خلیفہ بنے تو محمد کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جہاں سے وہ بھاگ نکلا لیکن امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام رشدین نے پکڑ کر قتل کر دیا اور یوں ابوحذیفہ اور عتبہ کے بیٹے ولید کی اولاد کے بغیر باقی لوگ ختم ہو گئے۔ ولید کے خاندان کے کچھ لوگ شام میں موجود ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۴۔ حضرت محمد بن حزمؓ

حضرت محمد بن حزمؓ۔ یہ انصاری تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ستر امتیں پیش ہوں گی۔ ہم ان سب سے زیادہ معزز اور باوقار ہوں گے۔ ابونعیم لکھتا ہے کہ ابوالعباس ہروی نے اس صحابی کا ذکر ان لوگوں کے ذکر کے ساتھ کیا ہے جن کا نام محمد تھا۔ محمد بن حزم سے قتادہ نے جو تابعی ہیں روایت کی۔ جس صحابی کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔حضرت محمد بن خطابؓ

حضرت محمد بن خطابؓ بن حارث بن معمر جحی ۔ یہ صحابی محمد بن حاطب کے عم زاد تھے۔ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی ۔ بقول ابو ...پنے عم زاد سے عمر میں بڑے تھے۔ اگر یہ درست ہے تو بلا شبہ وہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام محمد رکھا گیا اور حبشہ سے لائے گئے ...عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۔حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ

حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ ۔ علی بن سعید العسکری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن اسحاق نے محمد بن یحییٰ ...ن سے اس نے اعرج سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن الغفاری سے روایت کی کہ میں ایک سفر میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ ...نے دل میں خیال کیا کہ میں حضور اکرم کی نماز بہ نظر غائر ملاحظہ کروں گا چنانچہ آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی حضور نے ...پالان زمین پر بچھایا۔ اپنی بعض چھوٹی موٹی اشیاء احتیاط سے باندھیں۔ پھر رات کے چند گھنٹوں کے لیے سو گئے۔ تھوڑی ...آپ جاگ اٹھے۔ انگڑائی لی اور آسمان کو دیکھ کر آل عمران کی (ان فی خلق السموات) پانچ آیات تلاوت فرمائیں۔ ...ک لے کر دانت صاف کئے اور چار رکعت نماز ادا کی۔ اس طریقے سے کہ رکوع سجود اور قیام کم و بیش برابر تھے۔ پھر بیٹھ گئے ...سمان کو دیکھ کر پھر مذکورہ بالا آیات تین مرتبہ تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور وتر کی نماز ادا کی۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی۔ پھر ...اللہ تعالیٰ بادل کو اٹھاتا ہے۔ پھر وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے۔

اس کی روایت یحییٰ الحمانی نے محمد بن خالد سے اور ہیثم بن حمید نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے والد سے بیان کی۔ اس ...بیان کیا کہ ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجد نبوی میں بنو غفار کے ایک بزرگ سردار سے ہمیں شرف ...ت ہوا۔ اس نے ہمیں حدیث سنائی۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۔حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ

حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ ۔ ان کی حدیث خصیف الجزری نے بیان کیا ہے، اس کی تخریج ابو عمر نے کی ہے۔

۴۷۔حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ

حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ ۔ بقول امام بخاری حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عمار بن یاسر سے ...ت کی ان سے محمد بن کعب القرظی نے روایت کی۔

یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن محمد بن خثیم سے اس نے محمد بن کعب القرظی سے اس نے محمد بن خثیم بن ...سے اس نے عمار بن یاسر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حدیث بیان کی اور اس کو محمد بن سلمہ و بکر الاسواری نے محمد ...سحاق سے اس نے محمد بن یزید بن خثیم سے روایت کی کہ محمد بن کعب نے اسے بتایا کہ تمہارے والد یزید بن خثیم نے یہ حدیث ...کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۷۱۹۔ حضرت محمد الدوسیؓ

حضرت محمد الدوسیؓ۔ بعض لوگ انہیں سعد الدوسی بھی کہتے ہیں حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہؐ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا ان کا ذکر محمد انصاری کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۰۔ حضرت محمد بن رافعؓ

حضرت محمد بن رافعؓ۔ عبدان نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن اس کی صحابیت کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ ہاں البتہ بعض محدثین نے انہیں صحابی گردانا ہے اور ان سے وہ حدیث منسوب کی ہے جو اسرائیل میں ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے اس نے اسحاق بن حکم سے اس نے محمد بن رافع سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک آدمی کو ایسی قوم کی طرف بھیجا جن کی کھجوروں میں پھل نہیں لگتا تھا۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۱۔ حضرت محمدؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی

حضرت محمد بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشمؓ۔ ان کی کنیت ابو حمزہ تھی اور عبدالمطلب بن ربیعہ کے بھائی تھے۔ روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا تھا۔ لیکن نہ اس کا کوئی ثبوت ملا ہے اور نہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی روایت بیان کی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۲۔ حضرت محمد بن رکانہؓ

حضرت محمد بن رکانہؓ۔ ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۳۔ حضرت محمدؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت محمدؓ۔ حضور اکرمؐ کے مولی تھے۔ ان کا اصلی نام ماناہیہ تھا۔ آپ نے محمد رکھ دیا۔ حاکم ابو عبداللہ نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ترک وطن کر کے خراسان آ گئے تھے۔ عبداللہ بن محمد بن مقاتل بن محمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن محمد نے جو حضور اکرم کے مولی تھے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ مقاتل بن محمد بن موسیٰ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ محمد کا نام ماناہیہ تھا اور وہ ایک مجوسی تاجر تھا۔ انہوں نے حضور کا نام نامی سنا اور مرو سے بہ غرض تجارت روانہ ہوئے اور مدینہ میں آئے۔ اسلام لے آئے اور حضور اکرم نے ان کا نام محمد رکھا اور اپنا مولی (دوست، مقرب) قرار دیا۔ بعد از قبول اسلام وہ واپس چلے گئے ان کا مکان جامع مسجد کے آمنے سامنے تھا۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۴۔ حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ

حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً بتایا کہ اسے حسن بن احمد نے اسے احمد بن عبداللہ نے اسے ابو علی محمد بن احمد بن حسین نے اسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اسے اس کے باپ نے اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ر نے اسے شعبہ نے اس نے ابوعمران الجونی سے اس نے محمد بن زہیر بن ابی جبل سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا رات کو چھت پر ننگا سوئے مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ اسی طرح جو شخص طوفانی سمندر میں سفر کرے میں اس کے بھی کوئی ذمہ داری نہیں لوں گا۔

م لکھتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر نہیں ہوئی۔ اور ابوعمران الجونی کو کئی صحابہ سے ملاقات ا۔ انہیں خضارمہ گروہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ ابن مندہ کہتا ہے کہ محمد بن زہیر مرسل ہے۔ یعنی انہیں حضور اکرم کی صحبت ں ہوئی۔ ان سے وہیب بن ورد نے روایت کی اور شعبہ نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے محمد بن زہیر بن ابی زہیر سے ت کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۔ حضرت محمد بن زید الانصاریؓ

رت محمد بن زید الانصاریؓ۔ ان سے ابوحاتم الرازی نے تخریج کی عمرو بن قیس نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے عطا سے اس ن زید سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں شکار کا گوشت لایا گیا۔ آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں م باندھا ہوا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۔ حضرت محمد بن سعد المجحولؓ

رت محمد بن سعد المجحولؓ۔ ان سے خالد بن ابی خالد نے روایت کی ہے۔ قاضی ابواحمد نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ ان ے میں گفتگو کرتے ہوئے انہیں مرسل قرار دیا ہے۔ خالد بن خالد نے روایت کی کہ میں نے سلعہ میں محمد بن سعد سے ن۔ انہوں نے کہا میرے قریب آؤ تا کہ میں چھوؤں۔ کیونکہ حضور اکرم نے فرمایا چھونے میں برکت ہے۔ یہ حدیث محمد بن کے نام سے مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

م۔ حضرت محمد بن سفیانؓ

رت محمد بن سفیانؓ بن مجاشع بن دارم التمیمی دارمی: ان کا ذکر محمد بن عدی بن ربیعہ اور محمد بن احیحہ بن جلاح وغیرہ کی حدیث ر ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم کہتا ہے کہ انہی ناموں کے بارے میں مجھ سے احمد بن اسحاق نے کہا کہ ہم سے سلیمان ہروی نے کتاب الدلائل میں بیان کیا کہ یہ لوگ جن کے نام ان کے بزرگوں نے حضور اکرم کی پیدائش سے پہلے محمد ۔ انہیں راہب نے آپؐ کی بعثت کے بارے میں اطلاع دی تھی وہ لوگ حسب ذیل ہیں۔ محمد بن عدی بن ربیعہ، محمد بن بن حمران بن مالک الجعفی اور محمد بن خزاعی بن علقمہ۔ اس کی تخریج ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

ں محمد بن احیحہ کے ترجمے میں اس سلسلے میں کافی لکھ چکا ہوں۔ مزید وضاحت کے لئے کہتا ہوں کہ محمد بن سفیان کی اولاد میں لوگ حضور اکرم کے معاصر تھے اس (محمد بن سفیان) کے بعد کئی نسلیں شمار ہوتی ہیں۔ مثلاً اقرع بن حابس اپنے قبیلے کا اسلام سے پہلے سردار اور مقدم تھا۔ بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اس کا سلسلہ نسب یوں ہے: اقرع بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر محمد بن سفیان کو صحابی مانا جائے تو ضرور ہے کہ اس کے بعد آنے والے لوگ اقرع تک عقال اور حابس بھی صحابی شمار ہوں گے۔ اسی غالب ابوالفرزدق کو (جس کا سلسلہ نسب غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد ہے اور جو حضور اکرمؐ کا معاصر تھا) بھی صحابی ماننا پڑے گا نیز اسی طرح کے اور کئی آدمیوں کو۔ اس لئے ہم محمد بن سفیان کو اور اس کے ہم عصران لوگوں کو جن کا نام محمد تھا صحابی نہیں کہہ سکتے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۸۔ حضرت محمدؓ بن ابی سفیان

حضرت محمدؓ بن ابی سفیان۔ ابونعیم کہتا ہے کہ بعض وہم پرستوں (غلط گو راویوں) نے محمد بن سفیان کو سعید بن زیادہ بن قائد بن زیاد بن ابی ہند الداری کو اس حدیث میں ذکر کیا ہے جس میں حضور اکرمؐ نے انہیں بیت جبرین' بیت عینون اور بیت ابراہیم سے جاگیریں عطا کیں اور اس فرمان پر خلفائے راشدین اور امیر معاویہ کے دستخط ہیں۔ بعض راویوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو غلطی سے محمد بن ابی سفیان سمجھ لیا اور اسے صحابہ میں شمار کردیا۔ حالانکہ اس نام کا کوئی صحابی نہیں تھا۔

۴۷۲۹۔ حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ

حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ۔ ان کی پیدائش حضور اکرم کے عہد میں ہوئی ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے وہ کہتا ہے کہ ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے، بغوی کہتا ہے کہ میں نے بعض ایسی کتابیں دیکھی ہیں، جن میں ان راویوں کا ذکر ہے، جنہوں نے حضور سے سماع کیا یا آپ کے عہد میں پیدا ہوئے چنانچہ ان لوگوں میں سے کسی کا نام بھی اس فہرست میں شامل نہیں۔ لیکن محمد بن ابی سلمہ کے بارے میں یہ خیال درست نہیں کیونکہ یہ صاحب حضور اکرمؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان کی بیوہ ام سلمہ سے حضور نے نکاح کیا اور ان کی اولاد کو اپنے دامن تربیت میں لے لیا۔ ان وجوہ کی بنا پر ان سے بڑھ کر اور کسے درجہ صحابیت حاصل ہوسکتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوموسیٰ کو اس استدراک کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

۴۷۳۰۔ حضرت محمد ابوسلیمانؓ

حضرت محمد ابوسلیمانؓ۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ایک جماعت نے انہیں صحابہ میں شمار کیا لیکن یہ وہم ہے۔
عاصم بن سوید الانصاری نے (جن کا تعلق اہل قبا سے ہے) سلیمان بن محمد الکرمانی سے اس نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر وہ مسجد قبا کو نماز پڑھنے کے لئے گیا اسے اس عمل پر عمرے کا ثواب ملے گا۔

قاضی ابواحمد کہتا ہے کہ میرے خیال میں اس شخص کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوسکی۔ ابونعیم نے اس اسناد کو بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ محمد بن سلیمان الکرمانی نے اپنے باپ سے اس نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ یہ روایت قتیبہ نے مجمع بن یعقوب سے اس نے محمد بن سلیمان سے بیان کی۔ اسے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اور حاتم بن اسماعیل نے مجمع بن یعقوب کی روایت کے مطابق بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد بن سہلؓ

…ت محمد بن سہلؓ۔ ابو موسیٰ کہتا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عثمان بن عمر نے شعبہ سے اس نے واقد …ن نے صفوان بن سلیم سے اس نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ یا سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب …کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تو اس کے قریب کھڑے ہوتا کہ شیطان تم میں اور تمہاری نماز میں حائل نہ ہو اسے معاذ بن …یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی طرح روایت کیا۔ اسی طرح اسے ابن عیینہ نے صفوان سے اس نے نافع بن جبیر سے …ن سے بلاشبہ روایت کیا۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

…حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ

…ت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ۔ ان کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا۔ امام بخاری نے ان کا ذکر الواحدان میں کیا ہے اور حضور …ان کی صحبت ثابت نہیں۔ یزید بن قسیط، یزید بن خصیفہ اور محمد بن منکدر نے ان سے ایسی احادیث روایت کی ہیں جو انہوں …ابو ہریرہ کے واسطے سے حضور اکرم سے سنیں۔

…کہتا ہے کہ صحیح نام محمود بن شرحبیل ہے اور ان سے عبداللہ بن موسیٰ التیمی کی حدیث نقل کی ہے۔ اس نے منکدر بن محمد بن …اس نے محمد بن منکدر سے اس نے محمد بن شرحبیل سے روایت کی کہ بنو عبدالدار کے ایک فرد نے بیان کیا کہ میں نے …ذ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی۔ اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔

…ن عمرو بن علقمہ نے ابن المنکدر سے اس نے محمود بن شرحبیل سے روایت کی۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی

…حضرت محمد بن شریدؓ

…ت محمد بن شریدؓ بن سوید الثقفی۔ محمد بن حسین بن مکرم نے محمد بن یحییٰ القطعی سے اس نے زیاد بن ربیع سے اس نے محمد بن …و نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک کالی سی لونڈی کو ساتھ لیے حضور اکرمؐ کی خدمت …ر ہوئے اور گزارش کی "یارسول اللہ! میری ماں نے ایک مومنہ لونڈی کی منت مانی تھیں میں آپ سے یہ دریافت کرنے …ہوں آیا اس سے کام چل جائے گا؟" حضور نے اس پر لونڈی سے دریافت کیا تیرا رب کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف …، پھر پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا اللہ کے رسول۔ حضور نے محمد بن شرید سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ مسلمان ہے …زاد کر دو۔ ابن مندہ کی روایت بھی اسی کی طرح ہے۔

…یم کہتا ہے کہ یہ شخص عمرو بن شرید ہے۔ اس نے اپنے اسناد کے ساتھ ابراہیم بن حرب العسکری سے اس نے محمد بن یحییٰ …سے اس نے باسنادہ ابو ہریرہ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک سیاہ فام غلام کو لایا۔ باقی حسب سابق ہے لیکن شرید کی …ن محمد نامی کوئی آدمی نہ تھا اور اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے شرید بن سوید سے …کی کہ میری ماں نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ایک مسلمان لونڈی آزاد کی جائے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تخریج کی ہے۔

۴۷۳۴۔ حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ

حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ (۱) صفوان بن محمد (۲) عبداللہ بن صفوان (۳) خالد بن صفوان یہ کوفی تھے اور شعبی کے بغیر کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی۔

ابو یاسر نے باسناد عبداللہ بن احمد سے، اس نے اپنے والد سے اس نے محمد بن جعفر سے اس نے شعبہ سے اس نے عاصم الاحول سے، اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کی کہ میں نے دو خرگوش شکار کئے اور مروہ پر ذبح کر کے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔

ابو الاحوص نے اسے عاصم سے اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کیا۔ ابو عوانہ نے یہ روایت عاصم سے اس نے شعبی سے بیان کی اور آگے محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد لکھا ہے۔ اسی طرح حصین نے شعبی سے اور آخر میں محمد بن صیفی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر کہتا ہے یہ دو آدمی ہیں محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی الانصاری جس کا ذکر آگے آئے گا اور اسے وہ درست خیال کرتا ہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق ان کا نام ابو مرحب محمد بن صفوان ہے۔ شعبی نے ان سے خوگوش کے بارے میں روایت کی ہے ان کی نسل آگے نہیں چلی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۵۔ حضرت محمد بن صیفیؓ

حضرت محمد بن صیفیؓ بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی: ان کی والدہ کا نام ہندہ بنت عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور ہندہ کی والدہ کا نام حضرت خدیجہ بنت خویلد تھا۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں اور نہ حضور اکرم سے مصاحبت ہی ثابت ہے۔ یہ ابو عمر کی رائے ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا نام محمد بن صیفی المخزومی لکھا ہے۔ ابن شاہین کہتا ہے کہ یہ صحابی انصاری نہ تھے۔ ان کا سلسلہ نسب محمد بن صیفی بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو سنا کہ وہ اپنی تصنیف کتاب المصابح میں انہیں نسب قداح سے شمار کرتا ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۶۔ حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ

حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے بقول ابو عمر سوائے شعبی کے اور کسی نے کوئی حدیث روایت نہیں کی (شعبی کی روایت کردہ حدیث کا تعلق صوم عاشورہ سے ہے) ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن سعد الواقدی سے روایت کی ہے کہ محمد بن صیفی اور محمد بن صفوان دو مختلف آدمی تھے۔ شعبی نے دونوں سے روایت کی ہے اور دونوں کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابو احمد عسکری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صیفی بن حارث بن عبید بن عثمان بن عامر بن خطمہ بعض اور لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صفوان بن سہل اور بقول ان کے دونوں ایک ہیں۔ ابو حاتم نے دونوں میں یوں فرق کیا ہے کہ محمد بن صیفی مدنی ہیں اور محمد بن صفوان کوفی ہیں۔ اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ محمد بن صیفی مخزومی تھے۔ ابن ابی خیثمہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ دونوں حضرات کا تعلق انصار سے ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہشیم سے اس نے حصین سے اس سے اس نے محمد بن صیفی سے روایت کی کہ عاشورہ کے دن حضور اکرمؐ تشریف لائے اور حاضرین سے استفسار فرمایا کہ آج کا روزہ رکھا ہے۔ بعض نے ہاں کہا اور بعض نے کہا نہ، حضور نے فرمایا جنہوں نے روزہ نہیں رکھا وہ اب سے کھانا ترک کر دیں۔ نیز حکم دیا کہ قرب و جوار کے لوگوں کو بتا دو۔ وہ آج کے دن کا روزہ اسی طریقے سے رکھ لیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۔ حضرت محمد بن ضمرہؓ

حضرت محمد بن ضمرہؓ بن اسود بن عباد بن غنم بن سواد۔ حضور اکرمؐ نے ان کا نام محمد رکھا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر موجود تھے۔ تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۔ حضرت محمد بن طلحہؓ

حضرت محمد بن طلحہؓ بن عبیداللہ القرشی التیمی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کے والد انہیں لا کر حضور اکرم کی خدمت میں لے آئے۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محمد نام رکھا اور اپنی کنیت بھی عطا فرمائی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ ان کی والدہ حمنہ بنت جحش تھیں۔ جو ام المومنین زینب کی ہمشیرہ تھیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور اکرم نے ان کی کنیت ابوسلیمان بھی رکھی تو جناب طلحہ نے گزارش کی یا رسول اللہ! ابوالقاسم کی اجازت فرما دیجئے تو فرمایا نہیں۔ میں نام اور کنیت جمع نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ابوسلیمان ہے، لیکن پہلی روایت درست ہے۔

محمد بن حفص الزہری کا بیان ہے کہ میں صحابہ کی اولاد میں سے چار ایسے آدمیوں کو جانتا ہوں جن کے نام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے۔ محمد بن علی، محمد بن ابی بکر، محمد بن طلحہ اور محمد بن سعد بن ابی وقاص۔ محمد بن طلحہ کا لقب بوجہ کثرت عبادت سجاد پڑ گیا تھا۔ یہ اپنے باپ اپنے والد سمیت جنگ جمل میں ۳۶ھ میں مارے گئے تھے۔ ہر چند ان کا رجحان حضرت علی کی طرف تھا، لیکن باپ کی وجہ سے جنگ میں حضرت عائشہ کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ جب حضرت علی نے انہیں مرے ہوئے دیکھا تو کہا یہ سجاد ہے جو اپنی نیکی کے باوجود باپ کی وجہ سے مارا گیا۔ وہ جناب طلحہ کی اولاد میں سربرآوردہ تھے۔ حضرت علی نے اپنے لشکر کو تاکید فرما دی تھی کہ انہیں قتل نہ کیا جائے۔ جناب محمد حضرت علی کے خلاف بالکل لڑنا نہیں چاہتے تھے لیکن باپ کے حکم سے مجبوراً شریک قتال ہوئے۔ زرہ اتار کر پھینک دی اور اس کے اوپر کھڑے ہو گئے چنانچہ جب کوئی آدمی ان پر حملہ آور ہوتا تو اسے قرآن کی قسم دیتے۔ آخر ایک آدمی نے حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر اس نے اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

۱۔ وہ درویش خدا پرست جو اللہ کے احکام پر سختی سے ڈٹا رہا کسی کو دکھ نہیں دیتا تھا اور جہاں تک آنکھوں کی بصارت کام کرتی تھی مسلمان تھا۔

۲۔ میں نے نیزے سے اس کی زرہ کو پھاڑ دیا۔ چنانچہ وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اس کے سوا اس کا اور کوئی قصور نہ تھا کہ وہ حضرت علی کا تابع اور پیرو کار نہ تھا اور جو شخص حق کا ساتھ نہ دے اس سے زیادتی ہو ہی جاتی ہے۔

۴۔ وہ مجھے حامیم کی قسم دیتا تھا اور میرا نیزہ تنا ہوا تھا۔ تو نے میدان جنگ میں آنے سے پہلے کیوں حامیم نہیں پڑھی تھی۔

کہتے ہیں کہ انہیں کعب بن مدلج نے جو بنو اسد بن خزیمہ سے متعلق تھا قتل کیا تھا۔ ایک روایت ہے کہ انہیں شداد بن معاویہ عبسی نے قتل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا قاتل اشتر النخعی تھا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ قاتل کا نام عصام بن مقشعر النصری تھا۔ ان کے علاوہ بعض اور آدمیوں کا نام بھی لیا گیا ہے۔

محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ جب ہم جمل کے دن لڑائی سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، امام حسنؑ، عمار بن یاسر، صعصعہ بن صوحان، اشتر اور محمد بن ابوبکر مقتولوں میں گھوم پھر رہے تھے۔ حضرت حسن نے ایک مقتول کو منہ کے بل گرا دیکھا۔ حضرت حسن نے اسے سیدھا کیا تو انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ بخدا یہ قریش کی اولاد تھا۔ حضرت علی نے دریافت کیا، بیٹا! مقتول کون ہے۔ انہوں نے کہا محمد بن طلحہ حضرت علی نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ بخدا میں نے اسے ایک جوان صالح پایا۔ پھر جناب علی افسردہ اور پریشان خاطر ہو گئے۔ حضرت حسن نے کہا ابا جان! میں نے آپ کو ادھر آنے سے بارہا منع کیا تھا لیکن آپ فلاں فلاں آدمی کی باتوں میں آ گئے، بیٹا! اگر اس ناشدنی واقعہ نے ہونا تھا تو میں کیوں نہ آج سے بیس برس پہلے مر گیا۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے بیان کیا۔ اس نے اپنے باپ سے اس سے عفان نے اس سے ابوعوانہ نے اس سے ہلال الوزان نے اس سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابن عبدالحمید کو جس کا نام محمد تھا، دیکھا کہ ایک شخص کا نام لے کر اسے برا بھلا کہہ رہا تھا اور بے تحاشا کوس رہا تھا۔ حضرت عمر نے اسے بلایا۔ اے فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تیری وجہ سے محمد کو برا بھلا کہا جا رہا ہے۔ بخدا جب تک تو زندہ ہے تجھے ہرگز اس نام سے مخاطب نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے نام بدل کر عبدالرحمان رکھ دیا۔ اس کے بعد جناب طلحہ کے خاندان کو طلب کیا۔ ان میں اس نام کے سات آدمی تھے۔ محمد بن طلحہ سب سے بڑا اور ان کا لیڈر تھا۔ حضرت عمر نے ان کا نام بدلنے کا ارادہ کیا۔ اس پر جناب محمد بن طلحہ نے کہا۔ امیر المومنین! میں خدا کا نام لے کر عرض کرتا ہوں کہ حضورؐ نے میرا نام رکھا۔

اس پر حضرت نے کہا۔ اٹھو چلیں جس کا نام حضور اکرمؐ نے تجویز فرمایا اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۹۔ حضرت محمد بن عاصمؓ

حضرت محمد بن عاصمؓ بن ثابت ابی الاقلح۔ ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آیا ہوں۔ وہ انصاری ہیں۔ ان کا ذکر اسی حدیث میں مذکور ہے، جو ان کے والد عاصم کے غزوۂ رجیع میں تیسرے سال ہجری میں شہادت کے بارے میں مروی ہے، جناب محمد کو مصاحبت کا شرف حاصل ہوا ہوگا۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیعت رضوان کے موقعہ پر موجود تھے۔ نیز اس کے بعد تمام غزوات میں جو صلح حدیبیہ کے بعد وقوع پذیر ہوئے شامل رہے ابو موسیٰ نے ان کی تخریج کی ہے۔ اس لئے استدراک بلاوجہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن ابی بن سلول: یہ عبداللہ مجہول کے بھائی تھے حضور اکرمؐ سے انہیں صحبت میسر نہیں ہوئی جعفر بن ... نے ربیع بن بدر سے اس نے راشد الحمانی سے اس نے ثابت البنانی سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ابی سے روایت کی ... کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا اے انصار! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کو بہ نظر تحسین دیکھا ہے۔ کیا ... کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں کچھ اہل کتاب بھی بودو باش رکھتے تھے۔ جب وہ بیت الخلاء ... آتے تو پانی سے طہارت کیا کرتے۔ یہ حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے اور جعفر السالمی سے روایت کی گئی ہے، لیکن یہ ... درست اسناد حسب ذیل ہیں: محمد بن عبداللہ بن سلام۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن جحش الاسدی: ہم نے ان کا نسب ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کیا ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے ... اور ان کی والدہ فاطمہ بنت ابی حبیس تھی اور کنیت ابو عبداللہ تھی انہوں نے اپنے والد اور دو چچاؤں کے ساتھ حبشہ کو ہجرت ... اس سے واپسی پر انہوں نے والد کے ساتھ ہجرت کی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ نیز انہوں نے حضور سے ... کی ہم نے اس کتاب میں ان کے چچا اور پھوپھیوں کا ذکر کیا ہے۔

عبداللہ بن جحش احد کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے رسول اکرمؐ کو اپنے بیٹے محمد کا وصی مقرر کیا اور بیٹے کے لئے خیبر ... خریدا اور مدینہ کے بازار دقیق میں اس کے لئے ایک مکان بھی خریدا۔

... لکھتا ہے کہ محمد کی پیدائش ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور محمد بن طلحہ بن عبید اللہؓ محمد بن عبداللہ کی پھوپھی کا بیٹا ... محمد بن طلحہ کی والدہ جحش کی بیٹی تھی۔

ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے یہ بات بتائی کہ مجھے میرے باپ نے اور اسے محمد بن بشر نے اسے محمد بن عمرو ... ابو کثیر نے اسے محمد بن عبداللہ بن جحش نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو مجھے کیا ملے گا فرمایا جنت۔ جب وہ چلے گئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں جبریل نے بھی ... میں کہا ہے کہ قرض کا حساب کتاب دینا ہوگا۔ اسکی تخریج تینوں نے کی ہے۔

حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن زید بن عبدربہ الانصاری: ان کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابن مندہ نے اس ... ہے۔

حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام بن حارث الاسرائیلی: آپ حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے تھے۔ انصار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حلیف تھے اور ان کے والد یہود کے جلیل القدر عالم تھے۔ مالک بن مغول سے روایت ہے کہ انہوں سیار ابی الحکم سے انہوں شہر بن حوشب سے انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن سلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ ہمارے گھر آئے۔ فرمایا اللہ نے تمہاری طہارت کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں توریت میں پانی سے استنجا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے، چنانچہ ہم ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔ ان کے لڑکے کو حضور اکرمؐ کی زیارت کا موقعہ ملا اور انہوں نے حضور سے روایت بھی کی۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۷۴۴۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن عثمان: یہ محمد بن ابوبکر الصدیق ہیں۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی ولادت حجۃ الوداع کے موقعہ پر ذوالحلیفہ میں ذوالقعدہ کی ۲۵ تاریخ کو ہوئی۔ ان کی والدہ رفع حاجت کے لئے نکلی تھیں کہ وضع حمل ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے رسول کریم سے اس باب میں شرعی حکم دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہانے کے بعد تہلیل و تسبیح کی اجازت ہے، لیکن جب تک وہ پاک نہ ہو، کعبے کا طواف نہ کرے۔

ابوالحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے اس نے عبدالرحمان بن قاسم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی کہ میرے بطن سے محمد بن ابوبکر صحرا میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر سے حضور اکرم نے فرمایا کہ غسل کے بعد تہلیل و تسبیح پڑھ لیا کرے۔ حضرت عائشہ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی اور جب بعد میں ان کو خدا نے بیٹا دیا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا۔ حضرت عائشہ انہیں صحابہ کے زمانے میں اسی کنیت سے پکارتی تھیں اور کوئی مضائقہ نہیں تھا۔

حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کر لیا اور جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد ابوبکر نے ان سے شادی کر لی تھی۔ محمد حضرت علی کے ربیب ہو گئے اور جنگ جمل میں ان کے ساتھ تھے صفین کی جنگ میں بھی حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ بعد میں وہ مصر کے والی مقرر ہوئے اور وہیں قتل ہو گئے یہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جب انہیں قتل کرنے کے لئے ان کے محل میں داخل ہوئے تو خلیفہ نے کہا اگر تیرا باپ تجھے اس حالت میں دیکھتا تو اسے تیری اس حرکت پر رنج ہوتا۔ چنانچہ وہ علیحدہ ہو گئے اور محل سے باہر نکل گئے بعد میں جب وہ مصر کے والی تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد عمرو بن عاص نے مصر پر حملہ کیا تو محمد کو شکست ہو گئی اور بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی۔ پکڑے گئے اور قتل کر دئے گئے اور ان کی میت کو ایک مردہ گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق انہیں معاویہ بن خدیج نے قتل کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عاص نے انہیں بھوکا رکھ کر ہلاک کیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کی وفات کا علم ہوا تو انہیں سخت دکھ ہوا۔ فرمایا میں مرحوم کو اپنا بھائی اور بیٹا سمجھتی تھی اور چونکہ انہیں آگ میں جلایا گیا تھا اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کے بعد کبھی بھی بھنا ہوا گوشت نہیں کھایا چونکہ مرحوم صاحب فضل اور عبادت گزار آدمی تھے اس لئے حضرت علی ان کو اچھا جانتے تھے اور وہ یحییٰ بن علی اور عبداللہ بن جعفر کے اخیافی بھائی تھے۔ تینوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تخریج کی ہے۔

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق: ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا اور عرف ابوعتیق تھا۔ قریشی تھے بنو تیم سے۔ انہیں کے والد کو رسول کریمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اسی طرح ان کے دادے ابوبکر صدیق اور پردادے ابوقحافہ کو بھی یہ اعزاز نصیب اس لحاظ سے یہ خاندان منفرد ہے۔

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن۔ مولیٰ رسول اللہؐ: محمد بن عبداللہ حضرمی نے المفارید میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم انہیں غیر متصل کیا ہے۔ صفوان بن سلیم نے عبداللہ بن یزید سے جو اسود کا مولی ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن سے جو رسول کریم کا مولی ہے روایت کی جس شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو ننگا کیا اس پر اس کا مہر واجب ہو گیا۔

ابوموسیٰ ابونعیم کی رائے کو غلط نہیں گردانتا۔ کیونکہ جو راوی درمیان میں رہ گیا ہے وہ ابن السلمانی ہے اور عبدان بن محمد بن مروزی نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں اس کا ترجمہ لکھا ہے اور ان کی طرف سے یہ حدیث قتیبہ سے اس نے لیث سے اس عبداللہ سے روایت کی ہے اور اس کے اسناد میں محمد بن ثوبان کا ذکر کیا ہے۔ عبدان لکھتا ہے مجھے اس کا علم تو نہیں آیا انہوں حضور اکرمؐ کو دیکھا یا نہیں۔ لیکن بعض حضرات کی مسانید میں ان کا نام دیکھا ہے۔ ابوموسیٰ کہتا ہے کہ یہ شخص محمد بن عبدالرحمٰن بن ہے، جو حضرت ابوہریرہ کے تابعین میں سے ہیں اور ان سے اجازۃً ابوموسیٰ نے قاضی ابوسہل بن عزیزہ سے اس نے حبیب بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے احمد بن محمد بن عباس سے اس نے بشر بن موسیٰ سے اس نے یحییٰ بن اسحاق اس نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے اس نے صفوان بن سلیم سے، اس نے عبداللہ بن یزید مولی سفیان سے، اس نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے جو رسول کریمؐ کے مولیٰ ہیں اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ کہ ہم نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان اور اس طرح کے اور کئی لوگوں کا ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ معاملہ گڈمڈ نہ ہو جائے بات نہ اٹھ کھڑے ہوں اور یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ چونکہ حفاظ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، اس لئے یہ ضرور صحابی ہیں، لیکن ان کا نام چھوڑ دیا اور صحابہ میں ان کا شمار نہیں کیا تاکہ ہم پر اس طرح اعتراض نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ابوزکریا نے ان کے بارے میں اعتراض کیا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت محمدؓ بن ابی عبس

حضرت محمدؓ بن ابی عبس بن جبر الانصاری: ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور ان کے والد سے حدیث کی روایت بھی ابن مندہ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۷۴۸۔ حضرت محمدؓ بن عدی

حضرت محمدؓ بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواۃ بن جشم بن سعد: ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ عبدالملک بن ابی سویہ المنقری نے اپنے والد کے دادا خلیفہ سے (اور خلیفہ مسلم تھا) روایت کی ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواءہ بن جشم بن سعد سے پوچھا کہ تیرے باپ نے تیرا نام محمد کیسے رکھا۔ اس پر وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ مجھے میرے باپ عدی بن ربیعہ نے بتایا کہ وہ اور سفیان بن مجاشع، یزید بن ربیعہ بن کابنہ بن حرقوص بن مازن اور اسامہ بن مالک بن عنبر، ابن جفنہ سے ملنے کو روانہ ہوئے۔ جب ہم اس کے گھر کے قریب پہنچے تو دم لینے کو ایک تالاب کے کنارے درختوں کے نیچے ٹھہر گئے۔ وہاں ایک راہب آ نکلا۔ کہنے لگا کہ تمہاری زبان اس علاقے کے لوگوں کی زبان سے مختلف ہے۔ ہم نے کہا تمہارا اندازہ ٹھیک ہے ہمارا تعلق بنو مضر سے ہے۔ پوچھا کس قبیلے سے؟ ہم نے کہا خندف سے۔ اس [1] نے کہا جلدی تم میں ایک نبی کی بعثت ہونے والی ہے۔ تم اس میں شامل ہونے سے تساہل نہ کرنا۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ہم نے پوچھا ان کا نام کیا ہوگا۔ اس نے کہا محمد۔ اس کے بعد ہم ابن جفنہ کے پاس گئے اور بعد از فراغت اپنے گھروں کو چل دیے اس کے بعد اللہ نے ہمیں اولاد نرینہ سے سرفراز فرمایا اور ہم سب نے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

میری رائے ہے کہ اس شخص کو بھی حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ اس کا زمانہ آپؐ سے پہلے ہے۔ ہم اس بات کا ذکر محمد بن سفیان اور محمد بن احیحہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۴۷۴۹۔ حضرت محمدؓ بن عطیہ

حضرت محمدؓ بن عطیہ السعدی ابو عروہ: عبداللہ بن ضحاک اور رواد بن جراح نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی جب تو تین چیزیں ہوتی دیکھے گا تو آبادی کو بربادی اور بربادی کو آبادی نصیب ہوگی۔ (۱) ناپسندیدہ کو پسندیدہ (۲) اور پسندیدہ کو ناپسندیدہ قرار دیا جائے (۳) آدمی امانت کو یوں ہڑپ کر جائے جس طرح اونٹ درختوں کے پتوں کو ہڑپ کر جاتا ہے۔

ابومغیرہ نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے محمد بن عروہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ اس لئے اس حدیث کو عروہ سے منسوب کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۰۔ حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی

حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی۔ ان کا ذکر صرف ایک حدیث میں ہے۔ جسے عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے اسلم ابوعمران سے اس نے ہیب بن مغفل سے روایت کی کہ اس نے محمد بن علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کا پلو زمین پر گھسیٹے جا رہے تھے۔ انہیں ہیب نے بھی دیکھا اور کہا کہ تم نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص اپنی ازار کا پلو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے گویا نار جہنم میں یہ عمل کر رہا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

1 حدیث محدوش ہے۔ راہب غیب دان نہیں ہو سکتا۔ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عیم لکھتا ہے کہ ابن مندہ کے اس قول سے کہ ہیب نے محمد بن علیہ کو حضور کا انتباہ یاد کرایا ثابت ہوتا ہے کہ جناب محمد بن
ضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے
بن معروف سے روایت کی کہ ہمیں عبداللہ بن وہب نے اس نے عمرو بن حارث سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس
م ابو عمران سے اس نے ہیب بن مغفل سے سنا کہ اس نے محمد القرشی کو اپنی ازار زمین پر گھسیٹتے دیکھا۔ اس نے کہا کیا تو نے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص ازار کو اس طرح سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے گویا وہ یہ عمل جہنم میں
م دے رہا ہے۔

بن لہیعہ نے اس روایت کو یزید سے نقل کیا ہے اور محمد بن علیہ کا نام نہیں لیا۔ وہ لکھتا ہے کہ بعض لوگوں نے جناب محمد کو اس
حابہ میں شمار کیا کہ وہ ہیب کی محفل میں موجود تھے۔ لیکن صحابہ کی مجلس میں حاضری یا ان سے گفتگو صحابی بننے کے لئے کافی
ائے تو اس کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا لیکن متقدمین میں سے کسی شخص نے محمد بن علیہ کو صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

بن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو نعیم نے ابن مندہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے میں مبالغہ کیا ہے اور اسے جہالت سے تعبیر کیا ہے کہ
ندہ نے صحابہ کی محفل میں حاضری اور ان سے بات چیت کو صحابی بننے کے لئے کافی سمجھا ہے کیونکہ اگر اس دلیل کو درست قرار
ئے تو تمام تابعی صحابی بن جائیں گے لیکن ابن مندہ یا کسی اور نے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ ابن مندہ نے تو اس حدیث میں یہ الفاظ
ن کئے ہیں "ہیب نے محمد القرشی کو اس حالت میں دیکھ کر کہا کہ تم نے حضور اکرم کا ارشاد نہیں سنا" اس پر ابن مندہ کہتا ہے ان
ے معلوم ہوتا ہے محمد القرشی نے حضور اکرم کی زیارت کی اور آپ کی گفتگو سنی۔ ایک اور روایت میں گفتگو سننے کا ذکر نہیں ہے،
ں سے ابن مندہ کو ہم الزام نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ابن مندہ اور خود ابو نعیم کے علاوہ اور بھی کئی لوگ ہمیشہ اس طرح کرتے
یں۔ نیز ابن ماکولا نے انہیں (محمد القرشی کو) صحابہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور
علق مصر سے تھا اور ان کی حدیث، ہیب بن مغفل اور مسلمہ بن مخلد کی حدیث میں مذکور ہے۔ اس سے ابن مند کے قول کی
وتی ہے۔

۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن حزم الانصاری: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کی کنیت ابو القاسم یا
ان تھی۔ ایک روایت میں ابو عبدالملک آیا ہے۔ ان کی پیدائش ہجرت کے دسویں برس نجران میں ہوئی۔ ان کے والد حضور
کی طرف سے وہاں کے عامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی پیدائش رسول اکرم کی وفات سے دو سال پہلے ہوئی۔
نے محمد نام اور ابو سلیمان کنیت رکھی اور آپ کو اطلاع دی۔ حضور نے نام تو وہی رہنے دیا لیکن کنیت بدل کر ابو عبدالملک کر
بن عمرو امت مسلمہ کے عالم اور فقیہ شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد اور بعض صحابہ سے بھی روایت کی ہے اور خود ان
فقہائے مدینہ نے روایت کی ہے اور جناب محمد بن عمرو ۶۳ ہجری میں یزید کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کئے گئے۔
ائی لکھتا ہے کہ ایک شامی نے خواب میں دیکھا کہ وہ لڑائی میں محمد نامی ایک شخص کو قتل کرے گا اور داخل جہنم ہوگا۔ جب یزید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے مدینے پر حملے کے لئے لشکر روانہ کیا تو اس آدمی کو بھی اس سپاہ میں شامل کر دیا۔ یہ شخص بھی لشکر کے ساتھ مدینے پہنچ گیا۔ مگر خواب کے ڈر سے لڑائی میں حصہ نہ لیا۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو مقتولین میں گھومتا پھرتا تھا کہ اس کی نگاہ محمد بن عمرو پر پڑی جو زخمی ہو چکے تھے۔ محمد نے شامی کو برا بھلا کہا اور اس نے طیش میں جناب محمد کو قتل کر دیا۔ پھر اسے اپنا خواب یاد آیا چنانچہ مدینے کا ایک آدمی ساتھ لے کر پھر سے مقتولین میں گھومنے لگا۔ جب مدنی نے جناب محمد کو مقتولین میں دیکھا تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ جس نے اس شخص کو قتل کیا ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ شامی نے پوچھا یہ کون ہے، مدنی نے جواب دیا یہ محمد بن عمرو ہیں۔ قریب تھا کہ شامی وفور غم سے مرجائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۲۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن عاص قرشی سہمی: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ عدوی کا قول ہے کہ انہیں رسول کریم کی صحبت میسر آئی۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات ہوئی تو یہ جوان تھے۔ واقدی لکھتا ہے کہ محمد بن عمرو بن عاص جنگ صفین میں موجود تھے۔ انہوں نے لڑائی میں حصہ لیا، لیکن ان کے بھائی عبداللہ شریک نہ ہوئے۔ یہی رائے زبیری کی ہے۔ محمد بن عمرو بے اولاد مرے۔ زہری لکھتا ہے کہ جناب محمد نے میدان جنگ میں اپنی بہادری کے خوب خوب جوہر دکھائے اور ذیل کے اشعار کہے۔

۱۔ اگر جنگ جمل، صفین کے میدان جنگ میں کسی دن میرے مقام اور طریق جنگ کا مشاہدہ کرتی تو دہشت سے اس کے بال سفید ہو جاتے۔

۲۔ جس دن اہل عراق ہم پر حملہ آور ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا سمندر میں طوفان اٹھا ہے کہ جس کی موجیں اوپر نیچے تہہ در تہہ ہیں۔

۳۔ اور ہم یوں ان کی طرف بڑھے گویا ہمارے بہادروں کی صفیں کالی گھٹائیں تھیں جنہیں جنوب کی ہواؤں نے ہلکا کر دیا ہے۔

۴۔ عراقیوں نے ہم سے کہا ہماری رائے ہے کہ تم حضرت علیؓ سے بیعت کر لو۔ ہم نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ تم ہم سے لڑو۔

۵۔ ان کے تیر اندازوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی اور ہم نے تلواریں ہاتھوں میں لیں اور ان پر ٹوٹ پڑے۔

۶۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ بھاگ جاؤ تو ان کی سپاہ کے دستے سامنے آگئے اور مقابلے میں ڈٹ گئے نہ تو عراقیوں نے پیٹھ پھیری تا کہ بھاگ جائیں اور ہم بھی ان کی طرح مقابلہ کر رہے تھے اور تلواریں چلا رہے تھے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۳۔ حضرت محمدؓ بن عمیر

حضرت محمدؓ بن عمیر بن عطارد: ان کا ذکر صحابہ میں ہوا ہے لیکن نہ حضور اکرمؐ کی صحبت ثابت ہے نہ زیارت۔ یہ صاحب اپنے زمانے میں اہل کوفہ کے سردار تھے جن دنوں یہ آذربائیجان کے حاکم تھے تو ہزار گھوڑوں پر سوار ہزار آدمیوں نے حملہ کیا جن میں اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ حماد بن سلمہ نے ابوعمران جونی سے، اس نے محمد بن عمیر بن عطارد سے روایت کی کہ حضور اکرم اپنے بعض اصحاب کی تشریف فرما تھے کہ جبریل نازل ہوئے اور حضور اکرمؐ کی پیٹھ میں انگلی چبھوئی اور جبریل ایک درخت کی طرف چل میں پرندوں کے گھونسلے کی طرح دونشست گاہیں تھیں، ایک میں جبریلؑ خود بیٹھ گئے اور دوسرے میں حضور اکرمؐ کو اس پر انہیں نور نے ڈھانپ لیا، چنانچہ جبریلؑ بیہوش ہوکر گر پڑے حضورؐ کو خیال آیا کہ جبریل کے دل میں مجھ سے زیادہ ہے۔ اس اثنا میں مجھ پر خدا کی طرف سے القا ہوا "آیا تم نبی اور اللہ کے بندے ہو یا نبی اور فرشتے اور جنت کے والی ہو" علیہ السلام نے مجھے اشارہ سے سمجھایا کہ آپ انکسار کا اظہار کریں۔ چنانچہ میں نے کہا کہ میں نبی اور بندہ ہوں۔

عمران جونی کو ایک سے زیادہ صحابہ کی صحبت اور رویت کا اتفاق ہوا جن میں انسؓ اور جندبؓ ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۔ حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی

حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے جبیر بن نفیر روایت کی۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے کتابۃً بتایا، اسے دحیم نے اسے ولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے، خالد بن معدان سے اس نے جبیر بن نفیر سے اس نے محمد بن عمیر سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے روایت کی آپ نے فرمایا آدمی پیدا ہوتے اللہ کی عبادت میں سجدہ ریز ہوجائے اور مرتے دم تک اسی حالت میں پڑا رہے، تو قیامت کے دن جب ثواب ملے گا تو اس عمر بھر کی عبادت کو کمتر خیال کرے گا اور اس کی خواہش ہوگی کہ کاش اسے عبادت کا اور موقع ملتا۔

ابن ابی عاصم نے اس کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ جبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کی تخریج ابن مندہ اور ابونعیم نے کی ہے۔ عمیرہ بہ فتح میم ہے۔

۔ حضرت محمدؓ بن فضالہ

حضرت محمدؓ بن فضالہ بن انس: ایک روایت میں محمد بن انس بن فضالہ ہے اور ہم اس نام پر محمد بن انس کے تحت بحث کر چکے نعیم نے اس کی اسی طرح تخریج کی ہے۔

۔ حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری

حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری۔ ابوموسیٰ اشعری کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ابوموسیٰ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ طلحہ نے ابی بردہ سے اس نے ابن ابی موسیٰ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں اور تیرا بھائی بذریعہ سمندر (یمن سے) اور میرے ساتھ ابو بردہ بن قیس، ابو عامر بن قیس، ابورہم بن قیس اور محمد بن قیس کے علاوہ پچاس آدمی قبیلہ اشعری کے اور قبیلہ عک کے تھے۔ چنانچہ ہم پھر سمندر کے راستے سے مدینے پہنچے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

ابن ابی بردہ نے اپنے بزرگوں سے اسی طرح روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم روانہ ہوئے اور میرے ساتھ میرے بھائی تھے۔ انہوں نے محمد بن قیس کا ذکر نہیں کیا۔ ابو مندہ اور ابو نعیم کی تخریج یہی ہے، لیکن ابو نعیم کہتا ہے کہ یہ فاش غلطی ہے۔

ابو کریب نے ابو اسامہ سے اس نے یزید سے اس نے ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے روایت کی کہ ہم یمن سے روانہ ہوئے اور ہم تین بھائیوں کے علاوہ ہمارے اپنے قبیلے کے پچاس سے کچھ زیادہ افراد ساتھ تھے ہمارا جہاز ہمیں حبشہ میں لے آیا، جہاں نجاشی حکمران تھا اور جعفر طیار اور ان کے ساتھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھا۔ وہاں سے ہم جہاز میں سوار ہو کر خیبر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ جب مال غنیمت کی تقسیم ہوئی تو آپؐ نے اس معرکے سے غیر حاضر ہونے والوں میں سے کسی اور کو سوائے جعفر طیار اور ان کے رفیقانِ سفر کے کچھ عطا نہیں فرمایا۔ نیز ارشاد کیا کہ تم نے لوگوں کی ایک ہجرت کے مقابلے میں دو ہجرتیں کی ہیں۔ ایک ہجرت نجاشی تک اور دوسری وہاں سے مجھ تک۔

روایت ماقبل میں فاش غلطی یہ ہے کہ یہ حضرات حبشہ سے نکلے گئے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری غزوہ خیبر ہی کے دن پہنچے تھے۔

۴۷۵۷۔ حضرت محمدؓ بن قیس

حضرت محمدؓ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد المناف بن قصی: عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز لکھتے ہیں کہ میں نے ابن ابی داؤد کی کتاب میں جو صحابہ کے بارے میں ہے دیکھا کہ مصنف نے محمد بن قیس بن مخرمہ کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ اس نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث سنی ہے۔

احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ثوری سے اس نے عبد اللہ بن مؤمل سے اس نے محمد بن عباد بن جعفر سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص حرمین میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن وامان میں اٹھے گا۔ غریانی نے ثوری سے، اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ ابو احمد عسکری نے قیس بن مخرمہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کے دونوں بیٹے محمد اور عبد اللہ جو ابھی بچے تھے وہ والد کے ساتھ ہو لئے تھے اور جس حدیث کا ہم نے ذکر کیا، محمد بن قیس کی زبانی روایت کی ہے۔

۴۷۵۸۔ حضرت محمدؓ بن کعب

حضرت محمدؓ بن کعب بن مالک الانصاری: ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں اس حدیث کے سلسلے میں جو ابو امامہ بن ثعلبہ سے مروی ہے، لکھ آئے ہیں۔

عکرمہ بن عمار نے طارق بن قاسم بن عبد الرحمان سے انہوں نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے ابو امامہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے دوسرے کا مال اپنے قبضہ میں لینے کے لئے جھوٹی قسم کھائی اور اس میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھالی تو جنت اس آدمی سے بیزار ہو گئی اور جہنم کی آگ اس کے لئے ضروری ہو گئی۔ اس پر تیرے بھائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے حضور اکرمؐ سے پوچھا۔ یارسول اللہؐ معمولی چیز ہو جب بھی؟ پس آپ نے پہلو کے درخت کی چھوٹی سی ٹہنی (جو حضور ٹہنیوں میں پکڑ ہوئی تھی) کو پھیرا اور فرمایا ہاں خواہ وہ اتنی سی لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔

نضر بن محمد جرشی نے عکرمہ سے روایت کی ہے اور محمد کے قول کا اس نے ذکر نہیں کیا اور معبد بن کعب بن مالک نے اپنے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی کہ آپ سے آدمی نے پوچھا "یارسول اللہ! خواہ معمولی چیز ہی ہو" ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں محمد کا ذکر فاش غلطی ہے۔ نضر الجرشی حدیث نقل کی ہے مگر محمد کا نام نہیں لیا۔ اور معبد نے اپنے بھائی عبداللہ سے اس نے ابوامامہ سے روایت کی اور محمد کا ذکر نہیں کیا روایت صحیح ہے۔ جس میں محمد بن کعب کا ذکر بایں انداز ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے اور انہوں نے ابو سے روایت کی۔ اسی طرح ولید بن کثیر نے محمد بن کعب سے اور انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کی جیسا ہم بیان کر آئے واللہ اعلم۔

۴۷۔ حضرت محمدؓ بن محمود

حضرت محمدؓ بن محمود۔ عبدان بن مروزی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور نیز انہیں حضور اکرمؐ سے شرف سماع حاصل ہوا اور ابو الشیخ نے ابوخالد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن محمود سے سنا کہ رسول کریم نے ایک اندھے کو وضو کرتے جب وہ اپنے ہاتھ اور منہ دھو چکا تو آپ نے اسے فرمایا کہ پاؤں کے تلووں کو بھی اچھی طرح دھو۔ چنانچہ اس نے تعمیل ارشاد پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔

عبدان کہتے ہیں کہ ہمیں حسن بن ابی امیہ اور ابوموسیٰ نے بتایا کہ ہمیں ابن نمیر نے انہوں نے یحییٰ سے اس طرح سنا ابن ابی کہتے ہیں کہ محمد بن محمود بن عبداللہ بن مسلمہ نے میرے بھائی محمد بن مسلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے بیٹے سلیمان نے روایت کی اور یحییٰ بن سعید نے محمد بن محمود سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۔ حضرت محمدؓ بن مخلد

حضرت محمدؓ بن مخلد بن تمیم بن مستورد بن عامر بن عدی بن کعب بن نضلہ: یہ صحابی فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً تخریج کی ہے۔

۴۷۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ

حضرت محمدؓ بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی، یہ بنوعبدالاشہل کے حلیف تھے اور کنیت عبدالرحمٰن تھی۔ ایک روایت میں ابوعبداللہ مذکور ہے۔ سوائے تبوک کے تمام غزوات شریک ہوئے۔ ان کی وفات مدینہ میں ہوئی۔ وہ مدینہ کو چھوڑ کر کہیں نہ جا سکے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انصار کے قبیلے بنوعبدالاشہل سے ان لوگوں کے ان کے سلسلے میں جو بدر میں موجود تھے بتایا کہ ان کے حلیفوں میں محمد بن مسلمہ بھی تھے جن کا تعلق بنوحارثہ سے تھا۔ یہ محمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا۔ بعض غزوات کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کی امارت تفویض فرمائی۔ ایک روایت کے رو سے اس غزوے کا نام قرقرۃ الکدر، اور ایک دوسری روایت کے مطابق غزوۂ تبوک تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دورِ خلافت میں جہینہ قبیلے سے وصولی زکوٰۃ کے لئے مقرر کیا تھا۔ نیز وہ اس دور میں تمام عمالِ حکومت کے حاکم اعلیٰ تھے جب کبھی کسی عامل کے خلاف دربارِ خلافت میں شکایات موصول ہوتیں خلیفہ تحقیق احوال کے لئے انہیں روانہ کرتے تھے۔ نیز چونکہ خلیفہ کو ان پر اعتماد تھا اس لئے سرکاری محاصل کی وصولی کے لئے بھی انہی کو بھیجا جاتا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد امت محمدیہ بحران کا شکار ہو گئی تو انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار سنبھال لی۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور اکرمؐ نے یہی حکم دیا تھا۔

ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی نے انہیں جعفر بن احمد قاری نے انہیں عبیداللہ بن عمر بن شاہین نے انہیں عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی نے انہیں حسین بن علویہ قطان نے انہیں سعید بن عیسیٰ نے انہیں طاہر بن حماد نے، انہیں سفیان ثوری نے انہیں سلیمان احول نے انہیں طاؤس نے بتایا کہ جناب محمد بن مسلمہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار دے کر فرمایا کہ اس سے مشرکین کے خلاف جنگ کرو اور جب مسلمانوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے پتھر پر مار کر توڑ دو اور گھر کی چٹائی بن جاؤ۔ چنانچہ وہ اس دور کے جھگڑوں سے علیحدہ ہو گئے سعد بن ابی وقاصؓ اسامہ بن زید، عبداللہ بن عمرو وغیرہ کئی لوگ خانہ نشین ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ مرحب یہودی کو انہی نے قتل کیا تھا لیکن اہل سیر اور مورخین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مرحب کا قاتل لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ ایسے آدمی ہیں جنہیں اس بحران سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ہم بمقام ربذہ آئے وہاں ایک خیمے میں ہم نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا۔ ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے شہروں میں سے کوئی چیز نہیں لیتے جب تک اس کی حقیقت بالکل واضح نہ ہو جائے۔

ان کی وفات مدینہ میں ۴۶ یا ۴۷ ہجری میں ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ان کی عمر ۷۷ برس تھی۔ ان کا رنگ سفید و سرخ قد لمبا اور سر کے بال اڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے دس لڑکے اور سات لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۲۔ حضرت محمدؓ ابو مہند المزنی

حضرت محمدؓ ابو مہند المزنی۔ مطین نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ نصر بن مزاحم نے عمر الاعرج المزنی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی کو دو دفعہ قرض دیتا ہے اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ وہ ایک دفعہ صدقہ کرے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں۔

۴۷۶۳۔ حضرت محمد بن خیط بن جابرؓ

حضرت محمد بن خیط بن جابرؓ۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور گھٹی دی۔ یہ ابن القدار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو موسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ

حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی محرز کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں ہجرت کر کے آئے تھے اور ان کے والد نضلہ انصار کے حلیف تھے۔ ابن اسحاق نے دونوں بھائیوں کی ہجرت کی تصدیق کی ہے ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت محمد بن ہشامؓ

حضرت محمد بن ہشامؓ۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان کا نام صحابہ میں لیا جاتا ہے۔ لیکن غیر معروف آدمی ہیں۔ قاضی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مدنی ہیں اور غیر معروف۔ ان سے مروی حدیث کی لیث نے تصدیق نہیں کی ابن الہاد نے ابن نافع سے انہوں نے محمد بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہاری باہمی گفتگو امانت ہوتی ہے اس لئے کسی کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے بری بات منسوب کرے۔

ابن المدینی سے کسی نے ان کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا غیر معروف ہے۔ میں اسے نہیں جانتا۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

۱۔ حضرت محمد بن ہلال بن معلیؓ

حضرت محمد بن ہلال بن معلیؓ۔ حضور اکرمؐ نے ان کا نام رکھا۔ فتح مکہ کے موقعے پر موجود تھے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج

۲۔ حضرت محمد بن یفد یدویہؓ

حضرت محمد بن یفد یدویہؓ۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام یفودان تھا۔ حضور نے ان کا نام محمد رکھا۔ ابو اسحاق بن یاسین نے ان کا تذکرہ کتاب تاریخ الہرات میں) ان صحابہ کے ساتھ کیا ہے جو کسی نہ کسی طرح ہرات آ گئے تھے۔

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بالویہ الزنجانی بہراہ سے انہوں نے محمد بن مردان شاہ زنجانی سے (جسے وہ قابل اعتماد خیال کرتے ہیں اس باب میں ان سے ۱۶۹ آدمی متفق ہیں) انہوں نے احمد بن عبدۃ الجرجانی سے انہوں نے یفودان بن یفد یدویہ الہروی سے کہ میں نے شرک کی حالت میں رسول اکرمؐ ساتھ جنگ کی۔ پھر میں اسلام لے آیا اور آپؐ نے میرا نام محمد رکھا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا جب دعائیں کم ہو جاتی ہیں تو آسمانی بلاؤں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ جب بادشاہ ظالم ہو تو بارش رک جاتی ہے۔ جب باہمی خیانت کی گرم بازاری ہو تو حکومت کفار کو مل جاتی ہے۔ جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور جب زنا کا دور ہو تو بھونچال آنے لگ جاتے ہیں اور جب جھوٹی شہادتوں کا زور شور ہو تو طاعون پھیل جاتا ہے۔

پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا علم مومن کا دوست ہے۔ عقل اس کی راہ نما ہے۔ عمل اس کا مددگار اور تواضع اس کے لشکر کی کماندار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۸۔ حضرت محمد غیر منسوبؓ

حضرت محمد غیر منسوبؓ۔ ابوحفص بن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی ایک سال میں حج کو گیا اور ایک ایسے حلقے میں جا پہنچا جس میں دو ایسے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو حضور اکرم کی صحبت میں بیٹھ چکے تھے، وہ دونوں بھائی تھے۔ ان میں ایک کا نام محمد تھا اور وہ دونوں ''وسواس'' پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے وہ کہنے لگے۔ اتنے میں رسول کریمؐ تشریف لے آئے۔ حضور نے دریافت کیا کس بات پر بحث کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ علیہ ﷺ! ہم وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ بخدا اگر ہم سے ایک آسمان سے زمین پر گر پڑے تو ہمیں یہ اس سے کہیں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے توہمات کا ذکر ہی کریں۔ آپؐ نے دریافت کیا کیا تمہیں ایسی صورت حال پیش آتی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔ اس پر جناب ثابت نے تمنا کی۔ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس شخص سے بچائے رکھے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے یہ کہہ کر جھڑکا کہ ہم تمہیں رسول کریمؐ کی حدیث سنا رہے ہیں اور تم کہتے ہو کہ اللہ تمہیں اس سے بچائے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۹۔ حضرت محمود بن ربیعؓ

حضرت محمود بن ربیعؓ بن سراقہ الانصاری الخزرجی: کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ بنو سالم بن عوف سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کا تعلق بنو عبدالاشہل سے تھا۔ اس بنا پر وہ اوسی ہوئے۔ ان کی کنیت ابونعیم اور ایک روایت کے مطابق ابومحمد تھی اور ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے اس ڈول سے جس میں حضور اکرمؐ نے اپنا لعاب دہن پانی میں ملا کر اس پانی کو ان کے کنویں میں انڈیلا تھا، گھونٹ بھر پانی اپنے لئے علیحدہ کر لیا تھا۔ حالانکہ اس وقت ان کی عمر چار یا پانچ سال کی تھی۔ ان سے انس بن مالکؓ زہری اور رجاء بن حیاۃ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۹۹ یا ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۰۔ حضرت محمود بن ربیعہؓ

حضرت محمود بن ربیعہؓ۔ ان کا تعلق انصار سے ہے اور مندرجہ ذیل حدیث جوان سے مروی ہے کا مخرج اہل مصر اور اہل خراسان تھے: کالی المراۃ والدین الذی لا یؤدی ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۱۔ حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ

حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ۔ عبدان نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی ہے آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ (حدیث مخدوش ہے۔ مترجم) نے میری امت میں سے تین لاکھ کی مغفرت کا وعدہ کیا ہے حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس تعداد کو بڑھایئے اس کے اسناد میں اختلاف ہے (۱) سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے ابوبکر بن انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے (۲) معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے یا نضر بن انس سے انہوں نے انس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن ہشام نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوبکر بن عمیر سے۔ انہوں نے اپنے باپ سے نے ابویزید سے اورانہوں نے عمر یا عامر بن عمیر سے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت محمود بن عمیرؓ

حضرت محمود بن عمیرؓ بن سعد الانصاری: ان سے حدیث ابوبکر بن انس سے روایت کی۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے سے تین لاکھ کو جنت عطا کرے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس تعداد کو بڑھا دیجئے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا تنے؟ (یعنی پانچ لاکھ) حضرت ابوبکر نے پھر درخواست کی یا رسول اللہ اس تعداد میں اور اضافہ فرمایئے۔ آپؐ نے اٹھا لئے فرمایا کیا اتنے؟؟ حضرت ابوبکر نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اور اضافہ فرمایئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ابوبکر بس بھی کرو یہی کافی ہے۔ اگر اللہ چاہے تو کسی ایک فعل کے بدلے میں جتنی تعداد کو چاہے جنت میں ے گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا عمر نے ٹھیک کہا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

ی نام ہے جس کی تخریج ابوموسیٰ نے اس سے پہلے ترجمے میں کی ہے اور انہوں نے محمود بن عمرو لکھا ہے اور اس کے اسناد ن کے اختلاف کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ اعادے کی ضرورت نہیں۔

۴۔ حضرت محمود بن لبیدؓ

حضرت محمود بن لبیدؓ بن رافع بن امرؤالقیس بن زید بن عبدالاشہل الانصاری اوسی اشہلی: یہ حضور اکرم کے عہد میں پیدا ینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں۔ ان میں وہ حدیث بھی ہے جو عمارہ بن غزیہ نے عمر سے انہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دنیا میں حفاظت کرنا چاہتا ں کی اس طرح حفاظت کرتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کی حفاظت کرتے ہو۔

امام احمد بن حنبل ابن ابی خیثمہ: ابراہیم بن منذر، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیرؒ سے مروی ہے کہ یہ صاحب رسول اکرمؐ کے عہد میں ئے اور امام بخاری نے ان کا ذکر محمود بن ربیع کے بعد کیا ہے اور ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر بن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ میرے والد ان کی صحبت کے قائل نہ تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے بہتر ہے، کیونکہ جو ان سے مروی ہیں وہ اس کی وضاحت شہادت ہیں، اس لئے انہیں صحابہ میں شمار کرنا چاہئے نیز وہ محمود بن ربیع سے عمر میں یں۔ مسلم نے انہیں تابعین کے طبقہ دوم میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا اور ان سے کوئی کوئی ایسی روایت نہیں جو دوسروں سے نہیں سنی گئی۔ محمود بن لبید علماء سے تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی اور انہوں نے ۹۶ ہجری ت پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۔ حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ

حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ۔ ہم نے ان کا نسب ان کے بھائی محمد کے ترجمے میں بیان کر دیا ہے۔ جناب محمود غزوہ احد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خندق اور خیبر میں موجود تھے اور اسی غزوے میں ان کی شہادت ہوئی۔

ہمیں ابوجعفر بن سمین نے یونس تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی اور فرمایا۔ خیبر کے قلعہ جات میں سے ناعم سب سے پہلے فتح ہوا اور اسی قلعے کے پاس جناب محمود بن مسلمہ شہید ہوئے۔ ان کے سر پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تھا جس سے وہ مر گئے تھے۔

ہمیں یونس بن بکیر نے حسن بن واقد المروزی سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ خیبر کے دن سب سے پہلے علم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا۔ انہوں نے پوری کوشش کی، لیکن سب سے مضبوط قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ دوسرے دن علم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا، لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

محمود بن مسلمہ قتل ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب ان پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تو ماتھے کی کھال ادھڑ کر نیچے آ گئی چنانچہ وہ اس حالت میں تین دن کے بعد فوت ہو گئے۔ یہ ہجرت کا چھٹا سال تھا۔ انہیں اور عامر بن ربیع کو بروایت ابونعیم ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۵۔ حضرت محمولؓ انصاری

حضرت محمولؓ انصاری۔ یہ انصاری ہیں۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ صفوان بن سلیم نے محمول الانصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے شرک کی قسم کھائی اور پھر گناہ کا ارتکاب کیا گویا اس نے شرک کیا۔ اسی طرح جس نے کفر کی قسم کھائی اور پھر مرتکب گناہ ہوا گویا اس نے کفر کیا۔

۴۷۷۶۔ حضرت محمیہ بن جزءؓ

حضرت محمیہ بن جزءؓ بن عبد یغوث بن حویج بن عمر بن زبید الاصغر الزبیدی: کلبی لکھتے ہیں کہ وہ بنو جمح کے حلیف تھے۔ ایک روایت ہے کہ بنو سہم کے حلیف تھے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ جناب محمیہ عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کے چچا تھے قدیم الاسلام ہیں اور جن لوگوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی ان میں شامل تھے اور عرصے تک وہاں مقیم رہے اور مریسیع پہلی جنگ ہے، جس میں وہ شریک ہوئے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں خمس کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے۔ میں اپنے باپ کے ساتھ اور فضل اپنے باپ کے ساتھ تھے۔ اول الذکر میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیوں نہ ہم ان دو کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کریں تا کہ آپ ان دونوں کو صدقات کی وصولی کرنے پر متعین فرما دیں۔ حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ محمیہ کو بلا لاؤ وہ صدقات کی وصولی پر متعین تھے۔ حضور اکرم نے فرمایا ان دونوں سے ان کی بیویوں کے مہر وصول کرو۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۷۔ حضرت محیصہ بن مسعودؓ

حضرت محیصہ بن مسعودؓ بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حارثی: ان کی کنیت ابو سعد تھی، مدنی تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فدک کے پاس اشاعت اسلام کے لئے بھیجا۔ غزوۂ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ وہ حویصہ بن مسعود کے بھائی تھے، اور بھائی سے عمر میں چھوٹے تھے۔ اپنے بھائی سے پہلے ایمان لائے تھے۔ کیونکہ وہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور حویصہ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن سینہ یہودی کے قتل کا حکم دیا تو جناب محیصہ نے اس بدگو یہودی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ حالانکہ ان کا آپس میں میل ملاپ تھا اور باہمی قول قرار تھا۔ حویصہ ابھی تک مشرف بالاسلام نہیں ہوئے تھے۔ حویصہ کو بھائی کے اس فعل کا حد درجہ رنج ہوا اور بھائی کو پیٹا اور کہا اے دشمن خدا! تو نے اس شخص کو قتل کیا ہے کہ تیرے پیٹ کی چربی ان کی کرم فرمائی کی ممنون ہے۔ جناب محیصہ نے جواب دیا مجھے اس کے قتل کا حکم اس ذات نے دیا تھا کہ اگر وہ مجھے تیرے قتل کا حکم دیتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ حویصہ نے سن کر کہا کہ کیا مذہب سے تیری گرویدگی کا یہ عالم ہے۔ اس پر جناب حویصہ مسلمان ہو گئے۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابو داؤد سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں قعنبی نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن محیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے حجام کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ حضور نے انہیں منع کر دیا لیکن وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت مانگتے رہے، آخر کار انہیں اس شرط پر اجازت دے دی کہ تو اسے ہر اچھی اور ہر معمولی چیز سے حصہ دے گا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وخا

۴۷۔ حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ۔ وہ مغیرہ بن زیاد بن مخارق الموصلی کے دادا تھے۔ ہمیں ابی منصور بن مکارم بن احمد الموصلی نے باسناد ابوزکریا زید بن ایاس سے روایت کی کہ ہمیں مغیرہ بن خضر بن زیادہ بن مغیرہ بن زیاد البجلی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے بتایا کہ مخارق بن عبداللہ مغیرہ بن زیاد کے دادا جریر بن عبداللہ البجلی کے ساتھ فتح ذی الخلصہ میں موجود تھے ابوزکریا کہتے ہیں کہ مغیرہ بن خضر بن زیاد نے اپنے بزرگوں سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ ان لوگوں کی معیت میں جو کوفے سے آئے تھے کوفہ سے موصل آئے تھے۔

۴۷۔ حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ۔ ابو احمد عسکری نے جو قابوس کے والد ہیں بتایا کہ مخارق کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے والد کے بغیر اور کسی نے کوئی روایت بیان نہیں کی۔

سماک بن حرب نے قابوس بن مخارق سے اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ام الفضل جناب حسین کو اٹھائے حضور اکرم کے پاس لائیں۔ انہوں نے حضور کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ ام الفضل نے حضور کے کپڑوں کو دھونا چاہا تو آپؐ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھو دینا چاہیے مگر لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا چاہیے یہی کافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کے اسناد میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض نے قابوس سے اور انہوں نے ام الفضل سے روایت کی ہے اور درمیان میں مخارق کا نام نہیں لیا۔ سماک کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔ ان سے یہ حدیث ثابت نہ ہو سکی۔ اس کے علاوہ بھی جو احادیث ان سے مروی ہیں ان میں بھی کافی گڑبڑ ہے۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے مندرجہ ذیل حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! اگر کوئی میرے پاس آ کر مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۰۔ حضرت مخارق الہلالیؓ

حضرت مخارق الہلالیؓ۔ عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حرب بن قبیصہ بن مخارق الہلالی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضور اکرمؐ ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اسے ڈھانپ لو کہ یہ بھی شرمگاہ کا حکم رکھتی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۱۔ حضرت مخاشن الحمیریؓ

حضرت مخاشن الحمیریؓ۔ جو انصار کے حلیف تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے مختصراً اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۲۔ حضرت مخبر بن معاویہؓ

حضرت مخبر بن معاویہؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن عمار نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر الحضرمی سے انہوں نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا مخبر بن معاویہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں۔ ہاں البتہ کبھی کوئی گھوڑا، عورت، اور مکان مبارک نکل آتا ہے۔ علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے اسماعیل سے روایت کی اور انہوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ نمیری سے نقل کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۳۔ حضرت مختار بن حارثہؓ

حضرت مختار بن حارثہؓ۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ مغازی ابن اسحاق میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۴۔ حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن مسعود

حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن عمر بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی ابو اسحاق: ان کے والد جلیل القدر صحابہ سے تھے اور جناب مختار کی پیدائش ہجرت کے سال میں ہوئی۔ انہیں حضور اکرم کی نہ تو صحبت میسر آئی اور نہ انہوں نے کوئی حدیث ہی آپ سے سنی اور ان کی روایت غیر حسن ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے لیکن ان کے درمیان تعلقات کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ آخر میں دونوں میں سے کسی ایک کی بات نہیں سنی جاتی تھی۔

مختار حضرت حسین کا بدلہ لینے کے لئے نکل کھڑے ہوئے چنانچہ شیعہ کی ایک بڑی جماعت کوفے میں ان کے گرد جمع ہو گئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر قبضہ کرلیا اور قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ شمر بن ذی الجوشن اور خولی بن زید الاصبحی کو قتل کیا۔ آ خر الذکر
ہی ہے جس نے حضرت امام کا سر میدان جنگ سے اٹھا کر کوفے پہنچایا تھا۔ پھر عمر بن سعد بن ابی وقاص کو جو یزیدی لشکر کا
سالار تھا۔ نیز اس کے بیٹے حفص کو اور پھر عبید اللہ بن زیاد کو جو شام میں تھا اور مختار سے لڑنے کے لئے کوفہ پر حملہ آ ور ہوا تھا، قتل
کیا۔ مختار نے اشتر النخعی کو ایک لشکر دے کر ابن زیاد کے خلاف بھیجا تھا جس میں ابن زیاد مارا گیا تھا۔ یہ جنگ موصل کے نواح میں
ہوئی۔ اسی وجہ سے مسلمان اس کا بہت احترام کرتے تھے اور وہ اس آ زمائش میں بڑا کامیاب رہا تھا۔ ہم نے اس کا ذکر بالتفصیل
الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ وہ عبداللہ بن عمرؓ ابن عباس اور ابن حنفیہ وغیرہ کی مالی امداد کیا کرتا تھا اور یہ حضرات قبول کر لیتے
تھے۔ عبداللہ بن عمر مختار کے بہنوئی تھے۔ ان کی بہن کا نام صفیہ بنت ابی عبید تھا۔ آخر میں مصعب بن زبیر نے بصرہ سے اہل بصرہ
کا لشکر اور نیز کوفیوں کے ایک ہجوم کے ساتھ حملہ کیا اور مختار ۶۷ ہجری میں مارا گیا۔ کوفے میں اس کی امارت صرف ڈیڑھ
سال تک چل سکی۔ اس نے سرسٹھ برس کی عمر پائی۔ ابو عمر نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۔ حضرت مختار بن قیسؓ

حضرت مختار بن قیسؓ۔ یہ ان ہدایات کے وقت موجود تھے جو حضور اکرمؐ نے علاء حضرمی کے لئے لکھی تھیں جب انہیں بحرین
بھیجا تھا۔

۴۷۔ حضرت مخربہؓ بن عدی

حضرت مخربہؓ۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب یوں لکھا ہے: مخربہ بن عدی الجذامی القیسی، جعفر بن کمیل بن وبرہ بن حارثہ بن
مصعب نے بیان کیا۔ میں نے عصمہ بن کمیل سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے انہوں نے حارثہ بن عدی سے سنا انہوں
نے کہا کہ میں اور میرا بھائی مخربہ اس وفد میں موجود تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ لشکر جو ہم پر حملہ آور ہوا تھا موجود
تھا۔ ہمیں ان کے لشکر سے جو تکلیف پہنچی تھی ہم نے اس کے بارے میں حضور اکرمؐ سے شکایت کی۔ حضور نے فرمایا تم جاؤ اور اپنے
علاقوں سے جو جانور سامنے آئے اسے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرو جو شخص اس ذبیحہ کو کھالے، اس چھوڑ دو۔ انہوں نے یہ حدیث
بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۔ حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ

حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ۔ ہم ان کا ذکر اس سے پہلے محرش کے ذیل میں کر آئے ہیں۔

۴۷۔ حضرت مخرفۃ العبدیؓ

حضرت مخرفۃ العبدیؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی زیارت کی تھی۔ سماک بن حرب نے سوید بن قیس سے روایت کی کہ میں
اور مخرفۃ العبدی نے بیچنے کے لئے ہجر سے (مقام کا نام) کچھ کپڑا خریدا۔ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک شلوار خریدی۔ بعد
میں بیچنے والے نے جو وہاں تھا ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیچنا شروع کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ماپ کر بیچو اور تھوڑا سا زائد کپڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی دے دیا کرو۔ ایوب بن جابر نے سماک سے اور انہوں نے مخرفہ سے روایت کی یہ اسناد غلط ہے اور درست صورت وہی ہے جو ثوری اور اسرائیل وغیرہ نے سماک سے اور انہوں نے سوید سے روایت کی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۹۔ حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ

حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ۔ بنو عبد الشمس کے حلیف تھے۔ ابن وہب نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ مخرمہ بن شریح نے حضور اکرمؐ کے سامنے ذکر کیا اور کہا کہ فلاں آدمی قرآن پر صرف تکیہ ہی نہیں کرتا بلکہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور وہ جنگ یمامہ میں موجود تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۰۔ حضرت مخرمہ بن قاسمؓ

حضرت مخرمہ بن قاسمؓ بن مخرمہ: حضور اکرمؐ نے خیبر کی لگان سے ان کے لیے چالیس وسق غلہ مقرر فرما دیا تھا یہ ابن اسحاق کی روایت ہے لیکن اس نے ان کا نام نہیں لیا۔ بلکہ ان کی روایت میں آیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ابن مخرمہ کو ۳۰ وسق غلہ عطا کیا تھا۔ ہاں ابن اسحاق کے علاوہ اور لوگوں نے ان کے نام کی تصریح کی ہے۔ مثلاً زبیر کا قول ہے کہ حضور نے مخرمہ بن قاسم کو چالیس وسق (۶۰ صاع کا ایک وسق ہوتا ہے) غلہ ارزانی فرمایا تھا اور یہ لاولد تھے۔

۴۷۹۱۔ حضرت مخرمہ بن نوفلؓ

حضرت مخرمہ بن نوفلؓ بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی الزہری: ان کی والدہ رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبد مناف تھی، ان کی کنیت ابو صفوان یا ابو المسور یا ابو الاسود۔ اول الذکر کنیت کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی تھی۔ وہ مسور بن مخرمہ کے والد سعد ابی وقاص کے عم زاد تھے یہ ان لوگوں سے تھے جو بعد از فتح مکہ اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب میں سے تھے، لیکن بعد میں اسلام کی بہتر خدمت کی۔ عمر رسیدہ تھے اور ایام الناس اور بالخصوص قریش کے اہم واقعات انہیں ازبر تھے اور اسی طرح علم الانساب کے ماہر تھے۔ غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے انہیں پچاس اونٹ دیے تھے۔ یہ صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں حدود حرم کو علیحدہ کرنے کے نشان لگائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ازہر بن عوف سعید بن یربوع اور حویطب بن عبد العزیٰ کو بھیجا تھا۔ انہوں نے ۵۴ ہجری میں جب ان کی عمر ایک سو پندرہ برس تھی مدینہ میں وفات پائی وہ آخری عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ چونکہ درشت خو تھے۔ اس لیے حضور اکرمؐ ان کی درشتی سے بچنے کی کوشش فرماتے۔

ہمیں عبد اللہ بن احمد خطیب نے بتایا انہیں جعفر السراج القاری نے انہیں ابو علی محمد بن حسین الجازری نے انہیں معافی بن زکریا الحریری نے انہیں حسین بن محمد بن عفیر الانصاری نے انہیں ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ الحسانی نے انہیں حاتم بن وردان نے انہیں ایوب نے انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں مسور نے بتایا کہ میں نے حضور اکرمؐ کو چند قبائیں پیش کیں۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تو ہمیں رسول اللہؐ کی خدمت میں لے چل ممکن ہے وہ ہمیں مال غنیمت سے کچھ مرحمت فرما دیں۔ میرے والد حضورؐ کے مجرے پر آ کر بولے تو آپ نے آواز سن لی۔ باہر تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں ایک قبا تھی۔ میرے والد کو دکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی خوبیاں بیان فرما رہے تھے کہ میں نے تمہاری لئے چھپا رکھی تھی۔
نضر بن شمیل نے بتایا ہمیں ابو عامر الخزار نے ابو یزید المدنی سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا انہوں نے کہا کہ مخرمہ بن نوفل حضور اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کیسا برا قرابت دار ہے۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا آپؐ نے اسے قریب بٹھایا اور شفقت فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے مخرمہ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا مگر بعد میں آپ بڑی ملائمت سے پیش آئے۔ فرمایا اے عائشہ بدترین آدمی وہ ہے کہ لوگ جس کی بدزبانی سے ڈر کر اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۷۴۔ حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ

حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ۔ انصار میں سے بنو سلمہ کے حلیف تھے۔ منافق تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔ یہ اس اسلامی لشکر میں جو تبوک گیا تھا شامل تھے اور خود حضور اکرم اور مسلمانوں کے بدترین مخالف تھے بعد میں تائب ہوگئے اور بڑے اچھے طریقے سے تلافی مافات کی۔ حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ ان کا نام بدل دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے بدل کر عبداللہ بن عبدالرحمٰن کر دیا۔ خود انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ شہادت نصیب ہو اور بعد از وفات انہیں کوئی نہ ڈھونڈ سکے۔ چنانچہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کی میت نہ مل سکی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۷۴۔ حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ

حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ۔ وبرہ بن تحس بھی ایک روایت میں آیا ہے مگر یہی بہتر ہے اور درست ہے۔ رسول اکرم نے یمن میں الابناء کی طرف بھیجا تھا۔ ابو عمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۷۴۔ حضرت مخلد الغفاریؓ

حضرت مخلد الغفاریؓ۔ ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں صحبت میسر نہیں ہوئی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں یعقوب بن حمید نے ابن عیینہ نے انہیں عمر بن دینار نے انہیں حسن بن محمد نے انہیں مخلد الغفاری نے بتایا کہ بنو غفار کے تین غلام جو حضور اکرمؐ کے غزوۂ بدر میں شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں انہیں ہر سال تین ہزار درہم دیا کرتے تھے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ انہوں نے مخلد الغفاری کو دیکھا تھا...... ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۔ حضرت مخمر بن معاویہؓ

حضرت مخمر بن معاویہؓ۔ ایک روایت میں حکیم بن معاویہ ہے۔ علاء بن حارث نے حزام بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا مخمر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس مائع کے بارے میں جو پیشاب کے بعد بعض اوقات نکلتا ہے دریافت کیا۔ فرمایا یہ مذی ہے جب تمہیں ایسی حالت پیش آئے تو آلہ تناسل کو دھو کر نماز کے لئے وضو کر لو۔ اسی طرح مخمر سے منقول ہے، لیکن صحیح نام حکیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادیہ ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ہاں ابوعمر نے ان کا نام مخمر بن معاویہ البصری تحریر کیا ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا

ست کوئی چیز نہیں۔

ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ مخمر بن معاویہ بن حیدۃ القشیری نے روایت کی کہ انہیں باسنادہ سلیمان بن سلیم

ں نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا مخمر بن حیدہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں

بھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت، مکان یا گھوڑا مبارک ثابت ہوتا ہے۔ ابوعمر لکھتا ہے کہ مجھے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں کہ انہیں بہزی

ں کہتے ہیں۔

۴۷ـ حضرت مخنف البکریؓ

حضرت مخنف البکریؓ۔ بصری تھے اور ان کی بیٹی سیبہ نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا صلہ رحمی کر،

ں عمر زیادہ ہوگی۔ بھلے کام کر اس سے تیرے گھر میں بھلائی آئے گی۔ اللہ کو ہر پتھر اور ڈھیلے کے سامنے یاد کر، وہ قیامت تک

ے حق میں شہادت دیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹ـ حضرت مخنف بن سلیمؓ

حضرت مخنف بن سلیمؓ بن حارث بن عوف بن ثعلبہ بن عامر بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دول بن سعد مناۃ بن

د الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے ابورملہ نے روایت کی ان کا نام عامر تھا۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ اور

فے میں بنوازد کے نقیب تھے۔ ایک روایت میں وہ بصری تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مخنف کو اصفہان کا حاکم مقرر کیا وہ جنگ صفین میں بھی شریک تھے اور بنوازد کا علم ان کے پاس تھا

رہ ان کی اولاد سے تھے۔ ابومخنف نے لوط بن سعید بن مخنف بن سلیم مورخ اور سیرت نویس تھے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنے اسناد سے ابوعیسٰی سے بیان کیا انہیں احمد بن منیع نے انہیں روح بن عبادہ نے انہیں ابن

ون نے انہیں ابورملہ نے مخنف بن سلیم غامدی سے بتایا کہ ہم نے حضور اکرمؐ کے ساتھ عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا کہ حضور

رماتے سنا، اے لوگو ہر سال ہر گھر پر قربانی اور رجبیہ (رجب میں قربانی واجب ہے) تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۹۸ـ حضرت مخولؓ بن یزید

حضرت مخولؓ بن یزید۔ ابن ابی یزید السلمی البصری: ان سے ان کے بیٹے قاسم نے دو احادیث نقل کی ہیں، جن کا مدار محمد

سلیمان بن شمول المکی پر ہے۔

ہمیں ابوالربیع سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے انہیں ان کے والد نے انہیں ابونصر بن طوق نے انہیں ابن الم

نے انہیں ابویعلی احمد بن علی نے انہیں محمد بن عباد مکی نے انہیں محمد بن سلیمان نے انہیں ابوالبرکات قاسم بن مخول بہزی نے بتایا

انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے ابواء کے مقام پر جال لگائے ان میں ایک ہرن پھنس گیا جو بعد میں ادھر ادھر ہو گیا۔

اس کی تلاش میں نکلا ایک آدمی کو دیکھا جس نے اسے پکڑ رکھا تھا۔ میں اس سے جھگڑنے لگا اور اسے حضور اکرمؐ کے پاس لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

…ں ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ ہم نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو آپؐ نے برابر برابر دو حصوں میں بانٹ دیا۔ حضور اکرمؐ …ے فرمایا نماز قائم کر زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھو اور حج اور عمرہ (یہ شرط استقامت) ادا کرو اور حق کا ساتھ دو …ے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

…۔ حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ

…ضرت مخیس بن حکیم العذریؓ۔ ان سے ابو ہلال مبین بن قطبہ بن ابی عمرہ نے روایت کی کہ وہ حضور کی خدمت میں حاضر …ور دومۃ الجندل کا قصہ بیان کیا اور جب ختم کر چکا تو آپؐ نے میرے رزق میں وسعت کی دعا فرمائی۔ ابوعلی غسانی نے ان …یا ہے۔

…۔ حضرت مخیس ابو غنمؓ

…ضرت مخیس ابو غنمؓ۔ ایک نسخے میں ان کا نام مخسس مذکور ہے لیکن بظاہر درست وہی ہے جو میں لکھ چکا ہوں۔ بشرطیکہ یہ …قیس ابو غنیم نہ ہوں۔ کیونکہ جس کا ذکر ہم کر رہے ہیں وہ غنیم بن قیس کے نام سے مشہور ہیں۔

…عفر نے ان کے باپ سے ان کا ذکر باب الھیم میں کیا ہے۔ ابراہیم بن ہرعرۃ الشامی نے سہیل بن یوسف الانماطی السلمی سے …نے صالح بن ابی الاخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مخیس بن غنم سے روایت کی کہ میں نے رات کے وقت بیلچوں …از کو سنا کہ حضور اکرمؐ دفن کئے جا رہے تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم و دال

…۔ حضرت مدرکؓ بن حارث

…ضرت مدرکؓ بن حارث الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ یہ شامی شمار ہوتے تھے۔ ان سے ولید بن عبدالرحمٰن الجرشی …ایت کی۔

…میں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہیں ہشام بن خالد نے ولید بن مسلم سے اس نے عبدالغفار بن …ن بن عبیداللہ سے انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن جرشی سے انہوں نے مدرک بن حارث الغامدی سے روایت کی کہ میں نے …سال اپنے والد کے ساتھ حج کیا۔ ایک دن ہم منیٰ میں تھے کہ وہاں بہت سے لوگ ایک آدمی کے گرد جمع تھے میں نے والد سے …م کے بارے میں پوچھا کہا کہ یہ صابی ہے جس نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔ پھر میرا والد اونٹنی پر سوار ان لوگوں …ں جا کھڑا ہوا میں بھی اپنی اونٹنی پر وہاں جا کھڑا ہوا۔ وہ لوگ باتیں کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ میرا والد وہیں کھڑا …تک وہ سب لوگ تھک گئے، دن گرم ہو گیا اور وہ سب رخصت ہو گئے۔ اس اثناء میں ایک لڑکی ہاتھ میں پانی کا پیالہ لیے آئی …ا سینہ کھلا ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ لڑکی زینب نامی اس کی بیٹی ہے۔ میں اس سے حسن سلوک سے پیش آیا اور وہ رو رہی تھی۔ …ے والد نے اس سے کہا تو اپنی اوڑھنی سے اپنے سینے کو ڈھانپ لے۔ تم اپنے باپ کے بارے میں پریشان مت ہو۔ اسے نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دکھ پہنچے گا نہ ذلت اور رسوائی ہو گی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اس پر استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے اور اس پر کسی نے استدراک نہیں کیا۔

۴۸۰۲۔ حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری

حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان کی قبر زاویہ کے گاؤں میں ہے جو جیرا اور غوطہ دمشق کے درمیان واقع ہے۔

ابو عمیر عدی بن احمد بن عبدالباقی الاذمی نے ابو عطیہ عبدالرحیم بن محرز بن عبداللہ بن محرز بن سعید بن حبان بن مدرک بن زیاد الفزاری سے روایت کی کہ مدرک بن زیاد جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے مع ابو عبیدہ کے آئے اور دمشق کے گاؤں زاویہ میں فوت ہو گئے اور یہ پہلے مسلمان ہیں جو وہاں دفن ہوئے، حافظ ابو القاسم الدمشقی نے اس کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اور کسی وجہ کی بنا پر جناب مدرک کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۴۸۰۳۔ حضرت مدرکؓ ابو الطفیل الغفاری

حضرت مدرکؓ ابو الطفیل الغفاری۔ ان کی حدیث کا ذریعہ ان کی اولاد ہے۔ ہمیں یحییٰ بن الفرج نے جیسا کہ انہیں باسنادہ ابو بکر احمد بن عمرو نے انہیں یعقوب بن حمید نے انہیں عثمان بن حمزہ نے بتایا کہ انہیں کثیر بن زید نے خالد بن طفیل بن مدرک سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ نے اپنی صاحبزادی کو مکے سے لانے کے لئے بھیجا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ سجدے کے بعد سر اٹھاتے تو مندرجہ ذیل دعا مانگا کرتے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذبک منک لا ابلغ ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک.

۴۸۰۴۔ حضرت مدرکؓ بن عمارہ

حضرت مدرکؓ بن عمارہ۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ سے بیعت کرنے آئے تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا، کیونکہ انہوں نے ہاتھوں پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ چنانچہ جب انہوں نے ہاتھ دھوئے تو بیعت فرمائی۔

لیکن اس حدیث میں کچھ گڑ بڑ ہے اور ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ اگر اس سے مراد مدرک بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط ہے تو ان کی صحبت ثابت نہیں اور نہ ملاقات اور روایت ہی ثابت ہے۔ اور اس حدیث کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اگر اس روایت کا انتساب ان کے والد عمارہ بن عقبہ سے کیا جائے جب بھی درست نہیں اور ہم نے اس کی وضاحت ولید بن عقبہ کے ذکر میں کر دی ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور اسی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۵۔ حضرت مدرکؓ بن عوف

حضرت مدرکؓ بن عوف۔ البجلی الاحمسی: انہیں صحبت میسر آئی، جعفر نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہی ابو موسیٰ کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ ان کی صحبت کے بارے میں اور نیز اتصال حدیث کے متعلق اختلاف ہے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی کبار صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ جناب مدرک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۔حضرت مدعم ؓ (مولیٰ رسول اللہ ﷺ)

حضرت مدعم ؓ۔ یہ حضور اکرم ﷺ کے وہ حبشی غلام ہیں جنہیں رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا انہیں حضور ﷺ نے آزاد فرما دیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد نہیں فرمایا تھا انہوں نے غزوۂ خیبر میں مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی اور قتل ہو گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا اس چادر نے جہنم کی آگ کو ضرور بھڑکایا ہوگا۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ مجھے ثور بن زید نے سالم مولی عبداللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خیبر سے واپسی پر وادی قری میں پہنچے تو جب یہ حبشی غلام جو رفاعہ نے حضور کو دیا تھا حضور اکرم ﷺ کا کجاوہ ایک اور آدمی مغیر الشمس کے ساتھ اتار رہے تھے کہ انہیں ایک تیر جو نہ معلوم کس نے چلایا تھا لگا اور اس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر صحابہ نے کہا انہیں شہادت مبارک ہو۔ حضور نے فرمایا نہیں بلکہ اس چادر نے جو مال غنیمت سے چرائی تھی آگ کو اور بھڑکایا ہوگا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت مدلج الانصاری ؓ

حضرت مدلج الانصاری ؓ۔ ابو صالح نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین اوقات میں پردہ پوشی کا حکم نازل فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج نامی کو حضرت عمر ؓ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ وہ سوئے ہوئے تھے۔ غلام نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر بیدار ہوئے اور ان کی شرمگاہ ننگی ہو گئی اور غلام کی نظر پڑ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہو گیا دل میں کہا کاش اللہ تعالیٰ ہمارے بیٹوں، عورتوں اور نوکروں کو ان اوقات میں ہمارے تخلیے میں دخل انداز ہونے سے روک دے۔ چنانچہ وہ آیت نازل ہوئی حضرت عمر ؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسول اکرم ﷺ نے غلام کو دعا دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت مدلج ؓ بن عمرو السلمی

حضرت مدلج ؓ بن عمرو السلمی۔ یہ بنو عبد الشمس کے حلیف تھے اور ایک روایت میں ان کا نام مدلاج بن عمر مذکور ہے، یہ حضور کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے اور ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

ابن کلبی لکھتا ہے کہ مالک، ثقف اور صفوان بنو عمرو جو بنو حجر بن عباد بن یشکر بن عدوان سے تھے سب غزوۂ بدر میں موجود تھے عدوان سے تھے جو بنو غنم بن دودان بن اسد سے تھے اور اسی وجہ سے انہیں اور ان کے بھائیوں کو بنو عبد شمس کا حلیف شمار کیا گیا۔ کیونکہ بنو غنم بن دودان بنو عبد شمس کے حلیف تھے اور یہ ان کے حلیف تھے۔ واللہ اعلم، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو ابن مندہ نے انہیں سلمی، اسلمی یا اسدی شمار کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۸۰۹۔ حضرت مدلوک ؓ ابوسفیان الفزاری

حضرت مدلوک ؓ ابوسفیان الفزاری۔ ان کے مولیٰ اسلم باقی موالی کی معیت میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

مطر بن علاء الفزاری نے اپنی چچی آمنہ بنت ابی الشعثاء کی زبانی ابوسفیان مدلوک سے بیان کیا ہے کہ ہم حضور کی خدمت میں موالی کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی چنانچہ جہاں ان کے سر پر حضور اکرمؐ نے ہاتھ رکھا تھا وہاں بال عمر بھر سیاہ رہے اور باقی آہستہ آہستہ سفید ہو گئے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم، ذ، ر

۴۸۱۰۔ حضرت مذعور ؓ بن عدی العجلی

حضرت مذعور ؓ بن عدی العجلی۔ اہل عراق سے تھے کہتے ہیں انہیں صحبت میسر آئی۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ دمشق کے محاصرے اور یرموک کی جنگ میں موجود تھے۔ ایرانیوں کے خلاف جنگ میں انہوں نے بعض کارنامے انجام دیئے تھے۔ ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۱۔ حضرت مذکور العذری ؓ

حضرت مذکور العذری۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ حضور کے ساتھ غزوہ دومۃ الجندل میں شریک تھے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوالقاسم نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ حضور اکرمؐ نے بنفس نفیس دومۃ الجندل پر چڑھائی نہیں کی تھی بلکہ خالد بن ولید کی کمان میں لشکر روانہ فرمایا تھا۔ اکثر اس لشکر ہی کو دلیل مان لیا جاتا ہے۔

۴۸۱۲۔ حضرت مذکور القبطی ؓ

حضرت مذکور القبطی ؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک انصاری نے ایک قبطی غلام کو جو دبر کا باشندہ تھا، آزاد کیا یہ محتاج تھا اور مقروض تھا۔ غلام کا نام مذکور ہے۔ حضورؐ نے آٹھ سو درہم سے خرید کر قیمت اسے دے دی اور فرمایا کہ یہ رقم لے لو اور قرض ادا کر کے باقی اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو۔ ابوالزبیر نے جابر سے روایت کی ہے اور بتایا ہے کہ غلام کا نام یعقوب تھا اور جس انصاری نے آزاد کیا تھا اس کی کنیت ابومذکور تھی۔ یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۳۔ حضرت مرارؓ بن مالک

حضرت مرارؓ بن مالک۔ یہ قبیلہ تمیم الداری سے عبدالرحمٰن الداریان کے بھائی تھے۔ رسول اکرمؐ نے انہیں خیبر کی پیداوار کچھ غلہ مخصوص فرما دیا تھا۔ جعفر المستغفری نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرارہؓ بن ربیع

[حضر]ت مرارہؓ بن ربیع۔ ابو عمر کہتا ہے کہ ایک روایت میں ابن ربیعہ انصاری عمری مذکور ہے۔ جن کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے

[ہشا]م بن کلبی کے مطابق ان کا سلسلہ نسب مرارہ بن ربعی بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن [ع]مرو بن مالک بن اوس ہے یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ ان تین انصار میں سے تھے، جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو[ئے او]ر جن کے بارے میں قرآن کی آیت (وعلی الثلثة الذی خلفوا) نازل ہوئی تھی۔

[ہمیں] ابو محمد عبداللہ بن علی بن سوید نے باسنادہ ابو الحسن علی بن احمد الواحدی سے بتایا۔ انہیں احمد بن حسین حیری نے انہیں [حسن] بن احمد نے انہیں محمد بن حماد نے انہیں ابو معاویہ نے انہیں اعمش نے انہیں ابو سفیان نے انہیں جابر نے ان تین انصار کے [نام] بتایا کہ وہ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحمی

[حض]رت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحمی۔ ہم ان کا نسب پیشتر ازیں ان کے بیٹے مجاعہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان سے ان کے [بیٹے] نے روایت کی اور ان کے بیٹے مجاعہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یحیٰ بن راشد صاحب السابری نے [ابو] مرہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ بن مرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ رسول [کی خد]مت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے ان کے نام غورہ، غرابہ اور جبل کی جاگیر لکھ دی۔ آپ کی وفات کے بعد وہ حضرت ابو [بکر رضی ا]للہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے الحضرمہ کی جاگیر ان کے نام کر دی۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نجران کا علاقہ [دیا۔ پ]ھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی جاگیر عطا کی جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو وہ وہی [فرمان] لے کر ان کے پاس گئے انہوں نے فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا اور پوچھا کیا مجاعہ کی نسل سے کوئی شخص باقی ہے۔ انہوں [نے کہا ہ]اں تم اور ثکیر کثیر۔ امیر المومنین ہنس پڑے کہنے لگے عربی زبان کا لفظ ہے۔ حاضرین نے معنی دریافت کیے تو امیر المومنین [نے کہا] ثکیر تمہاری زبان کا لفظ ہے۔ کیا تم نے کبھی فصل نہیں دیکھی جو پھٹ کر نکھر جاتی ہے۔ زیاد بن ایوب نے ابو مرہ حارث [کے] علاوہ مجاعہ کے کئی افراد سے یہ روایت سنی کہ مجاعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپؐ نے انہیں جاگیر عطا کی [ابن م]ندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی

[حض]رت مرارہؓ بن مربع بن قیظی۔ وہ زید بن مربع، عبداللہ و عبدالرحمٰن کے بھائی تھے، انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا [باپ مربع] بن قیظی منافق تھا۔ جب حضور اکرمؐ احد جاتے ہوئے اس کے احاطے میں داخل ہوئے تو اس نے حضور سے کہا تھا کہ اگر [آپ نبی] ہوتے تو میری اجازت کے بغیر میرے احاطے میں داخل نہ ہوتے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۸۱۷۔ حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی

حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی۔ جعفر سے مروی ہے کہ ابن منیع نے اسے بتایا کہ اس سے اس حدیث کا ذکر علی بن قرین نامی ایک بڈھے نے جو بغداد کے مشرق میں رہتا تھا کیا۔ وہ حد درجہ ضعیف الحدیث تھا اور میری رائے میں اس حدیث کی قطعاً کوئی اصلیت نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۸۱۸۔ حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی

حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی۔ یحییٰ بن یونس اور بغوی کے علاوہ بھی اور لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلیمان بن داؤد الشاذکونی نے ابوقتیبہ سے انہوں نے بکر بن مرثد بن ربیعہ سے روایت کی کہ میں نے مرثد بن ربیعہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا آیا گھوڑے پر زکوۃ ہے؟ حضور نے فرمایا نہیں ہاں اگر بہ غرض تجارت ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۹۔ حضرت مرثدؓ بن صلت الجعفی

حضرت مرثدؓ بن صلت الجعفری۔ بغوی وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے آلہ تناسل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ یہ صاحب بصری تھے اور ان کی حدیث کا مخرج ان کے اہل خاندان تھے۔ ابونعیم، ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۰۔ حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی

حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی۔ عسکری نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غزوۂ حنین میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپؐ نے انہیں بنوبکر بن وائل کی طرف ایک خط لکھ کر دیا تھا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے ان سے یونس اور حسین نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے ان سے قتادہ نے ان سے مضارب بن حزن العجلی نے بیان کیا کہ ان کو مرثد بن ظبیان نے بتایا کہ ہمارے پاس حضور اکرمؐ کا فرمان موصول ہوا۔ ہمارے قبیلے میں کوئی پڑھا ہوا نہ تھا۔ آخر بنوضبیعہ کے ایک شخص نے پڑھا مرقوم تھا: محمد رسول اللہ کی طرف سے بکر بن وائل کے نام اسلام لاؤ اور محفوظ رہو اور یہ لوگ بنوالکاتب کے نام سے مشہور تھے۔

ابن اسحاق نے یہ روایت قرہ بن خالد سے اس نے مضارب بن حزن سے بیان کی کہ مرثد بن ظبیان حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۱۔ حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی

حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی۔ جعفر کو ابن منیع نے بتایا کہ ان سے بغداد کے ایک ضعیف الحدیث شیخ نے جس کا نام علی بن قرین تھا حدیث بیان کی جس کی کوئی اصل نہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی

مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی۔ ابن منیع نے ان کا ذکر کیا ہے اور جس طرح مرثد بن عامر کے بارے میں اظہار خیال کی طرح ان کے متعلق بھی کیا ہے۔ ان سے مروی حدیث یہ ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بنو عبدالقیس اہل مشرق کے ان میں ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مرثدؓ بن عیاض

مرثدؓ بن عیاض یا عیاض بن مرثد۔

حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد

حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد۔ ابومرثد کا نام کناز الغنوی تھا۔ باب کاف میں ان کا نسب بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق غنی بن اعصر قیس بن غیلان سے ہے۔ باپ بیٹا دونوں معرکہ بدر میں شریک تھے۔

ابن جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے غزوۂ بدر بتایا کہ ابومرثد کناز بن حصین اور ان کے بیٹے مرثد بن ابی مرثد حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے حلیف تھے۔ اور مرثد غزوۂ رجیع میں ۳ ہجری میں عاصم بن ثابت کے ساتھ موجود تھے۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اکرمؐ نے ان میں اور اوس بن صامت میں مواخات قائم فرمادی۔ بڑے مضبوط اور طاقتور تھے، اس لئے وہ مسلمان قیدیوں کو مکے سے اٹھا کر مدینے لے جاتے تھے۔ مکے میں عناق نام کی ایک بغی جس سے زمانہ جاہلیت میں ان کے تعلقات رہے تھے۔ انہوں نے ایک آدمی سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اسے مکے سے مدینے لے جائیں گے۔

ایک چاندنی رات کو مکے آئے اور ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے۔ عناق وہاں آ گئی اور اس نے انہیں پہچان لیا اور مرحبا اور اہلاً کہا اور اس کے یہاں رات بسر کرنے کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا عناق! اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس پر اس نے شور مچادیا۔ اے اہل مکہ! یہ شخص تمہارے قیدی اٹھانے آیا ہے۔ آٹھ آدمی ان کے تعاقب میں اٹھ دوڑے۔ وہ پہاڑوں میں چلتے چلتے ایک غار میں چھپ گئے۔ وہ بھی وہاں گئے لیکن خدا نے انہیں بچالیا اور وہ انہیں نہ ڈھونڈ سکے اور ناچار

میں وہ اپنے دوست کے پاس جسے اٹھانے آئے تھے پہنچ گئے۔ وہ کافی وزنی تھے۔ اسے اذخر تک اٹھا لائے اور وہاں اس کی بیڑیاں کاٹ ڈالیں۔ پھر وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یارسول اللہ! کیا میں عناق سے نکاح کروں حضور خاموش رہے تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی۔ الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة الخ۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد اس دستہ فوج کے کماندار تھے جسے حضور اکرمؐ نے رجیع کی طرف روانہ کیا تھا اور یہ واقعہ ۳ ہجری کے ماہ صفر میں پیش آیا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اس دستہ فوج کی کمان عاصم بن ثابت کے پاس تھی اور اس واقعہ کو ہم خبیب بن عدی اور عاصم کے تراجم میں بیان کر چکے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جناب مرشد نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تمہاری کامیابی قبولیت نماز میں ہے پس تم اپنے میں سے بہترین آدمی کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارا اسالار وفد ہے۔

قاسم ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب مرشد نے حدیث بیان کی۔ ابوعمر نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن یہ وہم اور غلط ہے کیونکہ جو شخص حضور اکرم کی زندگی کے دوران قتل کر دیا گیا ہو، اسے القاسم کیسے مل سکتا ہے اور نہ حدثنی کہنا درست ہے کہ اسناد منقطع ہے۔ واللہ اعلم تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۵۔ حضرت مرشدؓ بن نجبہ

حضرت مرشدؓ بن نجبہ۔ یہ مسیب بن نجبہ بن ربیعہ بن ریاح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن سمح بن فزارہ بن ذبیان الفزاری کے بھائی اور خالد بن ولید کے رفیق تھے۔ حیرہ کی جنگ اور فتح دمشق کے موقعہ پر موجود تھے اور فیصل شہر پر مارے گئے تھے اور ایک دوسری روایت کے مطابق یہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں تھے۔

ان کا ذکر حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے بھی کیا ہے۔

۴۸۲۶۔ حضرت مرشدؓ بن وداعہ

حضرت مرشدؓ بن وداعہ۔ حمصی کندی اور بروایتے قبیلہ جعفی یا طے کے بزرگ تھے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں، لیکن ابوحاتم انکار کرتے ہیں اور عبداللہ بن حوالہ سے روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن محمد الجعفی نے ان سے شبابہ نے ان سے جریر نے بیان کیا کہ انہوں نے خمیر بن یزید الرحبی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے سردار قبیلہ جو حضورؐ کے مصاحب تھے نماز پڑھتے دیکھا۔ اکثر نماز میں کھٹمل یا مکھیوں کو مار دیا کرتے۔ مسلم نے انہیں تابعین میں شمار کیا ہے۔

ان سے خالد بن معدان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہوگی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۷۔ حضرت مرحب یا ابو مرحبؓ

حضرت مرحب یا ابو مرحبؓ۔ کوفی صحابہ سے تھے۔ زہیر نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے اسی طرح مشکوک انداز میں سنا کہ مرحب یا ابو مرحب نے کہا گویا میں اب بھی حضور اکرمؐ کی قبر میں چار (یہ پانچ ہیں چار نہیں۔ مترجم) آدمی علی فضل، عبدالرحمٰن بن عوف، عباس اور اسامہ کو دیکھ رہا ہوں۔ امام ثوری وابن عیینہ نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے اور انہوں نے بغیر از شک ابو مرحب سے روایت کی۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ شعبی سے روایت کے متعلق جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ اختلاف ہے لیکن سوائے اس وجہ سے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عبدالرحمٰن ان کے ساتھ تھے البتہ ابن شہاب نے ابن مسیب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کو انہیں لوگوں نے دفن کیا جنہوں نے آپ کو غسل دیا تھا اور وہ چار تھے، علی، فضل، عباس اور صالح شقران۔ انہوں نے آپؐ کو لحد میں اتارا اور قبر پر ایک اینٹ گاڑ دی اور انصار میں سے خولی بن اوس بھی قبر میں اترے تھے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرداسؓ بن عروہ

حضرت مرداسؓ بن عروہ۔ صحابی ہیں ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو پتھر مارا وہ نبیؐ کے پاس آیا اس کو محمد بن جابر اور ولید بن ابی ثور نے زیاد سے روایت کیا ہے۔ اور ثوری نے زیاد سے انہوں ایک آدمی سے جس کا نام نہیں لیا روایت کی ہے اسکی تینوں نے تخریج کی ہے۔

حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی

حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی۔ کلبی نے مرداس بن نہیک لکھا ہے اور اسی طرح ابو عمر نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ فزاری ہے جس کے بارے میں قرآن کی درج ذیل آیت اتری تھی۔

ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا

ابو سعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک دستہ فوج بنو ضمرہ روزانہ کیا جن میں اسامہ بن زید بھی تھے۔ اسے اسامہ نے قتل کر دیا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ بنو اسلم کے ایک شیخ نے اپنے قبیلے کے کئی آدمیوں کی مجھے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے غالب بن عبداللہ الکلبی کو بنو مرہ کے علاقے میں کلب لیث کی طرف بھیجا اور ان میں ان کے حلیف مرداس بن نہیک جو بنو حرقہ سے تھے بھی شریک تھے۔ انہیں اسامہ بن زید نے قتل کر دیا۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن اسامہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا اسامہ بن زید سے روایت کی کہ اور ایک انصار کو مرداس سے آنا سامنا ہو گیا۔ جب ہم نے اس پر ہتھیار اٹھائے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ مگر ہم وار پر وار کرتے رہے تا آنکہ وہ مر گیا۔ واپسی پر حضور اکرمؐ کو واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ تجھے اس شخص سے کیا سروکار تھا جس نے کلمہ شہادت پڑھا عرض کیا! یا رسول اللہ اس نے قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ حضور اکرم نے اپنے پہلے جملے کو اتنی بار دہرایا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوتا بلکہ آج ہی اسلام لایا ہوتا اور میں نے اس قتل کا ارتکاب نہ کیا ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ مرداس کے قاتل کا نام محلم بن جثامہ تھا۔ بعض لوگوں نے ان دو کے علاوہ کسی اور کا نام لیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ جس شخص نے جنگ میں کلمہ شہادت پڑھا تھا اس کے قاتل اسامہ تھے کیونکہ مسلمانوں نے اس پر سخت احتجاج کیا تھا اور جس نے قتل کیا تھا وہ اور آدمی تھا واللہ اعلم۔ تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی

حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی۔ اس کی حدیث صالح بن کیسان نے اس شخص سے بیان کی جس نے مرداس بن قیس سے سنی اس کا بیان ہے کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہانت اور اس وجہ سے (غیر معمولی تبدیلیوں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے یہاں ایک سانحہ پیش آیا ہے جو میں عرض کرتا ہوں ہمارے یہاں ایک لڑکی ہے جس سے ہمیں کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ایک دن وہ واپس آئی تو کہنے لگی اے خاندان دوس! آج مجھے ایک عجیب واقعہ پیش آیا میں بکریاں چرا رہی تھی کہ اندھیرا چھا گیا اور میں نے یہ محسوس کیا جیسے مرد عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہیں میں پاگل تو نہیں ہوئی کہانت کے بارے میں یہ حدیث مکمل طور پر بیان کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۱۔ حضرت مرداس رضی اللہ عنہ بن مالک الاسلمی

حضرت مرداس رضی اللہ عنہ بن مالک الاسلمی۔ کوفی ہیں اور بیعت رضوان والوں میں سے ہیں۔ ابوالفرج بن محمود نے باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کی انہوں نے وہبان بن بقیہ سے انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس الاسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ معاشرے کا صالح عنصر پہلے چلا جائے گا اور وہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کھجور اور جو کے بچے کھچے اور بے کار دانوں کی طرح معاشرے کا ردی حصہ رہ جائے گا۔ جن سے اللہ میاں کوئی سروکار رکھنا گوارا نہ کریں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۲۔ حضرت مرداس رضی اللہ عنہ بن مالک الغنوی

حضرت مرداس رضی اللہ عنہ بن مالک الغنوی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے حدیث یوں بیان کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے چہرے کو تھپتھپایا اور دعائے خیر فرمائی۔ ان کو فرمان لکھ کر دیا اور اس قبیلے کے صدقات کی تولیت انہیں مرحمت فرمائی۔ ابو موسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن الکلبی نے ان کا نام مرداس بن مویلک لکھا ہے اور ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے: مرداس بن مویلک بن واقد بن ریاح بن ثعلبہ بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر الغنوی۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہدیۃً ایک گھوڑا پیش کیا۔

۴۸۳۳۔ حضرت مرداس یا ابن مرداس رضی اللہ عنہ

حضرت مرداس یا ابن مرداس رضی اللہ عنہ۔ وہ بیعت رضوان میں موجود تھے ان کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے جو راشد بن سیار مولیٰ عبداللہ بن ابی اوفی نے روایت کی وہ کہتے ہیں میں نے جن پانچ آدمیوں کو حضور اکرم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کرتے دیکھا۔ ان میں مرداس یا ابن مرداس شامل تھے۔ وہ مغرب سے پہلے نماز پڑھ رہے تھے، ابن مندہ، ابونعیم، ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی اور چونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اس لئے استدراک کی ضرورت نہیں۔

۴۸۳۴۔ حضرت مرداس رضی اللہ عنہ بن ابی مرداس

حضرت مرداس رضی اللہ عنہ بن ابی مرداس۔ ان کا نام مرداس بن عقفان التمیمی العنبری ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ وہ راوی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے میرے لئے دعا خیر فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے بکر نے روایت کی۔ ابو عمر نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۔حضرت مرداسؓ بن مروان

حضرت مرداسؓ بن مروان بن جذع بن یزید: باپ بیٹے دونوں نے اسلام قبول کیا۔صلح حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تھے اور ... اور سے دو حصے وصول کرنے کے لیے حضور اکرمؐ کے امین تھے۔غسانی نے ابن الکلبی سے اور العدوی نے ان کا ذکر

۔حضرت مرداسؓ بن نہیک

حضرت مرداسؓ بن نہیک۔ہم ان کا ذکر مرداس بن عمرو الفدکی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا

۔حضرت مرزبانؓ بن نعمان

حضرت مرزبانؓ بن نعمان بن امراؤالقیس بن عمرو المقصور بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر الکندی: یہ ... اکرمؐ کی خدمت میں اشعث بن قیس کندی کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔یہی ابن الکلبی کا بیان ہے۔

۔حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ

حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ۔حضور اکرمؐ سے انہوں نے سماع کیا اور وہ انصار کے مولی تھے،ابو الحکم الصیقل الحمصی نے ... سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی ذوالفقار نامی تلوار کو صیقل کیا اس تلوار کا قبضہ،حلقے اور کنڈے چاندی کے تھے۔ ... نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت مرکودؓ

حضرت مرکودؓ۔ایرانی تھے،صنعا میں رہتے تھے۔رسول کریم کی زندگی میں مسلمان ہوئے۔بعض لوگوں نے یہ حال کیود سے ... کیا ہے۔میرے دل میں ان سے غلطی ہوئی ہے۔صحیح نام وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

۔حضرت مروانؓ بن جذع

حضرت مروانؓ بن جذع بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی اسلمی جب مسلمان ... کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ان کے بیٹے مرداس صلح حدیبیہ میں موجود تھے اور حضور سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور خیبر کی ... کے دو حصوں کے امین تھے۔ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت مروان بن حکمؒ [1]

حضرت مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی: اس کی کنیت ابو عبدالملک تھی۔حضرت

[1] اس کا نام صحابہ میں لکھنا صحابہ کی توہین ہے۔(مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عثمان کا عم زاد تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوا کوئی کہتا ہے ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوا۔ مالک کے مطابق غزوۂ احد کے دن کسی کے نزدیک غزوۂ خندق کے دن کسی کے خیال میں فتح مکہ کے دن اور بعض کی رائے میں غزوۂ طائف کے دن پیدا ہوا۔ یہ حضور اکرمؐ کی زیارت سے محروم رہا۔ کیونکہ بچپن میں جب حضور نے ان کے والد کو جلا وطن کر دیا تھا تو یہ طفل نادان تھا۔ اس نے یہ عرصہ طائف میں بسر کیا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے خط لکھ کر حکم کو بلا لیا اور اسے اپنے قریب کر لیا۔ ایک دن حضرت علی نے حکم کو دیکھا تو کہنے لگے خدا تجھے تباہ کرے اللہ امت محمدیہ کو تم سے اور تمہارے بیٹے کے شر سے محفوظ رکھے۔

مروان کو لوگ خیط باطل کہتے ہیں کیونکہ یوم الدار کے موقعہ پر کسی شخص نے اس کی گردن پروار کیا تھا جس سے اس کی ایک رگ کٹ گئی تھی اور وہ کبا ہو گیا تھا۔ جب شام میں مروان سے لوگوں نے بیعت کی تو اس کے بھائی عبدالرحمٰن نے جو ایک بے باک اچھا شاعر تھا اور مروان کے طور طریقے اسے پسند نہ تھے یہ اشعار کہے۔

فو اللہ ما ادری وانی لسائل ‏ ‏ حلیلة مضروب القفا کیف تصنع

بخدا میں نہیں جانتا اسی لئے میں اس کبے کی بیوی سے پوچھتا ہوں کہ تو اس آدمی کے ساتھ کیسے گزر بسر کرتی ہے جو کبا ہے۔

لحا اللہ قوما امروا خیط باطل ‏ ‏ علی الناس یعطی ما یشاء ویمنع

خدا اس قوم کا بھلا نہ کرے جنہوں نے خیط باطل کو اپنا امیر بنا لیا۔ جو اپنی مرضی سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔

ایک روایت کی رو سے عبدالرحمٰن نے یہ اشعار اس وقت کہے تھے، جب امیر معاویہ نے مروان کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ امارت مدینہ کے بعد مکے اور طائف کی امارت بھی مروان کو دے دی تھی۔ پھر حکومت مدینہ سے اسے معزول کر کے سعید بن ابی العاص کو حاکم مقرر کر دیا۔ چنانچہ ۵۴ ہجری تک مدینہ اس کی تحویل میں رہا۔ اس کی معزولی پر ولید بن عتبہ بن ابی سفیان امیر معاویہ کی وفات تک مدینے کا عامل رہا۔

جب معاویہ بن یزید بن معاویہ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر مر گیا تو بعض لوگوں نے شام میں مروان بن حکم کی خلافت پر اس سے بیعت کر لی۔ اسی طرح ضحاک بن قیس الفہری نے شام ہی میں عبداللہ بن زبیر کے نام پر لوگوں سے بیعت لی۔ چنانچہ دمشق کے نواح میں مرج رہط کے مقام پر دونوں میں جنگ ہوئی جس میں ضحاک مارا گیا اور شام اور مصر پر مروان کا قبضہ ہو گیا۔ اس اثناء میں مروان نے خالد بن یزید کی ماں سے نکاح کر لیا تاکہ خالد کو خفیف کرے۔ ایک دن خالد سے کہا اے تر و تازہ سیرین والی عورت کے بیٹے! خالد نے اسے کہا تو وہ آدمی ہے جسے امین بنایا لیکن تو نے خیانت کی۔ خالد نے ماں سے شکایت کی ماں نے کہا تم مروان کو نہ بتانا کہ تم نے مجھ سے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جب مروان ام خالد کے گھر آیا تو وہ اپنی لونڈیوں سمیت اٹھ کھڑی ہوئی اور اسے گلا گھونٹ کر مار دیا۔ اس کی مدت حکومت نو یا دس مہینے تھے۔ یہ ان لوگوں سے ہے جو عورتوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس سے بن حسین اور عروہ بن زبیر نے روایت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے بھائی عبدالرحمن نے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

الا من مبلغ مروان عنی   رسولا والرسول من البیان

وہ آدمی کون ہے جو میری جانب سے مروان کو قاصد روانہ کرے اور ایسا قاصد جو بوضاحت پیغام پہنچا سکے۔

بانک لن تری طرداً لحر   کالصاق بہ بعض الھوان

ایسے آدمی ہو جو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایک آزاد آدمی کو دھتکارنا ایسا ہے گویا اس سے بعض رسوائیاں چپکادی جائیں۔

وھل حدثت قبلی عن کریم   معین فی الحوادث او معان

کیا مجھ سے پہلے تجھ سے کسی کریم النفس نے جو حوادث اور خوشحالی میں مددگار ثابت ہو گفتگو کی ہے۔

یقیم بدار مضیعة اذا لم   یکن حیران او خفق الجنان

مصیبت کے مقام پر ٹھہرا رہتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حیران اور مخبوط الحواس نہ ہو۔

فلا تقذف بی الرجوین انی   اقل القوم من یغنی مکانی

مجھے دو امیدوں (پس وپیش) کا الزام نہ دے۔ حالانکہ میں قوم میں ایسا آدمی ہوں جو مکان سے بے نیاز ہے۔

ماکفیک الذی استکفیت منی   بامر لا تنخالطه الیدان

ری ہی تجھے اس ذات کی امداد، جس نے تجھے مجھ سے بے نیاز کر دیا ہے کافی ہو گی اس کام میں جسے دو ہاتھوں نے

چھایا نہ ہو۔

ولو انا بمنزلة جمیعا   جریت وانت مضطرب الجنان

وہ وقت تھا جب ہم اکٹھے تھے پھر تو چل کھڑا ہوا اور تو بڑی بے چین طبیعت کا آدمی تھا۔

ولو لا ان ام ابیک امی   وان من قد ھجاک فقد ھجانی

تیرے باپ کی ماں میری ماں نہ ہوتی اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تیری ہجو میری ہجو شمار ہوتی۔

لقد جاھرت بالبغضاء انی   الی امر الجھارة والعلان

میں بلاشبہ اپنے عناد کا اظہار کرتا۔ کیونکہ میں واضح اور کھلی بات کو پسند کرتا ہوں۔

۔حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی

حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی۔ ایک روایت میں سلمی آیا ہے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے خیثم نے ان سے روایت کی کہ حضورؐ نعیمان نامی ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو شراب کے نشے میں تھا۔ حضور کے حکم سے درے لگائے گئے دوبارہ گزرے تو اسے پھر اسی حالت میں پایا اسے پھر درے لگائے گئے تیسری اور چوتھی بار بھی یہی حال پیش آئی۔ اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس بات کا انتظار ہیں یہ شخص چار بار ارتکاب جرم کر چکا ہے کیوں نہ اس کی گردن ماردی جائے۔ اس پر ایک آدمی بول اٹھا میں نے اسے میں دلیری سے لڑتے دیکھا ہے۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے غزوۂ بدر میں اس کی قابل تحسین کارگزاری دیکھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیسے! جب یہ شخص بدر میں موجود تھا۔
عمران بن یحیٰؒ نے اپنے چچا عمران بن قیس الاسدی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں مکے جاؤں اور اس کی طرف سے ایک جانور ذبح کروں۔ حالانکہ اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں! یہ فرض تو تمہیں ادا کرنا ہوگا۔ ذرا غور کرو اگر تمہارے باپ پر کسی آدمی کا قرض ہوتا اور تو اپنے مال سے وہ قرض ادا کرتا تو کیا وہ آدمی خوشی خوشی تجھ سے واپس نہ ہوتا۔ اس بنا پر خدا کو تو راضی کرنا از حد ضروری ہے۔

۴۸۴۳۔ حضرت مروانؓ بن مالک الداری

حضرت مروانؓ بن مالک الداری۔ عبدالملک بن ہشام نے قبیلہ داری کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جن کو حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے حصص عطا فرمائے تھے دو بھائیوں عرفہ بن مالک اور مروان بن مالک کے نام لکھے ہیں۔ ابن اسحاق نے مرار بن مالک کا نام لیا ہے ابن ہشام نے مروان بن مالک کا نام لیا ہے۔ جس کا تذکرہ ہم مرار کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۸۴۴۔ حضرت مرہؓ بن حباب

حضرت مرہؓ بن حباب بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام جعل بن عمرو بن جشم البلوی! یہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ طبری نے مرہ بن حباب بن عدی بن عجلان لکھا ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ کلبی وغیرہ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۵۔ حضرت مرہؓ بن سراقہ

حضرت مرہؓ بن سراقہ۔ غزوۂ حنین میں جو مسلمان شہید ہوئے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ ابوعمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے لیکن ابن اسحاق نے ان کا نام ان لوگوں میں شامل نہیں کیا جو حنین اور خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ ہاں عروہ بن مرہ بن سراقہ کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے عروہ کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۶۔ حضرت مرۃ العامریؓ

حضرت مرۃ العامریؓ۔ یعلی بن مرہ کے والد ہیں۔ یہ کوفی ہیں اور باپ بیٹا دونوں کو صحبت میسر آئی اور روایت بھی۔ اس کا نسب بقول ابوعمر مرہ بن وہیب بن جابر ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مرہ بن ابی مرہ ثقفی والد یعلی بن مرہ لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔
یونس بن بکیر نے اعمش سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں ایک بار رسول کریمؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے آپؐ سے ایک عجیب واقعہ کے ظہور کا مشاہدہ کیا۔ ایک عورت ایک آسیب زدہ بچے کو حضور کے پاس آئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے دشمن خدا میں اللہ کا رسول ہوں تو دفع ہو جا۔ وہ بچہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن عیسیٰ وغیرہ نے اعمش سے اسی طرح نقل کیا ہے اور وکیع نے اعمش سے انہوں نے منہال سے انہوں نے یعلی بن مرہ
ت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عجیب وغریب واقعہ کا مشاہدہ کیا اور پھر واقعہ بیان کیا۔

۔حضرت مرہؓ بن صابی الیشکری

رت مرہؓ بن صابی الیشکری۔ان کا والد اپنے قبیلے کا سردار تھا۔جناب مرہ نے مسیلمہ کذاب کو فصیح وبلیغ اشعار میں تنبیہ کی۔
نی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت مرہؓ بن عمرو قرشی

رت مرہؓ بن عمرو بن حبیب بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن قرشی الفہری جن کا تعلق مسلمۃ الفتح سے ہے۔
نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے
لے انیسہ ام سعید بنت مرہ سے روایت کی۔حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا کفیل (اس کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے)
اکٹھے ہوں گے۔ابوعمر' ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت مرہؓ بن عمرو العقیلی

رت مرہؓ بن عمرو العقیلی۔ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ محمد بن مطلب سے انہوں نے علی بن قرین سے
نے خشرم بن حسین العقیلی سے انہوں نے عقیل طریف العقیلی سے انہوں نے مرہ بن عمرو سے روایت کی کہ میں نے حضور
کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کی۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔لیکن ہم کئی مقام پر بیان کر آئے
ص ضعیف الروایت ہے۔

۔حضرت مرہؓ بن کعب

رت مرہؓ بن کعب۔ایک روایت میں ان کا نام کعب بن مرہ سلمی بہزی ہے جن کا تعلق بہز بن حارث بن سلیم بن منصور سے
لے بصرے میں اور پھر شام میں سکونت اختیار کی۔ابوعمر کہتے ہیں کہ مرہ بن کعب درست ہے۔ایک روایت ہے کہ یہ دو
دی ہیں مگر یہ غلط ہے اور ہم اس کا ذکر کعب کے باب میں کئی مقام پر کر آئے ہیں اور انہوں نے ۵۷ ہجری میں اردن میں
ی۔

ن سے عبداللہ بن شقیق، جبیر بن نفیر اور اسامہ بن خریم نے روایت کی۔ہم نے کئی آدمیوں سے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں
بن بشار سے، انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث
سے روایت کی شام میں کچھ خطیب خطبہ دینے اٹھے ان میں صحابہ کرام بھی تھے۔آخر میں جو آدمی اٹھا ان کا نام مرہ بن کعب
ں نے کہا کہ اگر میں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں نہ اٹھتا۔آپ نے آنے والے فتنوں اور ان کے قرب
رمایا۔اتنے میں وہاں سے ایک شخص چادر میں لپٹا لپٹایا مجھے ملا۔حضور نے فرمایا یہ آدمی آج ہدایت پر ہے۔میں اٹھ کر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے ہولیا دیکھا کہ وہ عثمان بن عفانؓ تھے۔ پھر میں ان کے سامنے ہو گیا اور انہیں بتایا کہ جو کچھ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وز

۴۸۵۱۔ حضرت مزردؓ بن ضرار

حضرت مزردؓ بن ضرار بن ثعلبہ بن حرمہ بن سیفی بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالہ بن مالک بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام ضرار بن سنان بن امیہ بن عمرو بن جحاش بن بجالہ غطفانی، ذبیانی الشعبی ہے۔ یہ شماخ کے بھائی تھے اور ان کا نام یزید تھا، مگر مشہور مزرد تھا اور انہیں مزرد درج ذیل شعر کی وجہ سے کہتے تھے۔

فقلت تزردها عبید فاننی لزرد الموالی فی السنین مزرد

میں نے کہا کہ عبید اسے نگل جائے گا کیونکہ میں بھی مشکلات میں موالی کو نگل جاتا ہے۔

مزرد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذیل کے اشعار پڑھے:

تعلم رسول اللہ انا کاننا افانا بانمار ثعالب ذی غسل

رسول کریمؐ کو بتادو کہ ہم نے انمار کی مدد سے ذی غسل کی لومڑیوں کو تباہ کر دیا ہے۔

تعلم رسول اللہ لم ارمثلهم ادنی علی الادلی و احرم للفصل

رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیجئے کہ میں نے ان کی طرح ادنیٰ پر مہربان اور قطع تعلق کو ناجائز گردانے والا نہیں دیکھا۔

انمار ان کے قبیلے کا نام ہے۔ وہ اپنے قبیلے کی ہجو کیا کرتے اور لوگ سمجھتے کہ وہ اپنے مہمانوں کی ہجو کر رہے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۲۔ حضرت مزیدۃؓ بن جابر العبدی العصری

حضرت مزیدۃؓ بن جابر العبدی العصری۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کی نسبت اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے مزیدۃ العبدی میں لکھا ہے اور عصری کا نام نہیں لیا۔ ابن الکلبی نے مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن حطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس لکھا ہے لیکن عصری کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں عصری لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہود بن عبداللہ بن سعد بن مزیدہ کے دادا تھے۔

ہود بن عبداللہ العصری نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

یحییٰ بن محمود نے اذنا بہ اسناد خود ابو بکر احمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن صدران سے انہوں نے طالب بن حجیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ی سے انہوں نے ہود العصری سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ ایک دن حضور اکرمؐ صحابہ سے گفتگو فرما رہے تھے ارشاد کیا ابھی اس طرف سے کچھ سوار تمہارے آمنے سامنے آنے کو ہیں جنہیں تم اہل مشرق کے بہترین افراد کہہ سکتے ہو۔ حضرت عمر اللہ عنہ اٹھے اور اس طرف کو چل دیئے۔ ان کی ملاقات تیرہ شتر سواروں سے ہوئی، جنہیں انہوں نے خوش آمدید کہا اور پوچھا ن قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ کہا بنو عبدالقیس سے۔ کیا تم اس علاقے میں تلواروں کی تجارت کے لئے آئے ہو۔ کہا نہیں۔ معلوم ہے تم حضور اکرمؐ کی ملاقات کو آئے ہو۔ پس وہ انہیں ساتھ لئے حضور کی طرف لے چلے۔ وہاں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ نے کہا کہ یہ ہیں وہ صاحب جنہیں تم ملنے آئے ہو۔

یہ سنتے ہی انہوں نے اونٹوں سے چھلانگیں لگا ئیں۔ کچھ تیز تیز چلے، کچھ بھاگے اور کچھ آہستہ آہستہ چل کر خدمت اقدس میں حضور اکرمؐ کے ہاتھ تھامے، چومے اور پھر قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ اشج جو سب سے چھوٹا تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اس نے اپنا اونٹ اسے رسی سے باندھا ساتھیوں کے سامان کو اکٹھا کیا اور پھر متانت سے چلتا ہوا حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے ہاتھ کو یا۔ حضورؐ نے فرمایا تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ فرمایا وقار اور احساس فرض۔ اس نے پوچھا یارسول اللہ! یہ اوصاف جبلی ہیں یا کسبی۔ حضور نے فرمایا: جبلی، اس پر اس ، ہر تعریف کا سزاوار وہ خدا ہے جس نے مجھے ایسی جبلت عطا فرمائی جو اسے اور اس کے رسول کو پسند ہے۔

اسماعیل بن علی نے باسنادہ ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن صدران ابوجعفر البصری سے انہوں نے طالب بن حجیر سے ں نے ہود بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ فتح مکہ کے دن حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ کی تلوار پر سونے اور چاندی کے حلقے وغیرہ تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

اس روایت میں سب نے مزیدہ کو مرد قرار دیا ہے، لیکن ابونعیم نے دوبارہ ان کا ذکر صحابیات میں عورت سمجھ کر کیا ہے۔ حالانکہ وہیں۔

باب میم وس

۴۸۔ حضرت مساحق ابونوفلؓ

حضرت مساحق ابونوفلؓ۔ نصر بن علی نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق ں نے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ جب بھی حضور اکرمؐ کوئی سریہ روانہ کرتے تو فرماتے، جب تم کوئی کھو یا موذن کی اذان سنو، تو کسی سے جنگ نہ کرو۔ الیاس نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک سے خود روایت کی (ان میں نام نہیں) انہوں نے ابن عصام المزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۔ حضرت مسافع الدیلی ابوعبیدہؓ

حضرت مسافع الدیلی ابوعبیدہؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مالک بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبیدہ بن مسافع الدیلی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اگر عبادت گزار بندے شیر نوش بچیاں اور گھاس چرنے والے چوپائے نہ ہوتے تو خدا تم پر اپنا عذاب انڈیل دیتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۵۔ حضرت مسافعؓ بن عیاض

حضرت مسافعؓ بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن ان کی کوئی حدیث یاد نہیں۔ زبیر اور عدوی کہتے ہیں کہ مسافع اور حسان بن ثابت دونوں شاعر تھے اور لوگوں کی آراان کے بارے میں مختلف تھیں اور وہ انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے۔ چنانچہ ہم ذیل میں حسان بن ثابت کے ہجو یہ اشعار نقل کرتے ہیں۔

یا آل تیم الا تنهون جاهلكم ... قبل القذاف بصم كالجلاميد

اے بنو تیم! کیا تم اپنے جاہل کو، جو گالیاں بکنے سے پہلے سنگ خارا کی طرح خاموش رہتا ہے، روکتے نہیں ہو۔

فنهنهوه فاني غير تارككم ... ان عاد ما اهتز ماء في ثرى عود

پس ہم اسے روکیں گے اور میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ وہ پانی جو زمین سے لکڑی میں داخل ہوتا ہے اسے حرکت دیتا رہے گا۔

لو كنت من هاشم او من بني اسد ... او عبد شمس او اصحاب اللوا صيد

کاش میں بنوہاشم یا بنواسد یا بنوعبدالشمس یا صاحب علم بنوصیداء سے ہوتا۔

او بني نوفل او ولد مطلب ... لله درك لم تهمم بتهديد

کاش میں بنونوفل یا بنومطلب سے ہوتا۔ خدا تیرا بھلا کرے تو میری ہجو کی جرأت نہ کرسکتا۔

او من بني زهرة الابطال قد عرفوا ... او من بني جمع الخضر الجلاعيد

یا میں بنوزہرہ سے ہوتا جن کے جانباز مشہور ہیں یا بنی جمح سے ہوتا جو بڑے مرفہ الحال اور سخت کوش ہیں۔

اوفي الذوابة من تيم اذا انتسبو ... او من بني الحارث البيض الا ما جيد

یا میں بنوتیم کے متعلقین سے ہوتا اور یا بنوحارث سے جو روشن چہرہ اور قابل احترام لوگ ہیں۔

لو لا الرسول واني لست عاصيه ... حتى يغيبني في الرمس ملحودي

اگر رسول کریمؐ نہ بھی ہو جب بھی میں ان کی نافرمانی نہیں کروں گا تا آنکہ مجھے قبر میں دفن کردیا جائے۔

وصاحب الغار اني سوف احفظه ... وطلحه بن عبدالله ذوالجود

اور حضورؐ کے رفیق غار جن کی میں حفاظت کروں گا اور نیز طلحہ بن عبیداللہ جو بڑا کریم النفس ہے۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مستظلؓ بن حصین

ت مستظلؓ بن حصین۔ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور تابعی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت المستعیرؓ بن صعصعۃ الخزاعی

ت المستعیرؓ بن صعصعۃ الخزاعی۔ علاء بن حضرمی کے اس خط میں جو حضور اکرمؐ نے انہیں لکھ کر دیا تھا ان کا ذکر اس کے ں ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی

ت المستوردؓ بن جیلان العبدی۔ اوزاعی نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی انہوں نے ابوامامہ سے سنا کہ رسول کریمؐ لاہی تم میں اور سلطنت روم میں بدھ وار کے دن چار مصالحتیں ہوں گی ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر جو ہرقل کے خاندان بنوعبدالقیس کے ایک آدمی مستورد بن جیلان نے دریافت کیا یا رسول اللہ! ان دنوں مسلمانوں کا امام (لیڈر) کون ہوگا ی اولاد میں سے ایک شخص جو چالیس برس کا ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مستوردؓ بن شداد

ت مستوردؓ بن شداد بن عمرو بن حسل بن اجب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہرہ القرشی الفہری: ان کی م دعد بنت جابر بن حسل بن اجب تھا، جو کرز بن جابر کی ہمشیرہ تھی۔ جب حضور اکرمؐ نے وفات پائی تو بقول واقدی یہ اور لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں حضورؐ سے سماع کا موقع ملا اور حضور کی بات اچھی طرح دماغ میں محفوظ رکھی اور کوفے میں یاری۔ بعدہ مصر چلے گئے۔ چنانچہ ان سے اہل کوفہ اور نیز اہل مصر نے روایت کی۔ اہل کوفہ میں قیس بن ابی حازم، شعبی بن خراش تھے اور مصریوں میں ابوعبدالرحمٰن جیلی، عبدالرحمٰن بن جبیر سے اور علی بن رباح ہیں۔

ل بن ابی خالد نے قیس سے انہوں نے مستورد بن شداد سے جو بنوفہر کا بھائی تھا اور انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال دے اور پھر انتظار کرے اور دیکھے کہ لے کے آتی ہے۔

صور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران اوزاعی سے روایت کی کہ ان کو حارث بن یزید نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے ۓ مستورد بن شداد سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا عامل ہوا سے بیوی کا انتظام کرنا چاہئے اور جس کے ر ہو اور مکان ہو اسے چاہئے کہ وہ ان دو ضرورتوں کی فراہمی کا بندوبست کرے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مستوردؓ بن منہال

ت مستوردؓ بن منہال بن قعقد بن عصیہ بن ہصیص بن حیی بن وائل بن جشم بن مالک بن کعب بن القین بن جسر بن سیع ہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعۃ: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ طبری کا قول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۸۶۱۔ حضرت مسرع ؓ بن یاسر الجہنی

حضرت مسرع ؓ بن یاسر الجہنی۔ محمد بن ابوبکر بن ابی عیسیٰ نے کوشیدی سے انہوں نے ابن ریدہ سے انہوں نے طبرانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم خزاعی سے انہوں نے عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد دلہاث سے انہوں نے اپنے باپ اسماعیل سے روایت کہ ان کے والد عبداللہ نے اپنے والد مسرع سے روایت کی۔ انہیں یاسر نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے انہیں خیل (نواحِ مدینہ میں ایک بستی) کو روانہ کیا اور ان کی بیوی حاملہ تھی۔ اس اثناء میں ان کی بیوی نے ایک بچہ جنا جسے وہ اٹھا کر حضورؐ کے پاس لائیں اور کہا! یارسول اللہ یہ بچہ ابھی ابھی پیدا ہوا ہے۔ اس کا باپ خیل میں ہے۔ آپؐ اس کا نام رکھ دیں۔ آپؐ نے بچہ لے لیا اس پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور نام مسرع رکھا۔ کیونکہ اس نے آنے میں جلدی کی ہے۔ سو یہ مسرع بن یاسر ہے۔

۴۸۶۲۔ حضرت مسروح ابوبکرہ ؓ

حضرت مسروح ابوبکرہ ؓ۔ یہ حارث بن کلدہ الثقفی کے مولی تھے۔ طائف کے دن ایمان لائے۔ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابوبکرہ رکھی کیونکہ وہ طائف سے صبح کے وقت نکلے تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام نفیع بن حارث مذکور ہے اور ہم انشاء اللہ کنیتوں کے باب میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابن مندہ اور اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۳۔ حضرت مسروق ؓ بن اجدع الہمدانی

حضرت مسروق ؓ بن اجدع الہمدانی۔ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں۔ تابعی ہیں اور کنیت ابو عائشہ ہے۔ حضرت علیؓ اور ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۴۔ حضرت مسروق ؓ بن وائل حضرمی

حضرت مسروق ؓ بن وائل حضرمی۔ حضر موت کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۵۔ حضرت مسطح ؓ بن اثاثہ

حضرت مسطح ؓ بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن مناف بن قصی قرشی مطلبی: ان کی کنیت ابوعبادہ یا ابوعبداللہ تھی۔ ان کی ماں کی کنیت ام مسطح تھی اور ابورہم بن مطلب بن عبدالمناف کی دختر تھیں اور ام مسطح کی ماں کا نام رائطہ بنت صخر بن عامر بن کعب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔

مسطح غزوۂ بدر میں موجود تھے اور واقعہ افک کو خواہ مخواہ ہوا دی تھی اور بطور سزا انہیں درے مارے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی مالی امداد کرتے تھے۔ قسم کھائی کہ اب ان کی امداد نہیں کریں گے اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعۃ الخ۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے ان کا وظیفہ جاری کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یت میں ہے کہ مسطح ان کا لقب تھا اور عوف نام اور بہن کا نام ہند تھا۔ مسطح نے ۵۶ برس کی عمر میں ۳۴ ہجری میں وفات
کر ان لوگوں میں بھی کر آئے ہیں، جن کا نام عوف تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ

مسعودؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی: یہ اور ان کے بھائی
دیوں میں شامل تھے جنہوں نے بنو عدی میں سے ہجرت کی تھی۔ ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن عفیف بن
یہ بن سلول کی بیٹی تھی۔ دونوں بھائیوں کو ابن العجماء کہتے تھے۔ یہ بیعت رضوان میں موجود تھے اور جنگ موتہ میں شریک
تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

دہ نے ان کے نسب کے بارے میں دوسروں سے اختلاف کیا ہے: مسعود بن اسود بن عبدالاسد بن ہلال بن عمر، مگر یہ
م کا ہے اس لئے یہ غلط ہے۔ اسی ترجمے میں ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بنو عدی بن کعب
ابن اسود جنگ موتہ میں موجود تھے۔ ان میں تضاد پایا جاتا ہے مگر آخر الذکر روایت درست ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ
سے انہوں نے ابن اسحاق سے بنو عدی کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جو غزوۂ موتہ میں موجود تھے ان کا نام
سود بن حارثہ بن نضلہ لکھا ہے۔

حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی

ت مسعودؓ بن اسود البلوی۔ یہ بلی بن الحاف بن قضاعہ کی نسل سے تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مسعود بن مسور مذکور
دیبیہ میں نیز بیعت رضوان میں موجود تھے۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
غزوا کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ افریقہ دغاباز ہے اور آدمی اس سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔
سے علی بن رباح وغیرہ نے مصریوں سے روایت کی اور ابن لہیعہ کے مطابق ان کی حدیث حارث بن یزید نے علی بن
اور انہوں نے مسعود بن مسور سے روایت کی انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور بیعت رضوان میں موجود تھے۔ ابو عمر
کر کیا ہے۔

حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم

ت مسعودؓ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری، خزرجی نجاری۔ یہی قول ہے ابن مندہ ابو
ابن اسحاق اور ابو معشر کا۔ ابو عمر نے اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی ہے: مسعود بن اوس بن زید بن اصرم یہی قول ہے واقدی
اور ابن عمارۃ الانصاری کا۔

کی کنیت ابو محمد تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے، عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ
بروا بنو زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ یہ صاحب فتح مصر میں موجود تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جو وتر کے وجوب
ہیں۔ اس کا ذکر عبادہ بن صامت سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے۔ وہ غزوۂ بدر کے بعد وقوع پذیر تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ابن کلبی کی رائے ہے کہ وہ اس کے بعد بھی بہت عرصہ تک زندہ رہے۔ چنانچہ معرکہ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ ہم نے ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا کی روایت پر استدراک کیا ہے۔ انہوں نے مسعود بن اوس کا نام لیا ہے، لیکن غزوۂ بدر میں شرکت کا ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان کے دادا نے اس کا ذکر کیا ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔

۴۸۶۹۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید

حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید بن اصرم: یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابونعیم نے مذکورہ بالا ترجمہ کے بعد ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ تذکرہ شرکائے بدر از انصار بنو خزرج جن کا تعلق بنو زید بن ثعلبہ بن غنم سے ہے مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے روایت کی ہے اور اسی طرح باسنادہ ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ابونعیم کا قول ہے اور غلط ہے کیونکہ مسعود بن اوس بن زید بن اصرم تو وہ شخص ہیں جن کا ترجمہ ہم اس سے پہلے لکھ آئے ہیں۔ ابونعیم کو اشتباہ پڑ گیا ہے کیونکہ انہوں نے اس ترجمے کو اس طریقے سے بیان کیا ہے جیسا کہ ابومعشر اور ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب بیان کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر کلبی، واقدی اور ابن عمارہ کے قول کے مطابق بیان کیا ہے، لیکن ابن اسحاق سے اس ترجمے میں جو روایت مروی ہے اس کا سلسلہ نسب اوپر تک بیان نہیں کیا گیا تاکہ اس سے ظاہر ہو جائے کہ جو کچھ مسعود بن اوس نے کہا ہے وہ کافی ہے، واللہ اعلم۔

۴۸۷۰۔ حضرت مسعودؓ الثقفی

حضرت مسعودؓ الثقفی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور یہ تابعی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۱۔ حضرت مسعودؓ بن حراش

حضرت مسعودؓ بن حراش۔ ان کے بھائی کا نام ربعی بن حراش تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ابو حاتم رازی انکاری ہیں۔ جناب مسعود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کی اور ان سے ان کے بھائی ربعی نے ابو بردہ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور انہیں صحبت میسر نہیں آئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۲۔ حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع

حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: ان کی ماں حبیبہ بنت شریق بن ابی حثمہ تھیں جن کا تعلق بنو ہذیل سے تھا۔ جناب مسعود کی کنیت ابوہارون تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ مدینے کے جلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...فض لوگوں میں شمار ہوتے تھے اور جلیل القدر تابعی تھے۔ انہوں نے حضرت عمر حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے ... انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک بار نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلے کھڑے ہوئے اور ...

...ے نافع بن جبیر بن مطعم، محمد بن المنکدر اور ابوالزناد نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

...۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی

...رت مسعودؓ بن خالد الخزاعی۔ ولید بن مسعود بن خالد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک ...یدی۔ میں کسی کام کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ حضورؐ نے گوشت کا ایک ٹکڑا ہمارے یہاں بھیج دیا تھا۔ میں ...ے پوچھا تو اس نے صورت حال بیان کی۔ میں نے کہا تو نے یہ گوشت کیوں پکا کر بچوں کو نہیں کھلایا۔ اس نے کہا وہ سب ...ے کھا چکے ہیں حالانکہ اس سے پہلے وہ دو اور تین بکریاں بھی ذبح کرتے تھے اور ان کو کفایت نہ کرتیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم ...کا ذکر کیا ہے۔

...۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی

...رت مسعودؓ بن خالد الزرقی: ایک روایت میں مسعود بن سعد بن خالد آیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے بنوخزرج ...بنو زریق کے ان لوگوں کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا سلسلہ نسب مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد بن زریق ...ہے۔

...اللہ بن یمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت ان لوگوں کے سلسلے میں جو قبیلہ زریق بن عامر سے ...میں شریک ہوئے تھے، مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد لکھا ہے۔ واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور جناب مسعود غزوۂ ...ی شریک تھے۔ ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہاں دونوں میں فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے مسعود بن خلدہ لکھا ہے اور ...ب بہ طریق مذکور بالا بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے جعفر سے ان کا نسب بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ مسعود بن خلدہ بن عامر ...ریق۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عامر نے روایت کی ہے پھر جعفر نے مسعود بن مالک بن عامر بیان کیا ہے۔ بقول ابو ...زوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور دونوں کو محمد بن اسحاق کی طرف منسوب کیا ہے۔

...۔ حضرت مسعودؓ بن ربیعہ

...رت مسعودؓ بن ربیعہ: ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں ہے: ابن الربیع بن عمرو بن سعد بن عبدالعزیٰ بن حمالہ بن ...بن عائذہ بن یثیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ۔ یہ نسب ابوعمر کا بیان کردہ ہے، لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بطریق ذیل لکھا ...و بن ربیعہ بن عمرو القاری۔ ابن الکلبی کہتا ہے: مسعود بن عامر بن ربیعہ بن عمیر بن سعد بن عبدالعزیٰ بن محلم بن غالب ...و بن یثیع بن ملیح بن عون بن خزیمہ۔ اور قارہ ہون بن خزیمہ کا خاندانی لقب ہے بعض نے دیس بن محلم کا بیٹا کہا ہے اور ان ...رہ کہا جاتا ہے اور مسعود بنوزہرہ کا حلیف تھا اور مدینہ میں ان کے خاندان کو بنوالقاری کہتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ صاحب قدیم الاسلام ہیں اور حضور اکرمؐ کے دار ارقم میں منتقل ہونے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ مدینہ کو ہجرت کی اور حضورؐ نے ان میں اور عبید بن تیہان میں مواخات قائم کی تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک ہو گئے تھے۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ جو یونس تک ہے، ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنو کلاب اور ان کے حلیف اور مسعود بن ربیع بن عمرو بن سعد بن عبدالعزیٰ جو بنو قارہ سے تعلق رکھتے ہیں، شامل ہیں یہ لاولد تھے۔ بروایت واقدی، ابو معشر اور طبری انہوں نے ۳۰ ہجرت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۶۔ حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ

حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ بن مالک بن حبیب بن نبیح بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع الاشجعی۔ غزوۂ احزاب میں اسلام کے خلاف اپنے قبیلے اشجع کے کماندار تھے بعد میں اسلام لائے اور قابل قدر خدمات بجا لائے ابوجعفر الطبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۸۷۷۔ حضرت مسعودؓ بن زرارہ

حضرت مسعودؓ بن زرارہ: یہ ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ غزوہ احد اور بعد کے غزوات میں شامل رہے یہ عدوی کا قول ہے۔

۴۸۷۸۔ حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع: ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ یہ وہ صاحب ہیں جن کے بارے میں ہم پیشتر لکھ آئے ہیں کہ وتر کے وجوب کے قائل تھے اور جن کے بارے میں عبادہ نے کہا تھا کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ یہ ابوجعفر کا قول ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے امام زہری سے بہ روایت شرکائے بدر ان کا نام مسعود بن زید لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم مسعود بن اوس بن اصرم کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وجوب وتر کے قائل مسعود بن اوس ہیں نہ کہ مسعود بن زید ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس پر ابوموسیٰ نے استدراک کیا ہے، میری خیال میں ابوموسیٰ بھی یہی کہنا چاہتے ہیں لیکن ان سے اوس بن اصرم کا نام رہ گیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز یہ کہ وہ شرکائے بدر سے تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۸۷۹۔ حضرت مسعودؓ بن سعد

حضرت مسعودؓ بن سعد: یہ ابن اسحاق کا قول ہے لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابومعشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کا خیال ہے کہ ان کا نسب مسعود بن عبد سعد ہے، واقدی نے مسعود بن عبد مسعود لکھا ہے اور سب ان کا سلسلہ نسب بنو اوس سے حسب ذیل بیان کرتے ہیں: مسعود بن سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ، ابوعمر اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس

مسعودؓ بن سعد بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: غزوات بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے واقدی سے روایت کی کہ بقول عبداللہ بن محمد بن عمارہ وہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابو عمر بارہ تذکرہ کیا ہے۔ ایک میں انہوں نے حسب قول واقدی ان کی شہادت غزوۂ خیبر میں بیان کی ہے اور دوسرے میں نہ میں۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ان کی شہادت خیبر میں ہوئی۔ ابونعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی

مسعودؓ بن سنان الاسلمی: امام زہری نے ان کا ذکر اس حدیث میں کیا ہے جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو خزرج نے حضور اکرمؐ سے ابورافع بن ابی الحقیق کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے دی، چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب اس مہم پر روانہ ہوئے: عبداللہ بن عتیک (سردار قوم) عبداللہ بن انیس، مسعود بن دہ اور خزاعی بن اسود، جو بنو اسلم سے تھے اور بنو خزرج کے حلیف تھے۔ چنانچہ خیبر میں جا کر انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ مسعود بن سنان بن اسود بنو غنم کے حلیف تھے جو انصاری کی شاخ بنو سلمہ سے تھے غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری

مسعودؓ بن سنان الانصاری السلمی: ابوجعفر نے باسناد، یونس بن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے یمامہ انصار کے بنو سلمہ بنو سعود بن سنان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ

مسعودؓ بن سوید بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی، عدوی: یہ بنو عدی کے ان کے ستر میں شامل تھے جو ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے اور بقول زبیر و ابن کلبی انہوں نے غزوۂ موتہ میں وفات پائی۔ نیز زبیر نے یہ لاولد تھے۔ یہ مسعود بن اسود بن حارثہ کے جن کا ذکر پیشتر آ چکا ہے، عم زاد تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی

مسعودؓ بن ضحاک بن عدی بن جابر الخمی: ان سے عبدالسلام بن مستنیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن ضحاک نے سے انہوں نے اپنے دادا مسعود سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کا نام مطاع رکھا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کے مطاع ہو ابلق گھوڑے پر سوار کرایا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابو عمر اور ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے۔ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام مسعود بن ضحاک لکھا ہے اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے اس بنا نے انہیں مسعود بن ضحاک کے علاوہ کوئی اور آدمی سمجھا ہے اسی لئے استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے پھر سے اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مستغیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن عدی بن جابر کی روایت کا اپنے سے اور پھر اپنے دادا سے ذکر کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گا کہ جو کچھ ابن مندہ نے بیان کیا ہے دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۸۸۵۔ حضرت مسعودؓ بن عبد سعد

حضرت مسعودؓ بن عبد سعد: ہم ان کا ذکر مسعود بن سعد کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا۔ اور جو کچھ ہم نے مسعود بن سعد کے ترجمے میں بیان کیا ہے وہی کچھ ابو عمر نے ان کے بارے میں لکھ دیا ہے۔

۴۸۸۶۔ حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر

حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر: علامہ طبری لکھتے ہیں کہ مسعود بن عبدہ اپنے بیٹے نیار کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۷۔ حضرت مسعودؓ

حضرت مسعودؓ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ غزوۂ ابی سلمہ بن عبد الاسد قطن کے چشمے پر جو بنو اسد کی ملکیت ہے اور نواح نجد میں واقع ہے یہ لڑائی ہوئی جس میں مسعود بن عروہ مارے گئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۸۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی

حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی: مدینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے دربارۂ کراہیت سوال ایک حدیث بیان کی ہے سعید بن یزید نے روایت کی کہ محمد بن جامع العطار ہی وہ اکیلا شخص ہے جس نے ان سے یہ حدیث روایت کی اور وہ متروک الحدیث ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ان سے ایک اور حدیث مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ ان سے حسن نے روایت کی۔

۴۸۸۹۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری

حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری: ان کا تعلق قارہ قبیلے سے تھا۔ غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت کی پر مقرر فرمایا تھا اور جعرانہ کے مقام پر تمام جنگی قیدی اور اموال غنیمت ان کی تحویل میں تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۰۔ حضرت مسعودؓ مولیٰ فروہ اسلمی

حضرت مسعودؓ۔ فروہ الاسلمی کے غلام۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا۔ غزوۂ مریسیع میں شریک تھے فروہ بریدہ بن سفیان کے دادا تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ صاحب ابو تمیم بن حجیر الاسلمی کے مولیٰ تھے۔ محمد بن سعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مسعود تمیم بن حجر ابی اوس الاسلمی کے مولی تھے۔ یہ حضور اکرمؐ کے نقیب تھے اور مریسیع کے موقعہ پر مال خمس کی نگرانی ان کی۔ یہ واقدی کی روایت ہے۔

جب حضور اکرمؐ نے ہجرت کی اور آپؐ کے بعض اونٹ تھک گئے تو ان کے مولی نے آپؐ کو ایک اونٹ دیا اور اپنے غلام حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ افلح بن سعید نے بریدہ بن سفیان بن فروہ سے انہوں نے اپنے دادا کے غلام سے جس کا نام مسعود تھا روایت کی۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام سعد تھا جیسا کہ گزر چکا ہے اور وہ واقعہ ہم سعد کے عنوان کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے عبدالملک بن ہشام کہتا ہے کہ رسول اللہؐ کو بنو اسلم کے ایک آدمی نے جس کا نام اوس بن حجر تھا سواری کے لئے اونٹ پیش کیا اور اپنا غلام بھی جس کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا آپؐ کے ساتھ روانہ کر دیا۔ واللہ اعلم۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۴۷۶۔ حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ

حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی: ابن الکلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مسعود بن قیس میں شبہ ہے۔

۴۷۷۔ حضرت مسعودؓ بن وائل

حضرت مسعودؓ بن وائل۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا، تا کہ وہ اپنے قبیلے کو اسلام کی دعوت دیں۔ خود مشرف بہ اسلام ہوئے اور قابل قدر کام کیے حضورؐ سے درخواست کی۔ یا رسول اللہ! آپ میری قوم کی طرف کسی آدمی کو روانہ فرمائیں جو ان میں اسلام کی تبلیغ کرے۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ کر تبلیغ کے لئے روانہ کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۔ حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع بن سنان بن عبید بن عدی بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری السلمی۔ عقبہ میں موجود تھے۔ ابن یمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنو سلمہ اور مسعود بن سبیع بن خنساء روایت کی ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ابو موسیٰ کی رائے ہے کہ مسعود بن زید بن سبیع ابو محمد کا نام ہے جنہوں نے وجوب وتر کی روایت کی تھی، لیکن وتر کے وجوب کے بارے میں ابن مندہ نے مسعود بن اصرم کے ترجمے میں ذکر کیا ہے، ان کے بارے میں ایک روایت مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے بھی مذکور ہے۔

۴۷۹۔ حضرت مسلمؓ بن بحرۃ

حضرت مسلمؓ بن بحرۃ الانصاری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ از ابن ابی عاصم بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن عمار نے ان سے اسماعیل بن عیاش نے ان سے اسحاق بن عبداللہ نے ان سے ابراہیم بن محمد بن مسلم بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بحرۃ الانصاری نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا مسلم بن بحرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں بنو قریظہ کی قیدیوں کی نگرانی پر مقرر فرمایا، چنانچہ وہ لڑکے کے آلہ ہائے تناسل کو دیکھ رہے تھے جس کے آلہ تناسل میں انتشار پیدا ہوتا اس کی گردن اڑا دیتے اور جس کے نہ ہوتا اسے غنائم میں شمار کرتے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن مسلم بن بحرہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی کتابوں کے ان نسخوں کی بنا پر جو ہمیں میسر آئے ہیں بریں تقدیر بحرہ صحابی کا نام محمد ہے اور وہ جناب مسلم کے بیٹے ہیں حالانکہ صحیح بات وہی ہے جو ہم بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۸۹۵۔ حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل

حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل التمیمی۔ ان سے ان کے بیٹے حارث بن مسلم نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا۔ جب ہم ایک قبیلے پر حملہ آور ہوئے اور ہم گھوڑوں پر سوار تھے تو عورتوں اور بچوں نے ہمارا استقبال کیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم امان چاہتے ہو، انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اچھا کلمہ شہادت پڑھو، چنانچہ انہوں نے تعمیل کی۔ اس پر میرے احباب نے کہا، ہمیں حصول مال غنیمت کا ایک موقع ملا تھا جو تم نے رائیگاں کھو دیا۔ واپسی پر احباب نے حضورؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ تمہیں ہر آدمی کے بدلے میں اتنا اتنا اجر ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو یہ دعا اللهم اجرني من النار سات دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اس رات کے دوران میں تمہارا انتقال ہو گیا تو تمہیں جہنم سے پناہ مل جائے گی۔ اسی طرح اگر تم نے نماز صبح کے بعد یہ دعا سات بار پڑھ لی اور دوران روز میں تم فوت ہو گئے تو عذاب جہنم سے چھوٹ جاؤ گے۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سے بالکل اسی طرح اس حدیث کا کچھ حصہ جو "اذا صلیت المغرب" سے شروع ہو کر آخر تک جاتا ہے۔ اسحاق بن ابراہیم ابو النصر الدمشقی سے، انہوں نے محمد بن شعیب سے انہوں نے ابوسعید فلسطینی عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے حارث بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۸۹۶۔ حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی

حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی المصطلقی۔ یزید بن عمرو بن مسلم الخزاعی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں سوید بن عامر کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لا تامنن وان امسیت فی حرم　　ان المنایا بجنبی کل انسان

خواہ تم حرم ہی میں رات کیوں نہ بسر کرو خود کو محفوظ نہ سمجھو۔ کیونکہ موت ہر انسان کے پہلو میں موجود ہے۔

واسلک طریقا تمشی غیر مختشع　　حتی تلاقی ما یمنی لک المانی

جس راستے پر تو چل رہا ہے، بلاتحاشا قدم بڑھائے جا تاکہ تو اس خواہش کو پالے، جو قدرت نے تیرے لئے مقدر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

وکل ذی صاحب یوما مفارقہ وکل زاد وان ابقیتہ فان

ہر آدمی کو اپنے دوست سے ایک دن جدا ہونا ہے اور ہر متاع جس کو تو سنبھال کر رکھے گا ایک دن فنا ہو جائے گا۔

والخیر والشر مقرونان فی قرن بکل ذلک یاتیک الجدید ان

خیر اور شر ہر دو باہم سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے بعد تجھے نئے نئے خیر و شر سے واسطہ پڑتا رہے گا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اسلام کو پاتا، تو مسلمان ہو جاتا اس پر آنکھوں میں آنسو آ گئے میں نے کہا آپ ایک کافر کے لئے رو رہے ہیں۔ میرے والد نے کہا، بیٹا! بخدا میں نے مشرکوں میں سوید بن عامر جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ یہ اشعار ابو قلابہ کے ہیں اور یہ وہی شخص ہے جس نے بنو ہذیل میں اول از ہمہ شعر کہے اور ابو قلابہ کا نام حارث بن صعصعہ بن کعب بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یزید بن عمرو کی روایت زبیر کے قول سے زیادہ قابل وثوق ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۔ حضرت مسلمؓ بن حجیہ

حضرت مسلمؓ بن حجیہ۔ ان کے بھائی کا نام ابو قرصافہ جندرہ بن حجیہ تھا۔ زیادہ بن سیار نے عزہ بنت عیاض بن ابی قرصافہ سے انہوں نے اپنے والد قرصافہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارا کوئی عزیز ہے۔ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! میرا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ فرمایا! اسے میرے پاس لے آؤ، میں اسے لائی تو اس نے بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے پوچھا اس کا کیا نام ہے۔ میں نے عرض کیا میسم۔ حضورؐ نے فرمایا اس کا نام آج سے مسلم ہوگا میں نے کہا درست ہے یا رسول! ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۔ حضرت مسلمؓ

حضرت مسلمؓ۔ ابو رائطہ بنت مسلم۔ مکے میں سکونت رکھ لی تھی۔ ابو عمر کا قول ہے کہ وہ قرشی تھے لیکن یہ نہیں بتایا کہ قریش کی کس شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی بیٹی نے ان سے روایت کی۔ یہ غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ حضورؐ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا غراب۔ فرمایا تمہارا نام مسلم ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۔ حضرت مسلمؓ بن رباح

حضرت مسلمؓ بن رباح الثقفی۔ ان سے عدن بن ابی جحیفہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر کے دوران ایک آدمی کو تکبیر اللہ اکبر کہتے سنا۔ فرمایا حق بات کہہ رہا ہے۔ پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا، تو فرمایا اس نے شرک سے بیزاری کا اعلان کیا پھر جب اس نے اشھدان محمداً رسول اللہ کہا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے جہنم سے ڈھال کی طرح بچائے گا۔ اس کے بعد حکم دیا تم اسے ڈھونڈ لو مجھے یہ کوئی چرواہا معلوم ہوتا ہے۔ نماز کا وقت آیا تو اللہ نے اس کے دل میں ڈالا کہ اگر وضو کے لئے پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھے۔ جب صحابہ نے اسے ڈھونڈ نکالا تو وہ ایک چرواہا ہی تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۰۰۔ حضرت مسلمؓ بن سائب

حضرت مسلمؓ بن سائب بن خباب۔ انہوں نے رسول کریمؐ سے مرسلاً روایت کی۔ بعض نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۱۔ حضرت مسلمؓ (ابو عباد)

حضرت مسلمؓ۔ ابو عباد۔ ابن ابی لیلیٰ نے عباد بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ میرے والد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس بیٹھے تھے پھر حدیث بیان کی۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۲۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ان کا نام شہاب تھا۔ حضور اکرمؐ نے بدل کر مسلم کر دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۳۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ابو موسیٰ نے کہا ان کا ذکر علی بن سعد عسکری نے افراد میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے بکر بن زرعہ خولانی سے، انہوں نے ابن عبداللہ سے روایت کی کہ جب عبداللہ بن قرط نے اسلام قبول کیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے نام پوچھا تو انہوں نے کہا شیطان۔ حضور نے بدل کر عبداللہ بن قرط کر دیا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ دونوں حضرات جن کا نسب ایک جیسا ہے، ایک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں مجھے خود علم نہیں کہ دونوں ایک ہیں یا نہیں۔

۴۹۰۴۔ حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے شمیسہ بنت نبہان نے روایت کی۔ مسلم ان کے مولیٰ تھے۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور خواتین سے بیعت لے رہے تھے۔ ایک عورت آئی جس کا ہاتھ مردوں کا سا تھا۔ آپؐ نے بیعت سے انکار کر دیا۔ وہ چلی گئی اور اپنے ہاتھوں پر مہندی لگائی۔ ایک مرد آیا اور اس کی انگلی میں لوہا کا چھلا تھا۔ فرمایا خدا اس کو ہاتھ کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کا چھلا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۵۔ حضرت مسلمؓ (ابو عبداللہ)

حضرت مسلمؓ۔ ابو عبداللہ قرشی۔ ایک روایت میں عبیداللہ بن مسلم آیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ صاحب نہ تو رابطہ کے والد ہیں اور نہ مجھے معلوم ہے کہ یہ قریش کے کس قبیلے سے ہیں اور جس نے ان کا نام عبیداللہ بیان کیا ہے اس کی یادداشت زیادہ ٹھیک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن عثمان عجلی سے، انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انہوں نے ہارون بن سلیمان انہوں نے عبیداللہ بن مسلم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یا کسی ں نے حضورؐ سے دریافت کیا۔ ہم اس واقعہ کو عبیداللہ بن مسلم کے ذیل میں بہ تفصیل بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کا ہے۔

۴۔ حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی

حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنے غلام کو ضرور سزا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے اور اس کے لئے کفارے میں بھلائی ہے۔ ان سے بکر بن وائل بن داؤد کوفی نے ت کی اور وہ قابل اعتماد آدمی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی

حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی۔ ان کا نام عاص تھا۔ جسے حضور اکرم نے بدل کر مسلم کر دیا۔

زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن حضرمی نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ مسلم کا نام عاصی تھا جسے حضورؐ بدل کر مسلم کر دیا۔ ان کا نسب ہم علاء بن حضرمی میں بیان کر آئے ہیں۔

ابوموسیٰ اصفہانی نے کتابۃً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن حسن بن ماشہرام الایدجی سے، نے محمد بن مرزوق سے، انہوں نے عمر بن ابراہیم الرقی سے انہوں نے زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن الحضرمی سے، ں نے والد سے انہوں نے اپنے دادا مسلم سے روایت کی کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضور اکرمؐ نے علاء الحضرمی کو بحرین وقت ضروری ہدایت ارشاد فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ترک فرض اور سنت جائز نہیں ہوگا۔ ان کے علاوہ اور کسی چیز کی ضروری نہیں۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ حضرت مسلمؓ بن عمرو

حضرت مسلمؓ بن عمرو ابوعقرب۔ ان سے ان کے بیٹے ابونوفل نے روایت کی۔ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ ابو کا نام معاویہ بن مسلم بن عمرو تھا اور وہ ابوعقرب کے بیٹے ہیں۔

عباس بن فضل الازرق نے اسود بن شیبان سے، انہوں نے ابونوفل بن ابوعقرب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی لہب کا بیٹا حضور اکرمؐ کی شان میں بدگوئی کرتا تھا۔ آپؐ نے اس کے حق میں بددعا کی کہ اے خدا! تو اپنے کتوں میں سے کتا اس پر مسلط کر دے۔ لہب اپنے احباب کے ساتھ شام کو جا رہا تھا۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ کہنے لگا بخدا مجھے محمد) کی بددعا سے خطرہ ہے۔ دوستوں نے سارا ساز و سامان اس کے ارد گرد رکھ کر اسے محفوظ کر دیا اور خود اس کا پہرہ دینے لگے ت کو ایک درندہ آیا اور اسے گھسیٹ کر لے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ لہب بن ابولہب سے اسی طرح مذکور ہے لیکن یہ واقعہ عتبہ بن ابولہب کا ہے۔ ابن کلبی، ابن اسحاق اور زبیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۰۹۔ حضرت مسلمؓ بن عمیر

حضرت مسلمؓ بن عمیر الثقفی۔ ان سے مزاحم بن عبدالعزیز نے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک سبز رنگ کی ڈبیہ جس میں کافور تھا بطور ہدیہ پیش کی۔ حضور نے مہاجرین اور انصار میں تھوڑا تھوڑا تقسیم فرما دیا پھر فرمایا اے ام سلیم! اس میں تھوڑا سا ہمارے لئے بھی رکھ لینا۔ ابونعیم، ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۰۔ حضرت مسلمؓ بن ابوعوسجہ

حضرت مسلمؓ بن ابوعوسجہ۔ ابوالاحوص سلیمان بن قرم نے عوسجہ بن مسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا آپ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۱۔ حضرت مسلمؓ بن ابوالغادیہ

حضرت مسلمؓ بن ابوالغادیہ الجہنی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ وہ اپنی کنیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۲۔ حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید

حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید۔ یہ شریح بن ہانی اور عبداللہ کے بھائی تھے جن کا تذکرہ ہم کر آئے ہیں۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۳۔ حضرت مسلمہؓ بن اسلم

حضرت مسلمہؓ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ جسر ابوعبید کے دن قتل ہوئے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۴۔ حضرت مسلمہؓ بن شیبان

حضرت مسلمہؓ بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن مسلمہ۔ ابوموسیٰ نے اسی نسب سے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسنادہ ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ بن حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان کا والد بھی پہنچ گیا، عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بیٹا میرے ہاتھ پاؤں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میاں بیٹے! تم باپ کے ساتھ واپس چلے جاؤ کیونکہ ان کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ چنانچہ بڑے میاں اسی سال فوت ہوگئے۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نسب بھی اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ ان کے سلسلہ نسب سے کوئی چھوٹ گیا ہے اور درست سلسلہ نسب وہ ہے جسے ہم مسلمہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کریں گے ہم نے ان کا ترجمہ علیحدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...ان کیا تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہم نے انہیں قابل اعتنا سمجھا۔

...۔ حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری

حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری۔ یہ مدنی ہیں۔ حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم بن حصین سے انہوں نے اپنے باپ سے، ...نے اپنے دادا سے، انہوں نے مسلمہ بن قیس انصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے ...ع الشاہد کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے مجھے اس کے بارے میں اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر ...

...۔ حضرت مسلمہؓ بن مالک

حضرت مسلمہؓ بن مالک الاکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن ...ان سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی۔ ابوعمر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن مندہ، ابونعیم اور ابن کلبی وغیرہ ...ی طریقے سے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر بایں انداز میں کیا ہے۔ مسلمہ بن شیبان بن محارب بن فہر، ...اور شیبان کے درمیان سب نام چھوڑ دیے ہیں۔

...۔ حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت

حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت بن نیار بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج ...ی خزرجی، ساعدی یہ قول ہے ابوعمر اور ابن کلبی کا لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے نے مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے اور ابونعیم نے ...ی کو پھر دہرایا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ابتدائے ترجمہ میں مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے۔ حالانکہ وہ مسلمہ بن مخلد بن صامت ...ان ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور یہ اس بیان سے مختلف ہے جس پر اس نے ...ختم کیا ہے۔ باوجودیکہ اس میں دونوں سلسلہ ہائے نسب بیان کیے گئے ہیں۔

...کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت اس زمانے میں ہوئی جب حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینے میں آ گئے تھے۔ دوسری روایت یہ ہے ...ب حضور تشریف لائے ان کی عمر چار برس تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد جناب مسلمہ مصر چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی ...ں واپس آ گئے اور جنگ صفین میں لشکر معاویہ میں شامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ شریک جنگ نہیں تھے۔ لیکن محمد بن ...کے قتل میں موجود تھے۔

...حضرت امیر معاویہ نے انہیں مصر اور مغرب ہر دو صوبوں کی امارت عطا کر دی تھی۔ ہمیں خبر دی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد ...ے میرے باپ نے بیان کیا ہے ہمیں محمد بن بکر نے بیان کیا ابن جریج نے ابن المنکدر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں ...لمہ بن مخلد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و ...ت میں اس کی ستر پوشی کرے گا جو شخص کسی تکلیف سے دوسرے کو نجات دلائے گا اللہ قیامت کی مکروہات سے اسے نجات بخشے ...ی طرح جو آدمی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا۔ خدا اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔ نیز انہوں نے حضور اکرمؐ سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایت کی کہ جب عورتیں کجاووں میں بیٹھ جائیں تو اس سے غیر ضروری کپڑے علیحدہ کردو۔

مجاہد سے مروی ہے کہ میں اپنے آپ کو قرآن کا بہترین شمار کرتا تھا تا آنکہ ایک دن میں نے مسلمہ بن مخلد کے پیچھے نماز پڑھی۔ جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی قرأت کی اور جس میں انہوں نے شین قاف کو نہایت عمدہ طریقے سے ادا کیا۔ مسلمہ نے ۶۲ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات امیر معاویہ کی حکومت کے آخری ایام میں ہوئی۔ ایک روایت کی رو سے ان کی وفات مصر میں ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۸۔ حضرت مسورؓ ابوعبداللہ

حضرت مسورؓ ابوعبداللہ۔ ابن محیریز نے عبداللہ بن مسور سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرتے رہو جب تک تمہیں اس بات کا خطرہ نہ ہو کہ تمہیں انہی برائیوں کا تختہ مشق بنا دیا جائے گا جن سے تم منع کر رہے ہو۔ اگر ایسا خطرہ ہو تو تمہیں سکوت اختیار کر لینا چاہئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۹۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل

حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ حضور کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عوف تھا، جو عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن تھیں۔ ان کا نام شفا تھا۔

جناب مسور ہجرت کے دو سال بعد مکے میں پیدا ہوئے، اچھے فقیہہ اور باعمل عالم تھے۔ وہ اپنے ماموں عبدالرحمٰن کے ساتھ ہمیشہ امر شوریٰ میں شریک رہے۔ ان کا رجحان طبع حضرت علیؓ کی طرف تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک مدینے میں قیام پذیر رہے پھر وہاں سے مکے چلے گئے۔ جہاں امیر معاویہ کی وفات تک ٹھہرے رہے۔ چونکہ انہیں یزید کی بیعت ناپسند تھی اس لئے جناب ابن زبیر کے ساتھ مکے ہی میں رکے رہے۔ جب حصین بن نمیر شامی لشکر لے کر مکے پر ابن زبیر سے جنگ کے لئے حملہ آور ہوا جناب مسور کعبے میں نماز ادا کر رہے تھے کہ انہیں منجنیق کا پتھر لگا وہ گر پڑے اور اسی سے ان کی موت ۶۴ھ کے ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو ہوئی۔ ابن زبیر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۲ برس تھی۔ ان سے علی بن حسین، عروہ بن زبیر اور عبیداللہ بن عتبہ نے روایت کی۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے سید ابوالقاسم عبداللہ بن حسین بن محمد سہروردی اسدی سے انہوں نے ابومحمد کا مکان عبدالرزاق سے انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالملک بن علی المؤذن سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ اصفہانی سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، ابوصالح نے کہا کہ انہوں نے ابوعلی حسن بن علی الواعظ سے، انہوں نے ابوبکر بن احمد بن جعفر بن حمدان سے۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ولید بن کثیر سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حلحلہ الدولی سے روایت کی کہ ابن ابی شہاب نے انہیں بتایا کہ علی بن حسین نے ان سے روایت کی کہ مسور بن مخرمہ سے ان کی ملاقات ہوگئی تو انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ آیا میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں۔ حضرت حسین نے جواب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ن پر مسور نے کہا کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو حضرت فاطمہ کی سوکن بنانا چاہا۔ میں نے رسول کریم کو اس منبر سے
خطاب کرتے سنا اور میں اس وقت بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ دربارۂ دین کسی ابتلا میں
ئے، پھر آپ نے اپنے سسرال کا جو بنو عبدالشمس سے تھے ذکر فرمایا اور اس باب میں ان کی خدمت کو سراہا اور تعریف
فرمایا کہ انہوں نے میری تصدیق کی۔ مجھ سے جو وعدے مواعید کئے انہیں ایفا کیا اور حق ادا کر دیا۔ میں نہ تو حلال کو حرام
کو حلال بنانا چاہتا ہوں، لیکن بخدا محمد رسول اللہ کی بیٹی خدا کے دشمن کی بیٹی کے ساتھ ایک چھت کے نیچے کبھی جمع نہیں ہو
ں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی

حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی مالکی۔ کوفی ہیں انہیں حضور کی صحبت میسر آئی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز ادا کی۔
ابن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم، انہوں نے دحیم اور ابوکریب سے روایت کی کہ ان سے مروان بن معاویہ نے یحییٰ بن
ی سے انہوں نے مسور بن یزید مالکی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں ایک نماز میں حضور اکرمؐ کی اقتداء میں موجود تھا۔ آپ
قرأت فرمائی اور درمیان میں ایک آیت چھوٹ گئی۔ بعد از نماز ایک آدمی نے کہا۔ یارسول اللہ! آپؐ نے نماز میں ایک آیت
دی۔ حضورؐ نے فرمایا تو نے اس وقت کیوں یاد نہ دلایا۔ اس نے جواب دیا میں سمجھا منسوخ ہو گئی ہو گی۔ فرمایا نہیں منسوخ
ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت میسبؓ بن حزن بن ابی وہب

حضرت میسبؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی اور سعید بن
کے جو مشہور فقیہ تھے، والد ہیں۔ میسب نے اپنے والد حزن کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی اور میسب ان لوگوں سے ہیں
نے حضور اکرمؐ سے بیعت رضوان کی تھی، لیکن مصعب کے قول کے مطابق جناب میسب اور ان کے والد بالاتفاق ان لوگوں
جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ مصعب کا یہ قول غلط ہے، کیونکہ میسب بیعت رضوان میں
اور ابواحمد عسکری نے باسنادہ طارق بن عبدالرحمٰن بجلی سے انہوں نے سعید بن میسب سے بیعت رضوان کا ذکر کیا، تو وہ
کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ اس بیعت کے موقعہ پر موجود تھے، سال آئندہ انہوں نے انہیں تلاش کیا، لیکن
نے والد کے مکان کا علم نہ تھا اس لئے وہ انہیں ڈھونڈ نہ سکے۔ بعد وہ شام کی جنگ یرموک میں بھی موجود تھے۔
نے ان کے بیٹے سعید بن میسب نے روایت کی کہ انہیں محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے، انہوں
نے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن المسیب سے انہوں نے اپنے
کہ جب ابوطالب کا وقت قریب آیا تو حضور اکرمؐ ان کے پاس گئے۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی ان کے پاس
تھے، آپ نے فرمایا چچا جان! آپ کلمہ توحید پڑھ لیں تو مجھے آپ کے بارے میں خدا سے طلب مغفرت کی دلیل
جائے گی۔ ابوجہل کہنے لگا۔ ابوطالب! کیا تم اپنے والد کے دین سے پھرنا چاہتے ہو؟ وہ اس وقت تک بولتے رہے جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک کہ ابوطالب نے آخر کار کہہ نہ دیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس وقت تک آپ کے لئے دعائے مغفرت مانگتا رہوں گا جب تک مجھے منع نہ کر دیا گیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۲۔ حضرت مسیبؓ بن ابی السائب

حضرت مسیبؓ بن ابی السائب بن عبداللہ بن عابد بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی اور ابوالسائب کا نام صیفی تھا اور مسیب کے بھائی کا نام سائب تھا۔ ابو معشر کا قول ہے کہ مسیب بن ابی السائب نے اس وقت ہجرت کی جب حضور اکرمؐ غزوۂ خیبر سے لوٹے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۳۔ حضرت مسیبؓ بن عمرو

حضرت مسیبؓ بن عمرو۔ مقاتل بن سلیمان نے سورۂ عادیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے بنو کنانہ کے ایک قبیلے کے خلاف ایک دستہ فوج روانہ کیا اور مسیب بن عمرو کو ان کا کماندار مقرر کیا۔ کچھ عرصے تک ان کی کوئی خبر نہ آئی چنانچہ منافقوں نے یہ افواہ اڑادی کہ وہ سب مارے گئے ہیں۔ اس پر عادیات کی سورت نازل ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب میم وشین

۴۹۲۴۔ حضرت مشرحؓ

حضرت مشرحؓ۔ الاشعری والد میل۔ انہیں رویت اور صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے سوائے ان کی بیٹی کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے محمد بن سے، انہوں نے محمد بن سلیمان مسول سے انہوں نے عبیداللہ بن سلمہ بن وہرام سے، انہوں نے میل سے جو مشرح کی بیٹی تھیں روایت کی کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ ناخن اتار کر زمین میں دفن کر دیے۔ اس پر کہنے لگے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

۴۹۲۵۔ حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی

حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایاس بن مقاتل بن مشمرخ نے روایت کی کہ مشمرخ بن خالد کی دادی، وفد عبدالقیس کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم میں کوئی غیر بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہماری بہن کا لڑکا ہمارا غیر ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ تمہاری قوم ہی کا فرد ہے۔ پھر آپ نے اسے ایک چادر عطا کی اور صحرا میں ایک قطعہ زمین بھی دیا اور فرمان لکھ دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میم وصاد

حضرت مصعبؓ الاسلمی

مصعبؓ الاسلمی۔ منیعی اور طبرانی نے ان کا ذکر الوحدان میں کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا نام ابو مصعب الاسلمی تھا۔
نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب سے روایت کی کہ ہماری قوم کا ایک لڑکا حضور اکرمؐ
میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ شفاعت فرمائیں گے۔
نے دریافت کیا، تمہیں یہ بات کس نے بتائی یا کس نے تیری رہنمائی کی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ میری اپنی سوچ
میں تمہاری شفاعت کروں گا، لیکن تم اس باب میں کثرت سجود سے اپنی امداد کرو۔ وہب بن جریر نے اپنے باپ سے
اور کہا ابو مصعب نے کہا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس

مصعبؓ بن ام الجلاس۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور یہ جلاس بن سوید کی بیوی کے بیٹے ہیں۔
ابو الغریر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ **یحلفون باللہ ما قالوا** (الآیہ) جلاس بن
آیت کے بارے میں نازل ہوئی جلاس اور مصعب دونوں حضور اکرم کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے
اگر محمد (ﷺ) کا دین حق ہے تو ہم اس گدھے سے بھی برے ہیں۔ مصعب نے کہا، اے دشمن خدا میں حضورؐ کو
بتادوں گا چنانچہ جناب مصعب نے حضورؐ کو سب کچھ بتادیا۔ بعد میں جلاس حاضر ہوا تو حضور اکرمؐ نے اس سے
بات کا ذکر کیا جلاس نے کہا یا رسول اللہ! میں اس گستاخی سے توبہ کرتا ہوں۔ حضورؐ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔
مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابتدائے ترجمہ میں انہوں نے ابن ام جلاس لکھا ہے، لیکن متن حدیث میں ابن
لکھ دیا ہے۔

حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان

مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان الحجبی العبدری۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔
نے اذنا حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو محمد بن حیان سے، انہوں نے محمد بن خالد
انہوں نے ابوغسان صفوان بن مغلس سے، انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے شیبان سے، انہوں نے عبدالملک
انہوں نے مصعب بن شیبہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب قوم کے افراد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں اس
اگر کوئی کسی دوسرے کو بلائے اور اسے کھلی نشست پیش کرے تو اس آدمی کو یہ پیش کش قبول کرلینا چاہئے کیونکہ اسے یہ
نے بخشی ہے اور اگر اسے کوئی ایسی پیش کش نہ کی جائے، تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے لئے مناسب جگہ تلاش کرلے۔
بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے، انہوں نے شیبہ حجبی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ حضور نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تین اوصاف جن سے تو اپنے بھائی کی محبت خرید سکتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ تو اسے بیٹھنے کی مناسب جگہ پیش کرے اور پھر حدیث بیان کی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۹۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم

حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی عبدری۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور برگزیدہ فضلائے صحابہ اور سابقوں اولون سے تھے۔ انہوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب حضور اکرمؐ دار ارقم میں قیام فرما تھے۔ انہوں نے قوم اور ماں کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ وہ وقتاً فوقتاً چھپ چھپا کر حضور سے ملتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ العبدری نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے خاندان والوں کو بتا دیا، جنہوں نے انہیں گھر میں بند کر دیا تا آنکہ وہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر وہ عقبہ اول کے بعد اہل مدینہ کو نماز اور قرآن پڑھانے کے لئے مدینے چلے گئے تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن حبیب سے روایت کی کہ انصار مدینہ عقبہ اولی کے بعد مصعب بن عمیر کو نماز کی امامت کے لئے اس لئے ساتھ لائے کہ بنو اوس و خزرج بر بنائے رقابت ایک دوسرے کے اقتدا میں نماز ادا کرنے پر آمادہ نہ تھے۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن حزم اور عبیداللہ بن مغیرہ بن معیقیب نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے جناب مصعب کو انصار کے ان بارہ آدمیوں کے ساتھ جنہوں نے عقبہ اولی کی رات کو آپؐ سے بیعت کی تھی دین کی تعلیم اور قرآن پڑھانے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے جناب اسعد بن زرارہ کے یہاں سکونت کی تھی۔ مدینے میں انہیں معلم القرآن کہتے تھے نیز روایت ہے کہ انہوں نے اول از ہمہ مدینے میں جمعے کے دن لوگوں کو جمع کیا تھا اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا جو بہت بڑا اعزاز تھا۔

براء بن عازب سے منقول ہے کہ مصعب بن عمیر جو بنو عبدالدار کے بھائی ہیں سب سے پہلے ہجرت کر کے آئے ان کے بعد عمرو بن ام مکتوم، عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود اور حضرت بلال نے ہجرت کی۔ ان حضرات کے بعد حضرت عمر بھی پہنچ گئے۔ جناب مصعب غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے اور آخر الذکر معرکے میں حضور اکرمؐ کا علم ان کے پاس تھا۔ غزوہ میں وہ ابن قمیہ اللیثی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس برس یا تھوڑی بہت کم وبیش تھی۔ کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل آیت ان کے اور ان کے احباب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ "رجال صدقوا ما عاهدوا الله"

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے انہوں نے آل سعد کے کسی آدمی سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ مکے میں رسول کریمؐ کے ساتھ ہماری زندگی حد درجہ تلخ تھی۔ جب ہمیں کوئی تکلیف پیش آتی تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف بیان کرتے اور اس طرح ہمیں تھوڑی بہت تسلی ہو جاتی۔ مصعب بن عمیر مکے کے خوش پوش اور ناز و نعمت میں پلے ہوئے نوجوان تھے۔ بعد از قبول اسلام انہوں نے خود کو ایسی ایسی زبردست مشقتوں میں ڈالا کہ ان کے جسم سے کھال یوں اترنے لگی جس طرح سانپ کی کینچلی اتر جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...ی کہتے ہیں کہ مصعب مکے کے حسین وجمیل اور دولت مند نوجوان تھے۔ ان کی والدہ انہیں نہایت عمدہ پوشاک پہناتی اور خوشبو استعمال کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ جب بھی ان کا ذکر کرتے فرماتے کہ میں نے مکے میں مصعب سے بڑھ ...ی آدمی، نازونعمت میں پلا ہوا اور سجا سجایا نہیں دیکھا۔

...عیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے، انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق ...ں نے یزید بن زیاد سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی کہ مجھ سے اس شخص نے جس نے حضرت علی رضی ...سے سنا بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیر زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ ان ...ر ایک چھوٹی سی چادر تھی جس میں چمڑے کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔ جب حضور نے ان کی گزشتہ حالت کا موجودہ حالت ...ہ کیا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم ایسے شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو صبح کے وقت کپڑوں ...ڑا زیب تن کرتا ہے اور شام کو دوسرا، اور اس کے آگے ایک پیالہ رکھا جاتا ہے اور پھر دوسرا اور تم اپنے گھروں پر یوں ...ھاتے تھے جس طرح کعبے پر چڑھایا جاتا ہے۔ حاضرین نے جواب دیا یارسول اللہ! ہمارے موجودہ حالات کئی لحاظ سے ...ے اب ہمیں عبادت کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے اور ہم کئی الجھنوں سے بچ جاتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا بلاشبہ تم آج ...ی حالت میں ہو۔

...بن عیسیٰ نے محمود بن غیلان سے، انہوں نے ابو احمد سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل ...وں نے خباب سے روایت کی کہ اللہ کی رضا جوئی کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور اس کے اجر کی ...ا سے رکھی۔ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہیں زندگی میں اس اجر سے کچھ نہ ملا اور وہ فوت ہو گئے۔ بعض ایسے لوگ تھے جن کے ...ک گئے تھے اور انہوں نے لوگوں کو تحفۃً دیئے، مگر مصعب ایسے آدمی تھے، جو فوت ہو گئے اور ان کا سارا ترکہ ایک ایسی چادر ...ں سے اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں ...ں ڈال دو۔

...محمد بن ابی القاسم بن حافظ نے کتابۃً اپنے والد سے انہوں نے احمد بن حسن سے انہوں نے ابو حسین بن ابو موسیٰ سے انہوں ...اہیم بن محمد سے انہوں نے محمد بن سفیان سے انہوں نے سعید بن رحمت سے روایت کی کہ میں نے ابن مبارک سے انہوں ...ب بن مطر سے انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا کہ رسول کریمؐ غزوۂ احد میں مصعب بن عمیر کی لاش کے پاس آ کھڑے ...ے وہ منہ کے بل زمین پر گرے پڑے تھے۔ جنگ میں حضورؐ کا علم ان کے پاس تھا۔ حضور اکرمؐ نے یہ آیت پڑھی:

من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدو الله عليه فمنهم من قضى نحبه و منهم من ينتظر و ما بدلوا تبديلا.

...لاشبہ اللہ کا رسول اس کا گواہ ہے کہ تم قیامت کے دن شہیدوں میں ہو گے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! آؤ ان کی ...ت کرو اور ان پر سلام بھیجو۔ مجھے اللہ کی قسم! قیامت تک جو شخص بھی ان پر درود و سلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔ انہوں نے ...ایک بچی جس کا نام زینب تھا اپنی یادگار چھوڑی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میم وضاد

۴۹۳۰۔حضرت مضاربؓ

العجلی۔یحییٰ بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہو سکا،آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یا نہ جعفر نے کہا کہ وہ بکر بن وائل سے ہیں صحابی نہیں ہیں۔اور ان کی حدیث مرسل ہے۔قرہ نے قتادہ سے مرثد بن ظبیان کے ترجمے میں ان سے روایت بیان کی۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۱۔حضرت مضرحؓ بن جدالہ

حضرت مضرحؓ بن جدالہ۔حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ کی امت کو باقی امتوں پر کیسی فضیلت حاصل ہے۔اس حدیث کو عاصم بن عبداللہ مروزی نے اسماعیل بن ابی زیاد سے،انہوں نے لیث سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۲۔حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ

حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔یہ مسطح بن اثاثہ کے بھائی ہیں،بدر میں موجود تھے۔موسیٰ بن عقبہ نے یہ روایت ابن شہاب سے بیان کی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۳۔حضرت مضرسؓ بن سفیان

حضرت مضرسؓ بن سفیان بن خفاجہ بن نابغہ بن عنز بن حبیب بن واثلہ بن دھمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن غزوہ حنین میں شامل تھے۔یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔یہ نصری تھے بنو نصر بن معاویہ سے۔

باب میم وطا

۴۹۳۴۔حضرت مطاعؓ

حضرت مطاعؓ۔ان کا نام مسعود تھا اور مسعود بن عبدالرحمان بن شثی بن مطاع بن عیسیٰ بن مطاع نخعی ان کی اولاد سے تھے انہوں نے اپنے والد شثی سے انہوں نے طبرانی سے روایت کی۔یہ ابوسعد سمعانی اور ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ابواحمد کا بیان ہے حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔تم اپنی قوم کے مطاع (امیر) ہو۔تم ان میں واپس جاؤ کہ جو بھی میرے علم کے نیچے پناہ لے گا عذاب سے بچ جائے گا انہوں نے قوم کو یہ بات بتائی تو وہ سب جمع ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے آپؐ سے روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۷۔ حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی

حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی۔ عکاس السلمی۔ یہ بنو سلیم بن منصور سے تھے۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی۔ ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ سے انہوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے بندار سے، انہوں نے مومل سے، انہوں نے سفیان بن ابواسحاق سے انہوں نے مطر بن عکامس سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ چاہتا ہے کہ فلاں آدمی، فلاں جگہ میں جامرے تو وہ کسی غرض کے لیئے وہاں چلا جاتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۔ حضرت مطرؓ لیثی

حضرت مطرؓ اللیثی۔ ہدبہ بن خالد نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے ابوجعفر کو یہ کہتے سنا کہ انہوں نے زیاد بن سعد ضمری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ آپ نماز ظہر ادا کر چکے تو عیینہ بن حصن بن بدر نے اٹھ کر عامر بن اضبط کا (جو قبیلہ کا سردار تھا) خون بہا طلب کیا۔ اس پر اقرع بن حابس اٹھا اور اس نے محلم بن جثامہ کا جو بنو خندف کا سردار تھا، دفاع کیا۔ عیینہ نے کہا میں اس سے ہرگز دست بردار نہیں ہوں گا جب تک کہ قاتلوں کی عورتیں اتنا دکھ نہ اٹھائیں جتنا کہ ہماری عورتوں کو اٹھانا پڑا ہے۔ اس موقعہ پر بنولیث سے ایک شخص جس کا نام مطر تھا اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے مقدس دین اسلام میں اس مقتول کے بارے میں بکریوں سے بڑھ کر اور کوئی موزوں تر مثال نظر نہیں آتی۔ جب وہ پانی پینے کو گھاٹ پر اترتی ہیں تو ان میں سب سے پہلی کو تیر کا ہدف بنا دیا جاتا ہے اور باقی بھاگ جاتی ہیں۔ آج تو اپنی سنت پر عمل فرما دیجئے اور کل جب جی چاہے تو بدل دیجئے۔ اس حدیث کو محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن ضمیرہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس آدمی کا نام مطر تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۔ حضرت مطرؓ بن ہلال

حضرت مطرؓ بن ہلال بن ہبی صباح بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس اور صباح جو بکر کے بھائی تھے۔ ابوسلمہ منقری نے مطر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہیں بنو عبدالقیس کی ایک عورت نے جس کا نام ام ابان بنت زارع تھا، اپنے دادا زارع بن عامر سے روایت سنائی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اپنے اخیافی بھائی کے ساتھ جس کا نام مطر بن ہلال تھا، روانہ ہوئے تا آنکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوداؤد طیالسی نے مطر سے انہوں نے امام ابان سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ان کے دادا حضور اکرمؐ کی زیارت کے لئے گھر سے نکلے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک دیوانہ بیٹا تھا جسے وہ حضور کے پاس دعا کے لئے لائے تھے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۴۹۳۸۔ حضرت مطرحؓ بن جندلۃ

حضرت مطرحؓ بن جندلۃ السلمی۔ زید العمی نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بنو سلیم کے ایک بیٹا نے جس کا نام مطرح بن جندلہ تھا حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کی امت کو امم سابقہ امت نوحؑ امت ہودؑ امت صالحؑ، امت موسیٰ اور امت عیسیٰ پر کتنی فضیلت حاصل ہے۔ آپؐ نے فرمایا جتنی فضیلت خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہم پیشتر ازیں اس حدیث کا ذکر مضرح بن جدالہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ان میں اسے ایک دوسرے کی تصحیف معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۳۹۔ حضرت مطرفؓ بن بہصل

حضرت مطرفؓ بن بہصل بن کعب بن قشیع بن دلف بن اہضم بن عبداللہ بن حرماز۔ ان کا نام حارث بن مالک بن عمرو بن تمیم ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا یہی قول ہے۔ ابو عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ مطرف بن بہصل مازنی جن کا تعلق بنو مازن بن عمرو بن تمیم سے ہے۔ ان کے حالات اعشیٰ مازنی کے قصے میں مذکور ہیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن کوئی روایت ان سے مذکور نہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۰۔ حضرت مطرفؓ بن خالد

حضرت مطرفؓ بن خالد بن نضلۃ الباہلی از بنو قراض بن معن۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا۔ ابو احمد عسکری نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۴۱۔ حضرت مطرفؓ بن مالک

حضرت مطرفؓ بن مالک ابو الریان القشیر۔ ان کی کسی روایت کا علم نہیں ہو سکا۔ حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ فتح تستر میں موجود تھے۔ زرارہ بن اوفی نے فتح تستر کے موقع پر ان کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۲۔ حضرت مطعمؓ بن عبیدۃ

حضرت مطعمؓ بن عبیدۃ البلوی۔ یہ صاحب مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے ربیعہ بن لقیط نے روایت کی کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اسلام میں جو فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا، اس کے شر سے بچنے کے لئے میں عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات کو گھر سے نکلا۔ ان کے دروازے پر مطعم بن عبیدہ سے ملاقات ہوگئی۔ پوچھا کس سے ملنے جا رہے ہو۔ میں نے جواب دیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس شخص سے ملنے آیا ہوں تا کہ اس وقت تک اس کا ساتھ دوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اختلاف کو اتفاق میں بدل دے۔ مطعم نے کہا، خدا تیری امداد کرے پھر کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ خواہ مجھ پر ایک نکٹا حبشی حاکم بنا دیا جائے میں اس کی بات سنوں اور اطاعت کروں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۱۔ حضرت مطلبؓ بن ازہر

حضرت مطلبؓ بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرۃ القرشی۔ ان کے دو بھائی تھے۔ ایک نام عبدالرحمٰن اور دوسرے کا طلیب تھا۔ سابقون اولون سے تھے اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے اور دونوں وہاں فوت ہو گئے تھے اور جناب کے ساتھ ان کی بیوی رملہ بنت ابوعوف بن صبیرہ سہمیہ نے بھی ہجرت کی تھی۔ وہاں ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں عبداللہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے اسلام میں باپ کی میراث پائی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۔ حضرت مطلبؓ بن حنطب

حضرت مطلبؓ بن حنطب بن حارث بن عبید بن مخزوم مخزومی قرشی۔ ان کی والدہ حفصہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر کی نسبت مجھ سے ویسی ہی ہے جیسی کان اور آنکھ کی نسبت سر سے ہوتی ہے، لیکن اس کا اسناد قوی نہیں ہے۔ انہوں نے یہی حدیث اپنے والد حنطب کو بھی سنائی۔

ان سے ایک اور حدیث بایں انداز مذکور ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ غیبت کیا ہے آپؐ نے فرمایا غیبت اسے کہتے ہیں کہ جس آدمی کے بارے میں تو جو بات بیان کرتا ہے، اسے سن کر وہ برا منائے۔ میں نے کہا اگر وہ سچی ہو تو پھر؟ آپ نے فرمایا اگر تو جھوٹ کہے گا تو وہ بہتان ہوگی۔ انہی مطلب کی اولاد سے حکم بن مطلب بن عبداللہ بن مطلب بن حنطب اپنے عہد کے بہت بڑے سخی اور کریم النفس تھے۔ آخری عمر میں پارسا بن گئے تھے۔ انہوں نے منبج میں وفات پائی۔ ان کے بارے میں کسی نے کہا۔

سالوا عن الجود والمعروف ما فعلا　　فقلت انهما ماتا مع الحكم

لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ سخاوت اور حسن سلوک کا کیا حال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ یہ دونوں اوصاف حکم بن مطلب کے ساتھ ہی مر گئے ہیں۔

ماتا مع الرجل الموفی بذمته　　قبل السوء ال اذا لم یوف بالذمم

میں نے کہا یہ دونوں خوبیاں اس آدمی کے ساتھ ہی مر گئی ہیں جو اپنی ذمہ داری کو سوال سے پہلے ہی عہدہ برآ ہو جاتا ہے، حالانکہ اور لوگ تو اپنی ذمہ داریوں کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۔ حضرت مطلبؓ بن ربیعہ

حضرت مطلبؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ ایک روایت میں ان کا نام عبدالمطلب مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں لڑکے تھے۔ زبیر کہتے ہیں کہ اچھے خاصے مرد تھے انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ۲۹ ہجری میں افریقہ جانے کے ارادے سے مصر آئے تھے۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے انس بن ابی انس سے، انہوں نے عبداللہ بن نافع بن عمیا سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے مطلب بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعتوں پر مشتمل ہے۔اس لئے مجھے ہر دو رکعت کے بعد تشہد، خشوع، خضوع کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو دعاء کے لئے پھیلانا چاہئے، اور یا رب یا رب کہنا چاہئے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اس کی نماز ناقص ہے۔

ابوبکر بن ابو عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں اسماء صحابہ کے عنوان کے تحت ایک نام عبدالمطلب بن ربیعہ لکھا ہے اور مطلب بن ربیعہ کے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا ہے۔گویا یہ دو آدمی ہیں لیکن مصنف نے دونوں تراجم کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ انہیں وصولی زکوۃ پر مقرر کیا گیا تھا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۶۔حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ

حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ۔ابو وداعہ کا نام حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص قرشی سہمی تھا اور ان کی ماں کا نام اروی بنت حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔پھر کوفہ آ گئے اور وہاں سے پھر مدینہ چلے گئے اور ان کے والد ابو وداعہ بدر کے دن گرفتار ہو گئے تھے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے قابو رکھنا۔اس کا ایک لڑکا ذہین و فطین ہے۔چنانچہ مطلب بن ابی وداعہ زرفدیہ لے کر چپکے چپکے باپ کو چھڑانے کے لئے مدینے گئے اور چار ہزار درہم ادا کر کے باپ کو چھڑا لائے۔یہ پہلے قیدی تھے جس نے زرفدیہ ادا کیا۔چنانچہ قریش نے اسے جلد بازی اور ادائگی قرضہ پر ملامت کی۔مطلب نے کہا میں اپنے باپ کو قید میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔اس کے بعد لوگ حضودا کرمؐ کے پاس گئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو چھڑا لائے۔

مطلب سے ان کے بیٹوں کثیر اور جعفر اور مطلب بن سائب بن ابی وداعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابوالفضل بن حسن طبری نے باسنادہ تا ابی یعلی انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور بنو مطلب کے بہت سے شرفاء نے مطلب بن وداعہ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم کو دیکھا کہ جب آپؐ سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اپنے اور سقیفہ کے درمیان آڑ کھڑی کر لی، اور مطاف کے ایک کنارے پر دو رکعت نماز پڑھی اور آپؐ کے اور مطاف کے درمیان اور کوئی نہ تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۷۔حضرت مطیعؓ بن اسود

حضرت مطیعؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی۔ان کا نام عاصی تھا رسول کریمؐ نے بدل کر مطیع بنا دیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارا عمر اد عاصی عاصی نہیں بلکہ مطیع ہے۔ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن کلیب بن حجیہ بن سلول خزاعیہ تھا۔ان سے ان کے بیٹے عبدالملک نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔عین اسی وقت عاصی بن اسود مسجد میں داخل ہوئے اور بیٹھ جاؤ کی آواز سن لی۔وہ وہیں بیٹھ گئے۔جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو آپؐ نے عاصی سے فرمایا میں نے تمہیں نماز میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...نے عرض کیا یارسول اللہ میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ کا حکم بیٹھ جاؤ سنا اور میں بیٹھ گیا اور حضور کی آواز مجھ تک نہ پہنچ سکی۔ ...عاصی نہیں، بلکہ مطیع ہو۔ اس دن سے ان کا نام مطیع پڑ گیا۔ ابتداء میں یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ بعد میں انہوں نے اچھی خدمت کی۔ چونکہ قریش کے بڑے بڑے سردار قبول اسلام میں دلچسپی نہ رکھتے تھے اس لئے باقی لوگ اسلام قبول ...رہے۔

یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے میرے والد ...ں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے شعبہ بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر الشعبی سے ...نے عبداللہ بن مطیع بن اسود سے (جن کا تعلق بنو عدی بن کعب سے ہے) انہوں نے اپنے والد مطیع سے سنا جنکا نام عاصی تھا ...پ نے ان کا نام مطیع رکھا فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے سنا۔ کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اس دن کے بعد کے میں کبھی جنگ نہ ...آج کے بعد کبھی کوئی قریشی قتل نہیں ہوگا۔

...دی کا کہنا ہے کہ وہ ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جنہوں نے بنو عدی سے ہجرت کی تھی۔ انہوں نے کے میں وفات پائی ...روایت کی رو سے مدینے میں حضرت عثمان کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے اور ان کے لڑکے عبداللہ بن مطیع ایام حرہ میں ...کے سربراہ تھے، انہیں اہل مدینہ نے مقرر کیا تھا اور ایک روایت کی رو سے یہ قریش کے امیر تھے۔ مطیع کے دوسرے بیٹے ...سلیمان تھا جو جنگ جمل میں قتل ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

...۔ حضرت مطیعؓ بن عامر

حضرت مطیعؓ بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ۔ وہ ذوالجمیہ کلابی کے بھائی تھے۔ حضور کی خدمت میں ...ہوئے، ان کا نام عاصی تھا آپؐ نے مطیع کر دیا۔ دار قطنی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وظا

...۔ حضرت مظہرؓ بن رافع

حضرت مظہرؓ بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن عامر بن اوس انصاری اوسی ...۔ وہ ظہیر بن رافع کے سگے بھائی تھے اور غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل رہے۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت تک ...ہے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ جناب مظہر حارثی شام سے توانا مردوں کا ایک گروہ لے کر خیبر میں اپنی زمینوں پر کام کرانے کو ...خیبر میں تین تین دن کے بعد یہودیوں نے انہیں اکسایا چنانچہ وہ شہر سے باہر نکلے تو وہ شامی جو بیگار میں پکڑے آئے تھے ...ور ہوئے اور انہیں قتل کر دیا یہود نے شامیوں کو زادِ راہ دیا، چنانچہ وہ واپس چلے گئے، خلیفہ کو یہود کی شرارت کا علم ہوا تو یہود کو ...ن کر دیا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میم وعین

۴۹۵۰۔ حضرت معاذؓ بن انس

حضرت معاذؓ بن انس جہنی۔ ان کے بیٹے کا نام سہل تھا۔ مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے بیٹے سہل نے ان سے روایت کی۔ ان کے بیٹے کے پاس ایک بڑی سی کتاب تھی جس میں ان کی روایات مذکور تھیں۔ اس مجموعے سے امام احمد بن حنبل نے مسند میں ابوداؤد، نسائی، ابوعیسیٰ، ابن ماجہ اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔

ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے عباس دوری سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مقری سے انہوں نے سعید بن ابی ایوب سے انہوں ابومحروم عبدالرحیم بن میمون سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس الجہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کو اچھا لباس پہننے کی استطاعت ہو اور وہ بربنائے تواضع اچھا لباس نہ پہنے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دیا جائے کہ اہل ایمان کا جو لباس بھی اسے پسند ہے وہ اٹھالے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۱۔ حضرت معاذؓ ابو بشر اسدی

حضرت معاذؓ ابو بشر اسدی۔ ہم ان کا ذکر ان کے بیٹے بشر بن معاذ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۲۔ حضرت معاذؓ تمیمی

حضرت معاذؓ۔ التمیمی۔ سائب بن یزید نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے جس کا نام معاذ تھا روایت بیان کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپ نے اوپر نیچے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ یہ ابوعلی کا قول ہے۔

۴۹۵۳۔ حضرت معاذؓ بن جبل

حضرت معاذؓ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی، جشمی۔ اور ادی جوان کی طرف منسوب ہے وہ سلمہ بن سعد کا بھائی ہے اور یہ انصار میں سے قبیلہ ہے جو ان کی طرف منسوب ہے بعض لوگوں نے انہیں بنوسلمہ سے منسوب کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ انہیں بنوسلمہ سے اس لیے منسوب کیا گیا ہے کیونکہ وہ سہل بن محمد بن جد بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور سہل بنوسلمہ میں سے ہے۔ کلبی کہتا ہے کہ وہ بنوادی سے تھے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ بنوادی کا کوئی فرد اب باقی نہیں رہا اور انہیں بنوسلمہ سے شمار کیا جاتا۔ اور ان کا جو آخری ایک آدمی بچ گیا تھا اس کا نام عبدالرحمٰن بن معاذ تھا۔ یہ صاحب شام کے علاقے عمواس میں طاعون سے فوت ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ اپنے والد سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ اس بنا پر آخری آدمی معاذ ہوں گے اور یہی درست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جناب معاذ کی کنیت عبدالرحمٰن تھی اور معاذ ان ستر آدمیوں میں سے تھے، جو دوسرے عقبہ کے موقعے پر موجود تھے۔ یہ
جب بدر، احد اور تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کی رکاب میں رہے۔ رسول کریمؐ نے جناب معاذ اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان
مواخات قائم کیا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ ہم عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ ان سے ان کے والد نے انہوں نے ابومعاویہ سے
نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم
ذیل چار اصحاب سے قرآن پڑھو عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ۔

اسماعیل وغیرہ نے باسناد محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے داؤد
سے، انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی حضور اکرمؐ سے فرمایا ابوبکر میری
کا وہ آدمی ہے، جو میری امت پر حد درجہ شفیق ہے اور ساری حدیث بیان کی نیز فرمایا معاذ بن جبل حلال وحرام کو بہت اچھی
ح سمجھتا ہے۔

عبداللہ بن ابونصر الخطیب نے جعفر بن احمد القاری سے، انہوں نے علی بن محسن سے انہوں نے ابوالحسن بن جعفر بن محمد السمار
انہوں نے شعیب الحرانی سے، انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ البابلی سے، انہوں نے سلمہ بن وردان سے روایت کی کہ انہوں
انس بن مالک سے سنا کہ ایک دن معاذ بن جبل حضور اکرمؐ کی مجلس سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جس شخص نے
دل سے خدا کی توحید اور رسول اکرمؐ کی رسالت کا اقرار کیا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں اسی وقت اٹھ کر حضور کی خدمت
حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے معاذ بن جبل سے فرمایا کہ جس شخص نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد
ل اللہ صدق دل سے پڑھا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں معاذ نے سچ کہا۔ سچ کہا۔ سچ کہا۔

سہل بن ابی خیثمہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں مہاجرین سے عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ اور اسی طرح
ار سے بھی تین آدمی ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور زید بن ثابت فتویٰ دیا کرتے تھے۔

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل بڑے خوش شکل، خوش اخلاق اور حد درجہ سخی تھے، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے
قرض لیا کہ قرض خواہوں سے زچ ہو کر چھپ گئے۔ ان لوگوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ جناب
کو بلوایا جائے۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو قرض خواہ بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان سے ہمارا
ن دلوایئے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو انہیں معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے ان کا قرض معاف کر
اور کچھ نے انکار کر دیا۔ اس پر حضور نے ان کا اثاثہ لے کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا اور اسی طرح ہر آدمی کو اس کے قرض کا
حصہ مل گیا۔ پھر قرض خواہوں سے فرمایا بس اسے ہی غنیمت سمجھو، جو تمہیں مل گیا ہے۔ بعدہ آپؐ نے انہیں یمن میں وصولی
کا محصل مقرر فرما دیا اور کہا ہو سکتا ہے کہ اس طرح تمہاری تلافی ہو جائے اور تم باقی ماندہ قرض بھی ادا کر سکو۔ جناب معاذ یمن
میں مقیم رہے تا آنکہ حضور اکرمؐ فوت ہو گئے۔

ثور بن یزید سے مروی ہے کہ معاذ تہجد کی نماز کے بعد ذیل کی دعا مانگا کرتے تھے اے خدا آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور ستارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شمار ہے ہیں اور تو ہی حی قیوم ہے۔ اے خدا! میں طلب جنت میں سست اور جہنم سے بھاگنے میں کمزور ہوں۔ اے خدا! تو مجھے ایسے راستہ دکھا جس پر میں قیامت تک چلتا رہوں اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جب شام میں طاعون پھیلی تو جناب معاذ نے دعا کی اے خدا! تو آل معاذ کو بھی ان کا حصہ عطا کر۔ چنانچہ ان کی دو عورتوں پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ دونوں فوت ہو گئیں۔ پھر ان کے بیٹے عبدالرحمان پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ بھی فوت ہو گئے۔ اب ان کی باری تھی۔ جب بیماری کی لپیٹ میں آئے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے، اے خدا! تو اپنا غم مجھ پر مسلط کر دے۔ تیری عزت کی قسم تو جانتا ہے کہ میں تیری ذات سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے بعد پھر ان پر غشی ہو گئی۔ جب ہوش میں آئے تو پھر وہی بات دھرائی۔

عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں جب معاذ پر سکرات الموت طاری ہوئی تو کہنے لگے۔ دیکھو! کیا صبح ہو گئی ہے، لوگوں نے کہا نہیں جب آخر کار صبح نمودار ہوئی تو کہنے لگے۔ میں اس رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح جہنم کی طرف رہنمائی کرے۔ میں موت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اپنے محبوب سے ملنے والے کو خوش آمدید کہتا ہوں جو بعد از مدت آ رہا ہے۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہا لیکن آج میں پر امید ہوں میں دنیا کو اور اس میں زندگی بسر کرنے کو اس لئے پسند نہیں کرتا تھا کہ نہریں کھودوں گا اور درخت لگاؤں گا بلکہ اس لئے کہ دو پہر کی پیاس اور حالات کی تکالیف برداشت کروں گا اور علماء کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کروں گا جب تیرا ذکر کیا جائے گا۔

جناب حسن سے مروی ہے کہ جب معاذ پر سکرات موت طاری ہوئے تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے کہا تم رو رہے ہو، لیکن تم حضور اکرمؐ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے جواب دیا بخدا میں اس لئے نہیں رو رہا کہ میں مرنے لگا ہوں اور نہ اس لئے کہ دنیا کو پیچھے چھوڑ رہا ہوں، بلکہ اس لئے کہ اہل عالم دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ نہ معلوم میں کس گروہ میں ہوں۔

کہتے ہیں معاذ ان لوگوں میں شامل تھے، جنہوں نے بنو سلمہ کے بت توڑے تھے اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ معاذ قیامت کے دن گروہ علماء سے اتنا آگے ہو گا، جتنا کہ ایک تیر یا دو تیر پھینکے ہوئے یا ایک میل یا دو میل۔ یا ایک حد نگاہ یا دو حد نگاہ کا فاصلہ۔

فروۃ الاشجعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ انہوں معاذ بن جبل کے بارے میں قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ کان امة قانتا لله حنيفا. میں نے کہا یہ تو خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں فرمایا ہے، عبداللہ بن مسعود نے پھر اس آیت کا دہرایا پھر مجھ سے دریافت کیا کہ امہ اور قانت کے کیا معنی ہیں؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر ابن مسعو نے کہا کہ امہ اس شخص کو کہتے ہیں جو بھلائی کو سمجھتا ہو اور جس کو مقتدا بنایا جا سکتا ہے۔ قانت خدا کا ہر حکم ماننے والا اور یہ دونوں اوصاف معاذ میں پائے جاتے ہیں۔

صحابہ میں مندرجہ ذیل نے معاذ بن جبل سے روایت کی۔ حضرت عمرؓ، عبداللہ بن عمر، ابو قتادہ، عبداللہ بن عمرو، انس بن مالک ابو امامۃ الباہلی، ابو لیلی الانصاری وغیرہ۔

تابعین میں سے ذیل کے حضرات نے ان سے روایت کی۔ جنادہ بن ابی امیہ عبدالرحمان بن غنم، ابو ادریس الخولانی، ابو مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جبیر بن نفیر مالک بن یخامر وغیرہ۔
جناب معاذ نے ۱۸ ہجری یا ۱۷ ہجری میں وفات پائی، لیکن پہلی روایت درست ہے اور اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال اور ایک کی رو سے ۳۳ یا ۳۴ برس تھی۔ ایک روایت میں ۲۸ برس مذکور ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو شخص بیعت عقبہ میں جو قبل از ہجرت پیش آئی تھی، موجود ہو اور حضور اکرمؐ کے دس سالہ قیام مدینہ کو پیش نظر رکھا جائے اور حضور کی وفات کے آٹھ سال بعد اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس طریقے سے بیعت عقبہ کے وقت ان کی عمر سولہ سال بنتی ہے جو بعید از قیاس ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۴۔ حضرت معاذؓ بن حارث انصاری

حضرت معاذؓ بن حارث الانصاری۔ بنو خزرج کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابو حلیمہ تھی۔ بقول طبری کنیت ابو حارث تھی اور عرف قاری تھا۔ غزوۂ خندق میں شامل تھے۔ ایک روایت کی رو سے انہوں نے صرف چھ برس حضور اکرمؐ کی صحبت سے استفادہ کیا۔ ان سے عمران بن ابی انس اور نافع مولی ابن عمر نیز المقبری نے روایت کی یہ ان لوگوں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے رمضان میں تراویح پڑھانے پر مقرر کیا تھا اور ابو عبید ثقفی کے ساتھ یوم الجسر میں موجود تھے اور میدان جنگ سے بھاگ کر آ گئے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ بالیقین ہم ان کے ساتھی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ سے ہوتا ہے۔
ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے آپؐ نے فرمایا میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر واقع ہے۔ ان کی وفات زید بن ثابت سے پہلے واقع ہوئی۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ایام حرہ میں ۶۳ ہجری میں قتل ہوئے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۔ حضرت معاذؓ بن حارث بن رفاعہ

بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا عرف ابن عفراء تھا۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے ان کا نسب عفراء بنت عبید بن ثعلبہ بن بنو غنم بن مالک بن نجار تھا۔ ابن ہشام اس سلسلے کو یوں بیان کرتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن عفراء بن حارث بن سواد۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن سواد مگر پہلا درست ہے۔
یہ صاحب انصاری خزرجی نجاری تھے۔ یہ خود اور ان کے دو بھائی عوف اور معوذ عفراء کے بیٹے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ عوف اور معوذ دونوں شہید ہو گئے مگر معاذ بچ گئے جو بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔
ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن ابن اسحاق سے یہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو سواد بن مالک عوف، معوذ، معاذ اور رفاعہ کا جو بنو حارث بن رفاعہ بن سواد سے تھے اور وہ عفراء کے بطن سے تھے ذکر کیا ہے۔
ایک روایت میں ہے کہ معاذ حضرت عثمانؓ کے عہد تک زندہ رہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں گھائل ہو گئے مدینہ واپس آ گئے اور فوت ہو گئے۔ بہ قول خلیفہ وہ حضرت علی کے زمانے تک زندہ رہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق معاذ بن حارث اور رافع بن مالک زرقی ان انصار میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ پر مکہ میں ایمان لائے۔ واقدی کے خیال میں معاذ ان چھ انصار میں شامل ہیں جو حضور اکرم پر مکے میں ایمان لائے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ انصار کے چھ آدمیوں کا حضور اکرم پر ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لانا زیادہ صحیح اور درست قول ہے۔حضورؐ نے جناب معاذ بن حارث انصاری اور معمر بن حارث کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا تھا۔

بروایت واقدی معاذ محاربہ علی و معاویہ میں جو صفین میں ہوا تھا مارے گئے تھے،انہوں نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا۔نیز جناب معاذ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ ابوجہل کے قتل میں شریک تھے۔ابن ابی خیثمہ نے یوسف بن بہلول سے،انہوں نے ابن ادریس سے،انہوں نے ابن اسحاق سے،انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر کے علاوہ ایک اور آدمی سے،انہوں نے ابن عباس سے،انہوں نے معاذ بن عفراء سے سنا کہ انہوں نے قریش کو کسی الجھن پر غور کرتے دیکھا اور ابوجہل اس ہجوم میں موجود تھا۔وہ کہہ رہے تھے کہ ابوالحکم (ابوجہل) اس کی طرف نہ جائے میں نے سنا تو اس پر نظر رکھ لی اور اس کی طرف بڑھنے لگا۔جونہی مجھے موقعہ ملا میں نے اس پر حملہ کر کے زبردست وار کیا اور اس کی نصف پنڈلی کٹ کر علیحدہ ہوگئی اس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر وار کیا جس سے بازو کٹ گیا مگر ایک تسمہ لگا رہ گیا،جو لڑنے میں رکاوٹ بن رہا تھا۔چونکہ میں ایک جنگ لڑ رہا تھا اور کٹا ہوا ہاتھ ساتھ ساتھ گھسٹتا چلا آ رہا تھا اور باعث تکلیف تھا۔اس لئے میں نے پاؤں اس پر رکھا اور تلوار سے تسمے کو کاٹ دیا۔اس حادثے کے بعد معاذ (یک دست) حضرت عثمان کے عہد تک زندہ رہے۔

ابوعمر کہتے ہیں ابن ابی خیثمہ سے ابن اسحاق نے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے زیاد سے انہوں نے ابن اسحاق سے معاذ بن عمر بن جموح کے لئے بیان کیا ہے،لیکن ان کے مقابلے میں صحیح تر روایت وہ ہے جو ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالعز اور حسین بن ابی صالح بن فناخسرو کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم الدورقی سے،انہوں نے ابن علیہ سے انہوں نے سلیمان التیمی سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بدر کے دن فرمایا کوئی ہے جو دیکھ آئے کہ ابوجہل پر کیا گزری۔عبداللہ بن مسعود گئے دیکھا کہ ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے زخمی کر دیا ہے اور وہ لاچار ہے۔انہوں نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو؟ ابن علیہ۔سلیمان اور انس نے بھی ایسے ہی کہا۔انت ابا جہل۔ابوجہل نے کہا کیا جسے تم نے قتل کیا ہے اس سے بڑھ کر تمہارے پاس کوئی آدمی ہے ایک روایت میں ہے کہ جسے اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ابو مجلز کی روایت میں ہے۔ابوجہل نے کہا تھا کیا مجھے قتل کرنے والا کوئی گنوار نہیں تھا۔

یحییٰ بن رجاء ثقفی نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے،انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے،انہوں نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نصر بن عبدالرحمان سے انہوں نے اپنے دادا معاذ قرشی سے روایت کی کہ میں معاذ بن عفراء کے ساتھ صبح اور عصر کے بعد گھومتا پھرا اور نماز نہ پڑھی۔اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد ادائے نماز کی اجازت نہیں ہے،جب تک کہ سورج نکل نہ آئے یا غروب نہ ہو جائے۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث زرقی (اور جن کی والدہ کا نام عفراء تھا اور جو رافع بن مالک کے ساتھ انصار میں سے پیشتر از ہمہ ایمان لائے تھے) بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔پھر ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت بیان کی کہ معاذ،معوذ اور عوف جو حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار (جن کی والدہ عفراء تھی) بدر میں قتل ہوئے تھے۔پھر اسی ترجمہ میں باسنادہ ربیع بنت معوذ سے روایت کی کہ میرے چچا معاذ نے اپنی والدہ عفراء کو کچھ تر و تازہ کھجوریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور اکرم نے انہیں کچھ زیور عطا فرمائے جو امیر بحرین نے آپؐ کو بطور ہدیہ بھیجے
...ں نے اس کا ذکر کیا ہے۔
...اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے جناب معاذ کو زرقی لکھا ہے، جو وہم ہے کیونکہ اس سے پہلے ان کا جو سلسلہ نسب بیان ہو چکا
...س ادعا کی تردید کرتا ہے۔ نیز اسی ترجمے میں ان کی وہ روایت بھی ہے جو انہوں نے ابن اسحاق سے بیان کی ہے ان کے
...کی تردید کرتی ہے۔ اسی طرح ان کا قول کہ جناب معاذ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے بھی بے بنیاد ہے۔ نیز انہوں نے خود
...ن کی تردید ربیع بنت معوذ کی یہ روایت بیان کر کے کردی کہ حضور اکرمؐ نے ان کی والدہ کو وہ زیور بطور ہدیہ عطا فرمائے تھے،
...رین نے آپ کی خدمت میں روانہ کئے تھے کیونکہ امیر بحرین اور قرب وجوار کے بادشاہوں کی طرف سے حضور کی خدمت
...کی ترسیل اس وقت ہوئی تھی جب اسلام پھیل گیا تھا اور بادشاہوں کو قبول اسلام کی دعوت دی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ یہ
...غزوۂ بدر کے کئی برس بعد پیش آئے تھے۔ واللہ اعلم۔

...۔ حضرت معاذؓ بن رباح

...ضرت معاذؓ بن رباح ابو زہیر ثقفی۔ ان سے ان کے بیٹے ابو بکر نے روایت کی۔ امام بخاری اور امام مسلم نے یہی نام بتایا
...ی ثقفی نے اذناً باسنادہ ابو بکر سے انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے نافع بن عمر
...انہوں نے امیہ بن صفوان بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو بکر بن ابی زہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی
...ر اکرمؐ کو طائف کے ایک ٹیلے پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا جلد ہی تمہیں اہل جنت اور اہل نار کا یا بھلے لوگوں
...ے لوگوں کا علم ہو جائے گا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا نیک آدمی اس کی
...توصیف سے اور برا آدمی اپنی بدعملی اور بدکرداری سے پہچانا جاتا ہے تم ایک دوسرے کے نگران اور پاسدار ہو۔ تینوں نے
...ذکر کیا ہے۔

...۔ حضرت معاذؓ بن زرارہ

...ضرت معاذؓ بن زرارہ بن عمرو بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری۔ یہ اپنے دونوں بیٹوں ابو نملہ اور
...کے ساتھ احد میں شریک تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

...۔ حضرت معاذؓ ابو زہرہ

...ضرت معاذؓ ابو زہرہ۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ روزہ رکھتے تو فرماتے اللھم لک صمت یحیٰی
...نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حصین بن عبدالرحمان نے اس سے روایت کی جعفر کا قول ہے کہ وہ تابعی تھے۔ جس شخص
...نے حضور اکرمؐ سے صحبت ثابت کی ہے، وہ غلطی پر ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۵۹۔ حضرت معاذؓ بن سعد

حضرت معاذؓ بن سعد یا سعد بن معاذ۔ امام مالک نے مؤطا میں ان کا نام اسی طرح لکھا ہے۔
نافع نے ایک انصاری سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے بیان کیا کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی تھی جوان کی بکریاں سلع پہاڑی پر چرایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ ایک بکری بیمار ہوگئی، چرواہی کو معلوم ہوگیا۔ اس نے بکری کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ مالک نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضورؐ نے بکری کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۰۔ حضرت معاذؓ بن صمہ

حضرت معاذؓ بن صمہ بن عمرو بن جموح۔ احد اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے اور حرہ کے موقع پر مارے گئے۔ یہ معاذ بن عمرو بن جموح کے بھتیجے تھے۔ ہم ان کا ذکر بھی کریں گے۔

۴۹۶۱۔ حضرت معاذؓ بن عثمان

حضرت معاذؓ بن عثمان بن معاذ عثمان بن معاذ قرشی تیمی۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے اپنی قوم کے ایک فرد سے جن کا نام معاذ بن عثمان تھا سنا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ رمی جمرات میں چھوٹے چھوٹے پتھر پھینکو۔ یہ ابن عیینہ کی روایت ہے اور انہوں نے ان کا نام معاذ بن عثمان یا عثمان بن معاذ لکھا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۲۔ حضرت معاذؓ بن عمرو

حضرت معاذؓ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری خزرجی سلمی۔ یہ صاحب عقبہ اور بدر میں اپنے والد عمرو بن جموح (ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے) کے ساتھ موجود تھے۔ عمرو بن جموح احد میں شہید ہوگئے تھے، بہر حال معاذ بن عمرو کے بارے میں عبدالملک بن ہشام نے زیاد البکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ یہ معاذ وہی آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی اور عکرمہ نے ان کا ایک بازو کاٹ دیا تھا۔ اس کے بعد معوذ بن عفراء نے دوسرا وار کر کے انہیں بالکل بے بس کر دیا تھا۔ ابھی ابوجہل میں زندگی کی رمق باقی تھی کہ عبداللہ بن مسعود نے اس کا کام تمام کر دیا۔
بکائی نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس اور عبداللہ بن ابوبکر سے بیان کیا۔ معاذ بن عمرو بن جموح جو بنو سلمہ کے بھائی تھے کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کو باہم گفتگو کرتے سنا وہ ابوجہل کے متعلق کہہ رہے تھے کہ وہ ادھر نہ جائے چنانچہ میں نے اپنے دل میں ٹھان لی الی آخرہ ہم اس واقعہ کو معاذ بن حارث بن عفراء کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ائی نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ معاذ بن عمرو ہی وہ آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا، لیکن ابن ادریس نے ابن ے یوں بیان کیا ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے اور عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں السری عیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی کہ ہم بدر کے دن دشمن کے آمنے سامنے تھے راء کے دونوں بیٹے ایک طرف کو علیحدہ کھڑے تھے اور ان کے سوا میرے قرب وجوار میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ میں نے دل ا میں یہاں کیوں کھڑا ہوں۔ اگر مجھے کوئی تکلیف پیش آ گئی تو یہ لڑکے مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ میں ابھی ہی میں تھا کہ ان میں سے ایک میری طرف بڑھا اور کہنے لگا۔ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بیٹا، ہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا ذرا مجھے دکھا دیجئے میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ آج اسے جہاں بھی دیکھ پایا ضرور قتل وں گا بشرطیکہ درمیان میں کوئی ایسی آڑ نہ حائل ہو جائے، جسے میں نہ ہٹا سکوں۔ اتنے میں دوسرا بھائی بھی قریب آ گیا اور اس ی اسی طرح کی گفتگو کی۔ اتنے میں اچانک ابوجہل اپنے دراز دم گھوڑے پر سوار سامنے آ گیا۔ ان میں سے ایک نے گھوڑے کیا اس کے بعد اچھی طرح سنبھل کر اس نے ابوجہل کی ران پر وار کیا اور ابوجہل گر پڑا۔ اس پر ابوجہل کے ملازم نے جو حفاظت لئے ساتھ تھا قاتل کا کام تمام کر دیا اور قاتل کے بھائی نے ملازم کا سر اڑا دیا جلد ہی مشرکین کو شکست ہو گئی۔ اس حدیث اور ر بالا احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۹۔ حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس

حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عدی بن عوف بن مالک بن نجار انصاری خزرجی۔ احد اور بعد تمام غزوات میں شامل رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی کی روایت ہے ابن القداح سے۔

۴۹۔ حضرت معاذؓ بن ماعص

حضرت معاذؓ بن ماعص (ایک روایت میں ناعص ہے) ایک دوسری روایت کی رو سے معاص بن قیس بن خلدہ بن عامر زریق الانصاری خزرجی الزرقی۔ یہ صاحب غزوات بدر اور احد میں موجود تھے اور بئر معونہ کے موقع پر قتل ہوئے تھے۔ یہ واقد ی کی روایت ہے۔ ان کے علاوہ بعض اور مورخین کا خیال ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد اسی زخم کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

ابن مندہ نے کے مطابق ابراہیم بن منذر الحزامی نے محمد بن طلحہ سے روایت کی کہ معاذ بن ماعص ابوقتادہ، ابوعیاش، زرقی، بن رافع، عباد بن بشر، سعد بن زید الاشہلی اور مقداد بن اسود کے ساتھ حضور اکرمؐ کی اونٹنیوں کی تلاش میں نکلے، جب عیینہ ن نے چراگاہ میں ان پر چھاپا مارا تھا اور حدیث نقل کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے اور اس کے دادا نے ان کو بیان کیا ہے۔

۴۹۔ حضرت معاذؓ بن معدان

حضرت معاذؓ بن معدان۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ قطبہ بن جریر نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قبول کیا اور بیعت کی۔ ان سے عمران بن جریر نے روایت کی کہا جاتا ہے کہ ان کی روایت مرسل ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۶۔ حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن

حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن۔ یہ حواء بنت یزید بن سکن کے بھائی تھے جو ثابت بن قیس بن خطیم کی والدہ تھیں۔

۴۹۶۷۔ حضرت معاذؓ بن یزید

حضرت معاذؓ بن یزید۔ جب ارتداد کی وبا پھیلی تو انہوں نے بنو عامر کو ارتداد سے منع کیا اور تمسک بالاسلام کی تاکید کی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۸۔ حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی

حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی الکندی۔ ابوالفتح ازدی نے اسماء المفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایسا نام ہے جس کی تحقیق میں نہیں کرسکا۔ جہاں سے میں نے نقل کیا وہاں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ آخر میں نون ہے یا زا ہے۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۹۶۹۔ حضرت معافیؓ بن زید الجرشی

حضرت معافیؓ بن زید الجرشی۔ ان کا ذکر محمد بن تمام بن عیاش بن عبدالعزیز بن قیس عن حمید کی اس حدیث میں موجود ہے جو انس سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کو تہامہ کا ایک آدمی ملا۔ اس نے حضور اکرمؐ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس آدمی کا نام معافی بن زید الجرشی تھا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۰۔ حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ

حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن وہ وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی ہو یا نہ۔

ابوالجحاف داؤد بن ابی عوف سے مروی ہے، انہوں نے معاویہ بن ثعلبہ حمانی سے سنا حضور اکرمؐ نے حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا اے علی تیری محبت میری محبت اور تیری عداوت میری عداوت ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۱۔ حضرت معاویہؓ بن ثور

حضرت معاویہؓ بن ثور بن عبادۃ البکائی۔ ان کے بیٹے کا نام بشر تھا۔ دونوں باپ بیٹا حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے معاویہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ عقیلی نے ہشام بن کلبی سے روایت کی ہے۔ ہم ان کا نسب ان کے بیٹے بشر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے بشر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں سات بکریاں عطا کیں۔ ہم اس واقعہ کو پیشتر ازیں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۷۲۔ حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ

حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ السلمی۔ ان شمار حجازیوں میں ہوتا ہے مگر اس میں اختلاف ہے، ان سے طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ایک روایت کی رو سے ان سے طلحہ بن یزید بن رکانہ نے روایت کی۔ ایک روایت میں محمد بن یزید بن رکانہ کا نام آیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے حسن البزار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے معاویہ بن سلمی سے روایت کی کہ وہ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یا رسول اللہ! میں آپ کی معیت میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ دریافت فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا جاؤ اور اس کی خدمت کرو۔ وہ کہتے ہیں میں نے سمجھا کہ حضور اکرمؐ نے میری بات پر توجہ نہیں فرمائی۔ میں ہٹ کر دوسری طرف آ بیٹھا اور پھر عرض کیا فرمایا ویحک۔ کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا جاؤ اور اس کے قدموں میں بیٹھ جاؤ۔

اور معاویہ بن جاہمہ نے اپنے والد جاہمہ سے روایت کی اور یہ بات ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ بعض نے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل بیان کیا ہے۔ معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس السلمی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۳۔ حضرت معاویہؓ بن خدیج

حضرت معاویہؓ بن خدیج بن جفنۃ السکونی۔ ایک روایت میں خولانی آیا ہے۔ ابونعیم نے تجیبی کہا ہے اور ابن مندہ نے معاویہ بن خدیج خولانی کہا ہے۔ ابوعمر نے اس سلسلہ نسب کو یوں بیان کیا ہے۔ معاویہ بن خدیج بن حفنہ بن قتیرہ بن حارثہ بن عبد قیس بن معاویہ بن جعفر بن اسامہ بن سعد بن اشرس بن شبیب بن سکون بن اشرس بن ثور (کندۃ السکونی) یا کندی یا خولانی یا تجیبی لیکن صحیح السکونی ہے۔ ابن الکلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابونعیم تھی۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے اور معاویہ سے انہوں نے حدیث سنی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے محمد بن ابوبکر کو عمرو بن عاص کے حکم سے قتل کیا تھا اور افریقہ میں تین بار جنگ میں شریک ہوئے تھے چنانچہ ایک جنگ میں زخمی ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابوسرح کے ساتھ حبشہ کی جنگ میں شریک ہوئے اور گھائل ہوئے۔

ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ بن اسحاق سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے یا سوید بن قیس سے انہوں نے معاویہ بن خدیج سے انہوں نے رسول کریم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا شام دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

ابوعبدالرحمان بن شماسۃ المہری سے مروی ہے کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سوال کیا کہ تمہارا امیر کیسا رہا (یعنی معاویہ بن خدیج) ہم نے امیر کے خلاف کوئی بات نہ کہی، بلکہ ہم نے ان کی اچھی خاصی تعریف کی کہا گر ہمارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اونٹ مارا گیا یا ضائع ہو گیا تو اونٹ دے دیا، گھوڑا مارا گیا تو گھوڑا دے دیا نوکر مارا گیا تو نوکر فراہم کر دیا۔ حضرت عائشہ نے سن کر فرمایا! استغفر اللہ! میں تمہارے امیر کو اس لئے ناپسند کرتی تھی کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ میں نے حضور اکرمؐ کو کہتے سنا "اے اللہ جو شخص میری امت سے حسن سلوک سے پیش آئے تو بھی اس سے ویسا ہی سلوک کر، اور جو میری امت کو دکھ دے تو بھی اسے دکھ دے"۔ معاویہ بن خدیج عبداللہ بن عمر سے تھوڑا سا عرصہ پہلے فوت ہوئے تھے اور مصر میں انہیں بڑا محترم سمجھا جاتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ وغیرہ نے انہیں خولانی لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ وہ سکونی ہیں اور اسی طرح ان کا یہ قول کہ معاویہ سکونی یا تجیبی یا کندی تھے۔ جو بھی اس پر غور کرے گا اسے اس میں تناقض معلوم ہو جائے گا کیونکہ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں سکون کا تعلق کندہ سے ہے۔ سکون کا بیٹا شبیب تھا۔ اس کا اشرس اور اس کے دو بیٹے تھے، عدی اور سعد۔ ان کی ماں کا نام تجیب جس کی نسبت سے انہیں تجیبی کہتے ہیں اس بنا پر تجیبی ہے کہ اور ہر تجیبی سکونی۔ اور ہر سکونی کندی ہے۔

۴۹۷۴۔ حضرت معاویہؓ بن حکم

حضرت معاویہؓ بن حکم سلمی۔ مدینہ ہی میں سکونت پذیر رہے۔ خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے حرب بن شداد اور ابان بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء بن یسار، انہوں نے معاویہ بن حکم سلمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے دوران نماز میں چھینک ماری اور میں نے حسب دستور یرحمک اللہ کہہ دیا۔ لوگوں نے مجھے آنکھوں سے گھورا۔ اس پر میں نے کہا میری ماں مرے تم لوگ کیوں مجھے گھور رہے ہو۔ نمازیوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارے تا کہ میں چپ ہو جاؤں جب نماز ختم ہوئی تو حضورؐ نے مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے زندگی بھر ایسا شفیق معلم نہیں دیکھا نہ تو آپؐ نے میرا مذاق اڑایا نہ مارا پیٹا، نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ نماز میں باتیں کرنا زیب نہیں دیتا کیونکہ نماز نام ہے، تسبیح تحمید، تکبیر اور قرأت قرآن کا۔

معاویہ سے اس کے علاوہ اور کئی احادیث بھی مروی ہیں۔ مالک نے ہلال بن اسامہ سے باسنادہ عمر بن حکم سے روایت کی ہے جو غلط ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۵۔ حضرت معاویہؓ بن حیدہ

حضرت معاویہؓ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ القشیری۔ ان کا تعلق بصرہ سے تھا۔ خراسان کے معرکوں میں شریک رہے اور وہیں فوت ہوئے وہ بہز بن حکیم بن معاویہ کے دادا تھے۔ ان کے بیٹے حکیم نے ان سے روایت کی۔ یحییٰ ابن معین سے "عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ" کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ روایت درست ہے۔ بشرطیکہ بہز سے پہلا راوی ثقہ ہو۔

شعبہ بن ابی قزعہ نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا یا رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورت کا مرد پر کیا حق ہے؟ فرمایا جب خود کھانا کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب خود کپڑے پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس کے چہرہ پر تھپڑ نہ مارے نہ برا بھلا کہے اور نہ گھر میں اس سے مقاطعہ کرے۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی نے ابومحمد یحییٰ بن علی بن طراح سے انہوں نے ابوالحسین بن مہتدی باللہ سے انہوں نے علی بن محمد بن شاذان حربی السکری سے، انہوں نے ابوالقاسم حسن بن احمد بن حفص الحلوانی سے انہوں نے قطن بن ابراہیم نیشاپوری سے انہوں نے جارود بن یزید سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم ایسے فاجر آدمی کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو حالانکہ لوگ اس آدمی کو اچھی طرح جان چکے ہیں اس لئے تمہیں چاہیے کہ تم اس کا ذکر کرو تاکہ سب لوگ اسے جان سکیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۔ حضرت معاویہؓ بن سوید

حضرت معاویہؓ بن سوید بن مقرن۔ حسن بن سفیان اور منیعی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے عبثر سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے عامر سے انہوں نے معاویہ بن سوید سے روایت کی کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو یہ لفظ دونوں میں سے ایک کو اپنا مصداق بنائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۔ حضرت معاویہؓ بن صخر بن ابی سفیان

حضرت معاویہؓ بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشی اموی۔ یہ معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ ان کی ماں ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس تھی۔ اسی طرح ماں اور باپ کے سلسلہ ہائے نسب بنوشمس میں جمع ہو گئے تھے۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمان تھی۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا تھا۔ معاویہ کے بقول وہ عمرۃ القضاء میں ایمان لائے تھے مگر انہوں نے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ غزوۂ حنین میں وہ شریک تھے اور حضورؐ نے ہوازن کے مال غنیمت سے انہیں ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی دی تھی۔ باپ بیٹا دونوں کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔ آپؐ نے ان سے کتابت کی خدمت بھی لی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر شام پر چڑھائی کے لئے بھیجا تو معاویہ اور یزید بن ابی سفیان دونوں شریک مہم تھے۔ جب یزید شہید ہو گئے تو خلیفہ عمر نے معاویہ بن ابی سفیان کو شام میں ان کا جانشین مقرر کر دیا۔ جبکہ وہ دمشق میں تھے۔ جب خلیفہ کو خبر وفات موصول ہوئی تو انہوں نے ابوسفیان سے یزید کی تعزیت کی۔ ابوسفیان نے پوچھا کہ آپ نے اس کا جانشین کسے مقرر کیا ہے؟ جب خلیفہ نے معاویہ کا نام سنا تو ابوسفیان نے اس صلہ رحمی کو سراہا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے ہم سے باسنادہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ابومسہر سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی کہ حضورؐ نے معاویہ کے لئے دعا فرمائی۔ اے اللہ تعالیٰ اسے ہادی اور مہدی بنا کہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں۔

ابوعیسیٰ نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے معاویہ کو مدینے میں خطبہ دیتے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علما کدھر گئے ہیں۔ میں نے رسول کریمؐ کو سنا کہ آپ اس قصے سے منع فرما رہے تھے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے اسے اپنا لیا تھا۔

ابن عباس کا قول ہے کہ معاویہ فقیہہ تھے ابن عمر کی رائے ہے کہ رسول کریمؐ کے بعد معاویہ جیسا ذی سواد اور کوئی نہ تھا۔ پوچھا گیا خلفائے راشدین کے بارے میں کیا رائے ہے۔ ابن عمر نے کہا بلاشبہ وہ معاویہ سے افضل تھے، لیکن معاویہ ان سب سے اسود تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے سفر شام میں معاویہ سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ معاویہ عربوں کا کسریٰ ہے۔

یحییٰ بن محمود نے مسلم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار سے اور انہوں نے امیہ بن خالد سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوحمزہ القصاب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضور تشریف لائے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ آپؐ نے مجھے تھپتھپایا اور فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو بلا لاؤ۔ میں نے واپس آ کر عرض کی کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا جاؤ اور معاویہ کو بلا لاؤ میں نے واپس آ کر بتایا کہ وہ ابھی کھانا کھا رہے ہیں فرمایا خدا کرے کہ اس کا پیٹ کبھی سیر نہ ہو۔ مسلم نے یہ حدیث بعینہ اسی طرح دو بار بیان کی ہے پھر اس کے بعد یہ جملے بھی بڑھائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا "میں نے باری تعالیٰ کے سامنے اس امر کا التزام کیا ہے کہ میں بھی انسان ہوں اور عام انسانوں کی طرح خوش بھی ہوتا ہوں اور ناراض بھی۔ میں اپنی امت میں سے جس کسی کے خلاف نامناسب الفاظ میں بددعا کروں تو اسے اپنے فضل و کرم سے پاک صاف کر دے اور اسے اپنے قرب سے نواز"۔

معاویہ حضرت عمر کی خلافت کے دوران میں شام کے حاکم رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو سارا شام ان کی تحویل میں دے دیا گیا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وہ شام کے خود مختار حاکم بن گئے اور حضرت علی کی بیعت سے انکار کر دیا اور حضرت عثمان کے خون کے مدعی بن گئے۔ صفین میں حضرت علیؓ کی افواج سے ان کا مقابلہ ہوا۔ یہ مشہور واقعہ ہے اگر کسی نے دیکھنا ہو ہماری کتاب الکامل فی التاریخ میں دیکھئے۔ جب حضرت علیؓ شہید کر دیئے گئے اور امام حسن ان کے جانشین ہوئے، تو معاویہ نے عراق پر چڑھائی کی اور امام حسن ان کے مقابلے کو نکلے لیکن جب امام حسن نے حالات کا اندازہ لگایا کہ عراقیوں میں اختلاف ہے اور دیکھا کہ زبردست خوں ریزی کا خطرہ ہے تو خلافت سے دست بردار ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔

عراق پر معاویہ نے قبضہ کر لیا اور کوفے میں آ کر لوگوں سے بیعت لی اور چونکہ حضرت عثمان کی شہادت سے مسلمانوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس بیعت سے اس افتراق کا خاتمہ ہو گیا اور اس کا نام سال اتفاق رکھا گیا۔

امیر معاویہ بیس سال تک خلیفہ رہے، پیشتر ازیں بیس سال امیر شام رہ چکے تھے۔ چار سال دمشق کے والی حضرت عمرؓ کے دور میں۔ بارہ سال حضرت عثمان کے دور میں دمشق و شام کے والی۔ چار سال حضرت علی کے دور میں اور چھ ماہ حضرت حسن کے دور خلافت میں والی رہے۔ سن ۴۱ ہجری میں حضرت حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہ کو سونپ دی بعض نے چالیس ہجری کہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ امیر معاویہ نے ۶۰ ہجری کو رجب کے مہینے میں وفات پائی۔ اسی وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ایک روایت میں ان کی عمر ۸۶ برس بیان کی گئی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ ان کی وفات جمعرات کے دن رجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۰ھ میں واقع ہوئی اور اس روایت کے مطابق اس وقت ان کی عمر ۸۲ برس تھی، لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں ان کی وفات ۵۹ ہجری میں مذکور ہے۔

جب امیر معاویہ مرض موت میں مبتلا ہوئے تو یزید موجود نہیں تھا۔ جب وہ آیا تو وصیت کی کہ انہیں اس قمیص میں دفن کیا جائے جو حضور اکرمؐ نے انہیں مرحمت فرمائی تھی اور امیر نے آپؐ کے تراشیدہ ناخن اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ انہیں پیس کر مرنے کے بعد ان کے منہ اور آنکھوں میں ڈال کر ان کا معاملہ ارحم الرحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ جب موت نے ہاتھ ڈالا کہنے لگے کاش میں وادی ذی طویٰ میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور حکومت کے جھنجھٹ سے آزاد ہوتا۔ (افسوس ہے کہ امیر معاویہ کو یہ احساس بے وقت ہوا۔ مترجم)

جب امیر معاویہ فوت ہو گئے تو ضحاک بن قیس امیر کا کفن ہاتھ میں لے کر منبر پر چڑھا اور لوگوں سے یوں مخاطب ہوا" معاویہ عرب کی تلوار کی دھار اور اس چمن کی خوشبو تھے۔ اللہ نے ان کے طفیل فتنہ و فساد کا خاتمہ کر دیا اور اپنے بندوں پر انہیں حکومت عطا کی اور ان کی افواج قاہرہ، خشکی و تری پر چھا گئیں۔ امیر اللہ کا ایک بندہ تھا، جس نے خدا کو مدد کے لئے بلایا اور ادھر سے مناسب جواب دیا گیا۔ یہ امیر کا کفن ہے ہم انہیں اس کفن میں لپیٹ کر قبر میں دفن کریں گے۔ اس کے بعد امیر جانے اور اس کا خدا جانے، چاہے معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے"۔ ضحاک نے امیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یزید اس موقعہ پر حوارین میں تھا۔ امیر کو بتایا گیا تو ضحاک نے اسے بلا بھیجا لیکن وہ اس وقت آیا جب امیر فوت ہو چکے تھے۔ یزید نے کہا۔

جاء البريد بقرطاس يحث به فاوجس القلب من قرطاسه فزعا

قاصد ایک کاغذ لے کر آیا جس نے مجھے پریشان کر دیا اور اس کاغذ سے دل میں خطرے کا کھٹکا پیدا ہو گیا۔

قلنا لک الويل ما ذا في صحيفتكم قالوا الخليفة امسى مثبتا وجعا

ہم نے کہا تیرا بھلا نہ ہو تمہارے خط میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ درد کی وجہ سے صاحب فراموش ہو گیا ہے۔

امیر معاویہ کا رنگ سفید تھا اور وہ حسین و جمیل آدمی تھے۔ جب ہنستے تو ان کا اوپر کا ہونٹ الٹ جاتا وہ ڈاڑھی کو وسمہ لگاتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی مثلاً ابن عباس، ابوسعید خدری، ابوالدرداء، جریر، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر، ابن زبیر وغیرہ۔ تابعین میں سے ابوسلمہ اور حمید عبدالرحمان کے بیٹے، عروہ، سالم، علقمہ بن وقاص، ابن سیرین اور قاسم بن محمد وغیرہ نے۔

امیر معاویہ سے مروی ہے کہ جب سے رسول کریمؐ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کبھی خلیفہ بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کا یہ حکم اصحاب بدر اور اصحاب احد وغیرہ کے بارے میں ہے یعنی جب تک ان میں سے کوئی آدمی زندہ نہ ہو، لیکن میں آزاد کردہ غلاموں ان کی اولاد اور فتح مکہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۷۸۔ حضرت معاویہؓ بن صعصعہ

حضرت معاویہؓ بن صعصعہ التمیمی۔ بنو تمیم کے جو وفود حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک وفد میں یہ صاحب بھی شامل تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ کے حجروں کے باہر آ کر آپ ؐ کو گنواروں کی طرح آوازیں دینا شروع کر دی تھیں۔ ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔

۴۹۷۹۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابو احمد

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابو احمد۔ ابوبکر بن ابو علی نے انہیں صحابہ لکھا ہے۔ عاصم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے معاویہ بن عبداللہ کو کہتے سنا کہ انہوں نے غزوۂ احد میں دیکھا کہ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا پیاسوں کو پانی پلا رہی تھیں اور زخموں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۰۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ۔ ابو موسیٰ نے انہیں اول الذکر سے مختلف قرار دیا ہے۔ اسماعیلی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ حیوۃ بن شریح نے جعفر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار رسول اکرمؐ نے نماز مغرب میں سورہ حم جس میں دخان کا ذکر ہے تلاوت فرمائی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۱۔ حضرت معاویہؓ بن عیاض

حضرت معاویہؓ بن عیاض الکندی۔ بقول جعفر انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اہل شام نے ان سے حدیث سنی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۲۔ حضرت معاویہؓ بن قرمل

حضرت معاویہؓ بن قرمل المحاربی۔ صحابی ہیں۔ مودع بن حبان نے ان سے روایت کی کہ وہ شام کی جنگوں میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ ایک گرجا فتح ہوا اور ہم اندر داخل ہوئے تو ہم نے السلام علیکم کہا ایک پادری آیا اور کہنے لگا یہ پاکیزہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔ معاویہ کے دوستوں کا خیال تھا کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۳۔ حضرت معاویہؓ لیثی

حضرت معاویہؓ اللیثی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم، احمد بن فرات اور یونس بن حبیب نے ابوداؤد سے انہوں نے عمران القطان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نصر بن عاصم سے انہوں نے معاویہ لیثی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں تو ملک پر قحط طاری ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے رزق عطا کرتا ہے۔ اس پر کچھ لوگ منکر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں دیوتا نے بارش برسائی ہے۔ تینوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے کے مطابق معاویہ بن حیدہ اور معاویہ لیثی ایک ہیں، لیکن ابوحاتم لیثی کہتے ہیں کہ دونوں الگ آدمی ہیں اور ان کی مذکورہ بالا حدیث کے اسناد میں اسی طرح گڑ بڑ ہے، لیکن ابوحاتم حق پر ہے، کیونکہ معاویہ بن حیدہ قشیری، بنو عامر بن غیلان سے ہیں اور معاویہ لیثی بنو کنانہ سے ہیں۔ اس لئے حیرت ہے کہ امام بخاری کو یہ اشتباہ کیسے ہوا۔ واللہ علم۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن محصن

حضرت معاویہؓ بن محصن بن علس کندی ابوحجر۔ ہم ان کا ذکر کنیتوں کے تحت کریں گے۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن معاویہ

حضرت معاویہؓ بن معاویہ المزنی۔ بعض نے انہیں لیثی شمار کیا ہے مگر ابوعمر انہیں معاویہ بن مقرن المزنی گردانتے ہیں اور یہی درست ہے، انہوں نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔

ان کی حدیث کو محبوب بن ہلال مزنی نے ابن ابی میمونہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ مقام تبوک خیمہ زن تھے کہ جبریل آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! معاویہ مزنی مدینے میں فوت ہو گئے ہیں۔ کیا آپ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ جبریل نے اپنے پر زمین پر مارے۔ چنانچہ نہ تو کوئی درخت اور نہ ٹیلہ رہا اور ساری زمین ہموار ہو گئی۔ پھر ان کی چارپائی ہوا میں بلند کی گئی اور حضور کی آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ آپؐ نے نماز جنازہ ادا کی۔ آپؐ کے پیچھے ایک ایک ہزار فرشتوں کی دو صفیں تھیں۔ ایک روایت میں فی صف ساٹھ ہزار فرشتے مذکور ہیں۔ حضور نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ مقام اسے کیسے حاصل ہوا۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے سورہ قل ہو اللہ احد سے بڑا لگاؤ تھا۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اس کا ورد جاری رکھتے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان احادیث کی سند قوی نہیں۔ البتہ قل ھو اللہ احد کے فضائل سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ساٹھ ہزار فرشتوں کی روایت یوں ہے۔ یزید بن ہارون نے علاء ابومحمد ثقفی سے، انہوں نے انس بن مالک سے ان سے معاویہ لیثی نے بیان کیا۔ نیز بقیہ بن ولید نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے اسی طرح روایت کی ہے۔ معاویہ بن مقرن المزنی اور ان کے بھائی نعمان، سوید و معقل یہ سات بھائی ہیں اور سب کا شمار بہترین صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ معاویہ کے بارے میں مجھے وہی کچھ معلوم ہے جس کا ذکر کر چکا ہوں۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن نفیع

حضرت معاویہؓ بن نفیع۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث، جسے الشکری نے معاویہ بن نفیع سے روایت کیا ہے موقوف ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم عید کے دن اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۸۷۔ حضرت معاویہؓ بن نوفل

حضرت معاویہؓ بن نوفل دیلمی۔ طبرانی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ عبدالرزاق نے ابن ابی سبرہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے مال اور اہل دعیال کا کوئی نقصان ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس آدمی سے عصر کی نماز قضاء ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۹۸۸۔ حضرت معاویہؓ ہذلی

حضرت معاویہؓ ہذلی۔ غیر منسوب ہیں، اور ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابوالمعالی نصر اللہ بن سلامہ الہیتی نے ابوالفضل محمد بن عمرار موی سے انہوں نے ابوجعفر بن مسلمہ سے انہوں نے ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن الزہری سے، انہوں نے ابوبکر جعفر بن محمد فریابی سے، انہوں نے تمیم بن منتصر سے، انہوں نے یزید بن ہارون سے، انہوں نے جریر بن عثمان سے، انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے معاویہ ہذلی سے، جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے انہوں نے حضور سے روایت کی فرمایا منافق نماز ادا کرتا ہے، لیکن خدا اس کی تکذیب کرتا ہے وہ روزہ رکھتا ہے اور جہاد کرتا ہے مگر خدا اس کی تکذیب کرتا۔ وہ مقاتلہ کرتا اور مارا جاتا ہے اور خدا اسے جہنم میں داخل کرتا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۹۔ حضرت معبدؓ بن اکثم

حضرت معبدؓ بن اکثم الخزاعی الکعبی۔ ہم اکثم بن ابی الجون کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر چکے ہیں۔ جابر کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت بیان کی آپؐ نے فرمایا کہ شب معراج کو مجھے جہنم دکھایا گیا اس میں زیادہ تعداد ان عورتوں کی تھی کہ جنہیں امین راز بنایا گیا مگر انہوں نے راز افشا کر دیا۔ اگر ان سے کوئی بات پوچھی گئی تو انہوں نے اخفا سے کام لیا اور اگر انہیں کوئی چیز دی گئی تو انہیں شکر ادا کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔

اسی طرح میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس کے سر کے بال بڑھے ہوئے تھے اور معبد بن اکثم اس سے بہت زیادہ ملتا جلتا ہے۔ اس نے دریافت کیا یا رسول اللہ، کیا اسے آدمی کو بھی جو اس سے ملتا جلتا ہے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے حضورؐ نے فرمایا نہیں، مسلمان وہ کافر تھا۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے اول از ہمہ عربوں کو بت پرستی پر اکسایا۔ طفیل بن ابی بن کعب سے نیز ابوہریرہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۰۔ حضرت معبدؓ الجذامی

حضرت معبدؓ الجذامی۔ طبرانی نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناابو غالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن یزداذ الثوری سے انہوں نے حسن بن حماد البجلی سجادہ سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اموی سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے حمید بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عجہ بن زید سے انہوں نے عمیر بن معبد الجذ امی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رفاعہ بن زید حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کی طرف سے رفاعہ بن زید کو یہ فرمان دے کر اسے اپنی قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کی طرف جو ان میں شامل ہیں یہ دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں خدا اور رسول کی طرف بلائیں۔ جو ایمان لے آیا وہ خدائی گروہ میں شامل ہو گیا اور جس نے انکار کیا، صرف دو ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۔ حضرت معبدؓ بن خالد

حضرت معبدؓ بن خالد الجہنی۔ ان کی کنیت ابو روعہ تھی، واقدی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور ان چار میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے قبیلے کے علم فتح مکہ کے دن اٹھائے ہوئے تھے۔ ان کی وفات ۷۲ ہجری میں ہوئی۔ جب عمر ۸۰ برس سے کچھ زیادہ تھی تو انہوں نے سکونت صحرا میں رکھی ہوئی تھی۔

ابو احمد حاکم کنیتوں کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ معبد بن خالد کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کی وفات ۸۰ برس میں ۷۲ ہجری میں ہوئی۔ ابن ابی حاتم نے انکی کنیت عمر اور وفات کے بارے میں مذکورہ بالا روایت کی تائید کی ہے۔ نیز ان کا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے مطابق یہ صاحب وہ معبد بن خالد نہیں جنہوں نے اول از ہمہ بصرے میں قدر کے بارے میں کی تھی۔ نیز ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ معبد الجہنی کس کا بیٹا ہے کیونکہ وہ خالد کے بیٹے نہیں ہیں۔ بعض اور لوگوں کا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۔ حضرت معبدؓ الخزاعی

حضرت معبدؓ الخزاعی۔ یہ وہی صاحب جنہوں نے ابوسفیان کو غزوۂ احد کے موقع پر دوبارہ مدینے پر حملہ آور ہونے سے روکا

عبداللہ بن عمر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے یہ روایت سنی کہ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان کیا کہ معبد الخزاعی حضور اکرمؐ کے پاس سے گزرے، جب آپؐ حمراء الاسد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بنو خزاعہ کے وہ تمام جو مسلمان ہو گئے اور جو ابھی مشرک تھے وہ سب حضورؐ کے خیر خواہ تھے۔ ان کا میلان حضورؐ کی طرف تھا اور وہ آپ سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے۔ معبد جو ابھی تک مشرک تھے، حضورؐ سے کہنے لگے "اے محمد (ﷺ) جو تکلیف آپؐ کے صحابہ کو پیش آئی بخدا اس سے بڑا دکھ ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ سے اس بات میں درگزر کرے۔ حضورؐ ابھی وہیں قیام پذیر تھے کہ انہوں نے راہ لی۔ وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ابوسفیان سے سامنا ہوا وہ روحاء کے مقام پر ٹھہرا ہوا تھا اور واپس ہو کر حضور اکرمؐ اور پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا جناب معبد کو دیکھ کر کہنے لگا ہم نے مسلمانوں کی سپاہ اور ان کمانداروں کی خوب خبر لی، لیکن ہمیں پوری انہیں تہس نہس کر دینا چاہیے تھا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم واپس ہو کر ان پر حملہ آور ہوں تا کہ جو کچھ ہماری دستبرد سے بچ گیا ہے، ٹھکانے لگا دیں۔ جناب معبد نے کہا "ابوسفیان! میں اسی راستے سے آ رہا ہوں میں نے محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پوری تیاری کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حالت میں دیکھا ہے۔اس کے جو ساتھی شریک جنگ نہ ہو سکے تھے۔ان کے علاوہ اور بھی کافی نفری اسلامی لشکر میں شامل ہو گئی ہے۔میں نے ان میں جو انتقامی جوش وخروش دیکھا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ارادے بڑے خطرناک ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ اگر ٹکراؤ کی نوبت آ گئی تو تمہارا کیا حشر ہوگا"۔

ابوسفیان نے سن کر کہا "افسوس ہے تجھ پر تو کیا کہہ رہا ہے" معبد نے کہا "اگر تم نے فوراً یہاں سے کوچ نہ کیا تو تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کے گھوڑوں کی پیشانیاں اور گردنیں تمہارے سامنے آ جائیں گی۔دوبارہ حملہ آور ہونے کا خیال جانے دو اور اپنی جان بچاؤ میں نے مسلمانوں کی تیاری کو دیکھ کر چند اشعار کہے ہیں۔اگر کہو تو سنا دوں"۔

كادت تهد من الاصوات راحلتي اذ سالت الارض بالجرد الا بابيل

قریب تھا کہ میری سواری آوازوں سے گھبرا اٹھتی۔جب زمین پر بے بال گھوڑوں کی وجہ سے طوفان آ گیا۔

تردي باسد كرام لا تنابلة عند اللقاء ولا خرق معازيل

بہادر اور معزز سردار گھوڑے دوڑاتے پھرتے تھے۔جو لڑائی میں نہ کمزور تھے اور نہ احمق اور بزدل تھے۔

ان کے علاوہ بھی کچھ اور اشعار بھی تھے۔ابوسفیان نے شاعر کی تعریف کی۔ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۳۔حضرت معبدؓ بن زہیر

حضرت معبدؓ بن زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ المخزومی۔وہ ام سلمہ کے بھتیجے ہیں۔جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔انہیں حضور کی زیارت نصیب ہوئی مگر صحبت نہ میسر ہو سکی۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۴۔حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری

حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری۔اس سے شریح بن عبید نے روایت کی ہے۔ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۵۔حضرت معبدؓ بن صبیح

حضرت معبدؓ بن صبیح بصری۔ان سے حسن بصری نے روایت کی ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے حسن بن علان سے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے سعد بن صلت سے انہوں نے ابوحنیفہ سے انہوں نے منصور بن زاذان سے انہوں نے حسن عن معبد سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس اثنا میں ایک اندھا آیا اور وہ ایک گڑھے میں گر پڑا۔اس سے کئی لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔جب حضورؐ نے نماز ختم کی تو فرمایا تم میں سے جو شخص قہقہہ مار کر ہنسا ہے اسے چاہیے کہ از سر نو وضو کر کے نماز پھر سے ادا کرے۔

اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے،انہوں نے معبد بن صبیح سے اور مکی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی سے روایت کی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی ذکر کیا ہے اور دونوں نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ جناب معبد نے حضور اکرمؐ کو اس وقت دیکھا جب وہ چھوٹے تھے اور حضورؐ نے ہجرت کی تھی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ جناب معبد نے جابر سے بھی یہ روایت نقل کی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو دونوں حضرت ام معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے حضورؐ نے جناب معبد کو جو اس وقت چھوٹے سے تھے، بلایا اور کہا اس بکری کو ادھر لے آؤ اور کوئی برتن بھی۔ اس بچے نے کہا کہ یہ بکری دودھ دینے والی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لے تو آؤ آپؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ وہ آرام سے کھڑی ہوگئی تھنوں میں دودھ اتر آیا آپ نے دوہا پھر خود بھی پیا اور ابوبکر، عامر اور معبد بن ابی معبد کو بھی پلایا، پھر بکری کو چھوڑ دیا۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ حدیث تحک فی الصلوۃ کے بعد اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے بکری والی حدیث روایت کی۔ معبد بن صبیح کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے معبد بن ابی معبد کا ذکر کیا ہے اور ان سے حدیث "تحک فی الصلوۃ" بیان کی ہے۔ ابونعیم کی رائے ہے کہ معبد بن ابی معبد اور معبد بن صبیح ایک ہی آدمی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ایک ہیں اور دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اس لئے اس کی کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ابوموسیٰ نے ان کے باپ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

۴۹۹۔ حضرت معبدؓ بن عباد

حضرت معبدؓ بن عباد بن قشیر (تینوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے) ابن کلبی نے معبد بن عبادہ بن فلاں (ابن کلبی کو ان کا نام معلوم نہیں ہوسکا) ابن قدم بن سالم بن مالک بن سالم الحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ ابوحمیضہ کنیت تھی۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار کے بنو جزء بن عدی بن مالک اور ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر سے روایت کی ہے۔ تینوں نے اسکی تخریج کی ہے۔ ابوعمر اس لفظ کو خمیصہ اور ابن اسحاق حمیضہ لکھتے ہیں۔ امیر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے۔ ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر بن قدم بن اسلم بن غنم انصاری۔ ابن اسحاق نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے لکھا ہے کہ معبد بن عباد غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ اسی طرح یحییٰ بن سعید اموی نے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن قداح نے ان کی کنیت تو ابوحمیضہ ہی لکھی ہے، لیکن سلسلہ نسب میں اختلاف کیا ہے اور معبد بن عمارہ لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے۔ واقدی نے ان کا سلسلہ نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے مگر کنیت ابوخمیصہ لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۹۔ حضرت معبدؓ بن عباس

حضرت معبدؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے۔ وہ آپؐ کے عہد میں پیدا ہوئے مگر انہیں حضور اکرمؐ کے بارے میں کچھ یاد نہیں رہا تھا۔ ان کی والدہ ام الفضل بنت حارث تھیں۔ یہ صاحب حضرت عثمان کے عہد خلافت میں افریقہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی فوج کے کمانڈر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۔ حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن

حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث الانصاری حارثی۔ غزوہ احد میں مع اپنے بیٹے تمیم بن معبد کے شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۹۹۹۔ حضرت معبدؓ قرشی

حضرت معبدؓ القرشی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے (ابوموسیٰ کہتے ہیں) انہوں نے ابوطالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ربذہ سے، ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم دبری سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل یعنی ابن یونس سے، انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے معبد القرشی سے روایت کی کہ حضور اکرم قدید میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا آیا آج تم نے کچھ کھایا ہے؟ اس نے عرض کیا کھایا تو کچھ نہیں لیکن پانی ضرور پیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا آج یوم عاشورہ ہے۔ اس لئے اب کچھ نہ کھانا اور باقی وقت کے لئے روزہ رکھ لینا۔ اسی طرح تمہارے آگے پیچھے جو لوگ ہیں، انہیں بھی کہنا کہ وہ روزہ رکھ لیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۰۔ حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر

حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر اور ایک روایت میں معبد بن وہب بن قیس بن صخر آیا ہے۔ ایک اور روایت میں معبد بن قیس بن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ انصاری السلمی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدران کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ تھا۔ اس روایت کی رو سے معبد غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۱۔ حضرت معبدؓ بن مخرمہ

حضرت معبدؓ بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۲۔ حضرت معبدؓ بن مسعود

حضرت معبدؓ بن مسعود السلمی البہزی۔ ان کے بھائیوں کے نام مجالد اور مجاشع تھے۔ معبد کی حدیث، مجالد کی حدیث کی طرح ہے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ابوعثمان نہدی نے مجاشع سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بعد از فتح مکہ اپنے بھائی معبد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے بڑے بھائی معبد کو آپؐ سے ہجرت پر بیعت کرانے لایا ہوں فرمایا ہجرت تو فتح مکہ کے بعد ختم ہو چکی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کس امر پر آپ سے بیعت ہو سکتی ہے۔ فرمایا ایمان، اور جہاد پر۔ میں نے معبد سے اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ مجاشع سے عمر میں بڑے تھے۔ کہنے لگے حضورؐ نے صحیح فرمایا ہے۔

مجاشع سے ایک اور بات مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے بھائی ابی معبد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کنیت ابو معبد تھی، لیکن ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مجاشع اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہی بات کہی تھی جو آپ بعد از فتح مکہ آنے والوں سے فرمایا کرتے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت معبدؓ بن میسرۃ

حضرت معبدؓ بن میسرۃ السلمی۔ اس میں کچھ شبہ ہے۔ ابو عمر نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۔ حضرت معبدؓ بن نباتہ

حضرت معبدؓ بن نباتہ۔ ان کا تعلق بنو غنم بن دودان سے تھا۔ انہوں نے مدینے کو ہجرت کی۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ابو غنم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بالا جماع حضور اکرم کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی جن میں معبد بھی تھے۔ ابو نعیم نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ان کا نام معتقد بن نباتہ ہے۔ متاخرین میں ابن مندہ کا قول ہے کہ اس سے مراد معتقد بن نباتہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت معبدؓ بن وہب

حضرت معبدؓ بن وہب العبدی۔ یہ بنو عبد القیس سے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بریرہ بنت زمعہ سے جو ام المومنین کی بہن تھیں بیاہے گئے تھے۔ غزوۂ بدر میں دو تلواروں سے مصروف پیکار تھے۔ حضور نے سن کر فرمایا۔ مجھے بنو عبد القیس کے لوگوں پر رحم آتا ہے لیکن وہ خدا کی زمین میں اس کے شیر ہیں۔ اس حدیث کو طالب بن حجیر نے ہود العصری سے انہوں نے معبد سے روایت کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت معبدؓ بن ہوذۃ

حضرت معبدؓ بن ہوذۃ الانصاری۔ ابو احمد نے باسنادہ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے انہوں نے علی بن ثابت سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے معبد بن ہوذہ کی دادی سے سنا کہ حضور اکرمؐ سوتے وقت صاف خوشبودار اور پاکیزہ سرمے کے استعمال کی تاکید فرماتے تھے۔ نیز آپ نے روزہ دار کو اس سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت معتبؓ بن عمرو

حضرت معتبؓ بن عمرو اسلمی۔ ابو مروان ان کی کنیت تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عطا نے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ماعز وہاں آگئے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔ یہ امیر کا قول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۰۰۸۔ حضرت معتبؓ بن حمراء

حضرت معتبؓ بن حمراء۔ ان کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ معتب بن عوف بن عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ سلول بن کعب بن عمرو الخزاعی السلولی۔ بنو مخزوم کے حلیف تھے اور عرف ابن الحمراء تھا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے اسحاق سے (بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از حلفائے بنو مخزوم) انہوں نے معتب عوف بن عامر بن عامر بن فضل بن عفیف سے (اور یہ وہ آدمی ہیں جسے عیہامہ بن کلیب بن سلول بن کعب بن خزاعہ جاتا ہے) اسی اسناد سے از ابن اسحاق مروی ہے کہ یہ بنو مخزوم بن نقطہ دمعتب بن عوف بن عامر سے تھے جو بنو خزاعہ سے ان حلیف تھے، ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی۔ حضورؐ نے ان میں اور ثعلبہ بن حاطب الانصاری کے درمیان مواخات قائم کر دی تھی۔ انہوں نے ۵۷ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ان کی عمر اس وقت ۷۸ برس تھی۔ طبری کی رائے ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۵۸ برس تھی مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو شخص غزوۂ بدر میں شریک ہو۔ اگر طبری کی بات درست تسلیم کی جائے تو اس وقت ان کی عمر تین برس ہونی چاہیے اور یہ غلط ہے اس لئے پہلی روایت درست ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۹۔ حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس

حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔ یہ انصار کے بنو ظفر کے حلیف تھے۔ ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے انہیں غزوۂ بدر کے شرکاء میں شامل کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۰۔ حضرت معتبؓ بن قشیر

حضرت معتبؓ بن قشیر۔ ایک روایت میں معتب بن بشیر بن ملیل بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی آیا ہے۔ بیعت عقبہ میں اور بدر اور احد میں شریک تھے۔

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انصار کے بنو ضبیعہ بن زید اور معتب بن فلاں بن ملیل غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ یہ لاولد تھے۔ یونس کی روایت میں اسی طرح ہے۔ اس نے ان کے والد کا نام نہیں لکھا۔ بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے روایت کی اور ان کے والد کا نام قشیر لکھا ہے۔ اسی اسناد سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان سے یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کی بخدا میں نے ایسا محسوس کیا گویا مجھ پر نیند نے غلبہ پالیا ہے۔ میں خواب دیکھ رہا ہوں اور معتب بن قشیر کو یہ کہتے سن رہا ہوں لو کان لنا من الامر شیئی ما قتلنا ھاھنا تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۱۔ حضرت معتبؓ بن ابی لہب

حضرت معتبؓ بن ابی لہب بن عبدالمطلب بن ہاشم، قریشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے اور ان کی والدہ ام جمیل بنت حرب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہ تھی جسے قرآن نے حمالۃ الحطب کہا ہے جو ابوسفیان کی بہن تھی۔

جب مکہ فتح ہوا تو حضور اکرمؐ نے حضرت عباس سے دریافت فرمایا کہ آپ کے بھتیجے عتبہ اور معتب دکھائی نہیں دیئے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ! مشرکین قریش کی طرح وہ بھی آگے پیچھے ہوگئے ہیں۔ فرمایا آپ انہیں بلالائیں۔ حضرت عباس سوار ہوکر گئے اور انہیں عرفہ سے بلالائے۔ حضور نے انہیں دعوت اسلام دی جو انہوں نے قبول کرلی۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ عتبہ اور معتب دونوں غزوہ حنین میں شریک تھے، چنانچہ معرکہ حنین میں معتب کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ یہ اسلام میں ثابت قدم رہے۔ ان کی اولاد سے قاسم بن عباس بن محمد بن معتب تھے۔ ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے عباس بن قاسم قدید کے معرکے میں مارے گئے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت معتمرؓ (ابوحنش)

حضرت معتمرؓ۔ ان کی کنیت ابوحنش تھی۔ طبرانی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازتاً حسن سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں انہیں ابوغالب نے انہیں ابوبکر نے، انہیں ابوالقاسم سلیمان بن احمد نے، انہیں ابویزید قراطیسی نے انہیں نجاح بن ابراہیم ازرق نے انہیں صالح بن عمرواسطی نے اسماعیل بن ... بن معتمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھارہے تھے کہ ایک عورت آگ انگیٹھی لئے آئی۔ حضور اکرمؐ نے اسے سختی سے منع کیا اور وہ واپس چلی گئی۔

۵۔ حضرت معدؓ بن ذہل

حضرت معدؓ بن ذہل۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے لاحق بن معد نے ان سے روایت کی ہے۔ ... نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت معدانؓ ابوالخیر

حضرت معدانؓ ابوالخیر۔ ان کا نام حشیش تھا۔ ان کا ترجمہ باب جیم، حا اور خا میں گزرچکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت معدانؓ ابوخالد

حضرت معدانؓ۔ ابوخالد ان کی کنیت کی تھی۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ...

ابوموسیٰ نے اجازتاً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ انہیں حسن نے، انہیں احمد نے، ان دونوں کو ... بن احمد نے، انہیں عبداللہ بن محمد بن شعیب رجانی نے انہیں محمد بن معمر البحرانی سے، انہیں روح بن عبادہ نے انہیں جریج ... نے انہیں خالد بن معدان نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہے، اس لئے نرمی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاج آدمی کو اس طرح اعانت کرتا ہے کہ سخت مزاج آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جب تم ان زبان جانوروں پر سواری کرو تو مناسب مقامات پر رات بسر کرو اور اگر زمین پر قحط پڑا ہوا ہے تو اس کے دفعیہ کے لئے دعا کرو کیونکہ زمین رات کے وقت ایسی چیزوں کو چھپاتی ہے جو دن کے وقت نہیں چھپاتی اور تم راستوں پر آرام کرنے کو مت ٹھہرو کیونکہ چوپاؤں کی گزرگاہ اور حشرات الارض کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۶۔ حضرت معدی کرب ؓ بن حارث بن

حضرت معدی کرب ؓ بن حارث بن لحی بن شرحبیل بن حارث الکندی۔ حضور اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۱۷۔ حضرت معدی کرب ؓ بن رفاعہ

حضرت معدی کرب ؓ بن رفاعہ۔ ابو رمثہ ان کی کنیت ہے۔ یحییٰ بن مندہ نے ابوالعباس احمد بن حسن نصیری حاکم ابوعبید سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ اوروں کا بھی یہی خیال ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۸۔ حضرت معدی کرب ؓ بن شراجیل

حضرت معدی کرب ؓ بن شراجیل بن شیطان بن خدیج بن امرء القیس بن حارث بن معاویہ الکندی۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔ ابوموسی نے تخریج کی ہے۔

۵۰۱۹۔ حضرت معدی کرب ؓ بن قیس

حضرت معدی کرب ؓ بن قیس۔ ان کا عرف اشعث الکندی تھا۔ ہم اس سے پہلے ان کا ذکر اشعث مستوفی اور ان کے بھائی سیف کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۰۲۰۔ حضرت معدی کرب ؓ ہمدانی

حضرت معدی کرب ؓ۔ الہمدانی۔ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ فضل بن علاء کوفی سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اکرم ؐ کے صحابہ سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضور اکرم ؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو از حد پریشان ہوں۔ آپ نے فرمایا کسی شریف عورت سے شادی کر لو۔ اس نے اس نصیحت پر عمل کیا اور پریشانی جاتی رہی۔

۵۰۲۱۔ حضرت معدی کرب ؓ

حضرت معدی کرب ؓ۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز عسکری یعنی علی بن سعید اور جعفر المستغفری نے عمر بن موسیٰ سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی کہ حضور اکرم ؐ نے فرمایا جس شخص نے کسی کو آزاد کیا یا طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد میں استثنا کا ذکر کر دیا تو اس کے استثنا کو قبول کر لیا جائے گا۔ عسکری نے یحییٰ بن عبدالاعظم سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ صاحب مقدام بن معدی کرب ہیں، لیکن میں یہ نہیں بتا سکتا کہ آیا یہ صاحب اور ان سے پیشتر مذکور آدمی دونوں ایک ہیں یا نہیں واللہ اعلم۔

۵۰۰۔ حضرت معرضؓ بن علاط سلمی

حضرت معرضؓ بن علاط سلمی۔ حجاج بن علاط کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے ان کی والدہ ام شیبہ بنت طلحہ تھیں۔ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے ابوعمر کی یہی رائے ہے ارباب سیر و تاریخ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مبارک نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کے بھائی حجاج نے ان کی موت پر یہ شعر کہا۔

ولم اریوما کان اکثر ساعیا بکف شمال فارقتھا یمینھا

میں نے کوئی ایسا دن نہیں دیکھا جس میں اس نے بائیں ہاتھ سے بغیر دائیں کے اتنی محنت کی ہو۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جناب حجاج بن علاط نے حضرت علیؓ کی مدح میں کئی اشعار کہے ہیں۔

۵۰۱۔ حضرت معرضؓ بن معیقیب

حضرت معرضؓ بن معیقیب یمامی۔ شاصویہ بن عبید ابومحمد یمامی نے ان سے حدیث روایت کی ہے، شاصویہ نے معرض بن عبداللہ بن معرض بن معیقیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ مکہ میں ایک مکان میں داخل ہوئے۔ وہاں حضور اکرمؐ موجود تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس سے عجیب تر جو چیز مشاہدہ کی وہ یہ تھی کہ اہل یمامہ کا ایک آدمی ایک بچے کو کپڑے میں لپیٹے ہوئے لایا۔ حضور اکرمؐ نے اس بچے سے دریافت کیا۔ کیا تم (حدیث اس لیے مخدوش ہے کہ حضورؐ کو بچے سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ مترجم) جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ بچے نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا تو نے درست کہا۔ اللہ تجھے برکت دے اس کے بعد وہ بچہ جوانی تک خاموش رہا۔ لوگ اسے مبارک الیمامہ کہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۔ حضرت معضدؓ بن یزید

حضرت معضدؓ بن یزید۔ ان کی کنیت ابویزید تھی۔ اہل کوفہ سے تھے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت عثمان کے عہد میں آذربائیجان میں مارے گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۔ حضرت معقلؓ بن خلید

حضرت معقلؓ بن خلید۔ ایک روایت میں خویلد ہے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی یہ حجازی ہیں۔

ابن ابی ذئب نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے روایت کی کہ ابوسفیان اور معقل بن خویلد کے درمیان مخاصمت تھی۔ جنگ حنین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں دونوں میں ایک آدمی کے ہتھیاروں کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ جب حضور اکرمؐ کو علم ہوا تو آپ نے معقل سے مخاطب ہو کر فرمایا معقل! قریش کی مخاصمت سے بچ کر رہو تو بہتر ہوگا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۶۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر

حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر بن عرکی بن فتیان بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان الاشجعی۔ ان کی کنیت عبدالرحمان ہے۔ بعض روایات میں ابو زید ابو سنان اور ابو محمد بھی آئی ہے۔ فتح مکہ میں موجود تھے۔ مدینہ آ گئے اور پھر یہیں گئے۔ فاضل اور متقی آدمی تھے۔ انہوں ہی نے بروع بنت واشق کی حدیث بیان کی۔

اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان انہوں نے زید بن حباب سے انہوں سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ ایسے آدمی سے کتنا مہر وصول کیا جائے گا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر بھی مقرر نہ اور اس سے زن شوئی تعلقات بھی قائم نہ کئے اور وہ مر گیا۔ ابن مسعود نے فتویٰ دیا کہ اس پر مہر مثل کی ادائگی فرض ہو گی جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی اور اسے میراث میں بھی حصہ ملے گا۔ اس پر معقل بن سنان اشجعی اٹھے اور کہنے لگے کہ ہمارے قبیلے کی ایک عورت بروع بنت واشق کا معاملہ بالکل ایسا ہی تھا جس کے بارے میں حضور اکرمؐ نے ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا کہ آپ نے کیا ہے۔ اس سے ابن مسعود خوش ہوئے۔

جناب معقل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے یزید بن معاویہ کی خلافت سے انکار کر دیا تھا چنانچہ مسلم بن عقبہ مری نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ جب ایام حرہ میں اہل مدینہ مغلوب ہو گئے تھے۔ مقتولین میں فضل بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب' ابوبکر بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب وابوبکر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ و یعقوب بن طلحہ بن عبیداللہ و عبداللہ بن زید بن عاصم وغیرہم شامل تھے اور جناب معقل مہاجرین کے سردار تھے

الا تلکم الانصار تبکی سراتھا　　واشجع تبکی معقل بن سنان

اے انصار! کیا تم اپنے سرداروں کو رو رہے ہو حالانکہ ان میں سب سے بہادر آدمی جس پر ہمیں رونا چاہیے معقل بن سنان ہے۔

جناب معقل سے اہل کوفہ میں سے علقمہ، مسروق اور شعبی نے روایت کی ہے ان کے علاوہ حسن بصری اور اہل مدینہ کے گروہ نے بھی اس سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۷۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ

حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ بن سلمہ بن سامان بن نعمان بن صبیح بن مازن ابن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن مزنی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں وفد مزینہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ ٹھہرے رہے۔ آپؐ نے انہیں زمین کا ٹکڑا بصورت جاگیر عطا کیا تھا۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۔حضرت معقلؓ بن مقرن

رت معقلؓ بن مقرن المزنی۔ہم ان کا سلسلہ نسب ان کے بھائی سوید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔یہ لوگ سات اور سب نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔عرب میں اور کسی کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔واقدی اور ابن نمیر کا یہی قول ں نے ان کا ذکر کیا ہے،ابو عمر نے واقدی اور ابن نمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔نیز ابو عمر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بنو حارثہ سلمی آٹھ بھائی تھے جو سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے اور سب بیعت رضوان میں موجود تھے۔اس کا ذکر ہند بن حارثہ میں آیا ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت معقلؓ بن منذر

رت معقلؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری سلمی۔عقبہ اور بدر ود تھے۔ابن اسحاق نے انصاری شرکائے بدر کے سلسلے میں بنو عبید بن عدی بن غنم بن کعب اور معقل بن منذر بن سرح کا ہے۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۔حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی

رت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی۔ایک روایت میں معقل بن ابی معقل اور معقل بن ام معقل بھی آیا ہے لیکن آدمی ایک نی ہے۔ان سے ابو سلمہ ابو زید اور ام معقل نے روایت کی ہے۔

و بن ابی عمرو نے ابو زید سے انہوں نے معقل بن ابی الہیثم اسدی سے جو ان کے حلیف تھے،اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں ہوں نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بول اور پاخانہ کرتے وقت کعبے کا رخ کرنے سے منع فرمایا۔نیز ان سے یہ حدیث ی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج جتنا ہے یہ امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔تینوں نے کیا ہے۔

۔حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ

رت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ بن معبر بن حراق بن لائی بن کعب بن عبد بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن الیاس بن معز المزنی۔ان کی کنیت ابو عبداللہ،ابو یسار یا ابو علی تھی۔عثمان اور اوس کو جو عمرو کے بیٹے تھے مزینہ اس لئے ں کہ وہ اپنی ماں مزینہ سے منسوب تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس امر پر بیعت کی تھی کہ ہم میدان جنگ سے نہ گے۔بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور بصرہ کی نہر معقل کی طرف منسوب ہے۔یہ صاحب بصرہ ہی میں امیر معاویہ کے عہد میں ئے۔ایک روایت میں یزید کا عہد مذکور ہے۔ان سے عمرو بن میمون الاودی،ابو عثمان نہدی اور حسن بصری نے روایت کی لے کئی احادیث مذکور ہیں۔

اللہ بن احمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابو عمر جعفر بن احمد القاری سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر بن شاہین سے انہوں نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی سے انہوں نے محمد بن عبدوس سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے ابوالاشہب سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی مرض موت میں عیادت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ابھی میری زندگی کے کچھ دن باقی ہیں تو میں تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نے لوگوں پر حکومت دی ہو اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ رعیت اس کے ہاتھوں نالاں ہو، اسے جنت کی خوشبو سونگھنا بھی نصیب نہ ہوگی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۲۔ حضرت معلیؓ بن لوذان

حضرت معلیؓ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب ابن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن مالک بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۳۳۔ حضرت معمرؓ انصاری

حضرت معمرؓ انصاری۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے معمر انصاری سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے علم دین ثواب کے لئے حاصل کیا اور پھر اس نے اس سے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام کردی گئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ابن شاہین سے مراد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر ہے۔ اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی۔

۵۰۳۴۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس

حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو سہم بن عمرو بن مصیص و معمر بن حارث بن قیس روایت کی۔ ابن اثیر نے ان کے بھائیوں کا ذکر جو بنو تمیم سے تھے مناسب ابواب میں کر دیا ہے، ابن کلبی نے معبد بن حارث کو انہی میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۵۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر

حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ یہ حاطب اور حطاب کے بھائی تھے اور ان کی ماں قتیلہ بنت مظعون اخت عثمان بن مظعون تھی۔ حضور اکرمؐ کے دار ارقم میں آنے سے پیشتر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ مدینے کو ہجرت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور معاذ بن عفراء کے درمیان مواخات قائم کردی بدر اور احد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو جمح و معمر بن حارث روایت کی۔ یہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۰۳۔ حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید

حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید بن حارث انصاری۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ غسانی نے واقدی سے روایت کی ہے۔

۵۰۳۔ حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید

حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ ابوطوالہ کے دادا اور عمرو بن حزم کے بھائی تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب الواقدی کا قول ہے۔ بیعت رضوان اور بعد کے غزوات میں شریک ہے اور یہ ان دس آدمیوں میں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ بن خطاب نے ابوموسیٰ کے ساتھ بصرہ روانہ کیا تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۔ حضرت معمرؓ (والد ابوخزامہ سعدی)

حضرت معمرؓ۔ ابوخزامہ سعدی کے والد تھے ایک روایت میں ان کا نام یعمر مذکور ہے۔ یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں ابو خزامہ بن معمر السعدی سعد ہذیم قضاعی لکھا ہے۔ نیز بیان کیا ہے کہ ابوصالح نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! بعض اوقات کسی تکلیف کے ازالے کے لیے منتر جنتر سے، کبھی بیماری کے لئے دوا سے اور مرض سے بچاؤ کے لئے پرہیز سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان معاملات میں بھی قدرت خداوندی کو دخل ہوتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ اشیاء بھی تقدیر خدا میں شامل ہیں۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۔ حضرت معمرؓ بن ابی سرح

حضرت معمرؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر قرشی فہری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے بقول واقدی ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی۔ یہی قول ابومعشر کا ہے انہوں نے نام معمر بن ابوسرح بیان کیا ہے، لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق اور ابن کلبی نے عمرو بن ابی سرح لکھا ہے۔ نیز ابن کلبی نے ان کا نسب ہلال بن مالک بن ضبہ لکھا ہے، اہیب کی جگہ ضبہ لکھ دیا ہے۔ ہم عمر کے ترجمے میں یہ امر بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۔ حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ

حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی عدوی۔ ابن کلبی نے یوں لکھا ہے معمر بن عبداللہ بن نافع بن نضلہ یہ وہی شخص ہیں جو معمر بن ابی معمر کہلاتے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں، حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے۔ ان کی ہجرت مدینہ رکی رہی اور یہ حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ واپس ہوئے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر وارد مدینہ ہوئے تھے۔ انہیں نے لمبی عمر پائی مدنی کہلاتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں انہوں نے حضور اکرمؐ کے سر کے بال صاف کئے تھے۔ ان سے سعید بن مسیب اور بشر بن سعید نے روایت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل وابراہیم بن محمد نے باسناد ہما تا ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ انہوں نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن نضلہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ میں نے سعید سے کہا کہ تم ذخیرہ اندوزی کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ تینوں اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۱۔ حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو

حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ ان کے بیٹے عبیداللہ بھی حضورؐ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۲۔ حضرت معمرؓ بن کلاب

حضرت معمرؓ بن کلاب الزمانی یہ وہ صاحب ہیں جو مسیلمہ کذاب کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اور اسے قابل اعتراض سرگرمیوں سے منع کرتے تھے۔ غسانی نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۰۴۳۔ حضرت معمرؓ

حضرت معمرؓ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن جحش سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ معمر کے پاس سے گزرے دیکھا کہ دونوں رانیں ننگی کیے بیٹھے ہیں۔ فرمایا معمر! اپنی رانیں ڈھانپ لو کہ جسم کا یہ حصہ بھی شرمگاہ میں شامل ہے۔ ابن شاہین کہتے ہیں یہ حدیث جرہد کہلاتی ہیں۔ اس کو ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۰۴۴۔ حضرت معنؓ بن حاجر

حضرت معنؓ بن حاجر۔ یہ صاحب اور ان کے بھائی طریفہ بن حاجر حضرت خالد بن ولید کے ساتھ ارتداد کی مہم میں شریک تھے۔ ہم ان کے بھائی کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۵۔ حضرت معنؓ بن عدی بن جد

حضرت معنؓ بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلوی یہ عمرو بن عوف کے حلیف اور عاصم بن عدی کے بھائی تھے۔ تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ساتھ موجود رہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ بہ سلسلہ شرکائے بدراز بنو عمرو بن عوف اور معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ جوان کے حلیف تھے اور اسی اسناد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدراز بنو عبید بن زید بن مالک اور ان کے حلیفوں سے بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ سے جو روایت کی ہے۔

یہ صاحب لاولد تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور یزید بن خطاب میں رشتہ مواخات قائم کیا اور دونوں صاحب حضرت ابوبکر کی خلافت کے دور میں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مالک بن انس نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرم فوت ہوئے لوگ روتے تھے اور کہتے تھے ہم چاہتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی وفات سے پہلے ہمیں موت آ جائے کیونکہ ہمیں ڈر تھا کہ حضور اکرمؐ کے بعد کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے لیکن معن بن عدی کہتے تھے کہ میں حضور اکرم کی رحلت کے بعد اس لئے زندہ رہنا چاہتا تھا کہ میں حضورؐ کے بعد اسی طرح آپ کی تصدیق کروں جیسے آپ کی زندگی میں کی تھی۔

۵۰۴۔ حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید

حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید بن نافذ بن صہیبہ بن احرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ امیر معاویہ کے عہد میں یمن کے والی تھے۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

۵۰۴۔ حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس

حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن زغب بن مالک بن خفاف بن امرؤ القیس بن بہثہ بن سلیم السلمی۔ معن کے والد اور دادا حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ یزید بن حبیب کا قول ہے کہ معن اپنے والد اور دادا کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک تھے ابو عمر کہتے تھے کہ ان کی یا ان کے والد اور ان کے دادا کی شرکت کی روایت درست نہیں بلکہ اس سلسلے میں صحیح روایت ابوالجویریہ کی ہے جو ابو الفضل بن ابوالحسن طبری فقیہ نے باسنادہ ابو یعلی موصلی سے انہوں نے عبدالاعلی بن حماد اور عبدالرحمان بن سلام وعدہ سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابوالجویریہ سے انہوں نے معن بن زید سے روایت کی کہ انہوں نے اور ان کے والد اور دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی خستہ حالی کی شکایت کی تو آپؐ نے میری امداد فرمائی۔ پھر میں نے نکاح کی خواہش کی تو آپؐ نے میرا نکاح کرا دیا۔ معن فتح دمشق میں موجود تھے۔ وہاں انہیں مکان بھی مل گیا تھا۔ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۔ حضرت معنؓ بن یزید

حضرت معنؓ بن یزید الخفاجی۔ خفاجہ سے مراد ابن عمرو بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عقبہ بن نافع انصاری سے مروی ہے کہ وہ ایک جنگی مہم میں عمر صائفہ کے ساتھ تھے اور معن بن یزید الخفاجی بھی ہمارے ساتھی تھے۔ جب ہم دشمن کے علاقے میں پہنچے تو ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ اس پر معن بن یزید کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور لوگوں سے کہنے لگے اے لوگو! ہم ریاں کھانے کی چیزیں اور اسی طرح کی اور اشیاء تقسیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جو چیز آپ کو پسند ہے وہ اٹھا لیجئے ہماری طرف سے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۔ حضرت معوذؓ بن عفراء

حضرت معوذؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے۔ ان کا نسب معوذ بن حارث بن رفاعہ ہے۔ معاذ ان کے بھائی تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ معوذ عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ شرکائے بدر لکھا ہے کہ بنوخزرج سے ابن حارثہ، عوف، معاذ اور معوذ بنوعفراء وغیرہ غزوہ بدر میں موجود تھے اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ شرکائے بدر میں عوف' معاذ اور معوذ موجود تھے۔ آخر الذکر نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد وہ خود بھی اس معرکے میں شہید ہو گئے تھے۔ لاولد تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۰۔ حضرت معوذؓ بن عمرو

حضرت معوذؓ بن عمرو بن الجموح بن یزید بن حرام انصاری سلمی۔ موسیٰ بن عقبہ ابومعشر اور واقدی کے مطابق معوذ اپنے بھائی معاذ کے ساتھ غزوہ بدر میں موجود تھے، لیکن ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ احد میں موجود تھے۔

۵۰۵۱۔ حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی

حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی۔ یہ سعید بن عاص بن امیہ کے حلیف تھے۔ بقول موسیٰ بن عقبہ یہ سعید بن عاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قدیم الاسلام تھے اور مکے سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ بعد میں مدینہ چلے گئے۔

عبیداللہ نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوامیہ ان کے حلفا اور معیقیب بن ابی فاطمہ سے روایت کی کہ یہ صاحب سعید بن عاص کی آل سے تھے اور ان کی اولاد تھی۔ معیقیب حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ آئے تھے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے پہنچے تھے اور حضور اکرمؐ ان دنوں خیبر میں تھے۔ ابن مندہ کے مطابق وہ بدر میں شریک تھے۔ رسول اکرمؐ کی مہران کے پاس ہوتی تھی حضرت عمر نے انہیں بیت المال کا خازن مقرر کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد یہ جذام میں مبتلا ہو گئے تھے اور حضرت عمر نے اطباء بلائے پھر اطبا کے علاج سے تندرست ہو گئے تھے۔

یہ وہی صاحب ہیں جن کے ہاتھ سے حضرت عثمان کے عہد خلافت میں رسول کریمؐ کی انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر گئی تھی۔ پھر وہ نہ ملی تھی اس سانحہ کے بعد مسلمانوں میں اختلاف رونما ہوا جو آج تک اسی طرح چلا جا رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ پر جو کچھ بیتی وہ اوراق تاریخ میں ثبت ہو چکا ہے۔ لوگ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتری کے گم ہونے پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا اثر صرف شام تک محدود تھا لیکن حضور اکرمؐ کی خاتم کے گم ہونے سے مسلمانوں پر جو ادبار آیا ہے وہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے تمام شہروں میں اتفاق ختم ہو گیا خراسان کے آخری کنارے سے لیکر بلاد مغرب کے آخر تک۔

معیقیب نے رسول کریمؐ سے روایت کی اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابی عیسیٰ ترمذی حسن بن حریث سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے معیقیب سے روایت کی کہ میں نے رسول کریمؐ سے نماز میں کنکریوں کے چھونے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر مجبوری ہو تو ایک بار چھو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کے بیٹے محمد سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی آگ کس پر حرام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا متواضع منکسر المزاج، شریف اور خوش اخلاق آدمی پر۔ معیقیب نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ۴۰ ہجری دور خلافت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ مذکور ہے۔ یہ صاحب اولاد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۲۔ حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی

حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی۔ ابو عبداللہ ان کی کنیت تھی۔

شاصویہ بن عبید نے معرض بن عبداللہ بن معیقیب بن معرض یمامی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ اتفاقاً ایک مکان میں داخل ہوا حضور اکرمؐ وہاں موجود تھے۔ مجھے حضور اکرمؐ کا چہرہ مبارک ایسا دکھائی دیا جیسے چاند، یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ معیقیب بن معرض الیمامی جسے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے شاصویہ بن عبید کی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ نرا وہم ہے کیونکہ وہ شخص معرض بن معیقیب ہے نہ کہ معیقیب بن معرض۔ ابو نعیم نے معرض بن معیقیب کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے حقیقت حال کے جاننے کے لئے اس مقام کا مطالعہ کیا جائے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے ابو غالب بن بناء سے انہوں نے ابو محمد جوہری سے انہوں نے ابو بکر بن مالک سے انہوں نے محمد بن یونس قرشی سے انہوں نے شاصویہ بن عبید ابو محمد یمامی سے انہوں نے معرض بن عبداللہ بن معرض بن معیقیب یمامی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا معرض بن معیقیب سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ ایک دن مکے کے ایک گھر میں داخل ہوا وہاں اتفاقاً حضور اکرمؐ موجود تھے۔ مجھے آپ کا چہرہ ایسا معلوم ہوا گویا آپؐ چودہویں کا چاند تھے۔ وہاں میں نے اس سے بھی عجیب تر ایک چیز مشاہدہ کی۔ بنو یمامہ کا ایک آدمی نوزائیدہ بچے کو کپڑے میں لپیٹے کمرے میں داخل ہوا۔ حضور نے اس بچے کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے بچے! میں کون ہوں۔ بچے نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا تو نے سچ کہا اللہ تجھے مبارک ہے۔ اس کے بعد اس بچے سے کسی نے گفتگو نہ سنی تا آنکہ وہ جوان ہو گیا۔ لوگ اسے بنو یمامہ کا مبارک بچہ کہتے ہیں۔ اس سے ابو نعیم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

باب میم و غین

۵۰۵۳۔ حضرت مغفلؓ بن عبد غنم

حضرت مغفلؓ بن عبد غنم اور ایک روایت میں ابو نہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدی اور بروایتے عداء ثعلبہ مزنی آیا ہے ہم ان کا نسب ان کے بیٹے عبداللہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور مغفل ذوالبجادین مزنی کے بھائی ہیں اور مغفل فتح مکہ کے سال ہجری میں براہ مکہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ یہ طبری کا بیان ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۴۔ حضرت مغلسؓ بکری

حضرت مغلسؓ۔ البکری جو رکینہ کے والد تھے۔ زینت بنت سعید بن سوید بن یزید العقیلیہ نے رکینہ بنت مغلس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئی تھیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۵۔حضرت مغیثؓ مولیٰ ابی احمد

حضرت مغیثؓ۔ مولی ابی احمد بن جحش۔ یہ بریرہ کے خاوند تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ وہ بنو مطیع کے مولی تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے بریرہ کو ایک انصاری سے خریدا۔ بروایتے وہ بنو مغیرہ بن مخزوم کا مولی تھا اور ابواحمد اسدی اسد بن خزیمہ سے تھا اور بنو مطیع، قریش کے عدی قبیلے سے تھے۔ جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو خریدا تو مغیث اس کے خاوند تھے جو آزاد تھے اور ایک روایت میں ہے کہ غلام تھے۔

یحییٰ بن محمود اصبہانی اور ابویاسر بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج، محمد بن علاء ہمدانی سے، انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ بریرہ سے ملنے گئیں تو انہوں نے حضرت عائشہ سے گزارش کی کہ میرے اہل خانہ مجھے آزاد کرنے پر تیار ہیں بشرطیکہ میں انہیں متواتر نو سال تک ہر سال ایک اوقیہ کے حساب سے چاندی ادا کرتی رہوں۔ آپ میری امداد فرمائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تمہارے اہل خانہ یک مشت ادائگی پر رضامند ہو گئے تو میں تمہاری امداد کرسکوں گی اور تمہیں آزاد کردوں گی بشرطیکہ تمہاری ولایت مجھے منتقل ہو جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زرِ کتابت کا بندوبست کرلیا اور بریرہ کے خاندان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ولایت ہمارے پاس ہی رہے گی۔ جب بریرہ حضرت عائشہ سے ملنے آئیں تو جناب صدیقہ نے حقیقت حال کا ذکر کیا تو انہوں نے ناپسند کیا۔ اس کی بھنک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں پڑ گئی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تو میں نے واقعہ عرض کردیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریرہ کو خرید کر آزاد کردو اور ولاء کی شرط بھی مان لو کیونکہ اصولاً ولاء اس شخص ہی کی ہوتی ہے جو کسی کو آزاد کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کردیا اور شام کو حضور نے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور خطبے میں ارشاد فرمایا

> "ان لوگوں سے، جو ایسی شرائط پیش کرتے ہیں، جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں کیا کہوں کیونکہ ایسی تمام شرائط باطل ہوتی ہیں۔ اسی طرح جو ولاء کو اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتا ہے وہ غلط ہے حالانکہ آزاد کرنے والا آدمی اور ہے اصولاً جو آدمی کسی کو آزاد کرتا ہے ولایت کا استحقاق بھی اسے ہی حاصل ہوگا"۔

مسمار ابوالفرج اور حسین نے (باسنادہم تا محمد بن اسماعیل) محمد بن عبدالوہاب سے، انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بریرہ کا خاوند مغیث نامی ایک غلام تھا۔ یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ وہ بریرہ کے پیچھے بھاگا پھرتا اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر اس کی ڈاڑھی میں اٹک جاتے۔ حضور اکرمؐ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔ مقام تعجب ہے کہ مغیث بریرہ سے اتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے۔ آپؐ نے بریرہ سے فرمایا کاش تو بھی اس کی محبت کا جواب دیتی۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ آپ کا حکم ہے؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں سفارش ہے۔ بریرہ نے عرض کیا مجھے اس آدمی میں کوئی دلچسپی نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۰۵۶۔حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس

حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔انصار کے حلیف تھے یوم الرجیع میں بہ مقام مرالظہر ان شہید ہوئے تھے۔عبداللہ بن طارق کے اخیافی بھائی تھے۔واقدی اور ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث بن عبیدہ تحریر کیا ہے جو بنو ظفر کے حلیف تھے۔ان کا ذکر معتب کے ترجمے میں گذر چکا ہے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۷۔حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان

حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان اسلمی۔ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث تحریر کیا ہے۔بعض لوگوں نے معتب لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں اور یہ اختلاف ان کے بارے میں ہے۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔آپ خیبر کے سامنے پہنچے تو صحابہ میں میں بھی موجود تھا۔فرمایا اللھم رب السموات وما اظللن اے آسمانوں اور سیاہ دار اشیاء کے خدا اس حدیث کو سعید بن عطاء بن ابی مروان نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا اور کہا کہ ان کا نام مغیث بن عمرو تھا۔طبری نے معتب اور باقی لوگوں نے معتب لکھا ہے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۸۔حضرت مغیثؓ غنوی

حضرت مغیثؓ الغنوی۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ابو ہریرہ کے ساتھ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے۔ابو عمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم مغیث اور بعض لوگوں نے معتب تحریر کیا ہے۔حضور اکرمؐ نے بعض مہمات کے سلسلے میں انہیں روانہ فرمایا

ان کی حدیث کو محمد بن یزید بن براء الغنوی نے ان کے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے حارث بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۹۔حضرت مغیرہؓ بن اخنس

حضرت مغیرہؓ بن اخنس بن شریق الثقفی۔ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔بنو زہرہ کے حلیف تھے اور یوم الدار کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔اس موقعہ پر انہیں زبردست ابتلا پیش آیا اور وہ خوب جی توڑ کر لڑے۔جب حضرت عثمانؓ کے دروازے کو باغیوں نے آگ لگادی تو انہوں نے ذیل کے اشعار کہے۔

لما تھدمت الابواب واحترقت — یممت منھن بابا غیر محترق

جب دروازے گر پڑے اور جل گئے تو میں ان میں سے ان جلے دروازے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

حقا اقول وعبداللہ امرہ — ان لم تقاتل لدی عثمان فانطلق

میں سچ کہتا ہوں عبداللہ کو میں نے حکم دیا کہ اگر تم عثمانؓ کی طرف سے نہیں لڑ سکتے تو چلے جاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واللہ اترکہ ما دام بی رمق حتی یزایل بین الراس والعنق

بخدا میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک مجھ میں سانس باقی ہے اور جب تک سر اور گردن ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو جاتے۔

ھو الامام فلست الیوم خاذلہ ان الفرار علی الیوم کالسرق

وہ ہمارا امام ہے اور میں اسے آج رسوا نہیں کروں گا۔ ایسے وقت میں بھاگ جانا میرے نزدیک چوری ہے۔

خلیفہ بن خیاط سے مروی ہے کہ جس شخص نے مغیرہ کو قتل کیا تھا اسے بعد میں جذام کا مرض ہو گیا۔ جس شخص نے جناب مغیرہ کو قتل کیا تھا اس نے وقوعہ سے پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جسے وہ نہیں جانتا تھا کہہ رہا تھا کہ مغیرہ بن اخنس کا قاتل جہنمی ہے۔ یوم الدار کو مغیرہ جنگ کے لئے نکلے۔ چنانچہ انہوں نے تین آدمیوں کو قتل کیا۔ اس آدمی نے جناب مغیرہ پر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا پاؤں کٹ گیا۔ قاتل نے دوسرا وار کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ اس پر اس نے مقتول کا نام دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہی مغیرہ بن اخنس ہیں وہ کہنے لگا میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کے قاتل کو جہنم کی بشارت دی گئی تھی وہ اسی طرح اس مرض میں مبتلا رہا تا آنکہ وہ ہلاک ہو گیا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۰۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث قرشی

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی نبیؐ کے عم زاد تھے ابوسفیان کے بھائی تھے ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ صحابی تھے ابوسفیان کی کنیت سے مشہور تھے بعض نے انکی کنیت ابو عبدالملک بتائی ہے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے حنین میں وہ اور ان کا بھائی شریک ہوئے۔ کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا۔

۵۰۶۱۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے اور ابوسفیان کے بھائی تھے جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ صحابی تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوسفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ مغیرہ ان کے بھائی تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ کی رائے کے مطابق ابوسفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا اور وہ شاعر تھے۔ اس سے ابن مندہ اور ابو نعیم کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ مغیرہ خود ابوسفیان کا نام تھا نہ کہ ان کے بھائی کا۔ چنانچہ ابو عمر نے اس خیال سے کہ مغیرہ اور ابوسفیان دو مختلف آدمی ہیں دونوں کا نام مغیرہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر نے اس ترجمے کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۲۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام۔ حضرمی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ معاویہ بن یحییٰ بن مغیرہ سے انہوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا مغیرہ بن حارث بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ ایک مومن کو مہینہ بھر میں ایک آدھ بار تکلیف سے واسطہ پڑنا کافی ہے ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۹۔حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی

حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی۔ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔انہوں نے باسنادہ حماد بن سلمہ سے انہوں نے انہوں نے مغیرہ بن سلمان خزاعی سے روایت کی کہ دو آدمی ایک چیز کا جھگڑا طے کرانے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر حضور نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا آیا تم تقسیم پر آمادہ ہو۔ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۔حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس۔ان کا تعلق بنو سے تھا اور ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ایک روایت میں ابوعیسیٰ بھی آئی ہے۔ان کی والدہ امامہ بنت افقم بن ابی عمر تھیں جو بنو معاویہ سے تھیں۔مغیرہ غزوہ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے تھے اور صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔اس موقعہ پر انہوں نے عروہ سے مذاکرے میں حصہ لیا تھا۔وہ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ابوعیسیٰ کی کنیت عطا کی تھیں۔حضرت عمرؓ نے انہیں اللہ کہنا شروع کر دیا تھا۔

جناب مغیرہ اپنی عقل رسا کی وجہ سے مشہور تھے۔شعبی کہتے ہیں عرب کے دانشور چار تھے (۱) معاویہ بن ابوسفیان (۲) عمرو بن (۳) مغیرہ بن شعبہ (۴) زیاد۔اول الذکر وسیع النظر فی اور حکم کی وجہ سے، عمرو بن عاص حل مشکلات کی بنا پر، مغیرہ بن شعبہ اور جودت فکر کے سبب سے اور زیادہ چھوٹے موٹے کاموں کی عقدہ کشائی کے سلسلے میں مشہور تھے۔اسی طرح قیس بن عبادہ کا شمار عرب کے مشہور داناؤں میں ہوتا تھا۔نیز کرم وفضل میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

کہتے ہیں کہ بعد از اسلام مغیرہ بن شعبہ نے وقتاً فوقتاً تین سو عورتوں سے نکاح کیا ایک روایت میں ہزار کا ذکر ہے۔حضرت عمر عنہ نے انہیں بصرے کا والی مقرر کر دیا تھا۔کچھ عرصے کے بعد ان پر زنا کی تہمت لگائی گئی چنانچہ وہ معزول کر دیے گئے۔ انہیں کوفے کا والی مقرر کیا گیا۔حضرت عمرؓ کی شہادت تک وہ اس منصب پر فائز رہے۔جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو نے مغیرہ کو اس منصب پر رہنے دیا مگر کچھ عرصے کے بعد معزول کر دیے گئے۔

جناب مغیرہ جنگ یمامہ اور شام کے معرکوں میں شریک رہے۔یرموک کے معرکے میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔جنگ اور نہاوند میں بھی شامل تھے اور نعمان بن مقرن کی فوج کے میسرہ کے کماندار تھے۔اسی طرح ہمدان وغیرہ کی جنگوں میں بھی رہے۔حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جھگڑے سے علیحدہ ہو گئے تھے لیکن مجلس میں موجود رہے۔

جب امام حسنؓ نے کاروبار خلافت امیر معاویہ کے حوالے کر دیا اور امیر نے کوفے کی ولایت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو دے جناب مغیرہ نے امیر سے کہا تم نے عمرو بن عاص کو مصر اور مغرب کا علاقہ دے دیا ہے اور کوفے کی ولایت اس کے بیٹے کے سپردی ہے۔اس طرح تم نے خود کو شیر کے دو جبڑوں میں دے دیا ہے۔چنانچہ عبداللہ کو معزول کر کے مغیرہ کو مقرر کر دیا۔یہ وفات تک جو ۵۰ ہجری میں واقع ہوئی اسی منصب پر رہے۔

مندرجہ ذیل صحابہ نے ان سے روایت کی۔ابوامامہ باہلی، مسور بن مخرمہ اور قرۃ المزنی۔تابعین میں ان کی اولاد میں سے عروہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حمزہ اور عفار نے اسی طرح ان کے آزاد کردہ غلام وراد، مسروق، قیس بن ابی حازم اور ابو وائل وغیرہ نے۔

مغیرہ اسلام میں پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرے میں عدالت قائم کی اور اس لحاظ سے بھی پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حاجب عمر کو کچھ رقم دی تھی تا کہ وہ انہیں دار عمر میں داخل ہونے کا موقع دے۔(روایت مخدوش ہے، کیونکہ حضرت عمر کو حاجب ضرورت تھی)

ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابو الولید الدمشقی سے انہوں نے ولید بن مسلم انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے انہوں نے مغیرہ کے کاتب وراد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کی کہ رسول کریمؐ نے موزے کے اوپر اور نیچے دونوں طرف مسح کیا۔ کوفہ میں ۵۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ان کی وفات کے بعد مصقلہ بن ہبیرہ الشیبانی نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ذیل کے اشعار پڑھے۔

ان تحت الاحجار حزما و جودا وخصيما الدذا معلاق

ان پتھروں کے نیچے ایک باحزم وجود ہے اور ایک ایسا جھگڑالو دشمن ہے جس کی دشمنی کی کوئی حد نہیں۔

حية في الوجار اربدلا ينفع منه السليم نفث الراقي

وہ ایک سانپ ہے جو بل میں بیٹھ گیا ہے اور جس کو وہ کاٹ لے اسے کسی منتر پڑھنے والے کی پھونک کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

پھر مصقلہ کہنے لگے بخدا میں جس سے عداوت کروں اس سے سخت عداوت کرتا ہوں اور جس سے محبت کروں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۵۔ حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث

حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ کے میں قبل از ہجرت پیدا ہوئے اور ایک روایت ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی زندگی کے صرف چھ برس نصیب ہوئے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور ام یحییٰ کا نام امامہ بنت ابو العاص بن ربیع تھا اور جناب امامہ حضرت زینبؓ بنت رسول اکرمؐ کی صاحبزادی تھیں۔ امامہ سے حضرت علیؓ نے بعد از وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا شادی کی تھی۔ جب حضرت علی ملجم کے ہاتھوں زخمی ہوئے تو وصیت کی کہ ان کے بعد مغیرہ بن نوفل امامہ سے نکاح کر لیں۔ بروایتے ان کی کنیت ابو حلیمہ تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے ابن ملجم پر کھیس ڈالا تھا جب اس نے حضرت علی کو زخمی کر دیا تھا۔ لوگوں نے ابن ملجم کو پکڑنے کی کوشش تو وہ ان پر تلوار سے حملہ آور ہوا، لوگ آگے سے ہٹ گئے۔ اب مغیرہ سے آمنا سامنا ہوا۔ انہوں نے کھیس اس پر ڈال کر اسے زمین پر گرا لیا۔ چونکہ ۔کافی طاقت ور تھے اس لئے ملجم کو جکڑ لیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ابن ملجم کو قتل کر دیا گیا۔

جناب مغیرہ حضرت علی کے ساتھ صفین کی جنگ میں موجود تھے۔ خلافت عثمان کے دوران میں قاضی رہے تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ وہ یہ ہے عبدالملک بن نوفل نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے مغیرہ بن نوفل سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے انصاف کی تعریف نہ کی، اور بے انصاف کی مذمت نہ کی اسے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ایک روایت کے مطابق یہ حدیث مرسل ہے۔انہوں نے ابن ابی کعب اور کعب احبار سے
...ث روایت کی ہیں۔ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابو موسیٰ کا قول ہے کہ ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۰۔حضرت مغیرہؓ بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن ہشام۔ان کی کنیت ابو ذئب تھی۔ان کا نسب ابن شعبہ بن عبداللہ بن قیس بن حبدود بن نصر بن مالک بن
...بن عامر بن لوی بن غالب جد محمد عبدالرحمان بن مغیرہ المعروف ابن ابی ذئب ہے۔مدینے کے فقیہ تھے۔فتح مکہ کے سال پیدا
...ئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے۔
ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نسب
...بن ابی قیس رکھا ہے۔واللہ اعلم۔

باب میم،فاوقاف

۵۱۔حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم

حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم بن قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب
...بن بکر بن وائل شیبانی۔ان کا نام نعمان تھا،لیکن عرف مفروق تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔
...ان بن ثعلب نے عکرمہ سے،انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے
...بنو شیبان کے دوران میں قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الخ پڑھی۔اس محفل میں مثنیٰ بن حارثہ،مفروق
...نی بن قبیصہ اور نعمان بن شریک موجود تھے۔حضور اکرمؐ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی۔انہوں نے
...ی۔یا رسول اللہؐ!ان لوگوں کے علاوہ جو اپنی قوم میں معزز شمار ہوتے ہیں اور کسی سے امداد کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔
...مفروق بن عمرو نے جو اپنی قوم میں زبان اور جمال میں ممتاز تھا کہنے لگا،بخدا جو کچھ آپ نے پڑھ کر سنایا ہے وہ اہل
...لام نہیں معلوم ہوتا۔اگر ایسا ہوتا تو ہمیں اس کا علم ہوتا۔اس کے بعد مثنیٰ نے کہا کوئی اور بات جو آپ کہنا چاہیں۔اس پر
...ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء الخ آیت پڑھی۔مفروق کہنے لگے اے قریشی بھائی!آپؐ نے مکارم
...بہترین اعمال کی دعوت دی ہے اور جن لوگوں نے آپ کی تکذیب کی ہے انہوں نے جھک ماری ہے اور سخت غلطی کی
...کہنے لگا میں نے آپ کی گفتگو سنی اور جو کچھ آپ نے کہا وہ بہت عمدہ ہے،جسے سن کر مجھے تعجب بھی ہوا لیکن مشکل یہ ہے کہ
...ی سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ نہ تو ہم کوئی نئی بات پیدا کریں گے اور نہ کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں پناہ دیں
...معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جس امر کی دعوت دے رہے ہیں،یہ بادشاہوں کو پسند نہیں آئے گی۔اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ
...ہم میں آپ کی امداد کریں تو بلاشبہ عرب کے قرب و جوار میں ہم آپ کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔حضورؐ نے فرمایا تم
...نے کہہ کر بہت اچھا کیا۔کوئی شخص بھی دین کی اس وقت تک کوئی امداد نہیں کرسکتا جب تک کہ چاروں طرف سے اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امانت کی ذمہ داری قبول نہ کرے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں مجھے مفروق کے اسلام کا کوئی علم نہیں۔

۵۰۶۸۔ حضرت مقتربؓ

حضرت مقتربؓ۔ ان کا نام اسود تھا۔ رسول اکرمؐ نے بدل کر مقترب رکھ دیا تھا۔ ہم اسود کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

۵۰۶۹۔ حضرت مقدادؓ بن عمرو

حضرت مقدادؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن عمرو بن سعد بن زہیر بن لوی بن ثعلبہ بن مالک بن شرید بن ابی اھون بن قاس بن دریم بن قین ابن اھون بن بہراء بن عمرو بن جاف بن قضاعہ بہراوی۔ مقداد بن اسود کے نام سے مشہور تھے اور یہ اسود وہی ہیں جن کی طرف اسود بن یغوث زہری منسوب تھے۔ اس انتساب کی وجہ یہ تھی کہ مقداد نے اسود کو اپنا حلیف بنایا، جس پر انہوں نے مقداد کو اپنا متبنی بنا لیا انہیں مقداد کندی بھی کہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے قبیلہ بہراء کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور وہ بھاگ کر قبیلہ کندہ میں چلے گئے چنانچہ وہ مقداد کندی کہلائے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے قبیلہ کندہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور بھاگ کر کے چلے گئے۔ وہاں انہوں نے اسود بن عبد یغوث کو اپنا حلیف بنا لیا۔ احمد بن صالح المصری کہتے ہیں کہ وہ حضرمی تھے اور ان کے والد نے کندہ کو حلیف بنا لیا تھا اور مقداد نے اسود بن عبد یغوث کو حلیف بنایا اور ان سے منسوب ہوئے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ وہ (مقداد) بہراوی تھے، اور ان کی کنیت ابومعبد تھی۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابوالاسود تھی۔

جناب مقداد سابقون الاولون میں قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں سے واپس آ گئے۔ جب مدینے کو ہجرت شروع ہوئی تو مقداد ہجرت نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینے چلے گئے بعد میں آپؐ نے عبیدہ بن حارث کو ایک دستہ فوج کے ساتھ کسی مہم پر روانہ کیا۔ اس دوران میں ان کی ملاقات مشرکین کے ایک گروہ سے ہوگئی، جس میں ابوجہل اور عکرمہ بھی موجود تھے۔ مقداد اور عتبہ بن غزوان بھی اس جماعت کے ساتھ تھے تاکہ جہاں بھی اسلامی دستہ فوج سے ملاقات ہوگی یہ ان سے مل جائیں گے چنانچہ دونوں گروہ آمنے سامنے آ گئے۔ مقداد اور عتبہ اسلامی دستے سے مل گئے اور دونوں دستوں میں کوئی جھگڑا نہ ہوا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو زہرہ و بہراء، مقداد بن عمرو کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب بہ طریق ذیل تھا۔ مقداد بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عبد یغوث سے بہ سلسلہ حلف قائم کرنے کے بعد ان کو متبنی بنا لیا گیا تھا۔ مقداد غزوہ بدر میں شریک تھے اور یہاں انہوں نے نہایت اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ بدر کو روانہ ہوئے، تو اطلاع موصول ہوئی کہ قریش ا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچانے کے لئے مکے سے روانہ ہو لئے ہیں اس لئے آپؐ نے مسلمانوں سے مشورہ کیا۔ پہلے حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی، رت عمرؓ نے اور دونوں نے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بعد مقداد بن عمرو اٹھے اور کہنے لگے یارسول اللہ! خدا کی طرف حکم آپؐ کو ملا ہے بلاتامل اس پر عمل فرمایئے۔ بخدا ہماری طرف سے ویسا جواب نہیں دیا جائے گا، جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے جب انہیں عمالقہ کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اگر آپؐ ہمیں برک لے چلیں گے، تو ہم آپؐ کا ساتھ دیں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے، تا آنکہ آپؐ فائز المرام ہو جائیں۔ حضورؐ نے ن کی تحسین فرمائی اور دعائے خیر کی۔

کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں سوائے مقداد بن اسود کے اور کسی کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ واللہ اعلم اور مقداد وہ پہلے آدمی ہیں نے مکے ہی میں اپنا اسلام ظاہر کر دیا تھا اور مشرکین سے بالکل مرعوب نہیں ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کل ایسے سات آدمی تھے ر اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے یہ کئی خوبیوں کے مالک تھے۔

کئی راویوں نے ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ فزاری سے، انہوں نے شریک بن ابی ربیعہ سے انہوں بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے خدا نے حکم دیا کہ میں چار آدمیوں سے روں کیونکہ خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کے نام لیجیے فرمایا علی، ابوذر، مقداد اور فارسی۔

حضرت علیؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہر نبی کے سات نجیب وزیر اور رفیق ہوتے ہیں۔ مجھے چودہ یب رفیق دیئے گئے ہیں۔ حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، ابن مسعود، سلمان، عمار، حذیفہ، ابوذر، مقداد اور بلال۔ اور فتح مصر میں شامل تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے صحابہ میں سے علی، ابن عباس، مستورد بن شداد، بن شہاب وغیرہ نے اور تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بن ابی شبیب، عبیداللہ بن عدی بن خیار اور جبیر بن نفیر وغیرہم روایت کی۔

براہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سوید بن نصر سے، انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے حمٰن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے مقداد سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ جب ے کا دن ہوگا تو سورج کو بندوں کے اتنا قریب لایا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر آ کر رک جائے گا۔ سلیم کہتے ہیں نہیں سمجھ سکا کہ میل کے لفظ سے حضورؐ کا کیا مقصد تھا۔ میل سے حضور کی غرض میل دو میل کا فاصلہ تھی یا میل سے مراد آنکھ مہ ڈالنے کی سلائی تھی۔ سورج کی گرمی انہیں پگھلا دے گی اور وہ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں ی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک، کوئی سینے تک، کوئی گردن تک، اور کوئی منہ تک بطور لگام کے۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریمؐ نے ے اشارہ کیا اور ہاتھ کو منہ میں لگام کی طرح ڈالا۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابو محمد جعفر بن احمد السراج سے انہوں نے علی بن محسن تنوخی سے انہوں نے ابوعمر یہ خزاز سے انہوں نے ابوالحسین العباس بن مغیرہ سے انہوں نے ابونصر محمد بن موسیٰ بن ہارون طوسی سے، انہوں نے محمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعید سے انہوں نے واقدی سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے اپنی چچی سے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ جناب مقداد کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور چربی باہر نکل آئی۔ ان کی وفات مدینہ میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں ۷۰ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ جرف میں ان کی زمین تھی جہاں سے انہیں اٹھا کر مدینے لایا گیا تھا اور زبیر بن عوام کو اپنے بعد وصی بنایا تھا۔ منصور سے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی کہ مقداد لحیم شحیم آدمی تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۰۔ حضرت مقدامؓ بن معدی کرب

حضرت مقدامؓ بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن عفیر الکندی ابو کریمہ۔ ایک روایت میں ابو یحییٰ ہے۔ ابو عمر نے ان کا نسب بہ طریق مذکور بیان کیا۔ ابن کلبی نے باندازِ ذیل لکھا ہے۔ مقدام بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن حارث اکبر بن معاویہ کندی۔ جو وفد کندہ سے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا یہ اس میں شامل تھے۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے اور وہیں فوت ہوئے تھے ان کی وفات ۸۷ ہجری میں ہوئی جب ان کی عمر ۹۱ برس تھی۔

ان سے سلیم بن عامر الخبائری، خالد بن معدان، شعبی اور ابو عامر ہوزنی وغیرہ نے روایت کی۔

ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً ام البتھی علویہ سے اذناً انہوں نے ابراہیم بن منصور سے انہوں نے ابو بکر بن مقری سے انہوں نے ابو یعلی موصلی سے انہوں نے داؤد بن رشید سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے اور بقول ابو محمد انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسن بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالفرج بن بشر بن احمد سے، انہوں نے ابوالحسن محمد بن حسین بن محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن احمد بن عبداللہ بلی قاضی سے انہوں نے ابو عمران موسیٰ بن ہارون سے انہوں نے حکم بن موسیٰ اور یحییٰ بن عبدالحمید حمانی سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے مقدام بن معدی کرب سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ باری تعالیٰ کے پاس شہید کے لئے کچھ خصوصی انعامات ہیں۔ پہلا انعام تو مغفرت ہے جو اسے اس کے خون کے بدلے میں دیا جائے گا پھر اسے جنت میں رہنے کی جگہ عطا ہوگی۔ اس کے بعد اسے ایمان کے زیور سے سجایا جائے گا۔ حور عین سے اس کا نکاح ہوگا۔ عذاب قبر سے چھٹکارا پائے گا اور قیامت کے خوف سے بچ جائے گا اور اس کے سر پر یاقوت کا پروقار تاج رکھا جائے گا جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ حوران بہشتی سے بہتر (۷۲) بیویاں اسے عطا کی جائیں گی اور اس کی شفاعت پر اس کے خاندان سے ستر آدمی بخش دیئے جائیں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۱۔ حضرت مقسمؓ (خاوند بریرہ)

حضرت مقسمؓ۔ بریرہ کے خاوند تھے۔ جعفر المستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ بریرہ کی وجہ سے ہمیں تین سنتوں کا علم ہوا۔

(۱) رسول اکرمؐ نے ان (بریرہ) کے بارے میں فرمایا کہ ولاء اس کی ہوگی جو کسی کو آزاد کرے گا۔ بریرہ کا خاوند غلام تھا جن کا نام مقسم تھا۔ جب وہ آزاد کر دی گئیں تو حضرت عائشہ نے ان (بریرہ) سے کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) "کیا تجھے علم ہے کہ حضور اکرمؐ نے تیرے بارے میں فرمایا تھا کہ آزادی کے بعد تو اس وقت تک اپنے نفس (اختیار) کی ہوگی جب تک تو کسی سے بیاہی نہ جائے۔ میری خواہش یہی ہے کہ تو اب قصے کو جانے ہی دے" بریرہ نے جواب دیا مجھے اس ضرورت نہیں۔

(۳) حضور نے فرمایا صدقہ وہی بہتر ہوتا ہے جو مناسب جگہ پر صرف کیا جائے۔ اس حدیث میں بریرہ کے خاوند کا نام مقسم ہوا ہے لیکن مشہور ہے کہ ان کا نام مغیث تھا۔ واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۔ حضرت مقعدؓ

حضرت مقعدؓ۔ ابوجعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ یزید بن نمران سے روایت کی کہ انہوں نے تبوک میں ایک کو جس کا نام مقعد تھا، دیکھا وہ حضور اکرمؐ کے سامنے سے گزرا جب آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے خدا تو اس ا ان مٹا دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے انہیں دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۔ مقوقس

حاکم سکندریہ۔ اس نے حضور کی خدمت میں کچھ ہدیے بھیجے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صحابی نہیں۔ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور عمر بھر عیسائی رہا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں نے مصر اسی سے فتح کیا تھا۔ مندہ اور ابونعیم ایسے لوگوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے ذکر کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ ابن ماکولا کے مطابق مقوقس جریج تھا۔

باب میم وکاف

۵۰۔ حضرت مکحولؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت مکحولؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں ابن اسحاق سے انہوں نے ابی وجزہ یزید بن عبید السعدی سے روایت کی کہ جب شیماء کو حضور اکرم کی خدمت میں لایا گیا، جو بن عبد العزیٰ کی بیٹی تھیں اور بنو سعد بن بکر کے قبیلے سے تھیں۔ شیماء نے عرض کیا! یارسول اللہ! میں آپ کی رضاعی بہن راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ راوی لکھتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے اپنی رضاعی بہن سے فرمایا، اگر تو میرے پاس ٹھہرنا تیری تکریم اور احترام میں کوتاہی نہ کی جائے گی اور اگر تیری مرضی اپنے عزیزوں میں واپس جانے کی ہو، تو میں تجھ سے کر کے واپس بھیج دوں گا۔ شیماء نے دوسری صورت کو ترجیح دی۔ چنانچہ آپؐ نے کچھ تحائف دے کر شیماء کو واپس بھیج دیا۔ سعد سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے بہن کو ایک غلام جس کا نام مکحول تھا اور ایک لونڈی بھی خدمت گزاری کے لئے دی کہ قبیلے نے دونوں کو بیاہ دیا تھا۔ ان کو خدا نے اولاد دی جو اس قبیلے میں ضم ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بددعا حضور کی شان کے خلاف ہے۔ اسے لئے حدیث مخدوش ہے۔ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۰۷۵۔ حضرت مکرمؓ غفاری

حضرت مکرمؓ۔ الغفاری۔ ثعلبہ بن عمرو الغفاری سے مروی ہے کہ بنو غفار کا ایک آدمی حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ نے دریافت کیا تو کہنے لگا مہران ایک روایت میں مہان آیا ہے۔ آپؐ نے بدل کر مکرم کر دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۶۔ حضرت مکلبہؓ بن ملکان

حضرت مکلبہؓ بن ملکان۔ جعفر وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مظفر بن عاصم بن اغر العجلی نے ۳۱۱ ہجری میں مکلبہ بن ملکان سے خوارزم میں یہ روایت سنی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ چوبیس غزوات اور سرایا میں شریک رہے۔ ہم آپؓ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی جس کی بھنویں، آنکھوں پر لٹک آئی تھیں، دربار رسالت میں وارد ہوا، سلام کہا۔ حضورؐ نے جواب دے کے فرمایا۔ کیا میں تجھے بڑھاپے کے فضائل میں کچھ بتاؤں اس کے بعد آپؐ نے اس موضوع پر ایک لمبی تقریر ارشاد فرمائی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے، لیکن اگر اسے نہ بیان کرتا تو بہتر تھا۔

۵۰۷۷۔ حضرت مکنفؓ الحارثی

حضرت مکنفؓ الحارثی۔ حسن بن سفیان نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ کو کتابتہً ابو علی نے انہیں ابو نعیم نے انہیں حبیب بن حسن نے انہیں محمد بن یحییٰ نے انہیں احمد بن یحییٰ بن محمد نے انہیں ابراہیم بن سعد نے انہیں محمد بن اسحاق نے انہیں محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن ابی بکر نے انہیں مکنف الحارثی نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے خیبر کے موقعہ پر محیصہ بن مسعود کو ۳۰ وسق اور ۳۰ وسق جو عنایت فرمائے تھے ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۸۔ حضرت مکنفؓ بن زید الخیل

حضرت مکنفؓ بن زید الخیل۔ طائی ہیں انکے نسب کا تذکرہ انکے باپ کے تذکرے کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ اکبر زید الخیل کی اولاد سے تھا۔ اور اسی کے ساتھ انکی کنیت تھی۔ وہ اور ان کے بھائی حریث بن زید الخیل خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے اس کا ذکر ابو عمر نے کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۰۷۹۔ حضرت مکیتلؓ لیثی

حضرت مکیتلؓ لیثی۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کی، انہوں نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ ان کے والد اور دادا دونوں حنین میں موجود تھے حضور اکرمؐ نے نماز ظہر پڑھائی اور پھر ایک درخت کے سائے تلے آرام کے لئے تشریف لائے۔ اتنے میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن حضور اکرمؐ کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے اور عامر بن اضبط اشجعی کے خون بہا کے بارے میں جھگڑنے لگ گئے، محلم بن جثامہ نے قتل کیا تھا۔ عیینہ اس کا خون بہا اس بنا پر مانگتے تھے کہ ان کا تعلق قیس سے تھا اور اقرع بن حابس محلم کا اس بنا پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے کہ وہ خندف سے تھا۔ اس دوران میں بنولیث کا ایک آدمی جس کا نام مکیتل تھا۔ جو چھوٹے سے قد کے اور گٹھے جسم تھے اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ابتدائے اسلام میں مجھے ان لوگوں کی حالت ایسی لگتی ہے جس طرح بکریوں کا ریوڑ پانی پینے ہے، تو اگلا حصہ تیروں کی زد میں آ جاتا ہے اور پچھلا حصہ بھاگ جاتا ہے یعنی حال کو سنوار لیتے ہیں اور مستقبل کو بگاڑ لیتے ہیں۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۰۔ حضرت مکیثؓ

حضرت مکیثؓ۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں باب میم میں بیان کیا ہے۔

احمد بن فرات نے عبدالرزاق سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے عثمان بن زفر سے، انہوں نے رافع بن مکیث سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ دبری نے اسے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے بنو رافع کے کسی آدمی سے اس نے رافع سے روایت کی اور یہ اسناد صحیح ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ولام

۵۰۸۱۔ حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف

حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ ملحان بن عطیف بن حارثہ بن سعد بن حشرج بن امرؤالقیس بن عدی بن اخزم طائی۔ عدی بن حاتم کے بھائی تھے اسلام لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی گفتگو سنی۔ مہمات شام اور فتح دمشق میں موجود تھے۔ ابوعبیدہ بن جراح نے انہیں خالد بن ولید کے ساتھ حمص روانہ کیا ہے۔ یہ بلاذری کا بیان ہے۔ معرکہ صفین میں یہ امیر معاویہ کے لشکر میں تھے اور ان کے بھائی عدی بن حاتم حضرت علی کے لشکر میں۔

۵۰۸۲۔ حضرت ملحانؓ بن شبل

حضرت ملحانؓ بن شبل البکری۔ ایک روایت میں قیسی آیا ہے۔ یہ عبدالملک کے والد تھے، ایک روایت میں قتادہ بن ملحان مذکور ہے اور ان سے صرف ایک حدیث مذکور ہے۔

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے ابن ملحان قیسی سے، انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول کریمؐ ایام بیض کے روزے کی تاکید فرمایا کرتے اور کہتے کہ تیرھویں اور چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے، عمر بھر کے روزوں کا حکم رکھتے ہیں۔ شعبہ اور انس بن سیرین کے ناموں میں اختلاف ہے، ابوالولید طیالسی، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انہوں عبدالملک بن ملحان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ مگر ابوالولید کی روایت میں عبدالرحمٰن بن ملحان مذکور ہے، جو غلط ہے۔ یزید بن ہارون کی روایت میں یوں آیا ہے، شعبہ نے انس سے انہوں نے عبدالملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ بقول ابن معین یہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط ہے۔ کیونکہ صحیح عبدالملک بن ملحان ہے۔ ہشام کی روایت میں یوں ہے۔ ہمام نے انس سے انہوں نے عبدالملک بن قتادہ قیسی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اکرم سے شعبہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔ یہ بھی غلط ہے، لیکن صحیح روایت شعبہ کی ہے کیونکہ ان دونوں روایتوں میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو شعبہ والی روایات کا مقابلہ کر سکے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۳۔ حضرت ملقع رضی اللہ عنہ بن حصین

حضرت ملقع رضی اللہ عنہ بن حصین التمیمی السعدی۔ ایک روایت میں ان کا نام مقنع بن حصین بن یزید بن شبل ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے لیکن اس کا اسناد قوی نہیں۔ قادسیہ میں موجود تھے۔ پھر بصرے آ گئے اور وہاں رہائش اختیار کر لی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۴۔ حضرت ملکو رضی اللہ عنہ بن عبدہ

حضرت ملکو بن عبدہ۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ انہیں رسول اکرم نے خیبر میں ۳۰ وسق غلہ عنایت کیا تھا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۵۔ حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن عبدالکریم

حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔ جعفر نے ابن اسحاق کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم، غالباً ابوموسیٰ نے کسی غلط نسخے سے نقل کیا ہے اور کاتب نے وبرہ کو یہ خیال کر کے چھوڑ دیا ہوگا کہ یہ کوئی اور آدمی ہیں۔ حالانکہ یہ وہی آدمی ہیں۔

۵۰۸۶۔ حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن وبرہ

حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن وبرہ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔ یہ سلسلہ ابونعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ کا بیان حسب ذیل ہے۔ ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم بن عجلان۔ ابوعمر نے یہ سلسلہ یوں بیان کیا ہے۔ ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان از بنوعوف بن خزرج۔ کلبی کا بیان حسب ذیل ہے۔ ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم از بنوعوف بن خزرج الاکبر۔ ابن ماکولا نے بھی واقدی سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان سب نے لکھا ہے کہ ملیل بن وبرہ غزوہ بدر واحد میں شریک تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ونون

۵۰۸۷۔ حضرت منبعث رضی اللہ عنہ

حضرت منبعث رضی اللہ عنہ۔ ان کا نام مضطجع تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ صاحب ایمان لائے اور آپؐ نے ان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بدل دیا۔ان کا نام منبعث رکھا انتساب عثمان بن عامر بن معتب سے تھا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۰۸۔ حضرت منبہؓ ابو وہب

حضرت منبہؓ ابو وہب۔ احمد بن محمد بن یاسین نے اپنی کتاب تاریخ ہرات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صحابہ میں سے منبہ بن ابو وہب ہرات چلے گئے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۵۰۸۔ حضرت منبہؓ (والد یعلی بن منبہ)

حضرت منبہؓ۔ والد یعلی بن منبہ ابو وہب۔ ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ایک حدیث روایت کی ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے عمرے کا احرام باندھا۔ اس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا جسے کسی خوشبو سے معطر کر رکھا تھا حضور اکرمؐ نے اسے حکم دیا کہ جبے کو اتار کر اسے دھو ڈالو تا کہ خوشبو کا اثر جاتا رہے۔ ابو عمر نے اسے بیان کیا ہے۔ ابن اثیر کے مطابق یہ ابو عمر کا وہم ہے۔ کیونکہ یعلی کے والد کا نام امیہ ہے جیسا کہ باب ہمزہ میں ہم بیان کر آئے ہیں۔ وہاں بھی ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور وہ درست ہے۔ ام یعلی کا نام منیہ ہے۔ ہم یعلی کے ترجمے میں ان کی والدہ کا بھی ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۵۰۹۔ حضرت منتجعؓ

حضرت منتجعؓ۔ عبداللہ بن ہشام رقی نے ناجیہ سے انہوں نے اپنے دادا منتجع سے (جو نجد کے باشندے تھے اور جنہوں نے سال عمر پائی تھی اور حضور اکرمؐ سے صرف تین حدیثیں روایت کیں) سے روایت کی کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ جب تو صبح اٹھے تو گھر سے نکل کھڑا ہو اور جو پہلی چیز تجھے ملے اسے کھالے اور دوسری چیز کو دفن کر دے، تیسری چیز کو پناہ دے اور چوتھی کو کھلا پلا۔ دوسری صبح کو جو پہلی چیز ان کے سامنے آئی وہ ہوا میں ایک اونچا پہاڑ تھا۔ انہوں نے سوچا خدا کی پناہ مجھے اس کے کھانے کا حکم مل گیا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس پر پہاڑ سکڑ کر ایک میٹھی کھجور جتنا ہو گیا، جسے انہوں نے نگل لیا۔ آگے چلے تو رستے میں ایک تھال پڑا ہوا ملا۔ انہوں نے اسے دفن کرنے کے لئے ایک گڑھا کھودا اور تھال کو اس میں دبا دیا، لیکن جب بھی اسے دبا چکتے تو پھر خود بخود وہ باہر نکل آتا، چنانچہ لاچار ہو کر انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ یہ (اگر علامہ ابن اثیر اس حدیث کو نہ لکھتے تو اچھا تھا۔ مترجم) حدیث غریب ہے اور بقول منبہ ان کا نام شعیاء نبی تھا۔ ابو موسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۱۰۔ حضرت منذرؓ

حضرت منذرؓ۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام منیذر ہے اور نسب یوں ہے۔ جعفر تا یحیٰی بن یونس نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نام المنذر رکھا ہے اور ابن اثیر نے ان کا ذکر منذر اور منیذر دونوں کے تحت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۰۹۲۔حضرت منتشرؓ (والد محمد بن منتشر)

حضرت منتشرؓ۔ محمد بن منتشر کے والد تھے اور ابراہیم بن محمد بن منتشر کے دادا۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ لوگوں سے جو بیعت لیتے تھے وہ اللہ کے نام اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کے لئے لی جاتی تھی۔ آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی شرط یہ تھی کہ جب تک میں احکام الٰہی کا پابند رہوں تم میری پیری کرو۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا آیا منتشر نے حضورؐ کو دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگے مجھے نہیں معلوم لیکن انہوں حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے لیکن نہ صحبت ثابت ہے اور نہ روایت اس لئے ان کی حدیث مرسل ہے اور دار قطنی نے ان کا نام منتشر بن اجدع لکھا ہے ابونعیم، ابوعمر، ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۳۔حضرت منتفقؓ

حضرت منتفقؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ بن منتفق مذکور ہے۔ ابن شاہین نے بھی اسی طرح لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے سنا وہ کہتے تھے کہ منتفق کی کنیت ابورزین تھی اور وہ عقیلی تھے۔ انہوں نے باسنادہ محمد بن جحادہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ میں اور میرا ایک دوست کوفے گئے جب ہم داخل شہر ہوئے تو ہماری ملاقات بنو قیس کے ایک آدمی سے ہوئی جس کا نام منتفق یا ابن منتفق تھا۔ اس نے کہا کہ وہ رسول اکرمؐ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ منیٰ میں ہیں جب وہ منیٰ میں پہنچا تو لوگوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ہیں اور حدیث بیان کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن سلیمان کا یہ قول کہ منتفق ہی ابورزین عقیلی ہے سراسر وہم ہے۔ کیونکہ ابورزین العقیلی سے مراد لقیط بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق ہے، اور اگرچہ اس میں بھی اختلاف ہے لیکن کسی شخص نے بھی ان کا نام منتفق نہیں لکھا۔ ہم نے اس کے نام کے بارے میں مفصل بحث کی ہے اس مقام کو دیکھئے۔ ہاں البتہ منتفق اس ضمنی قبیلے کا نام ہے، جس سے انہیں منسوب کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۰۹۴۔حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم

حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم بن عبداللہ بن زیاد بن حزن بن بالیہ بن غیظ بن سعید بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ ضبی۔ انہوں نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے سہم نے روایت کی اور سہم کا شمار کوفہ کے اشراف میں ہوتا تھا اور یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کے سامنے زیاد نے مرتے وقت وصیت کی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۵۔حضرت منجابؓ بن راشد ناجی

حضرت منجابؓ بن راشد ناجی۔ اور ناجیہ بنو اسامہ بن لوی کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور منجاب حریث کے بھائی تھے۔ سیف اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

نی نے جناب منجاب کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فارس کے مختلف شہروں میں بطور حاکم مقرر رہے اور ان لوگوں سے تھے جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ دونوں حضرت عثمانؓ کے ہوا خواہوں میں سے تھے مگر تحکیم کے بعد بھاگ گئے تھے۔ ان کے بھائی حریث نے حضرت علیؓ کے خلاف خراسان میں بغاوت کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی کیونکہ بنو ناجیہ کی کثیر تعداد مرتد ہو گئی تھی۔ ہم ان کا واقعہ مفصل طور پر الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ منجاب اول الذکر سے مختلف ہیں۔ کیونکہ وہ ضبی تھے اور یہ بنو اسامہ بن لوی سے ہیں اور ناجیہ ان کا ذیلی قبیلہ ہے اور بنو ناجیہ عبد البیت بن حارث بن اسامہ لوی کے خاندان سے ہیں اور ان کی والدہ ناجیہ جرم بن ریان کی بیٹی ہیں۔ جس نے اپنے والد کے بعد ناجیہ کا نکاح مقت سے کر دیا تھا اور اس کا بیٹا ماں کی طرف منسوب ہو گیا۔

۵۰۹۶۔ حضرت منذرؓ بن اجدع

حضرت منذرؓ بن اجدع الہمدانی۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۷۔ حضرت منذرؓ اسلمی

حضرت منذرؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں منذر مذکور ہے۔ افریقہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ کہتے سنا کہ جس نے صبح اٹھ کر کہا کہ میں اللہ کو اپنا رب اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہؐ کو اپنا نبی تسلیم کرتا ہوں میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھا جنت میں لے جاؤں گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابو نعیم کہتے ہیں بعض متاخرین نے اس حدیث کو حرملہ سے بہ ایں اسناد بیان کیا۔ حرملہ نے ابن وہب سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی لیکن یہ وہم ہے کیونکہ یہ ابو عبدالرحمٰن جبلی ہے اور سلمی کا اس میں کوئی دخل نہیں

۵۰۹۸۔ حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی

حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی۔ رسول کریمؐ نے ان کا نام منذر رکھا تھا۔

ابو الفرج یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہما تا مسلم سے روایت کی کہ ان سے محمد بن سہل تمیمی اور ابو بکر بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی مریم نے اور ان سے محمد یعنی ابن مطرف ابو غسان نے ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید بعد از پیدائش، حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپؐ نے بچے کو اپنی رانوں پر رکھا۔ حضور اکرمؐ کے سامنے کوئی چیز پڑی ہوئی تھی۔ آپ کی توجہ ادھر مبذول ہو گئی تو ابو اسید نے جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے حکم دیا کہ بچے کو اٹھا لے جاؤ اور واپس کر دو۔ حضورؐ ادھر سے فارغ ہوئے تو پوچھا بچہ کدھر ہے۔ ابو اسید نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم نے واپس بھجوا

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔ دریافت فرمایا اس کا کیا نام رکھا ہے انہوں نے کچھ بتایا آپؐ نے فرمایا اس کا نام منذر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۹۔ حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی الداری۔ یہ بحرین کے حاکم تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ رسول کریمؐ کی طرف سے بحرین کے حاکم تھے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنوعبدالقیس سے تھا۔ ہم نے نافع ابوسلیمان کے ترجمے میں ان کی حاضری دربار رسالت کا ذکر کیا ہے۔ ابومجلز نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے منذر بن ساوی کو لکھ کر بھیجا جس شخص نے ہماری طرح نماز ادا کی ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۰۔ حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر

حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر ابوحمید الساعدی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کوئی منذر اور کوئی عبدالرحمٰن کہتا ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کی کنیت ان کے نام پر غالب آ گئی۔ ان کا ذکر باب العین میں ہو چکا ہے۔ اب کنیتوں کے عنوان کے تحت ایک دفعہ پھر ان کے حالات بیان ہوں گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۱۔ حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر

حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس اشج عبدی عصری۔ یہ وہ صاحب ہیں، جنہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا تم میں دو خصلتیں ایسی پائی جاتی ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں، وقار اور حلم ہم نے انہیں اشج کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اور ان کی اولاد میں سے ہیں! عثمان بن ہیثم بن جہم بن عیسٰی بن حسان بن منذر العبدی المحدث۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں اشج کہہ کر مخاطب کیا اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے اس نام سے مخاطب فرمایا، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۲۔ حضرت منذرؓ بن عباد

حضرت منذرؓ بن عباد الانصاری۔ یہ طائف کے محاصرے کے موقعہ پر قتل ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ منذر بن عبداللہ بن قوال ہم انہیں منذر بن عبداللہ کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۳۔ حضرت منذرؓ بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن عبداللہ بن قوال بن وقش بن ثعلبہ از بنو ساعدہ انصاری، خزرجی، ساعدی۔ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ طائف اور بنو ساعدہ منذر بن عبداللہ بن وقش بن ثعلبہ سے بیان کیا ہے۔ واقدی نے منذر بن عبد بن بن قوال بن قیس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ لکھا ہے۔ ابو عمر نے میرے اندازے کے مطابق منذر بن عباد تحریر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۔ حضرت منذرؓ بن عبدالمدان

حضرت منذرؓ بن عبدالمدان یشکری۔ مغازی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم لکھتے ہیں کہ متاخرین (ابن مندہ) نے ان کے بارے میں بس اتنا ہی لکھا ہے۔

۵۱۰۔ حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر

حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر بن عدی بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن الکلبی اور طبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۔ حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب

حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم انصاری اوسی۔ غزوہ بدر میں موجود تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۔ حضرت منذرؓ بن عمرو

حضرت منذرؓ بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی، ساعدی۔ ابو عمر، ابن اسحاق، ابن مندہ، ابو نعیم اور ابن کلبی نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے، لیکن انہوں نے خنیس بن لوذان کے بعد حارثہ (جسے محقق لیموت کہتے ہیں) کا نام حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ صاحب بیعت عقبہ اور غزوات بدر اور احد میں شریک تھے۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنو ساعدہ منذر بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید نقیب روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے اور بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ بنو ساعدہ کی طرف سے منذر اور سعد بن عبادہ نقیب تھے۔ زمانہ جاہلیت میں فن کتابت سے آشنا تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان میں اور طلیب بن عمیر میں بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ یہ رشتہ ابو ذر غفاری کے ساتھ قائم ہوا تھا مگر واقدی اس سے انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے سلسلہ مواخات غزوۂ بدر سے پہلے قائم فرمایا تھا اور ابو ذر غفاری ان ایام میں مدینے سے غائب تھے چنانچہ غزوۂ بدر، احد اور خندق میں انہیں شرکت کا واقعہ نہیں ملا اور وہ ان غزوات کے بعد ہجرت کر کے مدینے آئے اور لشکر اسلام کے میسرہ پر متعین تھے ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ احد کے چار مہینے بعد آئے یعنی ہجرت کے چوتھے سال بئر معونہ کے موقعہ پر۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے اپنے والد اسحاق بن یسار سے انہوں نے مغیرہ بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ سے روایت کی کہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر، رسول اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اسے قبول اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس نے نہ تو یہ دعوت قبول کی اور نہ انکار ہی کیا حضورؐ سے کہا اگر آپ اپنے کچھ مبلغ اہل نجد میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیج دیں تو ہوسکتا ہے کہ ان میں کچھ لوگ قبول اسلام پر آمادہ ہو جائیں۔ آپؐ نے اس کے کہنے پر چالیس صحابہ جن میں درج ذیل لوگ شامل تھے۔ اس کے ہمراہ کر دیئے جو بئر معونہ جا پہنچے جو بنو عامر اور حرۂ بنو سلیم کا علاقہ تھا۔ منذر بن عمرو، حارث بن صمہ، حرام بن ملحان عروہ بن اسماء بن صلت، رافع بن بدیل بن ورقاء الخزاعی اور عامر بن فہیرہ وغیرہ۔

جب یہ حضرت بئر معونہ پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے بنو سلیم کے قبائل کو بلایا، وہ اکٹھے ہوئے اور تلواریں لئے آ گئے اور مبلغین کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یہ حال دیکھ کر انہوں نے بھی تلواریں سونت لیں اور میدان میں اتر پڑے۔ چونکہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اس لئے مبلغین میں سے سوائے کعب بن زید بنی دینار بن نجار کے بھائی اور عمرو بن امیہ ضمری کے سب شہید ہو گئے۔ ابن اسحاق نے کہا منذر بن عمرو لاولد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۸۔ حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث

حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ بنو غنم بن سلم بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از قبیلۂ اوس جن کا تعلق بنو غنم بن سلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس سے تھا، منذر بن قدامہ کا ذکر کیا ہے۔ یہی رائے ہے ابن شہاب کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۹۔ حضرت منذرؓ بن کعب دارمی

حضرت منذرؓ بن کعب دارمی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں انہوں نے حاضری دی۔ ابوجعفر احمد بن سعید بن صخر بن سلیمان بن سعید بن قیس بن عبداللہ بن منذر بن کعب دارمی محدث ان کی اولاد سے تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت کی ابوالعباس نے اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو غسانی سے نقل کیا ہے۔

۵۱۱۰۔ حضرت منذرؓ بن مالک

حضرت منذرؓ بن مالک۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابومحمد بن حیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد زکریا سے، انہوں نے سعد بن یحییٰ سے انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہیں نے مطرف البصری سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے منذر بن مالک سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا چپکے سے فقیر کو دے دینا اور نادار آدمی کا ہاتھ بٹانا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابونعیم کا کہنا ہے کہ یہ شخص مجہول الاحوال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۔حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ

حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن حجحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ ...ر واحد میں شریک تھے۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ یہ بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعبیدہ ان ...تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ یعنی ابن مندہ انہیں (منذر بن محمد کو) ان ...ر ابوعبداللہ بن مندہ تک لائے ہیں اور ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر

حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر بن حدیدہ۔ انہیں اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو بقول عدوی حضور ؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۔حضرت منصور بن عمیر بن ہاشم

منصور بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار ابوالروم العبدری۔ یہ مصعب بن عمیر کے بھائی تھے، ابوبکر بن درید نے اسی ...ان کا نام لکھا ہے۔ ابوالروم کا لقب انہیں مہاجرین حبش نے دیا تھا۔ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ...ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت ذرا تفصیل سے پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۔منظور بن زبان بن سیار

حضرت منظورؓ بن زبان بن سیار بن عمرو اور وہ عشراء بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارۃ الفزاری ہیں اور یہ ...ہیں جس نے اپنی سوتیلی ماں سے شادی کی تھی۔ حضور اکرمؐ نے براء کے ماموں کو حکم دیا کہ وہ اسے قتل کر دیں اور وہ حسن بن ...ن علی بن ابی طالب کی ماں کے دادا تھے اور ان کی والدہ خولہ بنت منظور تھیں اور وہ ابراہیم بن طلحہ کی ماں بھی تھیں۔ ابن ماکولا ...طرح بیان کیا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو حضور اکرم اس جرم میں اس کے قتل کا حکم نہ دیتے۔ وہ بحالت کفر مارا گیا۔

۔حضرت منقدؓ بن خنیس

حضرت منقدؓ بن خنیس بن سلامہ بن سعد بن مالک بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ جعفر کا قول ہے کہ یہ ابوکعب اسدی کا نام ...ابن حبیب نے اپنی کتاب میں انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جن کی کنیتیں نام پر غالب آ گئیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ...ہے۔

۔حضرت منقدؓ بن زید بن حارث

حضرت منقدؓ بن زید بن حارث۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی کتابوں میں انہیں صحابہ میں شمار کیا ...ن ابن اثیر انہیں نہیں جانتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۱۱۷۔ حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ

حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار الانصاری خزرجی نجاری مازنی۔ حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ محمد بن یحییٰ بن حبان کے دادا تھے۔ ان کے سر پر ایک ضرب لگنے سے ان کی زبان اور عقل ہوئی تھی چونکہ وہ تجارت پیشہ تھے اس لیے دھوکا کھا جاتے۔ حضورؐ نے انہیں نصیحت کی کہ جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو خریدار سے کرو کہ مجھے دھوکا نہ دینا اور اسی طرح جب کوئی چیز خریدو تو ہر سودے میں تین دن کا اختیار لے لیا کرو۔ انہوں نے ایک سو تیس کی زندگی پائی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۸۔ حضرت منقذؓ بن لبابہ الاسدی

حضرت منقذؓ بن لبابہ الاسدی۔ بنو اسد بن خزیمہ سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جو بنو غنم دودان بن اسد سے ہجرت کر کے مدینے آ گئے تھے، ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

لبابہ لام سے لکھا جاتا ہے، لیکن ابو موسیٰ نے نباتہ نون سے لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ دونوں نام ایک دوسرے کی ہیں۔ ان کے سلسلہ نسب میں جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں معبد کا نام بھی آتا ہے۔ ابو نعیم نے اور ابن مندہ دونوں نے ان کا ہے اور نباتہ نام لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۱۱۹۔ حضرت منفعہؓ

حضرت منفعہؓ۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور خود ان سے ان کے بیٹے کلیب منفعہ نے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں کس سے بھلائی کروں فرمایا اپنی ماں سے۔ ابو عمر ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۰۔ حضرت منقعؓ تمیمی

حضرت منقعؓ تمیمی۔ ان کا نسب مذکور نہیں صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن سعد نے انہیں بصری صحابہ کے طبقے میں شمار کیا اور ان کا نام یوں لکھا ہے۔ منقع بن حصین بن یزید بن شبل بن جبار بن حارث بن عمرو بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ تمیم۔ جنگ قادسیہ میں موجود تھے پھر بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ ان کے ایک گھوڑے کا نام جناح تھا۔ جس پر سوار ہو قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اشعار ان کے ہیں۔

لما رايت الخيل زيل بينها　　طعان ونشاب صبرت جناحا

جب میں نے دیکھا کہ نیزہ بازوں اور تیر اندازوں کی وجہ سے گھوڑوں میں فاصلہ پیدا ہو گیا، تو میں نے اپنے گھوڑے جناح کو کافی سمجھا۔

فطاعنت حتي انزل الله نصره　　وودجناح لو قضي فاراحا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے نیزے سے دشمن پر حملہ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی نازل کی اور جناح کی خواہش تھی کہ یہ کام پورا ہو جاتا تو وہ بھی آرام کرتا۔

کان سیوف الھند فوق جبینہ مخاریق برق فی تھامۃ لاھا

ہندوستانی تلواریں، اس کی پیشانی پر اس طرح چمک رہی تھیں گویا وہ بجلی کے کوندے ہیں جو تہامہ کی وادی میں چمک رہے ہیں۔

منقع نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۔ حضرت منقعؓ بن مالک بن امیہ

حضرت منقعؓ بن مالک بن امیہ بن عبدالعزیٰ بن ملان بن عمل بن کعب بن حارث بن بہثہ بن سلیم السلمی۔ انہوں نے حضورؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔ جب آپؐ کو ان کی وفات کا علم ہوا تو ان کے لئے دعا فرمائی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا

۵۱۱۔ حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیہ

حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرۃ قرشی تیمی۔ یہ محمد بن منکدر کے والد تھے۔ اور اکی بہن کے بھی انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

ابوبکر مسار بن عمر بن عویس نے ابوالعباس بن طلابہ سے، انہوں نے ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی سے، انہوں نے طاہر مخلص سے انہوں نے یحییٰ بن صاعد سے، انہوں نے خلاد بن اسلم سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے حریث بن سائب سے جو بنوسلمہ کے مؤذن تھے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے کعبے کا سات بار طواف کیا اور اللہ کو یاد کیا اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ ایک غلام کو آزاد کرنے سے ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوعمر اس حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں، ہر چند وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے لیکن صحبت کا کوئی ثبوت فراہم نہیں ہو سکا۔

۵۱۲۔ حضرت منہالؓ ابوعبدالملک

حضرت منہالؓ۔ ابوعبدالملک القیسی۔ ان کے بیٹے عبدالملک نے ان سے روایت کی۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے انس بن سیرین سے، انہوں نے عبدالملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایام بیض کے تین دنوں کے روزے کی تاکید فرمائی کہ ان کا ثواب مہینے بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے۔

ابوداؤد طیالسی اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان کے نزدیک عبدالملک بن منہال وہم ہے اور ان کے خیال میں ملحان درست ہے۔ ہم ملحان کے ترجمے میں ان کا ذکر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

۵۱۲۴۔ حضرت منیبؓ ازدی

حضرت منیبؓ ازدی ابو مدرک۔ ان کی حدیث کو منیب بن مدرک بن منیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی
انہوں نے رسول اکرمؐ کو زمانہ جاہلیت میں تبلیغ دین کرتے دیکھا۔ جب آپ فرماتے کہ لا الہ الا اللہ کہو گے تو نجات پاجاؤ گے
بعض لوگ ان کے منہ پر تھوکتے، بعض ان پر مٹی ڈالتے اور بعض گالیاں بکتے۔ جب دوپہر ہو جاتی تو ایک لڑکی پانی کا ایک برتن
لاتی، جس سے آپ کا ہاتھ منہ دھلاتی۔ حضورؐ صاحبزادی سے مخاطب ہو کر فرماتے "میری بیٹی! تم اپنے باپ پر دشمنوں کے غلبہ اور
ذلت سے ڈرنا مت"۔ ان سے پوچھا کہ وہ صاحبزادی کون تھیں۔ انہوں نے کہا زینبؓ بنت رسول کریمؐ۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا
ہے۔ انہوں نے یہ حدیث مدرک بن حارث ازدی کے ترجمے میں بھی بیان کی ہے۔

۵۱۲۵۔ حضرت منیبؓ بن عبد السلمی

حضرت منیبؓ بن عبد السلمی۔ خطیب ابوبکر اور ابو نصر بن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے عبداللہ بن عامر الہانی نے
روایت کی ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابو امامہ باہلی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی رسول کریمؐ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی
نماز با جماعت پڑھی اور وہاں بیٹھا نماز اشراق تک تسبیح پڑھتا رہا اسے حج اور عمرے کا پورا ثواب ملے گا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا
ہے۔

۵۱۲۶۔ حضرت منیذرؓ اسلمی

حضرت منیذرؓ اسلمی۔ ایک روایت میں منذر مذکور ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ان سے ابو عبدالرحمان نے روایت کی ہے
انہوں نے افریقہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور سماع کی عزت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص
نے صبح اٹھ کر رضیت باللہ ربا کہا پھر ساری حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وہا

۵۱۲۷۔ حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ

حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ یہ صاحب ام المومنین ام سلمہ کے بھائی تھے ان کا
نام ولید تھا۔ چونکہ حضور اکرمؐ کو یہ نام اچھا نہ لگا اس لئے آپؐ نے بدل کر مہاجر کر دیا۔ حضورؐ نے انہیں بطور سفیر حارث بن عبد
کلال حمیری کے پاس یمن میں بھیجا تھا۔ مہاجر غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے تھے اس لئے حضورؐ ان سے ناراض تھے
ام المومنین ام سلمہ نے ان کی سفارش کی، چنانچہ آپؐ نے درگزر فرمایا اور انہیں کندہ اور صدف سے وصول زکوٰت کا محصل مقرر
فرمایا۔ اس اثناء میں حضورؐ کا انتقال ہو گیا مگر مہاجر اپنے کام پر جمے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انہیں حکم ملا کہ وہ مرتدین یمن کے خلاف جہاد کریں۔ ادھر سے فراغت ملی تو حضرت ابوبکرؓ نے ت میں قلعہ نجیر کی تسخیر کے لئے زیاد بن لبید انصاری کے ساتھ مقرر کیا، جہاں سے وہ اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے خلیفہ کے ئے۔ یمن میں مرتد کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے انہوں نے مفید کام کیا جیسا کہ ہم نے الکامل فی التاریخ میں بیان کیا وں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔ حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید

حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید۔ یہ اول الذکر کے عم زاد ہیں، قرشی ومخزومی ہیں۔ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں یہ اور ان کے بھائی ن چھوٹے سے لڑکے تھے۔ دونوں بھائیوں کے مزاج میں اختلاف تھا۔ عبدالرحمان صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں تھے۔ جب کہ مہاجر حضرت علیؓ کے طرف دار تھے۔ اسی طرح جنگ جمل میں بھی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں ان آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ بعد میں جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔

ب مہاجر کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام خالد تھا۔ جب ابن اثال الطبیب نے عبدالرحمٰن بن خالد کو زہر دے کر مار دیا تو خالد نے کا خون بہانہ طلب کیا، لیکن عروہ بن زبیر نے اسے عار دلائی چنانچہ خالد اور ان کا غلام دمشق چلے گئے ایک رات انہوں نے ل کا تعاقب کیا۔ وہ اس رات امیر معاویہ کے پاس بیٹھا انہیں کہانیاں سنا رہا تھا۔ جب یہ نشست ختم ہوئی اور وہ خالد اور ان م نافع کے قریب پہنچا تو اس وقت اس کے ساتھ کئی اور افسانہ گو بھی تھے۔ اس موقعہ پر خالد اور نافع نے حملہ کر دیا۔ باقی لوگ گئے لیکن خالد نے ابن اثال طبیب کو قتل کر دیا۔ پھر وہ واپس مدینے آ گئے اور وہاں عروہ بن زبیر کو مندرجہ ذیل اشعار سے کیا۔

قضی لا بن سیف اللہ بالحق سیفہ   وعری من حمل الذحول رواحلہ

ن سیف اللہ کے لئے اس کی تلوار نے حق ادا کر دیا اور اس کی اونٹنیوں نے انتقام کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔

فان کان حقا فھو حق اصابہ   وان کان ظنا فھو بالظن فاعلہ

ر یہ حق تھا، تو اس نے اپنا حق پالیا ہے اور اگر یہ ظن ہے تو اس نے اس ظن کی بنا پر ہی یہ کام کر دیا۔

سل ابن اثال ھل ثارث بن خالد   وھذا ابن جرموز فھل انت قاتلہ

ن اثال سے پوچھو تو سہی کہ میں ابن خالد کا انتقام لے رہا ہوں یا نہ اور یہ ابن جرموز ہے جس نے زبیر کو قتل کیا تھا۔ کیا تم سے قتل کرو گے۔

زبیر کی اولاد میں سے کسی کو ان کا انتقام لینے کی ہمت نہ پڑی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی

حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی۔ یہ ربیع بن زیاد کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ انہیں اس کا علم یا انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ ۲۱ ہجری میں وہ مقام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مناذر قتل ہوئے۔ ایک روایت میں ہے وہ تستر کے مقام پر قتل ہوئے۔ ان کے بھائی نے ابو موسیٰ سے کہا کہ مہاجر روزے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ آپؓ انہیں حکم دیں کہ وہ افطار کر کے لڑیں، انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

۵۱۳۰۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ آپ ام المومنین ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا قول ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں رہے۔ ان سے بکیر نے جو عمرہ کے مولیٰ ہیں جو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر مخزومی کے دادا تھے روایت کی۔ مہاجر کا شمار مصریوں میں ہوتا تھا۔ بکیر سے مروی ہے کہ انہوں نے مہاجر کو کہتے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں پانچ یا دس برس گزارے، اس عرصے میں انہیں حضورؐ نے کبھی کچھ نہیں کہا خواہ وہ کام جو آپؐ نے فرمایا تھا میں نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اب عمر کہتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے یہ بتایا تھا کہ حضور اکرم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔

۵۱۳۱۔ حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر

حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی۔ عبداللہ بن جدعان ان کے والد کے چچا تھے اور وہ دادا ہیں محمد بن یزید بن مہاجر کے۔

ایک روایت میں ہے کہ مہاجر کا نام عمرو تھا اور قنفذ کا نام خلف تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب ہیں اور انہیں مہاجر اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو مشرکین نے انہیں پکڑ لیا اور خوب مرمت کی۔ اس اثنا میں انہیں موقعہ مل گیا اور بھاگ کر حضور کی خدمت میں پہنچ گئے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ فی الحقیقت تم ہی مہاجر ہو۔ ایک روایت کے مطابق مہاجر نے مکے کے دن اسلام لائے تھے۔ بصرے میں سکونت اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے۔ ابو ساسان حضین نے ان سے روایت کی۔ حسن نے مہاجر سے جو حدیث روایت کی ہے وہ مرسل ہے کیونکہ ان دونوں میں حضین حائل ہے۔

یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب سے، انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے حضین ابی ساسان سے انہیں نے مہاجر بن قنفذ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا، لیکن آپؐ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو فرما چکے تو اس وقت آپ نے سلام کا جواب دیا اور محکمہ پولیس عثمانؓ کے حوالے کیا اور چار ہزار درہم تنخواہ مقرر فرمائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۲۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ صحابی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کے جوتے مبارک میں دو تسمے تھے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۳۔ حضرت مہجعؓ (مولیٰ حضرت عمرؓ)

حضرت مہجعؓ۔ حضرت عمرؓ کے آزادہ کردہ غلام تھے اور غزوہ بدر میں اسلامی لشکر میں سب سے پہلے شہادت کا اعزاز انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ یہ دوصفوں کے درمیان تھے کہ اچانک ایک تیر انہیں آ لگا اور شہید ہو گئے۔
ن کا تعلق یمن سے تھا۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تطرد الذین یدعون بالغداة والعشی یریدون وجھہ ان میں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے، حضرت بلال، صہیب، عمار، خباب، عتبہ بن ، مجع مولی عمر، اوس بن خولی اور عامر بن فہیرہ، یہ ابن عباس کا قول ہے۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵: حضرت مہدیؓ جزری

حضرت مہدیؓ جزری۔ سلیمان بن مغیرہ نے مبذول بن عمرو سے انہوں نے مہدی جزری سے روایت کی، حضور اکرمؐ نے تین آدمیوں کو تھوڑی بہت بد خلقی کی اجازت ہے، مریض، مسافر اور روزہ دار، ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ان کا خیال حدیث مرسل ہے۔

۵۔ حضرت مہرانؓ (مولیٰ حضور اکرمؐ)

حضرت مہرانؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے نام کے متعلق کئی روایات ہیں، کیسان، طہمان، ذکوان، میمون، ن اختلاف کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ روایت ہے کہ آل ابی طالب کے مولی تھے۔
عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے نے سائب سے روایت کی، ان کا بیان ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کے پاس صدقہ لے کر گئے۔ انہوں نے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام مہران نے انہیں بتایا کہ حضور نے اہل بیت کے لئے صدقہ ام کر دیا ہے اور قبیلے کا غلام ان ہی سے شمار کیا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت مہرانؓ (والد میمون)

حضرت مہرانؓ۔ یہ میمون کے والد تھے۔ میمون نے اپنے والد سے روایت کی عمر بن میمون بن مہران نے اپنے والد سے نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص رہی۔ ابونعیم ن کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی

حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی۔ ان سے سعید بن جبیر نے روایت کی انہوں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا۔ میں اس امر کو از نہیں دوں گا کہ تم سبز، سفید یا سیاہ رنگ کے برتن میں نبیذ تیار کرو۔ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گلاس یا پینے کے ں نبیذ تیار کرو اور جب اس کا ذائقہ ٹھیک ہو جائے تو پی لو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت مہشمؓ بن عتبہ

حضرت مہشمؓ بن عتبہ۔ یہ نام ہے ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کا۔ ان کے نام کے بارے میں اور بھی کئی روایات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس کا ذکر گزر چکا ہے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ذرا تفصیل سے ان کا ذکر کریں گے۔ کیونکہ وہ اپنی کنیت کی وجہ مشہور ہیں۔

۵۱۳۹۔ حضرت مہلبلؓ

حضرت مہلبلؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ ان سے مسلمۃ الفسی نے روایت کی ہے۔ ایک روایت میں سلمہ کا نام آیا ہے۔ حضور اکرم کے صحابی تھے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے، اسے چاہئے کہ صلہ کرے اور سلام کہنے میں بخل نہ کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۰۔ حضرت مہینؓ بن ہیثم

حضرت مہینؓ بن ہیثم بن نابی بن مجدعہ از آل اسود بن اوس بن نابی۔ یہ لاولد تھے۔ ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔ جو بیعت عقبہ میں موجود تھے ابن منیع اور جعفر المستغفری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وواو

۵۱۴۱۔ حضرت موسیٰؓ بن حارث

حضرت موسیٰؓ بن حارث (خالد) بن بن صخر بن عامر بن (کعب بن سعد) بن تیم بن مرہ۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ ان کے والد حبشہ سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے آئے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۲۔ حضرت مولہؓ بن کثیف

حضرت مولہؓ بن کثیف بن حمل بن خالد بن عمرو بن معاویہ۔ وہ ضباب بن کلاب تھے اور ان کا نسب تھا۔ زبیر بن بکار وکلاب اور وہ ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ضبابی کلابی کے بیٹے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ بیس برس کے تھے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عامر بن طفیل کا واقعہ بیان کیا جسے طاعون کی گلٹی نکلی تھی اور جو اونٹ کے پارہ گوشت کی طرح تھی اور عامر کی موت بیت سلولیہ میں ہوئی تھی۔

انہوں نے حضور اکرم کی بیعت کی اور اپنے اونٹوں کی زکوۃ کے سلسلے میں ایک دو سالہ بچہ شتر حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد وہ بارہ سال حضرت ابوہریرہ کی رفاقت میں رہے اور سو برس زندگی پائی۔ چونکہ بڑے فصیح البیان تھے اس لئے ذوالسانین ان کا لقب پڑ گیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن مندہ نے ان کے دادا پر استدراک کیا ہے کیونکہ ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۴۳۔ حضرت مونسؓ بن فضالہ

حضرت مونسؓ بن فضالہ بن عدی بن حزام بن ہیثم بن ظفر انصاری، ظفری۔ یہ انس بن فضالہ کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد سے ایک دن پہلے انہیں لشکر مشرکین کا اندازہ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ غزوۂ احد میں شرکت کے لئے آئے تھے اور سب لوگ وہاں جمع تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۴۔ حضرت موہبؓ بن عبداللہ

حضرت موہبؓ بن عبداللہ بن خرشہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ابومعشر سے، انہوں نے یزید بن رومان سے اور رجال المدنئی سے روایت کی کہ موہب بن عبداللہ بنوثقیف کے وفد میں تھے۔ حضورؐ نے فرمایا آج سے تم موہب سہل ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ویا

۵۱۴۵۔ حضرت میثمؓ یا میتم

حضرت میثمؓ صحابی ہیں، لیکن ان کا نسب نہیں معلوم ہو سکا۔ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ تا ابوبکر بن احمد بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم ابو یحییٰ سے، انہوں نے زکریا بن عدی بن عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے یزید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے میثم سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی انہیں بتایا گیا کہ فرشتہ اپنا علم لئے صبح کو اس وقت بیدار ہو جاتا ہے جب سب سے پہلے جاگنے والا مسجد کو روانہ ہوتا ہے اور فرشتہ اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا۔ اسی طرح شیطان صبح کو اپنا علم لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب اول از ہمہ بازار جانے والا اٹھتا ہے اور شیطان اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ گھر واپس نہیں آ جاتا اور شیطان بھی داخل منزل ہو جاتا ہے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۶۔ حضرت میسرہؓ ابوطیبہ

حضرت میسرہؓ۔ ابوطیبہ الحجام۔ ابن منیع کا قول ہے کہ ابوطیبہ حجام کا نام میسرہ تھا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے احمد بن عبید بن ابی ... سے ابوطیبہ کا نام پوچھا تو انہوں نے میسرہ بتایا۔ ایک روایت میں نافع مذکور ہے۔

یزید بن معقل بن میسرہ نے اپنے والد معقل سے، انہوں نے اپنے والد میسرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ چھ قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ (۱) امراء کو بوجہ ظلم کے (۲) عربوں کو بوجہ عصبیت کے (۳) علماء کو حسد کی بنا پر (۴) خواتین کو تکبر اور غرور کی وجہ سے (۵) تاجروں کو بربنائے خیانت (۶) اور گنواروں کو جہالت کی وجہ سے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۴۷۔ حضرت میسرہؓ الفجر

حضرت میسرہؓ الفجر۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں تھا۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابو محمد سراج قاری سے انہوں نے حسن بن احمد دقاق سے، انہوں نے عثمان بن احمد بن سماک سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عدیل سے، انہوں نے عبداللہ بن شقیق العقیلی سے انہوں نے میسرۃ الفجر سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا میں نبی تھا اور آدمؑ بھی ابھی تخلیق کے منازل طے کر رہے تھے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

ابن الفرضی کہتے ہیں کہ میسرۃ الفجر کا نام عبداللہ بن ابوالجدعاء تھا اور میسرہ لقب تھا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو کیونکہ عبداللہ بن شقیق نے دونوں سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۵۱۴۸۔ حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ

حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ۔ یہ ان نو آدمیوں میں شامل تھے جو بنو عبس سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب حضورؐ نے حجۃ الوداع ادا کیا تو آپؐ نے ان کا نام میسرہ رکھ دیا۔ انہوں نے گزارش کی مجھے آپؐ کی پیروی کا حد درجہ اشتیاق تھا۔ وہ اسلام لائے اور خدمت اسلام میں پیش پیش رہے اور شکر گزار ہوئے کہ حضور اکرمؐ کے طفیل نار جہنم سے بچ گئے اور حضرت ابوبکر ان سے بہ احترام سلوک فرماتے تھے۔ اشیری نے ان کے ذکر میں ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۱۴۹۔ حضرت میمونؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت میمونؓ۔ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مہران وغیرہ بھی مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

۵۱۵۰۔ حضرت میمونؓ بن سنباد

حضرت میمونؓ بن سنباد عقیلی۔ ان کی کنیت ابو مغیرہ تھی۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم امام حسنؓ کے دروازے پر کھڑے تھے کہ ایک شخص جس کا نام میمون بن سنباد تھا اور صحابی تھا ہماری طرف آیا اور کہنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے قوام کا دارومدار اشراف امت پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ بعض لوگ انہیں صحابی نہیں مانتے۔ بات صرف اتنی ہے کہ وہ یمنی تھے۔

۵۱۵۱۔ حضرت میمونؓ بن یامین

حضرت میمونؓ بن یامین۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میمون بن یامین جو مدینے میں یہود کا سردار تھا مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنے اور یہود مدینہ کے درمیان کسی کو حکم مقرر کریں تو مجھے وہ بطور حکم تسلیم کر لیں گے۔ حضور اکرمؐ نے یہود کو بلا بھیجا اور میمون کو گھر میں چھپا دیا۔ جب آپؐ نے یہ تجویز پیش کی تو یہود میمون بن یامین کو حکم ماننے پر تیار ہو گئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہیں سامنے لایا گیا اور انہوں نے حضور اکرمؐ کی تصدیق کی تو یہود نے میمون بن یامین کو حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: قل ارایتم ان کان من عنداللہ و کفرتم بہ و شھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے

۵۱۴۔ حضرت میمونؓ

حضرت میمونؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اشعث بن سوار نے محمد بن سیرین سے انہوں نے میمون سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے فتح شام سے پیشتر ہی وہاں ایک جاگیر کی درخواست کی۔ حضورؐ نے ایک فرمان لکھ دیا جس میں جاگیر کا حکم تھا۔ جب حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام فتح ہوا تو انہوں نے وہ فرمان حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کیا۔ خلیفہ نے اس کے تین حصے کر کے ایک حصہ مسافروں کے لئے ایک اس کی تعمیر کے لئے اور ایک جناب میمون کے لئے مخصوص کر دیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۵۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ ان کے بیٹے کا نام الحکم تھا اور وہ ابو عامر راہب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بقول مصعب زبیری جناب مینا غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ ان کے بیٹے الحکم نے ابن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۶۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ اسماعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ (ہجرت کے بعد ایک بار بھی ایسا ہی ہوا تھا) مقام حجر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے حجر تو خدا کی زمین میں محبوب ترین اور معزز ترین مقام ہے اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا گیا تو میں کبھی نہ نکلوں گا اور آج صرف اس وقت کے لئے مجھے اجازت عطا ہوئی ہے۔ اس کے بعد تا اس زمین سے درخت اکھیڑنا، گھوڑوں کو روکنا، گری پڑی چیزوں کو سوائے اصل مالک کے اٹھانا حرام ہے۔ ایک مینا نامی آدمی نے گزارش کی یا رسول اللہ اذخر گھاس کو مستثنیٰ فرما دیجئے کہ اسے ہم چھتوں پر ڈالتے ہیں اور قبروں میں بھی کام آتا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو الحسن لبنانی مینا کو اسی طرح لکھتے ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق اس کے راوی عباس بن عبد المطلب ہیں۔ نیز اس حدیث میں شاہ یا ابو شاہ کا ذکر بھی آیا ہے جو تصحیف معلوم ہوتی ہے۔

جلد آٹھ ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلیس بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ نہم

مصنف
عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد نہم

باب نون والف

۵۱۵۵۔حضرت نابغہؓ الجعدی

حضرت نابغہؓ الجعدی۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔کسی نے قیس بن عبداللہ کسی نے عبداللہ بن قیس اور کسی نے حبان بن قیس بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدۃ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری، جعدی لکھا ہے۔ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔الکلبی نے قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ لکھا ہے نیز ان کے سلسلہ نسب میں بھی کلبی نے اختلاف کیا ہے۔جو کچھ ہم نے لکھا ہے،ان کے بارے میں مشہور روایات یہی ہیں۔

انہیں نابغہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں شعر کہا کرتے تھے،بعدۂ انہوں نے شعر کہنا بند کر دیا اور ۳۰ برس خاموش رہے۔پھر طبیعت ادھر متوجہ ہوئی اور شعر کہنے لگے،اس پر نابغہ (غیر معمولی ذہین) کہلائے۔انہوں نے جاہلیت اور اسلام میں طویل عرصہ بسر کیا۔وہ نابغہ،ذبیانی سے عمر میں بڑے تھے۔نابغہ ذبیانی نابغہ جعدی سے پہلے فوت ہو گئے اور آخر الذکر ان کے بعد طویل عرصہ تک زندہ رہے۔بروایتے انہوں نے ۱۸۰ برس عمر پائی۔ابن قتیبہ نے ان کی عمر ۲۴۰ سال لکھی ہے اور یہ کچھ مستبعد نہیں۔کیونکہ حضرت عمرؓ نے ذیل کا شعر پڑھا۔

ثلاثة اهلين افنيتم　　　وكان الاله هو المستاسا

تم نے تین بیویوں کو ختم کر دیا۔حالانکہ خدا سے آہ وفغاں کی جاتی رہی۔

حضرت عمرؓ نے دریافت کیا۔تم نے ہر بیوی کے ساتھ کتنے سال گزارے انہوں نے جواب دیا،ساٹھ برس اس طرح یہ مدت ۱۸۰ برس بنتی ہے۔اس کے بعد وہ عبداللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہے۔تا آنکہ انہوں نے اوس بن مغراء اور لیلی الاخیلیہ کی ہجو کہی۔

وہ زمانہ جاہلیت میں دین ابراہیم کے پیروکاروں (حنیف) میں شمار ہوتے تھے۔وہ روزہ رکھتے اور اپنی کوتاہیوں کی معافی طلب کرتے تھے۔ذیل کا شعر ان کے ایک قصیدے کا مطلع ہے۔

الحمد لله لا شريك له　　　من لم يقلها فنفسه ظلما

تمام اوصاف کا سزاوار وہ خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں،اور جو شخص اس کا قائل نہیں،اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

اس شعر میں توحید باری حشر ونشر کا اقرار اور جزا وسزا کا عقیدہ مذکور ہے ایک روایت کی رو سے یہ شعر امیہ بن الصلت سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منسوب ہے لیکن یونس بن حبیب حماد الراویہ، محمد بن سلام اور علی بن سلیمان الاخفش نے اسے نابغہ کا شعر قرار دیا ہے نابغہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام لائے اور ایک قصیدہ پیش کیا، جس کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

اتیت رسول اللہ اذ جاء بالھدی ویتلوا کتابا کالمجرۃ نیرا

جب حضور اکرم ﷺ ہدایت لے کر تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ ایسی کتاب پڑھتے ہیں، جو کہکشاں کی طرح روشن ہے۔

قتبان بن محمد بن سودان کو ابو نصر احمد بن محمد بن عبد القاہر الطوسی نے انہیں ابو الحسین بن النقور نے انہیں ابو الحسین محمد بن عبد اللہ بن حسین الدقاق نے، انہیں عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی نے، انہیں داؤد (ابن رشید) نے، انہیں یعلی بن اشدق نے بتایا کہ انہوں نے نابغہ سے سنا، کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ذیل کا شعر پڑھا:

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا وانا لنرجو فوق ذلک مظھرا

ہماری عزت اور حرمت آسمان تک پہنچ گئی۔ اب ہم اس سے بڑھ کر ایک اور مقام کے آرزومند ہیں۔

اس پر حضور اکرمؐ نے دریافت کیا، اے ابو لیلی! وہ کون سا مقام ہے، انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! جنت، آپ نے فرمایا، درست، انشاء اللہ! پھر جناب نابغہ نے ذیل کے دو شعر پڑھے۔

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا

ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ حلیم اذا ما اوردہ الامر اصدرا

اس حلم میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ ایسے محافظ نہ ہوں، جو اس کے اجلاپن کو گدلا ہونے سے بچا لیں۔ اسی طرح اس جہل میں بھی کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ وہ حلم نہ ہو کہ جب اسے کوئی کٹھن منزل پیش آئے تو وہ اسے صحیح سلامت باہر نکال لائے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے سچ کی بات کہی ہے اللہ تیرے چہرے کو رسوا نہ کرے۔

یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے زاہر بن طاہر نیشاپوری سے، انہوں نے ابوسعید الجنز روذی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن محمد بن عثمان المقری سے، انہوں نے عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ایوب بن محمد الوزان سے، انہوں نے یعلی بن اشدق العقیلی سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے قیس بن سعد بن عدی بن عبد اللہ بن جعدہ یعنی نابغہ کی زبانی سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں انہوں نے اشعار پڑھے۔ ان کا وہ قصیدہ بڑا طویل اور عمدہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد خلفا کی محفلوں میں بھی ان کی آمدورفت رہی اور وہ نہایت اچھے شاعر تھے، لیکن وہ ہجو اچھی نہیں کہہ سکتے تھے اور جس شاعر سے بھی ان کا معارضہ ہوتا ہار جاتے، حالانکہ بحیثیت شاعر کے وہ لوگ ان سے کمتر درجے کے ہوتے۔ چنانچہ انہوں نے لیلی اخیلیہ کی ہجو کی، جس کا ایک مصرع یہ تھا۔

الا حیبا لیلی وقولا لھا ھلا (ہاں میرے دوستو! تم دونوں لیلی کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تیار ہو جاؤ) لیلی نے اس کے جواب میں کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعیرتنی داء بامک مثلہ　　　وای حصان لا یقال لھا ھلا؟

مجھے اس مرض سے شرمندہ کرنا چاہتا ہے حالانکہ تیری ماں بھی اسی مرض میں مبتلا ہے، تو مجھے بتا تو سہی کون سی شادی شدہ عورت ایسی ہے جسے یہ لفظ نہیں سننا پڑتا۔

جناب نابغہ ایک دفعہ مکے میں عبداللہ بن زبیر سے بھی ملے اور ان کا وہ واقعہ مشہور ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت

یعلیٰ بن عروہ بن زبیر نے اپنے والد سے نیز اپنے چچا عبداللہ بن زبیر نے نابغہ سے یہ روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب بھی قریش کو حکومت ملی۔ رعایا سے عدل کیا، محبت اور شفقت کا برتاؤ کیا، سچ کو رواج دیا اور وعدوں کو پورا کیا تو انہیں جنت میں مقام عطا ہوگا جو مقام انبیاء سے صرف ایک درجہ کمتر ہوگا۔ تینوں نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۵۔حضرت نابلؓ الحبشی

حضرت نابلؓ الحبشی جو جناب ایمن کے والد تھے۔ ابو احمد عسال کا قول ہے کہ جناب نابل کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

ہمیں ابو موسیٰ نے کتابتاً اطلاع دی کہ انہیں جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے انہیں طاہر بن عبدالرحیم نے انہیں عبداللہ بن محمد نے ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن زکریا نے انہیں بکار بن عبداللہ بن محمد بن سیرین نے انہیں ایمن بن نابل المکی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک بدو نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دو اونٹنیاں تحفۃً پیش کیں، آپؐ نے اسے واپس کرنا چاہیں، لیکن وہ رضا مند نہ ہوا۔ آپ نے پھر لوٹانا چاہیں لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تہیہ کر رکھا کہ میں سوائے قریش، انصار اور ثقیف کے اور کسی سے ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ایک جماعت نے بکار سے یہ روایت بیان کی ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔

۵۔حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی

حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی۔ انہوں نے امیر معاویہ کے عہد میں مدینے میں وفات پائی۔ لاولد تھے۔ یہ قول ابن شاہین کا ہے۔ انہوں نے محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۔حضرت ناجیہؓ بن جندب

حضرت ناجیہؓ بن جندب بن کعب۔ ایک روایت میں ناجیہ بن کعب بن جندب ہے، ایک اور روایت میں ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر بن دارم بن عمرو بن وائلہ بن سہم بن مازن بن سلامان بن اسلم الاسلمی آیا ہے حضور اکرم ﷺ کی قربانی کے اونٹ ان کے رکھوالے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے کہتے ہیں، ان کا اصلی نام ذکوان تھا اور چونکہ قریش سے بچ کر نکل آئے تھے اس لئے حضورؐ نے ان کا نام ناجیہ (نجات یافتہ) رکھ دیا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ہارون بن اسحاق ہمدانی سے انہوں نے عبدہ بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلیمان سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ناجیہ خزاعی سے سنا، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہؐ قربانی کا جو اونٹ لاچار ہو جائے اسے کیا کیا جائے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے پاؤں خون سے آلو کردو، لوگ خود بخود کھالیں گے۔ محمد بن عیسیٰ نے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نام ناجیہ الخزاعی لکھا ہے۔

مالک نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے ان کا نام ناجیہ صاحب بدن رسول اللہؐ تحریر کیا ہے اور خزاعی نہیں لکھا اور نسب اسلمی ہے۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے پھر ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں بنو اسلم کے بعض پڑھے لکھے لوگوں نے بتایا ک شخص بمقام حدیبیہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترا تھا۔ وہ ناجیہ بن جندب الاسلمی، حضورؐ کے اونٹوں کا رکھوالا تھا۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ براء بن عازب کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترنے والے وہ خود تھے۔ ا موقعہ پر بنو اسلم نے وہ اشعار پڑھے جو جناب ناجیہ نے کہے تھے بنو اسلم کا خیال ہے کہ جب ناجیہ کنوئیں میں تھے اور وہ لوگوں کو پلا رہے تھے، تو انصار کی ایک لڑکی ڈول لئے کنوئیں سے پانی بھرنے آئی تو اس نے ذیل کا شعر پڑھا۔

یا ایھا المائح دلوی دونکا انی رایت الناس یحمدونکا

اے پانی پلانے والے میرا ڈول تیرے قریب آگیا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ لوگ تیری مدح کر رہے ہیں۔

جناب ناجیہ نے کنوئیں سے جواب میں کہا

قد علمت جاریہ یمانیہ انی انا المائح واسمی ناجیہ

اس یمنی لونڈیا کو معلوم ہوگیا ہے کہ میں پانی پلا رہا ہوں اور میرا نام ناجیہ ہے۔

وطعنۃ ذات رشاش واھیہ طعنتھا تحت صدور العادیہ

اور مجھے چھینٹے اڑانے کا طعنہ دینا فضول ہے کیونکہ میں دشمنوں کے سینوں میں نیزے سے وار کرتا ہوں۔

اور جناب ناجیہ نے امیر معاویہ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی، تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور کنواں جس م جناب ناجیہ اترے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر واقع تھا۔ جناب ناجیہ حضور اکرمؐ کے ساتھ اس سفر میں شریک تھے اور اسی موق بیعت رضوان لی گئی تھی۔

۵۱۵۹۔ حضرت ناجیہؓ بن حارث

حضرت ناجیہؓ بن حارث الخزاعی۔ امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں ان صاحب کو حضور اکرمؐ کے قربانی کے اونٹوں کا رکھ گردانا ہے، انہوں نے بیان کیا ابویاسر بن ابی حبہ سے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے وکیع انہوں نے ہشام بن عروۃ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ناجیہ الخزاعی سے اور وہ حضورؐ کے جانوروں کا رکھوالا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! قربانی کے جو اونٹ بیمار ہو جائیں میں ان کو کیا کروں فرمایا انہیں ذبح کر کے ان کے پاؤں پر ا خون لگادو اور ان کا پہلو بدل دو اور لوگوں کو ان کے قریب آنے سے مت روکو وہ انہیں کھا جائیں گے۔

عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن ناجیہ بن حارث الخزاعی المصطلقی نے ابن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد ناجیہ سے روایت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم ﷺ کا مقابلہ بنو مصطلق سے بہ مقام مریسیع ہوا اور وہاں وہ واقعات پیش آئے جو تقدیر خداوندی میں مقدر ہو چکے پھر بنو مصطلق کو خدا نے ہدایت فرمائی اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کر لی اور آپؐ نے ان کی معذرت قبول فرمائی تو اکرمؐ نے قبیلے کی سربراہ جویریہ بنت حارث کو روک لیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابو عمر نے صرف ناجیہ ب کا ذکر کیا ہے اور ان سے قربانی کے اونٹوں والی روایت نقل کی ہے۔

۵۔ حضرت ناجیہؓ بن خفاف

حضرت ناجیہؓ بن خفاف۔ ان کی کنیت ابو خفاف غنوی تھی۔ ان کا شمار صحابہ میں درست نہیں ہے۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اس وہ کچھ نہیں ہے۔

۵۔ حضرت ناجیہؓ الطفاوی

حضرت ناجیہؓ الطفاوی۔ ان کا نام صحابہ میں مذکور ہے۔ براء بن عبداللہ غنوی نے واصل سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ صحابی ناجیہ الطفاوی سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا یں۔ یعنی جو اوقات حدیث میں بیان ہوئے ہیں ان میں۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت ناجیہؓ بن عمرو

حضرت ناجیہؓ بن عمرو۔ ابو موسیٰ نے اذنا ابو علی سے، انہوں نے ابو نعیم اور ابو القاسم بن ابو بکر سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد ک سے، انہوں نے احمد بن عمرو بن ابو عاصم سے، انہوں نے یعقوب بن کاسب سے انہوں نے سلمہ بن رجاء سے، انہوں نذ بن شریح سے روایت کی کہ انہوں نے انس بن مالک اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے حضور مہندی استعمال کرتے دیکھا۔

ابو موسیٰ نے اجازۃً شریف ابو محمد حمزہ بن عباس علوی سے، انہوں نے احمد بن فضل المقری سے انہوں نے ابو مسلم بن شہدل ہوں نے ابو العباس بن عقدہ سے، انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ سے، انہوں نے حسن بن زیاد سے، انہوں نے عمر انصری سے، انہوں نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا یعلی سے سنا کہ نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، جس کا مولی میں ہوں، علی بھی اس کا مولی ہے۔ ''اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو بھی سے محبت کر اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ''۔

ب حضرت علی خلیفہ ہو کر کوفے میں آئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ حدیث پڑھی تو صرف چند آدمیوں نے ان کی ہم ں، جن میں حضرت ایوب انصاری اور ناجیہ بن عمرو الخزاعی شامل تھے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۔ حضرت ناجیہؓ بن کعب

حضرت ناجیہؓ بن کعب الخزاعی۔ ابن شاہین کی رائے میں ناجیہ بن کعب بن خزاعی اور ناجیہ بن جندب اسلمی دو مختلف آدمی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں لیکن ابونعیم دونوں کو ایک گردانتا ہے اور ابن مندہ نے صرف ایک کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں مذکورہ بالا بیان ابوموسیٰ سے منسوب ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ابونعیم دونوں کو اس بنا پر ایک آدمی قرار دیتا ہے کہ اس نے ان دونوں میں تفریق کرنے کے لئے ان کے قبیلوں کا نام نہیں لیا۔ اگر وہ انہیں دو آدمی خیال کرتا تو ان کے قبیلے ضرور ذکر کرتا اور جیسا کہ ہم نے ناجیہ کے ترجمے میں ناجیہ بن جندب بن کعب لکھا ہے ابونعیم نے بھی اسی طرح لکھ کر یہ بھی ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا ترجمہ ناجیہ بن کعب بن جندب بیان کیا ہے۔ بعدہ ان کا نسب لکھ کر آخر میں اسلمی لکھ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مطابق ناجیہ صرف ایک آدمی ہے اور چونکہ ان کے نسب میں اختلاف ہے، اس لئے اس اختلاف کے پیش نظر تعداد بڑھ گئی۔

ابن شاہین کے نزدیک ان کی تعداد دو ہے ایک اسلمی اور دوسرا خزاعی اور دونوں کے آباء واجداد اور قبیلے علیحدہ علیحدہ ہیں اور اللہ زیادہ جانتے ہیں۔

۵۱۶۴۔ حضرت ناسح الحضرمی

حضرت ناسح الحضرمی۔ ابوالفتح ازدی نے ان کا ذکر اسمائے مفردہ میں کیا ہے اور باسنادہ حریز بن عثمان الرحبی سے، انہوں نے شرحبیل بن شفعہ سے، انہوں نے ناسح حضرمی سے روایت کی کہ حضور اکرم دو آدمیوں کے پاس سے گزرے، جو ایک بکری کی خرید و فروخت میں مصروف تھے اور قسمیں کھا رہے تھے۔ ایک کہتا کہ میں اتنے روپوں سے کم نہیں لوں گا دوسرا کہتا کہ میں اتنے سے زیادہ نہ دوں گا۔ آخر میں حضور اکرم بکری کے پاس سے گزرے، جسے ایک آدمی نے خرید لیا تھا۔ حضور نے فرمایا دونوں میں سے ایک نے گناہ بھی کمایا ہے اور کفارہ قسم بھی ادا کرنا ہوگا۔

ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کا ذکر باب النون میں کیا ہے۔ لیکن میرے والد نے اس روایت کو عبداللہ بن ناسح سے منسوب کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۵۔ حضرت ناشرہؓ بن سوید

حضرت ناشرہؓ بن سوید الجہنی۔ ان سے ان کے بیٹے مرتع اور علی بن رباح نے روایت کی۔ ان سے ان کے بیٹے مرتع بن ناشرہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے میرے والد ناشرہ کو کسی جنگی مہم پر روانہ فرمایا اور میں اپنی والدہ کے پیٹ میں تھا اس اثناء میں میری ولادت ہوگئی اور مجھے میری والدہ اٹھا کر حضورؐ کی خدمت میں لائی، آپؐ نے اپنا دست مبارک مجھ پر پھیرا میری والدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بچے کا نام تجویز فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا چونکہ اس نے داخلہ اسلام میں جلدی کی ہے اس لئے اس کا نام مرتع بن ناشرہ (مناسب لفظ مریع ہے۔ مترجم) ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۶۔ حضرت ناعمؓ بن اجیل

حضرت ناعمؓ بن اجیل الہمدانی۔ آپ جناب ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ ہمدان کے بیت شرف میں مقیم تھے۔ اور حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے بقول بردعی روایت کی کہ جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ول تھے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔بقول امیران کی کنیت ابو نصر تھی۔

ب ناعم بن اجیل ہمدانی ابو عبداللہ ام المومنین ام سلمہ کے مولی تھے۔جنہیں زمانہ جاہلیت میں غلام بنالیا گیا تھا۔بعد میں
م المومنین کے پاس آئے تو آزاد کر دیئے گئے۔ان کا شمار مصر کے فقیہوں میں ہوتا تھا انہوں نے حضرت عثمان، علی اور ابن
ے روایت کی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ابو احمد عسکری کہتے ہیں کہ ناعم حضور اکرمؐ
تے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

احمد عسکری نے باسنادہ کعب بن علقمہ سے، انہوں نے جناب ناعم سے روایت کی کہ وہ ایک دفعہ حضرت علی کی خدمت میں
یا بصرے میں حاضر ہوئے۔امیر المومنین نے ایک اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب فرمایا پھر نیچے اترے ایک سینگوں
ینڈھے کو ذبح کر کے فرمایا یہ علی اور اولاد علی کی طرف سے صدقہ ہے۔

۔حضرت نافعؓ بن بدیل

حضرت نافعؓ بن بدیل بن ورقاء، ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں نافع خود ان کے بھائی اور والد
بدر صحابہ میں سے تھے۔بروایت ابن اسحاق، نافع بن بدیل بن ورقاء منذر بن عمر اور عامر بن فہیرہ چالیس صحابہ کے ساتھ
بدپر دھوکے سے قتل کر دیئے گئے تھے۔عبداللہ بن رواحہ نے ان کی شہادت پر ذیل کے دو اشعار کہے۔

رحم اللہ نافع بن بدیل　　　رحمۃ المبتغی ثواب الجھاد

فع بن بدیل پر خدا کی رحمت ہو ایسی رحمت جو ثواب جہاد کی خواہش مند ہو۔

صابرا صادق اللقاء اذا ما　　　اکثر القوم قال قول السداد

ہ وہ صابر اور صادق الوعد تھا۔جس مقام پر کہ زیادہ تر لوگ ڈھیلی بات کہتے تھے۔

عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت نافعؓ الجرشی

حضرت نافعؓ الجرشی۔جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔محمد بن اسحاق نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن کعب
انہوں نے نافع الجرشی سے روایت کی کہ جب رسول اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی ان دنوں پہاڑ کی چوٹی پر ایک کاہن رہتا تھا۔
نے اسے بلا کر کہا کہ تم ہمیں اس آدمی کے بارے میں جس نے عرب میں ایک نئی بات پیدا کی ہے کچھ بتاؤ۔وہ ان کہنے
اور کہا خدا نے محمد کو عزت بخشی ہے اور اسے پسند فرمایا ہے اور اس کے دل کو پاک صاف کر کے تمہاری طرف روانہ کیا ہے۔

نے اس کی تخریج کی ہے۔

۔حضرت نافعؓ بن عبدالحارث

حضرت نافعؓ بن عبدالحارث بن حبالہ بن عمیر بن غبشان (اس کا نام حارث بن عبد عمرو بن بوی بن ملکان بن افصی الخزاعی
لوگوں نے انہیں خزاعی لکھا ہے اور ان کے سلسلہ نسب کو بنو ملکان یعنی اخو خزاعہ اور اخو اسلم تک لے گئے ہیں اور چونکہ بنو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملکان کی تعداد کم تھی اس لئے ان میں سے بعض کو بنوخزاعہ سے منسوب کر دیتے تھے۔ نافع کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی انہوں نے آپؐ سے روایت بھی کی۔

حضرت عمر نے انہیں مکے اور طائف کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ جہاں قریش اور بنو ثقیف کے جلیل القدر سردار مقیم تھے حضرت عمر سے ملنے لگے اور اپنے غلام عبدالرحمٰن بن ابزی کو اپنا جانشین مقرر کر گئے۔ خلیفہ نے اس جانشینی کو ناپسند کیا، اور نا معزول کر دیا اور خالد بن عاص بن ہشام کو مقرر کر دیا۔ جناب نافع کا شمار جلیل القدر فضلاء میں ہوتا تھا۔ فتح مکہ کے دن ا لائے، وہیں سکونت رکھ لی اور ہجرت نہ کی۔ ابوسلمہ، حمید اور ابوالطفیل نے ان سے روایت کی ہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ انہیں وکیع نے سفیان سے، انہ نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور مجاہد سے اور انہوں نے نافع بن عبدالحارث سے سنا کہ آپؐ نے فر کہ اس آدمی کو خوش قسمت سمجھو، جس کا مکان وسیع ہو، ہمسایہ صالح ہو، اور گھوڑا مبارک قدم ہو۔

نیز ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار مدینے کی ایک حویلی میں داخل ہوئے اور ا کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آ گئے اور انہوں نے حاضری کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر کو آنے کی اجازت دے دو اور اسے جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ پھر حضرت عمر آئے اور ان سے بھی یہی صورت حال پیش آ آخر میں حضرت عثمان آئے۔ حضورؐ نے انہیں بھی جنت کی بشارت دی اور فرمایا عثمان کو ایک ابتلا پیش آئے گا۔

واقدی جناب نافع کو صحابی نہیں گردانتا، اور اس حدیث کا راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو قرار دیتا ہے۔ تینوں نے اس حد کو بیان کیا ہے۔

۵۱۷۰۔ حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ

حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ ابوعبداللہ ثقفی۔ ابوبکرہ کے ماں جائے بھائی تھے اور ان کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ ہم ان بھائی ابوبکرہ نقیع کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کریں گے۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا اور منادی کرائی کہ طائف غلاموں میں سے جو بھی ہم سے مل جائے گا ہم اسے آزاد کر دیں گے۔ جناب نافع اور ان کے بھائی ابوبکرہ طائف میں تھے۔ ز بن ابیہ جوان کا ماں جایا تھا، بھی طائف میں تھا۔ تینوں اسلامی لشکروں میں شامل ہو گئے اور آزاد ہو گئے۔

جناب نافع ان چار گواہوں میں شامل تھے، جنہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے خلاف مقدمہ زنا میں شہادت دی تھی۔ ان تین اخیا بھائیوں میں زیاد بن ابیہ نے ٹھیک طور پر شہادت نہ دی تھی اور یوں مغیرہ حد سے بچ گیا تھا۔ چوتھے گواہ کا نام شبل بن معبد تھا۔

جناب نافعؓ نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی اور مکان بنا لیا تھا حضرت عمرؓ نے انہیں دس جریب زمین بطور جاگیر کی تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرے میں گھوڑے جمع کئے۔

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک بار حضورؐ نے ایک ایسے مقام پر پڑاؤ کیا جہاں پانی نہ تھا۔ جس سے لشـ کو پریشانی ہوئی۔ اتنے میں ایک بکری آ نکلی، حضورؐ نے اس کا دودھ دوہا۔ جس سے سارا لشکر سیراب ہو گیا اسی طرح جناب نا نے حضورؐ سے روایت کی آپ نے حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں مجھ سے وہی قرب حاصل ہے، جو حضرت ہارون

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ سے حاصل تھا۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔حضرت نافعؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت نافعؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ خالد بن ابی امیہ اور ابوہاشم رومانی نے ان سے روایت کی۔

عقبہ بن خالد نے صباح سے انہوں نے خالد بن ابی امیہ سے، انہوں نے جناب نافع سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا مسکین، بوڑھا زانی اور اپنے اعمال صالحہ کو دربار خداوندی میں لبطور احسان پیش کرنے والے کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۔حضرت نافعؓ بن زید

حضرت نافعؓ بن زید الحمیری۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ایاس بن عمرو الحمیری سے روایت کی کہ نافع بن زید الحمیری بنو حمیر کے کچھ آدمیوں کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ دین میں تفقہ حاصل کریں اور معلوم کریں کہ دنیا کی ابتداء کیوں کر ہوئی فرمایا ایک وقت ایسا تھا کہ خدا کے بغیر کچھ نہ تھا اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر خدا نے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ جن اشیا نے پیدا ہونا ہے انہیں لکھ دو پھر زمین و آسمان اور مافیہا کو پیدا اور عنان خدائی سنبھال لی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۔حضرت نافعؓ ابوالسائب

حضرت نافعؓ ابوالسائب۔ آپ غیلان بن سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے عرۃ بن غیلان سلمہ سے کہ نافع غیلان بن سلمہ کے غلام تھے۔ غیلان ابھی مشرک ہی تھے کہ نافع بھاگ کر حضورؐ کے پاس آگئے، اور آپؐ نے آزاد کر دیا۔ بعد میں جب غیلان مسلمان ہو گئے۔ تو آپ نے نافع کی ولایت غیلان کو منتقل کر دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۱۷۔حضرت نافعؓ ابوسلیمان

حضرت نافعؓ ابوسلیمان۔ منذر بن ساوی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے ں نے حلب میں سکونت اختیار کر رکھی تھی۔

اسحاق بن راہویہ نے سلیمان بن نافع العبدی سے حلب میں سنا کہ ان کے والد نے ذکر کیا ہے کہ منذر بن ساوی حاکم بحرین حضور کی خدمت میں بمقام مدینہ حاضر ہوا۔ منذر کے ساتھ اناس بھی تھا اور میں ان دنوں ابھی بچہ تھا اور ان باتوں کو نہیں سمجھتا تھا۔ ں نے ان کے اونٹ روک رکھے اور وہ دونوں ہتھیاروں سمیت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے چلے۔ منذر نے اپنا ہتھیار دیا، کپڑے بدلے اور ڈاڑھی کو تیل لگایا۔ اور پھر دربار رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے منذر! ں نے تم میں ایسی چیز دیکھی جو تمہارے ساتھیوں میں نہیں پائی جاتی اس نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون سی ایسی چیز ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صرف مجھ میں ہے فرمایا تم نے ہتھیار رکھ دیئے کپڑے بدلے اور تیل لگایا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ وہی چیز یا کسبی۔ فر
وہبی۔ اس پر وہ لوگ اسلام لے آئے۔ حضورؐ نے فرمایا بنو عبدالقیس نے بخوشی اسلام قبول کیا جب کہ باقی لوگوں نے مجبوراً
تعالیٰ انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ اس کے بعد جناب نافع نے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا۔ میں نے حضور اکرم کو اپنے سام
یوں بیٹھے دیکھا، جیسے تمہیں دیکھ رہا ہوں لیکن میں اس وقت سمجھ بوجھ نہیں رکھتا تھا۔ سلیمان نے کہا کہ میرے باپ نے ۱۲۰ سال
عمر میں وفات پائی۔ ابن مندہ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ جو بات منذر بن ساوی کی طرف منسوب کی گئی ہے، فی الحقیقت اس کا قائل اشج العبدی ہے۔ حضورا
نے اس سے فرمایا تھا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں، جو اللہ کو بڑی پسند ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ، یہ وہبی ہیں یا کسبی، فر
وہبی اس پر جناب اشج العبدی نے کہا خدا کا شکر کہ اس نے مجھے ایسی وہبی خصلتیں عطا کی ہیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

۵۱۷۵۔ حضرت نافعؓ بن صبرہ

حضرت نافعؓ بن صبرہ۔ حضرت ابوہریرہ کی طرح اس حدیث کا مخرج جس میں بیہودہ مجالس میں بیٹھنے کا کفارہ بیان کیا
ہے۔ اہل مدینہ ہیں۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۶۔ حضرت نافعؓ ابوطیبہ

حضرت نافعؓ ابوطیبہ حجام۔ ان کا نام میسرہ تھا اور وہ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حضور اکرم
فصدلی اور آپؐ نے حق الخدمت ادا کیا۔ ان کا ذکر کنیتوں کے تحت پھر بیان ہوگا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۷۔ حضرت نافعؓ بن ظریب

حضرت نافعؓ بن ظریب بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف بن قصی القرشی النوفلی۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور حضور
خدمت میں حاضر ہوئے۔ بقول عدوی یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے قرآن کی کتابت کی تھی ابوعمر کہتے تھے ا
سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۸۔ حضرت نافعؓ بن عتبہ

حضرت نافعؓ بن عتبہ بن ابی وقاص زہری۔ وہ سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے اور ہاشم المرقال کے بھائی۔ ان سے کوئی حدی
مروی نہیں۔ ان کا باپ عتبہ وہ شخص ہے۔ جس بدبخت نے احد کی جنگ میں حضور اکرمؐ کے دو دندان مبارک شہید کئے تھے اور
حالت کفر میں فتح مکہ سے پہلے مرا تھا۔ اور اپنے بھائی سعد کو وصیت کی تھی۔

نافع فتح مکہ کے دن ایمان لے آئے۔ یہ ابن عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مصعب زبیری سے روایت بیان کی
زمانہ جاہلیت میں عتبہ کا ایک خون قریش کے ذمے تھا۔ وہ پھر ترک وطن کر کے مدینہ آ گیا تھا اور وہیں مر گیا اور اپنے بھائی سع
وصیت کر گیا تھا۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہما مسلم سے روایت کی کہ قتیبہ نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نافع بن عتبہ سے روایت کی، کہ ہم ایک غزوے میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے' مغرب سے پہلے جنہوں نے اونی کپڑے پہن رکھے تھے۔ وہ ایک ٹیلے کے پاس آپ سے ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور حضورؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ مجھے چاہئے کہ میں وہاں جا کر حضور اکرمؐ اور ان شخصیوں کے درمیان کھڑا ہو جاؤں مبادا وہ دھوکہ کریں۔ چنانچہ میں جا کر درمیان میں کھڑا ہو گیا مجھے حضور اکرمؐ کے چار ارشادات تک نوک برزبان ہیں (۱) تم جزیرۂ عرب کے لئے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا (۲) پھر ایران کو فتح کرو گے پھر تم اہل روم سے لڑو گے اور ان کے ملک کو فتح کرو گے (۳) پھر دجال سے تمہاری لڑائی ہوگی اور اس میں بھی تمہیں فتح نصیب ہوگی اس پر نافع نے جابر سے کہا جابر (۴) دجال سے اس وقت تک آمنا سامنا نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۔ حضرت نافعؓ بن عجیر

حضرت نافعؓ بن عجیر القرشی المطلبی۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ بغوی وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

شافعی نے اپنے چچا محمد بن علی بن شافع سے انہوں نے عبداللہ بن علی بن سائب سے انہوں نے نافع بن عجیر بن عبد یزید سے روایت کی کہ اس نے اپنی بیوی ہشیمہ کو طلاق دی اور پھر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گذارش کی۔ یا رسول اللہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور میرا ارادہ ایک طلاق ہی کا تھا۔ آپ نے مجھے رجوع کی اجازت دے دی۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں دوسری طلاق دی اور پھر حضرت عثمانؓ کے عہد میں تیسری۔

اس حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے رو سے جس کے راوی نافع ہیں مروی ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ چنانچہ ابوداؤد نے سنن ابوداؤد میں ابوالطاہر بن سرح سے روایت کی۔ ابوثور نے امام شافعی سے روایت کی۔ اسی طرح حمیدی اور ربیع نے بھی امام شافعی سے روایت کی۔ ان دونوں نے نافع سے اور انہوں نے رکانہ سے روایت کی۔ جریر بن حازم نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح عورت کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہشیمہ ہے' دوسری روایت میں جو زیادہ مشہور ہے سہمہ ہے۔ ایک اور روایت میں سہیمہ اور سفیحہ بھی ہے۔

۵۱۸۔ حضرت نافعؓ بن علقمہ

حضرت نافعؓ بن علقمہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ شام میں مقیم ہو گئے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابوعمر لکھتے ہیں جناب نافع نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا ہے۔ ایک روایت کے رو سے ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۸۱۔حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی

حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی۔ان سے ہلال بن عامر المزنی نے روایت کی۔انہوں نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر پانچ برس کے تھے یا کچھ زیادہ میرے والد مجھے ساتھ لئے حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔حضور ﷺ اپنے خچر شہبا پر سوار تھے آپؐ خطبہ دے رہے تھے اور حضرت علیؓ ساتھ ساتھ وضاحت کر رہے تھے۔میں سواریوں کے درمیان سے نکلتا بچتا حضورؐ کے کے پاس پہنچ گیا۔دونوں ہاتھ آپ کے گھٹنے پر رکھے۔پھر آپ کی پنڈلی کو چھوتا آپ کے پاؤں تک جا پہنچا۔اس کے بعد میرا ہاتھ حضورؐ کے جوتے اور تلوے کے درمیان میں جا گھسا۔چنانچہ میں اب بھی یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ حضور اکرمؐ کے ٹھنڈے تلووں کو چھو رہا ہے۔ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز حافظ ابو مسعود نے میرے شیخ ابو عبداللہ احمد بن علی الاسواری سے بیان ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔انہوں نے نافع کی بجائے رافع کا نام لیا ہے۔

۵۱۸۲۔حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدیکرب

حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدی کرب۔ان کی حدیث محمد بن اسحاق نے اور اسحاق بن ابراہیم بن ابی بن نافع بن معدی کرب نے اپنے دادا ابی سے انہوں نے اپنے والد نافع بن معدی کرب سے روایت کی کہ میں تے اور ام المومنین عائشہ نے حضور اکرم سے (واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان) (اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں) کا مطلب دریافت کیا۔حضور نے دربار خداوندی میں گزارش کی،اے خدا عائشہ کے سوال کا کیا جواب دوں پر جبریل نازل ہوئے اور کہا جب آدمی صدق دل اور خلوص نیت سے خدا کو پکارتا ہے تو باری تعالیٰ جواب میں لبیک کہتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے ان سے صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے مگر اور لوگوں نے اسحاق بن ابراہیم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۵۱۸۳۔حضرت نافعؓ بن غیلان

حضرت نافعؓ بن غیلان بن سلمہ الثقفی۔خالد بن ولید کے ساتھ معرکہ جندل میں شامل تھے وہاں شہادت پائی تو ان کے والد نے مرثیہ کہا اور شدید رنج وغم کا اظہار کیا۔اس کا قول درج ذیل ہے۔

ما بال عینی لا تغمض ساعۃ الا اعترتنی عبرۃ تغشانی

میری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک دم بھی بند نہیں ہوتیں مگر یہ کہ آنسوؤں کی جھڑی بندھ جاتی ہے۔

اسی طرح یہ اشعار بھی انہیں جذبات کے حامل ہیں۔

یا نافع من للفوارس احجمت عن شدۃ مذکورۃ وطعان

اے نافع شاہسواروں میں کون ایسا تھا جس نے اس شدت سے دشمن پر نیزے سے حملہ کیا ہو۔

لو استطیع جعلت منی نافعا بین اللھاۃ وبین عقد لسان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے نافع اگر ممکن ہوتا تو میں تجھے اپنے منہ اور زبان کے درمیان چھپا لیتا،
ابوعمر نے اس کی تخریج کی۔

۵۱۸۔ حضرت نافعؓ بن کیسان

حضرت نافعؓ بن کیسان۔ ان کے بیٹے کا نام ایوب تھا۔ دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے ایوب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جلدی ہی میری امت شراب نوشی میں پڑ جائے گی اور وہ اس کا نام بدل دیں گے اور امرائے قوم اس باب میں ان کے امدادی ہوں گے۔ جناب نافع سے ان کے بیٹے نے ایک اور حدیث بھی جس کا تعلق نزول عیسیٰ سے ہے۔ روایت کی ہے ابو نعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۔ حضرت نافعؓ بن ابی نافع الرؤاسی

حضرت نافعؓ بن ابی نافع الرؤاسی۔ علقمہ کے دادا تھے۔ ان سے حمید بن عبدالرحمٰن ابو عوف رواسی نے بیان کیا کہ جب عمرو مالک دربار رسالت میں حاضر ہوا تو میں بھی اس وفد میں شامل تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی قوم کو اسلام لانے کی دعوت دی، انہوں نے کہا جب تک ہم بنو عقیل سے انتقام نہ لے لیں، ہم اسلام قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بنو عقیل کے ایک گروہ پر حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اس پر بنو عقیل نے پیچھا کر کے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ جنگ چھڑ گئی بنو عقیل میں ایک جس کا نام ربیعہ بن منتفق تھا وہ بطریق رجز ذیل کا شعر پڑھ رہا تھا۔

اقسمت لا اقتل الا فارسا   ان الرجال لبسوا القلانسا

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں شاہسواروں ہی سے لڑوں گا، بلاشبہ بہادروں نے سر پر خود کفن پہن لئے ہیں۔

اس پر ایک آدمی نے اپنے قبیلے سے مخاطب ہو کر کہا اے میری قوم! کیا تم دن بھر اسی طرح بیٹھے رہو گے۔ یہ سن کر ان کا ایک محرش بن عبداللہ، ربیعہ کے مقابلے کے لئے نکلا۔ ربیعہ نے نیزے سے اس کو زخمی کر دیا اور گھوڑا چھین لیا۔ اس پر محرش نے قبیلے کو یا آل رؤاس کہہ کر مدد کے لئے پکارا۔ ربیعہ نے استہزاء کہا' رؤاس گھوڑے ہیں یا انسان ہیں۔

اس کے بعد عمرو بن مالک اپنے ہاتھ باندھ کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور طالب معافی ہوا مگر آپؐ نے غصے سے منہ پھیر لیا۔ پھر التجا کی دائیں سے بائیں سے سامنے سے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ اللہ بھی خطا کار کی توبہ قبول کرتا ہے۔ حضور بھی میری تقصیر معاف فرما دیں۔ رحمت عالم نے درگزر فرما دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی

حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی۔ ان کا شمار صحابہ میں کیا جاتا ہے، لیکن بغیر از ثبوت ابوبکر ہذلی نے حسن سے انہوں نے جناب نافع بن یزید الثقفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ شیطان سرخی کو اور نمائشی لباس کو پسند کرتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۸۷۔حضرت نافعؓ

حضرت نافعؓ۔یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو شام سے حبشہ آ گئے تھے چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی الذین آتینھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یومنون. ہم ابرہہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون والباء

۵۱۸۸۔حضرت نباشؓ بن زرارہ

حضرت نباشؓ بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جروۃ بن اسید بن عمرو بن تمیم التمیمی اسیدی۔ابوہالہ کنیت تھی۔مصعب بن عبداللہ نے ان کا سلسلہ نسب نباش بن زرارہ تمیمی ابوہالہ از بنواسید بن عمرو بن تمیم حلیف بنوعبدالدار لکھا ہے۔ابونعیم نے نباش بن زرارہ کا ذکر مغازی میں کیا ہے اور بعض متاخرین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے حالانکہ یہ اعتراض بلاوجہ ہے۔

ابن اثیر کی رائے ہے کہ نباش کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ وہ حضور اکرمؐ سے پہلے ہو گزرے ہیں کیونکہ ان کے بیٹے ابوہالہ ہند بن نباش ام المومنین حضرت خدیجہ کے خاوند تھے جو حضور اکرمؐ سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ایک روایت کے رو سے ابوہالہ کا نام نباش تھا۔بایں اختلاف انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ہم ان کا مفصل ذکر ہند بن ابی ہالہ کے ترجمے میں اور نیز ام المومنین کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۱۸۹۔حضرت نبہانؓ التمار

حضرت نبہانؓ التمار ابومقبل۔مقاتل نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے والذین اذا فعلوا فاحشۃ اور اقم الصلوۃ طرفی النھار ہر دو آیات کی شان نزول کے بارے میں کہا کہ ان دونوں آیات کا تعلق نبہان التمار سے ہے۔ایک حسین و جمیل عورت ان سے کھجور خریدنے کو آئی،نبہان نے اس کے سیرین کو چھوا۔اس عورت نے کہا نہ تو نے اپنے بھائی کی غیر حاضری کا کوئی خیال کیا اور نہ تیری خواہش ہی پوری ہوئی اس پر نبہان کو حد درجہ ندامت ہوئی۔جناب نبہان نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کر دیا۔حضور اکرمؐ نے فرمایا تجھے محتاط ہونا چاہیے تھا ممکن ہے کہ وہ کسی غازی کی عورت ہو دربار رسالت سے اٹھے تو روتے جا رہے تھے چنانچہ تین رات وہ عبادت میں مصروف رہے اور دن کو روزے سے ہوتے،اس پر والذین اذا فعلوا فاحشۃ نازل ہوئی۔آپ نے صحابی کو طلب فرمایا اور نزول آیت کے بارے میں بتایا۔وہ بہت خوش ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میری توبہ تو قبول ہو گئی ہے۔اب میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دربار خداوندی میں اپنا شکر کیوں کر (کس طریقے سے) پیش کروں۔اس پر دوسری آیت نازل ہوئی اقم الصلوۃ طرفی النھار ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۷۔حضرت نبہانؓ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبہانؓ۔ابن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ابوالزبیر نے عمرو بن نبہان سے،انہوں نے اپنے والد سے ...یت کی' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حالت اسلام میں جس کے دو بیٹے فوت ہو جائیں اللہ اسے جنت میں جگہ دے گا۔ان سے ...ریرہ کی ملاقات ہوگئی پوچھا کیا حضورؐ نے آپ سے ایسا فرمایا تھا۔انہوں نے کہا ہاں ابوہریرہ کہنے لگے بخدا میرے نزدیک یہ ...یت اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ شام اور فلسطین میرے پاس رہن ہوں۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۔حضرت نبیشۃؓ الخیر

حضرت نبیشۃؓ الخیر۔بقول ابوعمران کا سلسلہ نسب یوں ہے۔نبیشہ بن عمرو بن عوف بن عبداللہ بن عتاب بن حارث بن حصین ...ابلۃ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ایک روایت کے رو سے سلمہ الخیر بن عبداللہ ابوطریف آیا ہے۔بصرہ میں ...ت اختیار کر لی تھی۔ابن ماکولا کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔نبیشۃ الخیر بن عمرہ بن عوف بن سلمہ بن حنش بن طیار بن ...یان بن عمیر بن عادیہ بن صعصعہ بن واثلۃ بن لحیان بن ہذیل ایک اور روایت کے مطابق یوں ہے۔نبیشۃ بن عبداللہ بن ...یان بن عفان بن حارث بن جون بن حارث بن عبدالعزی بن وائل بن لحیان بن ہذیل۔اور بعض نے اس کے علاوہ بھی نسب ...ن کیا ہے۔

اوران کے چچا کے بیٹے سلمۃ بن المحق کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے انہیں الخیر کے لقب سے اس لئے نوازا کہ وہ ایک بار حضور کی ...ت میں حاضر ہوئے اور چند جنگی قیدیوں کو وہاں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہؐ! یا تو فدیہ لے کر انہیں آزاد فرما دیجئے اور یا ...سان کرکے چھوڑ دیجئے،فرمایا تم نے اچھی بات کہی اس لئے آج سے تم نبیشۃ الخیر ہو۔

اسماعیل،ابراہیم اور ابوجعفر نے بذریعہ اس سند کے جو ابوعیسیٰ تک جاتی ہے بیان کیا کہ ہم نے نصر بن علی سے انہوں نے معلی ...راشد ابوالیمان سے انہوں نے اپنی دادی ام عاصم سے جو لستان بن سلمۃ کی ام ولد تھی سنا کہ ایک بار ہم ایک برتن میں کھانا کھا ...ہے تھے کہ نبیشۃ الخیر وہاں آگئے اور ہمیں حضور اکرمؐ کی ایک حدیث سنائی فرمایا جو شخص کسی برتن میں کھانا کھائے اور پھر اسے اچھی ...ح صاف کر دے تو وہ برتن اس آدمی کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

ابوالملیح ہذلی نے انہی سے روایت کی،لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پر قربانی دیا ...تے تھے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جس مہینے میں چاہو ذبح کرو خدا کے نام پر دو اور لوگوں کو کھلاؤ۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۔حضرت نبیشۃؓ

حضرت نبیشۃؓ۔ان کا نسب مذکور نہیں۔حضور اکرم ﷺ کے عین حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ابن عباس نے انہی سے ...ایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو جو نبیشۃ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا پوچھا آیا خود تم نے حج کیا ہے۔اس نے نفی میں ...اب دیا تو فرمایا پہلے خود حج کر پھر اس کی طرف سے ادا کرنا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۹۳۔ حضرت عبیطؓ بن جابر

حضرت عبیطؓ بن جابر بن مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار الانصاری خزرجی غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ان کی اولاد تھی۔ حضور اکرمؐ نے ان کی شادی فریعہ بنت ابی امامہ اسعد بن زرارہ سے کی تھی اور فریعہ ان عورتوں سے تھیں جنہوں نے حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ ان کے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا۔ ان کا نام عبدالملک تھا۔ جناب اسعد بن زرارہ نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی تھی کہ جناب فریعہ اور ان کی ہمشیرگان کی خانہ آبادی کا انتظام فرمایا جائے۔ جناب عبیط حضورؐ کی وفات کے بعد عرصے تک زندہ رہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ جناب عبیط کا ایک اور بیٹا بھی تھا۔ جس کا نام سلمہ تھا۔ جن سے بعض احادیث مروی ہیں۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر، ابوعمر کے اس خیال کو اہم قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں سلمہ بن عبیط سے مراد ابن عبیط بن شریط ہے جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

۵۱۹۴۔ حضرت عبیطؓ بن شریط

حضرت عبیطؓ بن شریط بن انس بن مالک بن ہلال الاشجعی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے روایت کی۔ ابوالقاسم یعیش بن علی نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن النسائی سے، انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سلمہ بن عبیط سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرم کو حج کے موقعہ پر عرفہ میں ایک سرخ اونٹ کی پیٹھ پر لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۵۔ حضرت نبیہؓ الجہنی

حضرت نبیہؓ الجہنی۔ ایک روایت میں نبیہ الجہنی آیا ہے۔ ابن معین کے مطابق ان کا نام بنہ الجہنی ہے۔ ابن السکن نے بھی ان کا نام بنہ کہا ہے۔

ابوزبیر نے جابر سے انہوں نے نبیہ الجہنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم ایک دوسرے کو تلوار دو تو اسے پہلے نیام میں ڈال لو۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۵۱۹۶۔ حضرت نبیہؓ بن حذیفہ

حضرت نبیہؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قرشی عدوی۔ یہ ابوجہم بن حذیفہ کے بھائی تھے۔ لیکن ابن اثیر نہ انہیں جانتے ہیں اور نہ ان کے بھائیوں میں سے کسی کو جن سے ابوعمر نے ایک مختصری روایت بیان کی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۹۷۔حضرت نبیہؓ

حضرت نبیہؓ۔حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ابوعمر کہتے ہیں میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا کہ بعض علماء نے انہیں حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلاموں میں شمار کیا ہے اور یہ کہ آپؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ایک روایت میں ان کا نام انبیہ مذکور ہے۔واللہ اعلم۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۸۔حضرت نبیہؓ بن صواب

حضرت نبیہؓ بن صواب الجنی۔دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور فتح مصر میں شریک رہے تھے اور ان چار آدمیوں میں شامل تھے۔جنہوں نے قبلۂ مصر کی سمت درست کی تھی۔ان سے یزید بن حبیب عبدالمالک بن رائطہ اور عبدالعزیز بن مقلیل نے روایت کی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۹۔حضرت نبیہؓ بن عثمان

حضرت نبیہؓ بن عثمان بن ربیعہ بن وہب بن حذافہ بن جمح القرشی جمحی۔قدیم الاسلام ہیں مکہ کے رہنے والے ہیں اور حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شریک تھے۔یہ روایت واقدی کی ہے۔ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حبشہ کو ہجرت کرنے والے ان کے والد تھے۔موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر نے دونوں باپ بیٹے کا نام مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں کیا۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

باب النون مع حاء ذال وزا وسین

۵۲۰۰۔حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ

حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ۔ہم اس سے پیشتر ان کا ذکر کر چکے ہیں۔اکیلے"با" کی بحث میں ابوعمر نے ان کا نام نحات اور ابوموسیٰ نے اور ابونعیم نے نجاب لکھا ہے۔غزوۂ بدر میں شامل تھے۔وہ بلوی ہیں اور انصار کے حلیف۔

۵۲۰۱۔حضرت نذیرؓ ابومریم

حضرت نذیرؓ ابومریم الغسانی۔ابوبکر بن بن عبداللہ بن ابومریم کے دادا تھے۔ابوحاتم رازی کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض شامیوں سے ابومریم کا نام دریافت کیا انہوں نے بتایا نذیر، بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن ابومریم سے انہوں نے اپنے دادا ابومریم سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوے میں شرکت کی۔چنانچہ آپ نے ان کی تیراندازی کی تعریف فرمائی۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۲۔حضرت نزالؓ بن سبرۃ

حضرت نزالؓ بن سبرۃ الہلالی۔ان کا تعلق بنو ہلال بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن مجھے ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔ہاں البتہ انہوں نے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔لیکن ان کا شمار کبار فضلائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تابعین میں ہوتا ہے۔ان سے شعبی، عبدالملک بن میسرہ اور اسماعیل بن رجاء نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۳۔حضرت نسیرؓ بن العنبس

حضرت نسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔ (اور کعب سے مراد ظفر الانصاری الظفری ہیں) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور روایت کا موقعہ ملا اور آپؐ کے ساتھ کافی غزوات میں شریک رہے۔عبداللہ بن محمد بن قداح نے ان کا ذکر انصار میں کیا ہے اور ان کا نام نسیر لکھا ہے دار قطنی نے بشیر تحریر کیا ہے۔ مگر اول الذکر ثابت ہے۔ یہی رائے ابن ماکولا کی ہے۔

باب النون وصاد

۵۲۰۴۔حضرت نصرؓ بن الحارث

حضرت نصرؓ بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب (اور کعب سے ظفر الانصاری اوسی ظفری مراد ہیں) ایک روایت میں ان کا نام ابن عبید رزاح، اور بروایت ابوموسیٰ ابن عبداللہ تھا۔ پہلی دونوں روایتیں درست تر ہیں۔ اکثر ان کی کنیت ابوالحارث مذکور ہے۔غزوۂ بدر میں موجود تھے اور ان کے والد ابوالحارث کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور اکثر اہل السیر والانساب نے ان کا نام نصر بن حارث لکھا ہے ابن سعد نے محمد ابن اسحاق سے ان کا نام نمیر بن حارث نقل کیا ہے۔ابن سعد کے خیال میں یہ ان صاحب کی غلطی ہے۔جنہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔ وہ ابراہیم بن سعد الزہری تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن سعد نے غلطی کا انتساب ابراہیم بن سعد سے کیا ہے حالانکہ یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نمیر ہی نقل کیا ہے اور ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے نصر (صاد سے) روایت کیا ہے۔ یہی روایت ابن ماکولا کی ہے۔ نیز ابن القداح سے بھی یہی منقول ہے یہ صاحب جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے، اور شہادت پائی تھی۔

۵۲۰۵۔حضرت نصرؓ بن حزن

حضرت نصرؓ بن حزن النصری۔ایک روایت میں عبدۃ بن حزن آیا ہے۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے نصر بن حزن سے، انہوں نے حضور اکرمؐ سے انبیاء کے بکریاں چرانے کے بارے میں روایت بیان کی۔ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کی اور نام بشر بن حزن لکھا ہے اور ایک روایت میں ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے عبدہ بن حزن لکھا ہے۔ بقول ابوعمر یہی درست ہے واللہ اعلم۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۶۔حضرت نصرؓ بن دہر

حضرت نصرؓ بن دہر بن اخرم بن مالک الاسلمی۔ اس کو اور ان کے والد کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ مدنی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالہیثم بن نصری دہراسلمی سے انہوں نے اپنے والد نصر سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سفر خیبر کے دوران میں سنا کہ آپؐ نے عامر بن اکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا تھے فرمایا اے ابن اکوع سواری سے نیچے اترو۔ اور اپنے اشعار میں سے کچھ سناؤ۔ تعمیل ارشاد میں انہوں نے مندرجہ ذیل رجزیہ اشعار پڑھے۔

والله لو لا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا

بخدا!! اگر ذات باری نہ چاہتی تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ ہم حضور اکرم کی تصدیق کرتے اور نہ نماز پڑھتے

انا اذا قوم بغوا علينا وان ارادوا فتنة ابينا

بلاشبہ جب قوم نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور جب انہوں نے شر پھیلانا چاہا تو ہم نے انکار کر دیا (روک دیا)

فانزلن سكينة علينا وثبت الاقدام ان لاقينا

اے خدا تو ہم پر سکون دل نازل فرما اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو۔ تو ہم ثابت قدم رہیں۔

حضور اکرمؐ نے سن کر فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ حضرت عمرؓ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ دعا تو مقبول ہوگی۔ چنانچہ وہ غزوہ میں شہید ہو گئے۔

جناب نصر سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے ماعز کے رجم میں حصہ لیا تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۔ حضرت نصرؓ بن عوف

حضرت نصرؓ بن عوف بن قدامہ بن اخی صفوان بن قدامہ۔ حدیث صفوان میں ان کا ذکر آیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا

۵۲۵۔ حضرت نصرؓ بن وہب

حضرت نصرؓ بن وہب الخزاعی۔ انہیں حضور اکرم کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان سے ابوالملیح ہذلی نے روایت کی کہ ایک بار حضور ایک بے زین گدھے پر جس کی پیٹھ پر دری کا ایک ٹکڑا تھا۔ سوار تھے اور حضرت معاذ بن جبل آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۔ حضرت نصیبؓ مولیٰ سری

حضرت نصیبؓ مولیٰ سری نبہان غنویہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ساکنہ دختر جعد نے سری دختر نبہان سے روایت کی کہ جناب نصیب نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ سانپوں میں سے کیسے سانپ کو ہلاک کیا جائے فرمایا جو نظر آئے اسے مار دو کیونکہ ان کا ہلاک کرنا ایسا ہے جیسا کہ کافر کا ہلاک کرنا اور اگر اس کے کاٹنے سے کوئی مر جائے تو وہ شہید شمار ہوگا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۲۱۰۔ حضرت نصیرؓ

حضرت نصیرؓ۔ ان کا نسب معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرمی اور بغوی نے ان سے حضور اکرم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی، کہ آپ نے نقصان دہ اشیاء کی تقسیم سے منع فرمایا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

باب نون وضاد

۵۲۱۱۔ حضرت نضرؓ بن حارث الاوسی

حضرت نضرؓ بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر (ان کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی ظفری تھا) انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور آپؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ابن ماکولا نے بروایت ابن قداح ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض نے ان کا نام نصر (صاد سے) تحریر کیا ہے۔ اور ابن قداح کا قول ہے کہ نضر قادسیہ میں شہید ہوئے لاولد تھے۔

۵۲۱۲۔ حضرت نضرؓ بن حارث القرشی

حضرت نضرؓ بن حارث بن کلدہ بن علقمہ القرشی۔ ان کا تعلق بنوعبدالدار سے تھا اور حجازی شمار ہوتے تھے غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے اور آپ نے ایک سو اونٹ مال غنیمت سے عطا کیے تھے ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جناب نضر کے بارے میں میری یہ روایت کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور وہ غزوۂ حنین میں شریک تھے ایسی کتابوں سے لی گئی ہے۔ جو بالکل درست اور صحیح ہیں لیکن ابن مندہ کی کتاب ان تین کتابوں پر مبنی ہے جن کا مدار سماع پر ہے اور جن میں تصحیف کی گئی۔ ان میں ایک نسخہ اصفہانی ہے جو مصنف کے عہد سے اب تک چلا آ رہا ہے ان دونوں نے جناب نضر کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جن کا نام نضر تھا اور پھر ان کا نام نضر بن سلمہ متعین کیا ہے جو غلط ہے کیونکہ اولاً ان دونوں نے انہیں حارث بن کلدہ بن علقمہ لکھا ہے حالانکہ جیسا کہ زبیر اور ابن کلبی نے لکھا ہے۔ حارث بن علقمہ بن کلدہ چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن مناف بن عبدالدار تحریر کیا ہے اور ابوعمر نے ان کے بھائی نضیر کے ترجمے میں ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

ان دونوں حضرات سے دوسری غلطی یہ سرزد ہوئی کہ انہوں نے نضر کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف بھی عطا کر دیا ہے۔ حالانکہ اسے غزوۂ بدر کے موقعہ پر قتل کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ بدگو تھا اور حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کی ہجو کرتا تھا۔ اس کے قتل پر اس کی بہن یا بیٹی نے جس کا نام قتیلہ تھا۔ ذیل کے اشعار کہے۔

یا راکبا ان الاثیل مظنۃ … من صبح خامسۃ وانت موفق

اے سوار! اثیل تک رسائی تو موہوم ہے گذشتہ پانچ دنوں سے اور تو اس سے آشنا ہے۔

ابلغ بہ میتا بان تحیۃ … ما ان تزال بھا النجائب تعنق

فوت شدہ آدمی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ میرے سلام کو عمدہ عمدہ اونٹنیاں اٹھائے دوڑتی پھرتی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منی الیه وعبرة مسفوحة — جادت لمائحها واخری تخنق

ری طرف سے یہ پیغام پہنچا کہ بہتے ہوئے آنسو رونے والے کے لئے مفید ہوتے ہیں اور پھر اس کا گلا ہی گھونٹ یتے ہیں۔

فلیسمعن النضر ان نادیته — ان کان یسمع میت لا ینطق

گر تو نضر کو بلائے گا تو وہ ضرور سنے گا کیونکہ میت سنتا تو ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

ظلت سیوف بنی ابیه تنوشه — لله ارحام هناک تشقق

اس کے اقارب نے اسے نوچ ڈالا اللہ کے نام پر ایسے مقام پر رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

قسرا یقاد إالی المنیة متعبا — رسف المقید وهو عان موثق

ے جبرے موت کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں اور وہ جکڑے ہوئے قیدی کی طرح رک رک کر چلتا ہے۔

امحمد ولا انت ضنء نجیبة — من قومها والفحل فحل معرق

اور بلاشبہ محمدؐ آپ ایک نہایت شریف خاتون کے بیٹے ہیں اور آپ بڑے مضبوط اور تومند مرد ہیں۔

ما کان ضرک لو مننت وربما — من الفتی وهو المغیظ المحنق

اس میں کیا حرج تھا اگر آپ اس پر احسان کرتے۔ اکثر جوان مرد، غصے کی حالت میں بھی دشمن کو معاف کر دیتے ہیں۔

النضر اقرب من ترکت وسیلة — واحقهم ان کان عتق یعتق

اگر آپ کسی حیلے وسیلے سے معاف فرما دیتے تو نضر اس کا زیادہ مستحق تھا اور آزادی کا زیادہ حق دار تھا۔

جب حضور اکرم ﷺ کو یہ اشعار سنائے گئے تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ اشعار بروقت میرے علم میں لائے جاتے تو میں اسے ف کر دیتا۔

۵۱۔ حضرت نضرؓ بن سلمۃ الہذلی

حضرت نضرؓ بن سلمہ ہذلی۔ مدنی تھے۔ بقول ابن شاہین حضورؐ کے عین حیات میں پیدا ہوئے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت نضرؓ بن سفیان الہذلی

حضرت نضرؓ بن سفیان ہذلی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو ان مشاہدات کا علم ہو جائے ت کے خاتمے اور ظہور صبح کے درمیان وقوع پذیر ہوتے ہیں تو وہ انہیں دیکھنے کے لئے سوار ہو کر آئیں۔ ابو عبداللہ بن قراط نے ے روایت کی ہے۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۔ حضرت نضرہؓ بن اکثم

حضرت نضرہؓ بن اکثم الخزاعی۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابو داؤد سے، انہوں نے حسن بن علی اور ابن ابی السری المعنی سے روایت کی انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے جریج سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں ایک انصاری سے سنا۔ ابن ابی سری کی روایت میں "من اصحاب النبی" مذکور ہے پھر سب راویوں نے اس پر اتفاق کیا اور ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا نام نضرہ تھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے ایک کنواری لڑکی سے خفیہ طور پر نکاح کیا۔ جب میں نے اس سے جماع کی تو وہ حاملہ نکلی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے اس لئے مہر تو ادا کرنا پڑے گا اور لڑکا بعد از پیدائش شمار ہوگا بقول حسن آپؐ نے فرمایا فاجلدھا یعنی اسے درے لگاؤ بروایت امین ابی السری حضور نے فرمایا "فاجلدوھا" روایت میں "فحدوھا" آیا ہے یعنی اس پر حد جاری کرو۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے زید بن نعیم سے انہوں نے ابن مسیب اور عطاء الخراسانی سے انہوں نے سعید بن مسیب سے "ان روایت کی ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں آیا ہے کہ نضرہ بن اکتم نے ایک عورت سے نکاح کیا اور لڑکے کو سب نے غلام دیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۶۔ حضرت نضلہؓ انصاری

حضرت نضلہؓ الانصاری۔ ابوالبرکات حسن بن محمد الدمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن احمد ابی ثابت سے روایت کی کہ ہم سے محمد بن حماد نے عبدالرزاق سے، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے صفوان بن سے انہوں نے نضلہ سے سنا کہ انہوں نے ایک کنواری لڑکی سے جو پردے میں تھی۔ شادی کی اور جب اس سے جماع کیا حاملہ نکلی انہوں نے حضور اکرمؐ سے ذکر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے، اس لئے مہر تو ادا کر ہاں اس کا لڑکا اگر اس نے جنا تو تمہارا غلام ہوگا اور عورت کو درے مارے جائیں گے۔

عبدالرزاق نے بھی باسناد اس کا ذکر کیا ہے اور نام نضرہ بتایا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بھی ذ ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ صاحب جنہیں نضلہ کہتے ہیں وہ نضرہ تھے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن میں ابوموسیٰ کی وجہ استدراک کو سمجھ نہیں سکا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے دونوں کے ترجمے علیحدہ علیحدہ لکھ دیئے ہیں۔ ایسے مقامات پر اس کی عادت یہ ہے کہ ایک کا ترجمہ لکھ کر دوسری روا قیل کہہ کر بیان کر دیتا ہے۔

۵۲۱۷۔ حضرت نضلہؓ بن خدیج

حضرت نضلہؓ بن خدیج الجشمی۔ سفیان بن عیینہ نے ابوالزعراء سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد (مرہ نے اس میں یہ ترمیم کی ہے کہ ابوالاحوص نے اپنے دادا سے) روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نظر اوپر اٹھائی اور پھر سر جھکا لیا حضور اکرمؐ نے دریافت کیا۔ آیا تم اونٹوں کے مالک ہو یا بکریوں کے۔ انہوں نے گزارش یا رسول اللہ! خدا نے دونوں نعمتوں سے مجھے نواز رکھا ہے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک نضلہ تھا اور حدیث کی زیادہ تر شہرت ان کے والد کے نام سے ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔حضرت نضلہؓ بن طریف

حضرت نضلہؓ بن طریف بن نہصل الجرمازی ومازنی۔انہوں نے اعشٰی مازنی کا یہ واقعہ بیان کیا کہ اس کی بیوی اسے چھوڑ کر چلی گئی اور اس نے دربار رسالت میں آ کر گزارش کی تھی۔

یا سید الناس ودیان العرب　　　الیک اشکو ذربۃ من الذرب

اے لوگوں کے اور دیان عرب کے سردار! میں آپ کی خدمت میں اپنی ایک بپتا بیان کرنے حاضر ہوا ہوں۔

ہم اس واقعہ کو اعشٰی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور وہاں ہم نے اس کا نسب بھی بیان کیا ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔حضرت نضلہؓ بن عبید الاسلمی

حضرت نضلہؓ بن عبید بن حارث بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی۔ ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبداللہ بن حارث ہے۔ایک اور روایت کی رو سے عبداللہ بن نضلہ بھی آیا ہے۔ہم اسے کنیت کے عنوان کے تحت زیادہ تفصیل سے بیان کریں گے۔

یہ صاحب قدیم الاسلام تھے اور غزوات خیبر فتح مکہ اور حنین میں شامل تھے۔بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ان کا بیٹا مقیم رہا۔خراسان کی جنگوں میں شریک رہے اور امیر معاویہ کے آخری دور میں یا یزید کے دور میں وہیں وفات پائی۔ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر انہوں نے ابن خطل کو اس وقت قتل کیا جب وہ کعبے کے غلاف کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ثعلبہ بن ابی برزہ سے مروی ہے کہ ان کے والد صفین اور نہروان کی جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے حسن البصری ابوالعالیہ ریاحی،ابوعثمان نہدی،ابوالوازع،عبداللہ بن مطرف،سعید بن جمہان اور عبداللہ بن بریدہ وغیرہ نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہ ابویعلی سے،انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے عوف سے احمد کہتے ہیں ہم سے عباد بن عباد مہلبی اور اسماعیل بن علیہ سب نے عوف سے،انہوں نے سیار بن سلامہ سے انہوں نے ابوبرزہ سے روایت کی کہ حضور اکرم قبل از نماز عشاء سونے کو ناپسند فرماتے تھے اور اسی طرح بعد از نماز عشاء گفتگو کو ناپسند فرماتے۔

ابوبرزہ یزید ابن معاویہ کے پاس بیٹھے تھے۔جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا انہوں نے دیکھا کہ یزید ایک چھڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی۔حضرت امام کے لبوں کو چھو رہا تھا۔انہوں نے کہا اے یزید! اپنی چھڑی کو ہٹا لے۔میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ ان ہونٹوں کو چوستے تھے۔بہرحال اے یزید! جب تو قیامت کے دن میدان حشر میں آئے گا تو ابن زیاد شفیع ہوگا اور جب امام تشریف لائیں گے تو حضور اکرمؐ ان کے شفیع ہوں گے۔پھر وہ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۲۲۰۔ حضرت نضلہؓ بن عمرو الغفاری

حضرت نضلہؓ بن عمرو الغفاری۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں صفراء میں کچھ زمین بطور جاگیر عطا کی تھی۔ انہوں نے صوبہ حجاز میں عرج کے نواح میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن معن بن نضلہ بن عمرو الغفاری سے، انہوں نے اپنے والد معن بن نضلہ بن عمر غفاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مومن ایک انتڑی کی مقدار میں پیتا ہے اور کافر مقابلۃً سات حصے زیادہ اور اس مضمون کی احادیث کئی صحابہ سے مروی ہیں ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے بھی روایت کی ہے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۱۔ حضرت نضلہؓ بن ماعز

حضرت نضلہؓ بن ماعز۔ انہوں نے جناب ابوذر کو نماز اشراق پڑھتے دیکھا۔ حسین المعلم نے ان کی حدیث عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۲۔ حضرت نضیرؓ بن حارث قرشی

حضرت نضیرؓ بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی القرشی العبدری۔ ایک روایت کے رو سے مہاجرین میں ہیں اور دوسری روایت کے مطابق فتح مکہ کے دن ایمان لائے کنیت ابوالحارث تھی اور ان کے والد حارث رہین کے عرف سے مشہور تھے اور محمد بن مرتفع ان کی نسل سے تھے۔

نضیرؓ اللہ کے شکر گزار بندے تھے کہ خدا نے انہیں نعمت اسلام سے نوازا اور اپنے بھائی نضر اور آباؤ اجداد کے برخلاف دین اسلام پر فوت ہوئے اور حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں ایک سو اونٹ عطا فرمائے تھے۔ جب بنو دیل کے ایک آدمی نے آ کر انہیں خوشخبری دی اور کہا کہ مجھے بھی ان اونٹوں سے کچھ دے دینا تو انہوں نے اس بنا پر لینے سے انکار کر دیا کہ گویا انہیں اونٹ قبول اسلام کے لئے بطور رشوت دیئے جا رہے ہیں، کہنے لگے میں اپنے اسلام کو اس لالچ سے کیوں ملوث کروں۔ پھر خیال آیا کہ جب بغیر از طلب و سوال مل رہے ہیں تو حضورؐ کا عطیہ ہے۔ اس لئے مجھے بصد شکر قبول کر لینا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے دس اونٹ اس آدمی کو عطا کر دیئے، جس نے خوش خبری دی تھی۔

پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نماز اور اوقات نماز کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور کہا اللہ کی قسم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت ہے اسلام سے۔ پھر حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے فرمایا جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ۔

نضیر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور وہاں قیام پذیر رہے تا آنکہ بغرض جہاد اسلامی لشکر کے ساتھ شام کو گئے اور جنگ یرموک میں شریک ہوئے اور وہاں رجب سن پندرہ ہجری میں شہید ہو گئے اور ان کا شمار قریش کے بردبار لوگوں میں ہوتا تھا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہر چند وہ یقینی طور پر صحابی ہیں، لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عجب تر یہ امر ہے کہ انہوں نے ان کے بھائی نضر کا ذکر کیا ہے حالانکہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ وہ کافر مرا اور بدر کے دن قتل کر دیا گیا تھا۔ جناب نضیرؓ بقول ابوعمر مہاجرین سے تھے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تھا اور یہی روایت درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ فتح حنین کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے انہیں سو اونٹ بطور عطیہ دیئے تھے کیونکہ یہ عطیہ صرف مولفۃ القلوب کو دیا گیا تھا۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ جناب نضیر بھی فتح مکہ میں ایمان لائے تھے۔ نیز یہ منقول ہے کہ وصولی عطیہ کے بعد غزوہ حنین کے دن جناب نضیر نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر حضور اکرم ﷺ سے نماز و اوقات نماز کے بارے میں سوالات کئے، اگر وہ مہاجرین میں سے ہوتے تو نماز اور اوقات نماز کے بارے میں استفسار کرنے میں کیا شک ہے۔ حنین کے دن کیونکہ وہ تو فتح سے پہلے ہے اور جو بعد میں ہے یہ نہیں اور درست بات یہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

۵۲۱۔ حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث

حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ۔ ان کے والد کو بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کو مہاجرین حبشہ کی اولاد میں شمار کیا ہے اور انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان کے سلسلہ نسب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نضیر ابن نضر کے بیٹے ہیں جسے بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ مہاجرین حبشہ کی اولاد ہوں۔ ہاں اگر جعفر یہ کہتے کہ نضیر نے قبول اسلام کے بعد حبشہ کو ہجرت کی تھی تو یہ بات قابل تسلیم ہو سکتی تھی اسی طرح جعفر کا یہ قول بھی ناقابل یقین ہے کہ ابن اسحاق نے انہیں (جناب نضیر) کو بھی مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ روایت بھی اسی ابن اسحاق کی ہے کہ ان کا والد بدر کے دن انتقاماً قتل کیا گیا تھا۔ پھر وہ مہاجرین حبشہ میں کیسے شمار ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب النون وظاء وعین

۵۲۲۔ حضرت نظیرؓ المزنی

حضرت نظیرؓ المزنی یا المدنی۔ ابن شہاب نے اسماعیل بن ابی حکیم سے روایت کی کہ انہیں نظیر المزنی نے بتایا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ جب کسی آدمی کو یہ آیت "لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب" پڑھتے سنتا ہے تو فرماتا ہے میرے بندے تجھے بشارت ہو پس مجھے میری عزت کی قسم کہ میں تجھے کسی حالت میں بھی دنیا اور آخرت میں فراموش نہیں کروں گا اور میں تجھے جنت میں اتنی نعمتیں عطا کروں گا کہ تو راضی ہو جائے گا" ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۔ حضرت نعمؓ

حضرت نعمؓ۔ ابواسحاق نے البراء سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت کیا اس نے نعم بتایا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے بدل کر عبداللہ کر دیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۶۔ حضرت نعامہؓ الضبی

حضرت نعامہؓ الضبی۔ یزید کے والد تھے۔ حبان عبدی نے یزید بن نعامۃ الضبی سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ جب حضورؐ کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس پر دعا پڑھتے "سبحانک ما اکثر ما اعطیتنا سبحانک ما اعظم عافیتنا اللھم اوسع علینا وعلی فقراء المسلمین" ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۷۔ حضرت نعمانؓ بن اُشیم

حضرت نعمانؓ بن اشیم ابوہند الاشجعی۔ ایک روایت میں ان کا نام رافع مذکور ہے۔ حضور کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ کوفی ہیں اور کنیت سے مشہور ہیں۔ بخاری اور مسلم نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے نعیم نے روایت کی کہ میں اپنے اور والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ حضورؐ ایک سرخ اونٹ کی پشت پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میرے والد نے فرمایا یہ ہیں محمد رسول اللہ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۸۔ حضرت نعمانؓ بن بازیہ

حضرت نعمانؓ بن بازیہ۔ ابن منیع نے ان کا نام نعمان بن رازیہ قبیلہ ازد کا عریف اور وان کا علم بردار لکھا ہے بقول بخاری وہ حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ صالح بن شریح نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے عریف الازد (جن کا نام نعمان تھا) سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت میں راتوں کے پچھلے پہر سفر کرتے اب ہم بفضلہ مسلمان ہیں ہمیں کیا کرنا چاہئے فرمایا اسلام میں بھی یہ عمل پسندیدہ ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ کسی کو بھی ایسے سفر سے منع نہ کرنا۔ ابن ابی حاتم انہیں صحابی بتاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ہاں البتہ ابوعمران کے والد کا نام بازیہ بیان کرتے ہیں اور دوسرے دوان کے والد کا نام رازیہ بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۲۹۔ حضرت نعمانؓ بن برزج

حضرت نعمانؓ بن برزج۔ جاہلی دور کے آدمی ہیں۔ محمد بن حسن بن اُتش صنعانی انباری نے سلیمان بن وہب سے انہوں نے نعمان بن برزج سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن آخر الذکر ان کے اسلام کے قائل نہیں۔

۵۲۳۰۔ حضرت نعمانؓ بشیر

حضرت نعمانؓ بشیر بن ثعلبہ بن سعد بن خلاس بن زید بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ دختر رواحہ تھا۔ جو عبداللہ بن رواحہ کی بہن تھیں۔ مالک الاغران کی والدہ اور والد کا چند پشتوں کے بعد مشترک جد بنتا تھا۔ حضور اکرم کی وفات سے آٹھ سال سات مہینے پیشتر ان کی پیدائش ہوئی۔ ایک روایت میں چھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ور ہیں۔مگر روایت اول قریب بصواب ہے۔ ابن زبیر کہتے ہیں کہ نعمان ان سے چھ مہینے بڑے ہیں۔ بعد از ہجرت نعمان آدمی ہیں جن کی ولادت انصار میں ہوئی۔ انہیں اوران کے والد کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ان کی کنیت اللہ تھی۔

ان سے ان کے دونوں بیٹوں محمد اور بشیر کے علاوہ شعبی، حمید بن عبدالرحمٰن خیثمہ، سماک بن حرب، سالم بن ابی الجعد، ابواسحاق اور عبدالملک بن عمیر وغیرہ نے روایت کی۔

احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے ابوالقاسم اسماعیل بن ابوالحسن علی بن حسین الحمامی سے انہوں نے ابوسعید مسعود بن ناصر زید الرکاب السجزی سے، انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم المزکی سے، انہوں نے ابومحمد یحییٰ بن منصور القاضی سے، انہوں یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ انہوں نے مالک سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان ہوں نے محمد بن نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ ان کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں اس بیٹے کو ایک غلام دینا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے سب بیٹوں سے برابر کا سلوک کرو گے انہوں نے نفی میں ب دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ۔

ابراہیم بن محمد کے علاوہ کئی اور لوگوں نے اپنے اس استاد کے رو سے جو محمد بن عیسیٰ تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہمیں قتیبہ بن سعید حماد بن زید سے، انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے کہ حرام اور حلال بالکل واضح ہیں مگر ان دونوں کے درمیان کچھ امور ایسے ہیں جو واضح نہیں ہیں اور اکثر لوگوں کو علم نہیں ہوتا کہ امور میں حرام کون سے ہیں اور حلال کون سے ہیں۔ جس آدمی نے اپنے دین اور عزت کو آلودگی سے بچائے رکھا وہ بچ گیا اور شخص نے ایسی اشیاء سے سروکار رکھا جو حرام سے ملتی جلتی تھیں۔ اس کی مثال اس جانور کی طرح ہوگی جو ممنوعہ رقبے کے آس پاس ہو۔ ایسا جانور ممنوعہ رقبے میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر بادشاہ کی خالصہ جاگیر ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی خالصہ جاگیر محرمات ہیں۔

بعض علمائے حدیث کی رائے بقول ابوعمر یہ ہے کہ حضور اکرمؐ سے نعمان بن بشیر کی روایت سماع درست نہیں ہے لیکن علامہ اثیر کہتے ہیں کہ وہ نعمان بن بشیر کے سماع کے قائل ہیں کیونکہ شعبی نے خود جناب نعمان کو کہتے سنا کہ انہیں حضور اکرمؐ سے سماع شرف حاصل تھا۔

بعد میں امیر معاویہ نے انہیں حمص کا اور پھر کوفے کا والی مقرر فرمایا۔ بعد میں یزید نے بھی انہیں یہ منصب دیئے رکھا، کیونکہ کا رجحان طبع امیر معاویہ کی طرف تھا۔ جب یزید کے بعد معاویہ بن یزید فوت ہو گئے تو جناب نعمان نے شام میں لوگوں کو اللہ بن زبیر سے بیعت کی ترغیب دی۔ لوگوں نے ان کی مخالفت کی وہ حمص سے بھاگ نکلے مگر عوام نے ان کا تعاقب کر کے کر دیا۔ یہ واقعہ مرج راہط میں ۶۴ ہجری کے ماہ ذوالحج میں پیش آیا۔ جناب نعمان، کریم النفس، سخی، شاعر اور اپنے عہد کے ور آدمی تھے۔

ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی کو ان کے والد نے کتابۃً بتایا کہ انہیں حسن بن علی بن احمد بن حسن اور ابوغالب اور ابوعبداللہ نے یا کہ انہیں محمد بن احمد بن علی بن ابنوسی نے، انہیں ابوالحسن دارقطنی نے (ان کا قول کہ انہیں میرے والد نے بتایا) انہیں ابوسعید احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن محمد بغدادی نے، انہیں ابو منصور محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ اور ابوبکر بن احمد بن علی السمار نے بتایا کہ ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن خوشند نے بتایا کہ ہمیں قاضی حسین بن اسماعیل نے انہیں عبداللہ بن ابی سعد نے انہیں عبداللہ بن حسین نے بتایا کہ انہیں ابراہیم بن حسن بن ربیع نے انہیں ہیثم بن عدی نے بتایا کہ جب امیر معاویہ نے نعمان بن بشیر کو کوفے کی حکومت سے معزول کر کے انہیں حمص کی حکومت عطا کی تو اعشیٰ ہمدانی نعمان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نعمان نے دریافت کیا کہو بھائی کیسے آئے ہو اعشیٰ نے کہا اے نعمان! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ازراہِ صلہ رحمی میری قرابت کا خیال رکھیں اور میرا قرض ادا کر دیں نعمان نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھایا اور کہا کہ میرے پاس تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر کچھ سوچ کر اٹھا۔ جیسے اسے کوئی بات یاد آ گئی ہو اور منبر پر بیٹھ کر اہل حمص سے، جن کی تعداد اس وقت رجسٹر میں ۲۰ ہزار تھی، کہنے لگا یہ شخص جو اہل القرآن والشرف سے ہے تمہارا ابن عم ہے تمہارے پاس طلب امداد کے لئے آیا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا اللہ امیر کا بھلا کرے۔ آپ اپنے ابن عم کو انعام سے نوازیں۔ مگر امیر نے ان کی درخواست مسترد کر دی۔ انہوں نے کہا ہم نے اہل خودان کے لئے ہر آدمی سے دو دو دینار بطور چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے آپ فوری طور پر یہ رقم بیت المال سے ادا کریں۔ چنانچہ امیر نے فوراً رقم (چالیس ہزار دینار) ادا کر دیے۔ اس پر اعشیٰ نے ذیل کے اشعار پڑھے۔

فلم ارللحاجات عند انکماشھا — کنعمان اعنی ذا الندی ابن بشیر

اہل حاجت کی حاجت ہر آدمی کے وقت میں نے نعمان بن بشیر کی طرح کا کوئی سخی نہیں دیکھا۔

اذا قال اوفی بالمقال ولم یکن — کمدل الی الاقوام حبل غرور

جب وہ کوئی بات کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جو فریب کا ڈول ڈالتے ہیں۔

متی اکفر النعمان لم اک شاکرا — وما خیر من لا یقتدی بشکور

میں کیوں نعمان کی ناشکری کروں اور شکر گزار نہ بنوں۔ اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو کسی شکر گزار کی تقلید نہ کرے۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۱۔ حضرت نعمانؓ البلوی

حضرت نعمانؓ۔ البلوی۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے (بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف یعنی ابن مالک بن اوس جو بنو بلی کے حلیف تھے) یہ روایت سنی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۲۔ حضرت نعمانؓ بن بیا

حضرت نعمانؓ بن بیا۔ ان سے مروی ہے ہے کہ ہم لوگ بنو العصیب کے چند افراد کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے چند چیزیں مانگیں۔ حضور اکرم نے ہماری درخواست منظور فرمالی پھر نعمان بن بیا نے حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۲۳۳۔ حضرت نعمانؓ بن ثابت

حضرت نعمانؓ بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امرؤ القیس ابوالضیاح انصاری۔ وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ امیر ابونصر نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۴۔ حضرت نعمانؓ بن جزء

حضرت نعمانؓ بن جزء بن نعمان بن قیس بن سعد بن مالک بن ذہل۔ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بقول ابن یونس وہ فتح مصر میں شامل تھے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۵۔ حضرت نعمانؓ بن ابی جعال

حضرت نعمانؓ بن ابی جعال جذامی الضبیبی۔ رفاعہ بن زید کے ذیلی قبیلے سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو اس قبیلے میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی ہے جو زیدؓ بن حارثہ کے اس غزوے میں شریک تھے، جو حسمی کے مقام پر ہوا تھا۔

۵۲۳۶۔ حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری

حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری۔ عقیل بن ابی طالب سے مروی ہے جب مشرکین نے حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کو سخت پریشان کیا تو آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ضرور مدد کرے گا۔ ایک ایسی قوم کے ذریعے جو قریش کے علی الرغم انہیں ذلیل و رسوا کرے گی۔ جب حضور اکرمؐ منیٰ جمرہ عقبہ کے پاس چھ آدمیوں سے ملے تو آپ نے انہیں حمایت دین الٰہی کی دعوت دی تو جناب نعمان نے کہا یا رسول اللہ میں دین اسلام کی حمایت پر آپؐ سے بیعت کرتا ہوں اور میں اس باب میں کسی اپنے یا پرائے کا لحاظ نہیں کروں گا اور اگر آپ حکم دیں گے تو ہم منیٰ میں موجود ان لوگوں پر تلواریں لے کر ٹوٹ پڑیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے ابھی اس کی اجازت نہیں ملی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۷۔ حضرت نعمانؓ بن حمید

حضرت نعمانؓ بن حمید۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا اسی طرح مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۸۔ حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ۔ بن نعمان بن امیہ بن البرک۔ اور ان کا نام امرؤ القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی تھا گروہ بنو عمرو بن عوف کے ذیلی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابن اسحاق وغیرہ کا خیال ہے کہ وہ بدر اور احد ہر دو غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۹۔ حضرت نعمانؓ بن خلف

حضرت نعمانؓ بن خلف۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ دونوں کا تعلق خزاعہ سے تھا اور دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے احد کے موقعہ پر جاسوسی کی خدمت سرانجام دی تھی اور دونوں شہید ہو گئے تھے اور آپ نے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۲۴۰۔ حضرت نعمانؓ بن ربعی

حضرت نعمانؓ بن ربعی۔ یحییٰ بن یونس کہتے ہیں کہ یہ ابوقتادہ انصاری کا نام تھا۔ یہ ان کے بیٹے کی روایت ہے ایک روایت میں ان کا نام حارث بن ربعی آیا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ایک اور روایت میں عمرو بن ربعی مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۱۔ حضرت نعمانؓ بن زارع

حضرت نعمانؓ بن زارع۔ بنوازد کے نقیب تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں میں نے ان سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا (انا کنا نعتاف فی الجاهلیة) ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو نعمان بن بازیہ سے منسوب کیا ہے۔ ابوعمر نے نعمان بن بازیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کا انتساب ان سے نہیں کیا۔ ابوعمر کے مطابق یہ دو آدمی ہیں۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۴۲۔ حضرت نعمانؓ بن زید

حضرت نعمانؓ بن زید بن اکال۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی سعد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ہشام بن کلبی سے مروی ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد جناب نعمان بہ غرض حج نکلے۔ اس دوران میں ابوسفیان نے انہیں روک لیا۔ اسے کہا گیا کہ فدیہ لے کر انہیں رہا کر دو۔ اس نے کہا میں انہیں اس وقت تک رہا نہیں کروں گا جب تک محمد (ﷺ) میرے بیٹے عمرو کو جسے غزوۂ بدر میں جنگی قیدی بنالیا تھا رہا نہیں کرتے۔ اس موقعہ پر ابوسفیان نے کہا۔

ارهط ابن اکال اجیبوا دعاءه تعاقدتم لا تسلموا السید الکهلا

کیا بنواکال کے مردان کار میری پکار کا جواب دیں گے۔ تم نے عہد کیا تھا کہ تم ایک عمر رسیدہ سردار کو تنہا چھوڑو گے نہیں۔

فان بنی عمرو لئام اذله لئن لم یفکوا عن اسیرهم الکبلا

بلاشبہ بنوعمرو خطاکار اور ذلیل ہیں اگر تم ان کے قیدی کی بیڑیاں نہیں کاٹو گے۔

حضور اکرم ﷺ نے عمرو کو چھوڑ دیا اور ابوسفیان نے نعمان بن زید کو۔ ایک روایت کے رو سے ابوسفیان نے ان کے بھائی سعد کو روکا تھا۔ جن کا ذکر پہلے ہو چکا تھا

۵۲۴۳۔ حضرت نعمانؓ السبئی

حضرت نعمانؓ السبئی۔ یہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب واپس گئے تو اسود عنسی نے انہیں قتل کر دیا۔ واقدی نے کتاب الروح میں اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۵۲۴۔ حضرت نعمانؓ بن سنان

حضرت نعمانؓ بن سنان۔ جو پہلے بنو سلمہ کے مولیٰ تھے۔ بعد میں بنو عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے مولیٰ بن گئے وہ انصاری خزرجی سلمی تھے اور بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۔ حضرت نعمانؓ بن شریک

حضرت نعمانؓ بن شریک الشیبانی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ مقام منیٰ اپنے دو دوستوں مفروق بن عمرو اور ہانی بن قبیصہ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے اسلام کی دعوت دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۔ حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو

حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کے ساتھ شریک تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنو دینار بن نجار سے تھا۔ پھر ان کا تعلق بنو مسعود بن عبدالاشہل سے تھا النعمان بن عبد عمرو بن مسعود اور ان کے بھائی نے ضحاک بن عبد عمرو کو ذکر کیا ہے۔ جناب نعمان احد میں بھی شریک تھے، جہاں وہ شہید ہو گئے تھے یونس نے ابن اسحاق سے اسی سند سے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی ضحاک لاولد تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۔ حضرت نعمانؓ بن عجلان

حضرت نعمانؓ بن عجلان بن نعمان بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ یہ صاحب فصیح البیان شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار۔ حضور اکرمؐ ایک بار ان کی عیادت کو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا ''نعمان کہو تمہارا کیا حال ہے'' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سخت تکلیف میں ہوں'' حضور اکرمؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ اگر یہ مرض عارضی ہے، تو مریض کو شفائے عاجل عطا فرما اور اگر اسے لمبا کرنا ہے تو نعمان کو صبر کی توفیق دے اور اگر اس کی زندگی ختم ہو رہی ہے تو اسے دنیا سے نکال کر اپنی جنت میں جگہ دے'' اور جناب نعمان نے حضرت حمزہؓ کی بیوہ خولہ دختر قیس سے شادی کر لی تھی۔ مندرجہ ذیل اشعار میں انہوں نے انصار کی ان خدمات کا ذکر کیا ہے۔ جن سے اسلام کی پیش رفت میں مدد ملی اور نیز حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد کے واقعات قلم بند کیے ہیں۔

فقل لقریش نحن اصحاب مکہ　　　یوم حنین والفوارس فی بدر

قریش کو کہہ دو ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے مکے کو فتح کیا اور ہم ہی وہ شاہ سوار ہیں جنہوں نے بدر اور حنین میں اپنے جوہر دکھائے۔

واصحاب احد و النضیر وخیبر　　　ونحن رجعنا من قریظۃ بالذکر

اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احد میں اور بنو نضیر کے خلاف شمشیر زنی کی اور خیبر کو فتح کیا اور جب ہم بنو قریظہ کے

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاف کارگزاری ختم کر کے واپس ہوئے تو ہماری شہرت کی دھوم مچی ہوئی تھی۔

ویوم بارض الشام اذ قیل جعفر　　وزید وعبداللہ فی علق یجری

اور اسی شام کی اس جنگ میں ہم شریک تھے جس میں جعفر طیار، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے۔ یوں ہمارے کارناموں کا سلسلہ چلتا ہے۔

نصرنا واوینا النبی ولم نخف　　صروف اللیالی والعظیم من الامر

ہم نے حضور اکرم ﷺ کو پناہ دی، اور آپ کی امداد کی، نہ تو ہمیں زمانے کے مصائب ڈرا سکے اور نہ بڑی بڑی مہمات

وقلنا لقوم ھاجروا مرحبابکم　　واھلا وسھلا قد امنتم من الفقر

ہم نے مہاجرین کو اہلاً وسہلاً ومرحبا کہا اور نیز یہ کہا کہ تم ناداری کی مصیبت سے بچ گئے ہو۔

نقاسمکم اموالنا ودیارنا　　کقسمة الیسار الجزور علی الشطر

ہم تمہیں اپنا مال ومتاع اور گھر بار اس طرح تقسیم کردیں گے جس طرح کہ دولت مند لوگ مذبوحہ بکری یا اونٹنی کے ٹکڑے کر کے بانٹ دیتے ہیں۔

(یہ ایک خاصہ لمبا قصیدہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے دو بحروں میں استعمال کیا ہے) چنانچہ جو شخص بھی بنوزریق سے آتا وہ اسے نوازتے۔ اس سلسلے میں ایک شاعر کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

اری فتنة قدالھت الناس عنکم　　فندلا زریق المال من کل جانب

میں ایسے جوان مردوں کو دیکھ رہا ہوں جنہوں نے لوگوں کو تم سے اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے اور بنوزریق مال کو ہر طرف سے اپنی طرف جذب کر رہے ہیں۔

فان ابن عجلان الذی قد علمتم　　یبدد مال اللہ فعل المناھب

تم جانتے ہو کہ نعمان بن عجلان ایسا آدمی ہے جو اللہ کے عطا کردہ مال سے ایسا سلوک کرتا ہے جیسا کہ غازی مال غنیمت سے۔

یمرون بالدھنا خفافا عیابھم　　ویخرجن من دارین بجر الحقائب

وہ اپنی اونٹنیوں پر گھروں کو واپس ہوتے ہیں تو ان کی ہمیانیاں خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ جب وہ گھروں سے نکلے تھے تو انہیں کھینچتے لائے تھے۔

تینوں نے ہی ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۸۔ حضرت نعمانؓ بن عدی

حضرت نعمانؓ بن عدی بن نضلہ۔ ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ باپ بیٹا دونوں ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے جہاں جناب عدی فوت ہوگئے اور نعمان کو ان کی وراثت منتقل ہوئی۔ اسلام میں جناب نعمان پہلے وارث تھے۔ اور ان کے باپ پہلے انسان تھے جن کی وراثت منتقل ہوئی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں میسان کا عامل مقرر کیا۔ ان کی بیوی نے خاوند کا ساتھ دینا چاہا۔ لیکن اجازت نہ ملی چنانچہ وہاں سے انہوں نے ذیل کے اشعار لکھ کر اپنی بیوی کو بھیجے۔

فمن مبلغ الحسناء ان حليلها بميسان يسقى في زجاج وحنتم

حسناء کو میرا یہ پیغام کون پہنچائے گا کہ تمہارا شوہر میسان میں شیشے کے گلاس اور لکڑی کے برتن میں پی رہا ہے۔

اذا شئت غنتني دهاقين قرية وصناجة تجذو على كل منسم

جب میں چاہوں تو گاؤں کی عورتیں مجھے گانا سناتی ہیں اور ناچنے والی عورتیں جو ہر قدم پر ناچتی ہیں۔

اذا كنت ندماني فبالأكبر اسقني ولا تسقني بالاصغر المتثلم

جب تو میری رفیقہ تھی تو تو مجھے بڑے برتن میں شراب پلاتی تھی اور چھوٹے ٹوٹے برتن میں مجھے نہیں پلاتی تھی۔

لعل امير المؤمنين يسوئه تنادمنا في الجوسق المتهدم

غالباً امیر المومنین (عمرؓ) یہ برداشت نہ کر سکے کہ ہم باہم ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک ساتھ زندگی بسر کرتے۔

جب امیر المومنین کو ان اشعار کا علم ہوا تو انہوں نے جناب نعمان کو لکھا کہ تمہارے اشعار پڑھ کر بلاشبہ مجھے تکلیف ہوئی ہے، انہیں معزول کر دیا۔ جب دربار خلافت میں پیش ہوئے تو عرض کیا۔ امیر المومنین! بخدا پینے پلانے کی کوئی بات نہ تھی۔ اس کا صرف شعر تک محدود ہے۔ مجھے شراب ملی تھی تو میں نے پی نہیں خلیفہ نے کہا تمہارے بارے میں میرا ظن یہی ہے۔ لیکن میں تمہیں کوئی عہدہ نہ دوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی اور جب تک زندہ رہے۔ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کرتے رہے ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۔ حضرت نعمانؓ بن عصر

حضرت نعمانؓ بن عصر بن ربیع بن حارث بن ادیم بن امیہ بن خدرہ بن کاہل بن رشد (مراد افرک بن ہرم بن آحی بن بلی) ایک روایت میں ان کا نسب یوں مذکور ہے۔ نعمان بن عصر بن عبید بن وائلہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جن وذم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن آحی بن بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے بعد میں بنو معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف کے حلیف ہو گئے جناب نعمان بدر سمیت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے انہوں نے یمامہ میں شہادت پائی۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف النعمان البلوی کا جو ان کا حلیف تھا ذکر کیا ہے۔

ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ، ابو معشر اور واقدی نے ان کے والد کا نام عصر بکسر العین وسکون صاد بیان کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے عصر بفتح العین والصاد لکھا ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ (جس سے مراد لقیط بن عصر ہے) نے عصر بفتح العین وسکون صاد تحریر کیا طبری نے ان سب کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے انہیں بلوی شمار کیا ہے مگر سلسلہ نسب نہیں بیان کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن ماکولا کی روایت ہے کہ وہ (نعمان) بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں ارتداد عام
دوران میں طلیحہ نے قتل کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہرم بکسر الہاء و سکون الراء

۵۲۵۰۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن سواد اور بروایتے رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انہیں
نعیمان بھی کہتے تھے۔ آخری بیعت عقبہ میں ستر اشخاص میں یہ بھی موجود تھے۔ رسول کریمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شامل رہے
بقول واقدی انہوں نے امیر معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ابو عمر نے بھی یہی کہا ہے۔

۵۲۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضۃ الانصاری البیاضی۔ یہ صاحب جنگ احد میں مسلمانوں
میں شامل تھے۔ ابن الکلبی نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۲۔ حضرت نعمانؓ بن غصن

حضرت نعمانؓ بن غصن بن حارث البلوی۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے
باسنادہ ابو نعیم سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق انصار کے اوس قبیلے سے تھا اور جو بنو معاویہ بن مالک
النعمان بن غصن سے تھا اور جو بنو بلی سے ان کے حلیف تھے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان بیانات کا تعلق ابو نعیم اور ابو موسیٰ سے ہے۔ لیکن جناب عصر کو جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ انہوں
نے تصحیف کر کے غصن بنا دیا ہے اور ہم اپنی رائے نعمان بن عصر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور اسی طرح ابن مندہ پر اعتراض
بھی مبنی بر وہم ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ہاں ابن مندہ نے انہیں بلوی لکھا ہے اور
ابن اسحاق سے روایت ہے کہ یہ شخص جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے جو بنو معاویہ بن مالک سے ہیں۔ اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا
نسب نہیں بیان کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انہیں علیحدہ آدمی تصور کرتے ہیں اور اگرچہ ہم نے التزام کر رکھا ہے کہ کوئی ترجمہ
ترک نہیں کریں گے۔ لیکن ہم نے اس ترجمے کو چھوڑ دیا ہے اور نعمان بن عصر کے ترجمے میں ابو موسیٰ کے اس قول کا ذکر کر دیا ہے۔

۵۲۵۳۔ حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ۔ ایک روایت میں ابو فطیمہ انصاری مذکور ہے۔ ابو سلمہ اور محمود بن عمرو الانصاری نے نعمان بن
ابی فاطمہ سے روایت کی کہ قربانی کے لئے انہوں نے ایک مینڈھا خریدا جس کی بڑی بڑی آنکھیں اور بڑے بڑے سینگ تھے
حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا یہ مینڈھا اس مینڈھے سے ملتا جلتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا۔ ابن عفراء نے اس
طرح کا ایک مینڈھا خرید کر حضور کو ہدیۃً پیش کیا جسے آپؐ نے ذبح فرمایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن قوقل

حضرت نعمانؓ بن قوقل۔ اور ایک روایت میں نعمان بن ثعلبہ ہے اور بقول ابوعمر ثعلبہ کو قوقل کہتے ہیں۔ بقول موسیٰ بن عقبہ وہ بدر میں موجود تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن اصرم بن ثعلبہ بن قوقل اور ان کا نام غنم بن عوف بن عمرو بن عوف تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنواصرم بن فہر بن غنم النعمان بن مالک بن انہیں قوقل کہتے تھے روایت کی یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں کہا تھا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ آج سورج غروب ہونے سے پہلے لنگڑاتا لنگڑاتا جنت میں پہنچ جاؤں۔ حضور اکرم ﷺ (ان کی شہادت کے بعد) سنا تو فرمایا۔ اس نے اللہ سے ایک خواہش کی جو اس نے پوری کردی ہے۔ میں نے اسے بہشت میں گھومتے دیکھا ہے اور وہ بالکل سیدھا چل رہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل کوفی تھے انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے بلال بن یحییٰ نے روایت کی۔ نیز جابر بن عبداللہ اور ابو صالح نے بھی ان سے روایت کی لیکن ان سے سماع نہیں کیا اور ابو صالح کی حدیث مرسل ہے۔

ابومنصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ اگر میں تمام فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں تو کیا مجھے بہشت کا مستحق گردانا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا بخدا! میں اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کروں گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی

حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے خود آپؐ سے اور صدیق اکبر سے غارکا قصہ سنا۔ ان سے ایاد بن لقیط الکوفی نے روایت کی۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت النعمانؓ قیل ذی رعین

حضرت النعمانؓ۔ بروایتے یہ وہی ذی رعین ہیں جنہیں ملوک حمیر نے حضور اکرم کی خدمت میں بھیجا تھا۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جب حضور اکرم تبوک میں تشریف لائے تو حارث بن عبدکلال، نعیم بن عبدکلال، نعمان ذی رعین اور ہمدان اور معافر ملوک حمیر کا خط اور ان کے قبول اسلام کی اطلاع لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے نیز انہوں نے زرعہ ذایزن بن مالک بن مرہ رہاوی کو حضورؐ کے پاس اپنے قبول اسلام اور ترک شرک کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے بھیجا اور آپؐ کو خوش آمدید کہا۔

ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز وہ کہتے تھے کہ ابن اسحاق سے بھی ایسا ہی مروی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں بات یہ ہے کہ نعمان ذی رعین، حارث اور نعیم ملوک حمیر کے نام ہیں جنہوں نے اپنے قاصد اور مکتوب دربار رسالت میں بھیجے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے اور نعمان قاصد کا نام نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۷۔ حضرت نعمانؓ بن مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج اور ثعلبہ بن دعد وہی آدمی ہیں جنہیں قوقل کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے معزز اور مکرم آدمی تھے اور جب کوئی آدمی ان کے پاس پناہ لینے آتا تو وہ اسے اس لفظ سے پناہ کا یقین دلاتے اسی بنا پر اس کے بھائی عوف کے دونوں بھائیوں بنو غنم اور بنو سالم کو بھی قواقلہ کہتے تھے اور اسی وجہ سے المال کے رجسٹر میں ان کا نام بنو قوقل درج تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن غنم بن سالم اوسی بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ کی رائے ہے کہ نعمان بدر اور احد کے غزوات میں موجود تھے۔ ان کی شہادت بقول واقدی صفوان بن امیہ کے ہاتھوں غزوہ میں ہوئی لیکن عبداللہ بن محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ جو صحابی بدر اور احد میں شریک ہوئے اور پھر احد میں شہید ہوئے وہ نعمان الا بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے اور جن صاحب کو قوقل کہا جاتا ہے وہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے اور السدی کا بیان ہے کہ نعمان بن مالک انصاری جب غزوۂ احد کے لئے مدینے سے انہوں نے عبداللہ بن ابی سے بھی مشورہ کیا حالانکہ اس سے پہلے ایسی نوبت کبھی نہیں آئی تھی تو انہوں نے حضور اکرم کی خدمت عرض کیا بخدا یارسول اللہ میں ضرور جنت میں داخل ہوں گا۔ حضورؐ نے پوچھا وہ کیسے عرض کیا یارسول اللہ میں توحید اور رسالت قائل ہوں اور میں جنگ میں بھاگوں گا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ چنانچہ اسی دن شہید ہو گئے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس نعمان سے مراد نعمان بن قوقل ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ نسب ایک ہی ہے اور بدر و احد میں شر اور احد میں ان کی شہادت بھی ایک ہی سی ہے۔ دونوں کے نسب میں سوائے دعد اور اصرم کے اور کوئی فرق نہیں ہے اور ایسے پر راویوں میں سے اس سے بھی زیادہ اختلاف کا ہونا معمول میں داخل ہے بعض اوقات ایک راوی اپنے اسناد میں ایک آدمیوں کا نام حذف کر دیتا ہے حالانکہ بعض اور روات نے ان کا نام اسناد میں شامل کیا ہوتا ہے۔ ان کی کتابوں میں بہ کثرت مثالیں ملتی ہیں اسی وجہ سے ابن مندہ نے اور نیز ابونعیم نے نعمان بن مالک کا علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔ رہا ابوموسیٰ کا ان کے نسب سالم کا اضافہ کرنا یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ سالم غنم کا بھائی ہے بیٹا نہیں۔ انصار میں ایک اور سالم جو عبداللہ بن ابی کے خا سے تھے۔ ان کا لقب الحبلی تھا۔ لیکن ان کا نسب بالکل غیر اہم ہے نیز ابوموسیٰ کا جناب نعمان کو اوسی لکھنا بھی درست نہیں کیو خزرجی تھے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ کے لئے ان کا علیحدہ ترجمے لکھنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ ابوعمر نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے عنوان قلم بند کیا ہے۔ جو ان کے جد اعلیٰ تھے۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ وہ غنم ہیں اور ابوعمر کا قول ہے کہ وہ ثعلبہ ہیں جو نسب میں ان ک اوپر ہے بنا بر ابن ابوموسیٰ کے لئے استدراک کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے نام سے ہے اور قوقل سے ان کی مراد ثعلبہ تھے جو مالک کے والد تھے اور قوقل ان کا لقب تھا۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۲۴۔ حضرت نعمانؓ بن مالک انصاری اوسی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث انصاری اوسی۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بعد از بدر غزوات میں شریک رہے اور بقول عدوی عامر بن مجدعہ سوید بن نعمان کے والد تھے۔ ابو عمر نے سوید بن نعمان کے ترجمے میں کسی جگہ عائذ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۔ حضرت نعمانؓ بن ابی مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن ابی مالک۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے واقدی سے روایت کی کہ نعمان ابی مالک وہ آدمی ہیں جنہوں نے عمر بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو قتل کیا تھا۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۔ حضرت نعمانؓ بن مرۃ

حضرت نعمانؓ بن مرہ۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ابو نعیم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے۔

۵۲۷۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن

حضرت نعمانؓ بن مقرن۔ ایک روایت کے رو سے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔ نعمان بن عمرو بن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن ادبن طابخہ مزنی اور عثمان کی اولاد مزینہ کہلاتی تھی کیونکہ وہ اپنی ماں کی طرف منسوب تھے۔ ان کی کنیت ابو عمرو یا ابو حکیم تھی اور فتح مکہ کے موقعہ پر بنو مزینہ کا علم ان کے پاس تھا۔ مصعب سے مروی ہے کہ نعمان بن مقرن نے اپنے سات بھائیوں کی معیت میں ہجرت کی تھی۔
ان سے مروی ہے کہ بنو مزینہ کا وفد جب رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تو وہ چار سو سواروں پر مشتمل تھا۔ اولاً انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کی پھر کوفے میں منتقل ہو گئے اور بعد میں مدینے آ گئے اور وہاں قادسیہ کی فتح ان کے طفیل حاصل ہوئی۔

جب نہاوند پر حملہ آور ہونے کے لئے سوار حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے۔ تو خلیفہ نے اہل بصرہ اور کوفہ کو لکھا کہ دونوں شہروں کے دو ثلث مردان کار اسلامی لشکر میں شمولیت کے لئے مدینے پہنچ جائیں میں ان کی کمان ایسے آدمی کے حوالے کروں گا جو اس کام کے لئے موزوں ہوگا۔ مسجد نبوی میں آئے تو نعمان بن مقرن کو نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے انہیں میدان جنگ کو روانگی کا حکم دیا اور لشکر کی کمان ان کے سپرد کی اور فرمایا کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو حذیفہ کمان سنبھال لیں اور اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر کمان دار ہوں گے۔

نعمان نے کوچ کیا۔ اور ان کے ساتھ حذیفہ، مغیرہ بن شعبہ، اشعث بن قیس، جریر اور عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ جب نہاوند کے مقام پر پہنچے تو جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے مسلمانو! میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ جب تک زوال نہ ہو جاتا آپ صبح کی جنگ کو آخری شکل نہیں دیتے تھے۔ اے اللہ تو نعمان کو شہادت عطا فرما اور مسلمانوں کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دشمن پر فتح عطا فرما'' اس پر سارے لشکر نے آمین کہی تیز جب میں علم کو تین دفعہ ہلاؤں تو آخری جنبش پر یک لخت دشمن پر حملہ کر دو اور اگر میں مارا جاؤں تو میرے پاس کوئی نہ رکے جب کمان دار نے تیسری باری علم کو جنبش دی تو مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ جنگ اکیس ہجری میں واقع ہوئی تھی اور کمانڈار کی شہادت جمعہ کے دن ہوئی تھی۔

جب خلیفہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو نعمان کی شہادت کی خبر سنائی پھر سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئے۔ جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ایمان کے بھی گھر ہیں اور نفاق کے بھی گھر ہیں۔ ابن مقرن بھی ایمان کا گھر تھا۔ جناب نعمان سے معقل بن یسار، محمد بن سیرین اور ابوالخالد والبی نے روایت کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے بذریعہ اس اسناد کے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے کہا کہ ہمیں حسن بن علی الخلال نے انہیں عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے بتایا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے انہیں عمر ابودان الجونی نے علقمہ بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کے خلاف جنگ کے لئے روانہ کیا اس کے بعد ساری حدیث مفصل بیان کی۔ جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہیں۔ اگر حضورؐ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ نہ کرتے تو زوال کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور آسمان سے فتوحات نازل ہوتیں۔ علقمہ بن عبداللہ بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۲۔ حضرت نعمانؓ بن یزید

حضرت نعمانؓ بن یزید بن شرجیل بن امرؤالقیس بن عمرو المقصود بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نعمان، اشعث بن قیس ذوالنمرق کے ماموں تھے۔ بواسطہ طبری، یہ ابوعلی غسانی کا قول ہے کلبی کہتے ہیں کہ ذوالنمرق امروءالقیس کا لقب تھا۔ جو نعمان کے دادا تھے۔

۵۲۶۳۔ حضرت نعیمؓ بن اوس

حضرت نعیمؓ بن اوس۔ تمیم الداری کے بھائی تھے۔ ان کا ذکر اس حدیث میں جو بعض متاخرین نے بیان کی ہے پایا جاتا ہے۔ جناب نعیم اپنے بھائی تمیم اور عمرو ابوہند کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو جاگیر انہوں نے مانگی۔ آپ نے عطا فرما دی۔ ایک روایت کے مطابق ان کے بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے اور ان کا شمار صحابہ میں نہیں ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۴۔ حضرت نعیمؓ بن بدر

حضرت نعیمؓ بن بدر۔ السدی نے ان کا ذکر ابومالک اور انہوں نے عبداللہ بن عباس سے بہ سلسلہ نزول آیت ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی بیان کیا ہے کہ بنوتمیم کا ستر اسی آدمیوں کا وفد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں اقرع بن حابس، زبرقان، عطارد، قیس بن عاصم، نعیم بن بدر اور عمرو بن اہتم بھی تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کتاب میں اسی طرح مذکور تھا لیکن ان کا خیال ہے کہ ان صاحب کا نام عیینہ بن بدر تھا۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کا خیال غلط ہے کیونکہ عیینہ بن بدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...سے تھے۔ یہ بنو تمیم سے تھے۔

۵۱...۔ حضرت نعیمؓ بن جناب

حضرت نعیمؓ بن جناب التجیبی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابن ماکولا نے ان ...روایت حضری کیا ہے۔

۵۱...۔ حضرت نعیمؓ بن ربیعہ

حضرت نعیمؓ بن ربیعہ بن بن کعب اسلمی۔ یہ صاحب کچھ عرصہ حضور اکرمؐ کی خدمت گزاری میں مصروف رہے (اور ایک ...میں ہے کہ تحت اخدم النبی کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں نہ کہ نعیم بن ربیعہ جیسا کہ ہم باب را میں بیان کرآئے ہیں) اس ...ذی ابراہیم بن سعد ہیں جنہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے نعیم بن ربیعہ بن کعب ...ایت کی۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۱...۔ حضرت نعیمؓ بن زید التیمی

حضرت نعیمؓ بن زید التیمی۔ ابن اسحاق نے انہیں تمیم الداری کے وفد میں شامل کیا ہے اور ابو موسیٰ نے مختصراً اسی طرح ان کا ...ہے اور جب تک وہ زندہ رہے تمیم الداری کو ان سے منسوب نہیں کیا گیا اور اگر یہ انتساب ان کی وفات کے بعد عمل میں آیا تو ...ہے کہ درست ہو اور ہمارے علم میں نہ آیا ہو جب بھی تمیمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے تمیم بن مرہ بن ادمراد ہوتا ہے ...بن زید کا تعلق تمیم بن مرہ سے ہے جیسا کہ ہم نے حتات کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور آگے چل کر نعیم بن یزید کے ترجمے میں ...یں گے۔

۵۱...۔ حضرت نعیمؓ بن سلامۃ

حضرت نعیمؓ بن سلامہ۔ ایک روایت میں سلام آیا ہے ابو ہریرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے اس حدیث کو عطاء بن ابی ...نے ابو ہریرہ سے یوں بیان کیا کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، نیز ابو بکر، عبداللہ بن مسعود، معاذ ...اور نعیم بن سلام بھی موجود تھے کہ اس اثناء میں ایک قاصد جسے حضور اکرمؐ نے کسی ضروری کام کے لئے بھیجا تھا۔ واپس آ گیا ...ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا تیز رفتار قاصد جو سالماً غانماً واپس آ گیا ہے کم ہی کسی نے دیکھا ہوگا حضورؐ نے فرمایا اے ...تمہیں اس سے بھی زیادہ تیز رو اور کامیاب تر آدمی کے بارے میں بتاتا ہوں یعنی جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا ...اور طلوع آفتاب تک وہاں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ ابن ابی فدیک نے یزید بن عیاض سے انہوں نے ابو عبید سے جو ...بن عبدالملک کا حاجب تھا اور انہوں نے نعیم بن سلامہ سے روایت کی۔ جناب نعیم کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ ...ور ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۲۶۹۔ حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام

حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام۔ ان کا نسب بن عبداللہ بن اسید بن عبد عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ ابو عمر نے بھی ان کا نسب یوں ہی بیان کیا ہے۔ کلبی نے بھی اسی طرح لکھا ہے مگر صرف اتنی تبدیل کی ہے۔ اسید بن عبد عوف۔ انہیں نحام اس لئے کہتے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آپ جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نعیم کی نخ نخ کی آواز اور یوں ان کی آواز کافی دیر آتی رہی۔

نعیم قدیم الاسلام لوگوں میں سے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ گیارھویں مسلمان تھے اور ایک دوسری روایت کے رو سے اتالیسویں۔ حضرت عمرؓ سے پیشتر جناب نعیم نے اپنا اسلام چھپایا ہوا تھا اور چونکہ ان کا قبیلہ ان کا احترام کرتا تھا اور وہ اپنے قبیلے کی بیوہ عورتوں اور یتیموں پر کشادہ دلی سے خرچ کرتے تھے اس لئے انہوں نے انہیں ہجرت سے روکے رکھا اور اجازت دے دی کہ جس دین پر چاہو عمل کرو لیکن یہاں سے جاؤ مت۔ جب تک ہم زندہ ہیں تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد وہ ہجرت کے چھٹے سال مدینے آ گئے۔ یہ صلح حدیبیہ کا سال تھا۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

جب وہ وارد مدینہ ہوئے تو ان کے ساتھ ان کی قوم کے چالیس آدمی تھے۔ حضور اکرمؐ نے انہیں گلے سے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا تمہاری قوم میری قوم سے اچھی ہے کہ انہوں نے تجھے اپنے پاس ٹھہرائے رکھا اور میری قوم نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی قوم اس لئے اچھی ہے کہ اس نے آپ کو ہجرت کا موقعہ فراہم کیا اور میری قوم نے مجھے روکے رکھا۔ ان سے نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کی۔ ابن اثیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو جناب نعیم سے سماع کا موقعہ نہیں ملا۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پندرہ سن ہجری میں نعیم بن عبداللہ معرکہ یرموک میں شہید ہوئے ایک اور روایت کے رو سے تیرہ سن ہجری میں معرکہ اجنادین میں بھی موجود تھے۔ خلافت ابوبکرؓ میں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۰۔ حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن ازدی بصری۔ داؤد بن ابو ہند نے ان سے روایت کی ان کو صحابہ میں شمار کیا گیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۲۷۱۔ حضرت نعیمؓ بن قعنب

حضرت نعیمؓ بن قعنب۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے یہ وادی کے باشندے تھے انہوں نے بابت حمران بن نعیم بن قعنب سے روایت کی کہ وہ (نعیم) اپنے اور اپنے قبیلے کے صدقات لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضورؐ کو ان کی یہ ادا پسند آئی۔ ان کے چہرے کو چھوا اور دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۲۔ حضرت نعیمؓ بن عبد کلال

حضرت نعیمؓ بن عبد کلال۔ ان کا ذکر ہم نعمان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ نیز رعین اور ان کے بھائی شرجیل بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمے میں بھی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک

رت نعیمؓ بن عمرو بن مالک (از بنی الضبیب از جذام) حزابہ کے والد تھے۔ جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہیں دمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت نعیمؓ بن مسعود

رت نعیمؓ بن مسعود بن عامر بن انیف بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان، غطفانی ن کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر اسلام لائے۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے بنو قریظہ غطفان اور قریش ٹ پیدا کر کے انہیں ایک دوسرے کا مخالف بنا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر آندھی، سردی اور فرشتوں کے لشکر کو مسلط فرما دیا ح حضور اکرمؐ اور اسلامی لشکر کفار کے شر سے بچ گئے۔

جب جناب نعیم ایمان لائے تو انہوں نے دربار رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں کفار کو ذلیل و کے لیے کوئی داؤ پیچ کھیلوں۔ فرمایا اجازت ہے کیونکہ الحرب خدعہ ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے وہ واقعہ نقل کیا ہے جسے ثیر نے بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔

مر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے سعد بن طارق اشجعی (وہ ابومالک ہیں) سے، نے سلمہ بن نعیم بن مسعود الاشجعی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب دو قاصد مسیلمہ کذاب کا رقعہ لے کر دربار میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے رقعہ پڑھا تو قاصدوں سے دریافت فرمایا کہ اس خط کے مندرجات کے بارے میں تمہاری کیا ہے؟ انہوں نے کہا جو کچھ اس کے راقم کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر قاصد کا قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری ادیتا۔

نعیم حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ایک روایت کے مطابق وہ جنگ جمل میں بصرے آنے سے پہلے تھے۔ مجاشع بن مسعود سلمی اور حکیم بن جبلہ عبدی کو بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ تینوں نے بیان کیا ہے۔

۔ حضرت نعیمؓ بن مقرن

ت نعیمؓ بن مقرن۔ نعمان بن مقرن مزنی کے بھائی تھے۔ جب نعمان جنگ نہاوند میں شہید ہو گئے تو جناب نعیم نے ان لی اور علم اٹھا کر جناب حذیفہ کو دے دیا چنانچہ ایران میں جناب نعیم کے ہاتھوں کئی فتوحات ہوئیں۔ دونوں بھائی اپنے راف میں اور نیز کبار صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ بھی دونوں بھائیوں کے فضل و کمال کے قائل تھے۔ ابوعمر نے کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۲۷۶۔ حضرت نعیمؓ بن ہزال

حضرت نعیمؓ بن ہزال اسلمی۔ بنو مالک بن افصی سے تھے۔ ان کے بھائی کا نام اسلم تھا اور انہیں اسلمی اور مالکی کہتے تھے مد میں بس گئے تھے۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی ابن سکینہ کو ابو غالب محمد بن حسن الماوردی مناولہ نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن سلیم انباری سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے ہشام بن سعد سے، انہوں نے نعیم بن ہزال سے، انہوں نے اپنے والد سے بیان کہ ایک یتیم لڑکا جس کا نام ماعز تھا میرے والد کے زیر تربیت تھا اس نے قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کیا۔ میرے والد نے ا کہا آؤ رسول اکرمؐ کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرو شاید وہ تمہاری مغفرت کی کوئی صورت پیدا کر سکیں۔ میرے والد کا مقصد یہ تھا شاید اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے۔ ماعز نے حضور کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں پر احکام الٰہی کا اجرا فرمایئے۔ حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ دوبارہ پھر آیا اور اسی بات کو دہرایا۔ اس طرح ماعز چار دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور اپنی بات کو دہراتا رہا۔ آخری دفعہ آپؐ نے پوچھا ''کس سے'' ماعز نے نام بتایا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا اس سے ہم بستر ہوا۔ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! کیا تم نے اس سے مجامعت کی۔ اس کا جواب اثبات میں تھا تو آپ نے رجم حکم دیا۔ جب پتھر برسنا شروع ہوئے تو شدت تکلیف کی وجہ سے چیختا چلاتا بھاگ اٹھا۔ راستے میں عبداللہ بن انیس سے آمنا سامنا ہوگیا۔ انہوں نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی سے ڈنڈے کا کام لیا اور ماعز کو قتل کر دیا۔ جب حضور کو علم ہوا تو رحمت عالم نے فرمایا اگر اس سے مزید تعرض نہ کرتے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ وہ جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور کہا کہ بنو اسلم کے لوگ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے حضورؐ کے سامنے اس (ماعز) کے چیخنے چلانے کا ذکر کیا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا مجھے اس حدیث کا علم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! مجھے اس حدیث ٹھیک سے علم ہے کیوں کہ میں بھی اسے رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ جب ہم اسے لے کر چلے اور سنگ باری شروع کی تو شدت درد سے چلا اٹھا۔ کہنے لگا اے لوگو! مجھے حضور اکرمؐ کے پاس لے چلو کہ میری قوم مجھے قتل کر رہی ہے اور انہوں نے مجھے دھو دیا ہے، حالانکہ آپؐ مجھے قتل نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے اسے اس وقت چھوڑا جب وہ مر چکا تھا۔ بعدہ ہم نے حضور اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا تم نے اسے چھوڑ دیا ہوتا اور اسے میرے پاس لے آتے تاکہ آپؐ اس سے اس کا ثبوت طلب فرماتے اس سے حضورؐ کا مقصد ترک حد نہ ہوتا۔ ماعز چھوٹے قد کا بدنماز آدمی تھا۔ حضور نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اسے جنت کی نہروں میں تیرتا دیکھ رہا ہوں۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے ابن مندہ کو اسی میں شبہ ہے ابو عمر کہتے ہیں کہ ایک روایت کی رو سے نعیم کو حضور کی صحبت نصیب نہیں ہوئی ہاں البتہ ان کے والد ہزال کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور یہی روایت اولیٰ بالصواب ہے۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۲۷۷۔ حضرت نعیمؓ بن ہمار

حضرت نعیمؓ بن ہمار۔ ایک روایت میں ہبار، ایک میں ہدار اور ایک میں حمار اور خمار مذکور ہے۔ وہ غطفانی تھے ابوسعد سمعانی کی روایت کی رو سے وہ غطفان بن سعد بن ایاس بن حرام بن جذام سے تھے جو بنو جذام کا ذیلی قبیلہ ہے اور وہ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے، انہوں نے داؤد بن رشید سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے نعیم بن ہمار سے روایت کی کہ ایک آدمی حضور اکرم کی خدمت میں آیا اور دریافت کیا، یا رسول اللہ! شہداء میں افضل کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو صف میں مصروف الرتار ہے اور جنگ سے منہ نہ موڑے تا آنکہ قتل ہو جائے۔ ایسے لوگ بہشت کے محلات میں سکونت پذیر ہوں گے اور تیرا رب انہیں دیکھ کر خوشی سے ہنسے گا اور جہاں یہ صورت حال ہو، وہاں حساب کتاب کا کیا ذکر۔

جناب نعیم سے قیس الجذامی نے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن آدم سے کہتا ہے۔ دیکھو میاں! تم دن کے ابتدائی لمحات میں چار رکعات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرنا۔ یہ تمہیں دن کے ختم ہونے تک کفایت کریں گی۔ ایک روایت میں دو رکعتیں مذکور ہیں۔

نعیم نے عقبہ بن عامر سے، انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی السائب سے، انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے، انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے نعیم بن ہمار غطفانی سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرم کو فرماتے سنا کہ ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ اگر اسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے اور اگر سیدھا کرنا چاہے تو سیدھا کر دیتا ہے۔

ولید کے علاوہ اور راویوں نے اس روایت کو نواس بن سمعان سے روایت کیا ہے اور یہی درست ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۸۔ حضرت نعیمؓ بن یزید

حضرت نعیمؓ بن یزید۔ بنو تمیم کے وفد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے الحتات کے ترجمے کے تحت ان کا ذکر کیا ہے، مگر نام نعیم بن زید لکھا ہے۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نعیم بن زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۵۲۷۹۔ حضرت نعیمانؓ بن عمرو

حضرت نعیمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ بیعت عقبہ غزوۂ بدر اور اسی طرح باقی غزوات میں شریک رہے۔ طبیعت میں مزاح تھا۔ چنانچہ حضور ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوتے تھے۔

جناب نعیمان سویبط بن حرملہ کے رفیق تھے ہم ان دونوں حضرات کی دلچسپ باتوں سے ایک واقعہ ابوموسیٰ کی زبانی سناتے ہیں۔ ابوعلی نے ابونعیم سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے یونس بن حبیب سے، انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے زمعہ بن صالح سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام سلمہ سے سنا کہ ابوبکرؓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے شام پر چڑھائی کی اور جناب نعیمان اور سویبط بن حرملہ ان کے ساتھ تھے۔ یہ دونوں حضرات بدری ہیں اس مہم میں سو... راشن کے مہتمم تھے، نعیمان ان کے پاس آئے اور کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آ لینے دو... جناب نعیمان نے کہا اچھا! میں تم سے اس کا انتقام لوں گا وہ گھومتے پھرتے ایک ایسی جماعت کے پاس پہنچ گئے جو کچھ گھوڑ... بیچنے کو ساتھ لائے تھے ان سے انہوں نے کہا میں ایک عربی غلام بیچنا چاہتا ہوں جو بڑا دانشور اور فصیح البیان ہے۔ مگر ڈر ہے... بگڑ نہ جائے اور یہ کہنے لگ جائے کہ وہ غلام نہیں، بلکہ آزاد ہے اور تم اس کی اس بات سے گھبرا کر اسے چھوڑ دو تو پھر ا... سودے کو رہنے دو کیونکہ غلام سے میرے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں تم اسے لے آؤ۔ ہم دس اشرفیو... پر اسے خریدنے کو تیار ہیں۔

نعیمان انہیں ہانک کر اس جماعت کے پاس لے آئے۔ پھر انہیں کہنے لگے۔ ادھر متوجہ ہو، کہ یہ ہے وہ غلام۔ اس پر وہ لوگ جناب سویبط کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہم نے تمہیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا۔ میں آزاد ہوں، غلام تو نہیں، انہوں نے ان کی گردن میں رسی ڈالی اور گھسیٹ لے چلے۔ جب حضرت ابوبکر کو اس کا علم ہوا۔ تو چند آدمیوں کو ساتھ لے کر گئے اور جناب سویبط کی قیمت واپس کر کے چھڑا لائے جب اسلامی لشکر واپس مدینے پہنچا اور حضور اکرم کو اس کا علم ہوا تو آپ خوب ہنسے۔

عباد بن مصعب نے ربیعہ میں عثمان سے روایت کی کہ ایک بدو شتر سوار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر خود دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ بعض حضرات نے جناب نعیمان سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ گوشت کو ترس گئے ہیں قیمت حضور اکرم ادا کر دیں گے۔ جناب نعیمان نے اونٹ کو ذبح کر دیا جب بدو باہر نکلا اور اسے صورت حال کا علم ہوا تو چلا اٹھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اونٹ کھا گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نعیمان نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے۔ معلوم ہوا کہ ضباعہ دختر زبیر کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان صاحب نے جو آپ کے ساتھ تھے، بلند آواز سے تو یہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو وہ کہیں نظر نہیں آ رہے۔ لیکن انگلی سے ادھر اشارہ کیا۔ جہاں وہ چھپے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہاں سے باہر نکالا اور پوچھا تم نے یہ فعل کس کے کہنے پر کیا ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے میرا نام لیا ہے انہوں نے ہی مجھے اس حرکت پر اکسایا تھا۔ حضورؐ یہ سن کر ہنس پڑے، ان کی گالوں کو چھوا اور قیمت ادا کر دی۔

جناب نعیمان کبھی کبھی شراب پی لیا کرتے، ایک دفعہ رنگے ہاتھوں میں حضور اکرمؐ کے سامنے لائے گئے۔ آپؐ نے حاضرین سے فرمایا جوتوں سے اس کی مرمت کرو۔ جب اچھی طرح جوتوں کی بارش ہو چکی تو صحابہ میں سے کسی نے کہا تم پر خدا کی پھٹکار ہو تو حضورؐ نے فرمایا ایسا مت کہو یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے انہیں سویبط کے رفیق تو لکھا ہے مگر ان کا نسب نہیں لکھا۔ کبھی یہ خیال بھی آتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور صاحب ہوں۔ مگر ہم نے اس سے صرف نظر کرنا بہتر جانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب نون وفا

حضرت نفیرؓ ابوجبیر

حضرت نفیرؓ ابوجبیر۔ ایک روایت میں نفیر بن مغلس بن نفیر اور ایک دوسری روایت میں نفیر بن مالک بن عامر الحضرمی آیا ہے ان کی کنیت ابوجبیر تھی' ایک اور روایت کے مطابق ابوخمیر بھی مذکور ہے ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال کا خروج میرے زمانے میں ہوا تو میں تمہارا کفیل ہوں گا ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے گا۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ لیکن عبداللہ بن عبدالرحمان بن جابر نے اپنے والد سے انہوں نے یحیٰ بن نفیر سے انہوں نے نواس بن سمعان سے طویل تر حدیث بیان کی ہے۔ جبیر بن نفیر نے زمانہ جاہلیت بھی پایا۔ لیکن انہیں حضورؐ کی زیارت نہ نصیب ہوسکی۔ ان کا شمار شام کے کبار تابعین میں ہوتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حضرت نفیرؓ بن مجیب الشمالی

حضرت نفیرؓ بن مجیب الشمالی شامی۔ حضور اکرمؐ کے قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم دمشقی نے اسماعیل بن سے، انہوں نے سعید بن یوسف سے انہوں نے یحیٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابوالسلام سے، انہوں نے حجاج بن الشمالی سے (انہوں نے حضور اکرمؐ کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا) انہوں نے نفیر بن مجیب سے ان کی حدیث روایت کی۔

ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر اور منافق کو ان گھروں میں بند کیا جائے گا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ ابن مندہ سے اس نام کی روایت میں غلطی ہوئی ہے۔ یہ روایت سفیان بن مجیب کی ہے، انہوں نے ہیثم بن خارجہ سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے سعید سے باسنادہ بیان کی، ابوعمر نے نفیر بن مجیب الشمالی کا ذکر کیا ہے۔ ان سے حجاج نے جہنم کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں، لیکن یہ حدیث منکر ہے اور

ابوزرعہ اور ابوحاتم رازیان کی رائے کے مطابق راوی کا نام سفیان بن مجیب ہے لیکن ان دو کے علاوہ اور کوئی اس کا قائل نہیں۔ چونکہ ابوعمر نے نفیر بن مجیب کا نام لیا ہے۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابن مندہ نے راوی کے نام میں غلطی کھائی ہے، جیسا کہ ابونعیم کا خیال ہے اس نام میں راویوں کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ عام طور پر ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ابن مندہ کو کوئی الزام نہیں دیا جاسکتا۔ مثلاً نفیر بن جبیر کے ترجمے میں ہم نے دجال کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو نفیر سے روایت کیا اور بعض نے نواس سے ان میں سے ہم کسی کو تصحیف نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ ہم سفیان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ اسی طرح ابو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احمد عسکری نے ابن مندہ سے اتفاق کیا ہے اور نفیر بن مجیب اور سفیان بن مجیب ہر دو کا ذکر بھی کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۸۲۔ حضرت نفیعؓ ابوبکرہ

حضرت نفیعؓ ابوبکرہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مسروح آیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ نیز ایک روایت میں ان کا نفیع بن مسروح اور ایک روایت میں نفیع بن حارث بن کلدہ ہے۔ جو لوگ انہیں مسروح سے منسوب کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ حارث بن کلدہ کے غلاموں میں سے تھے اور ان کی والدہ کا نام سمیہ تھا جو حارث کی لونڈی تھی اور وہ زیاد کے اخیافی بھائی تھے۔ شعبی سے مذکور ہے کہ لوگوں نے انہیں حارث کی طرف منسوب کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے مرتے وقت اپنے ... سے کہا کہ میں مسروح حبشی ہوں۔ امام احمد بن حنبل نے انہیں ابوبکرہ نفیع بن حارث لکھا ہے اور یہی اکثر لوگوں کا قول ہے امام ... بن حنبل لکھتے ہیں کہ ہوذہ بن خلیفہ نے مجھے ان کا نسب بتایا جب ابوبکرہ تک پہنچے تو میں نے ان کے والد کا نام پوچھا تو انہوں نے ... چھوڑو، یہیں تک رہنے دو یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو محاصرہ طائف کے موقعہ پر اپنے آقا کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ خود ان سے ابوعثمان نہدی، احنف اور حسن بصری نے احادیث روایت کی ہیں۔ جناب نفیع فاضل اور صالح صحابہ میں سے تھے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کریں گے۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۳۔ حضرت نفیعؓ المعلی

حضرت نفیعؓ بن المعلی بن لوذان۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ ... مدینہ میں تشریف آوری سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ اس دوران میں بنو مزینہ کے ایک آدمی سے جو بنو اوس کا حلیف تھا۔ ان ... آمنا سامنا ہو گیا اور چونکہ اوس اور خزرج میں باہم عناد تھے۔ اس لئے اس آدمی نے انہیں قتل کر دیا۔ اس بنا پر جناب نفیع انصار ... وہ پہلے آدمی ہیں جو قتل ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب نون و قاف

۵۲۸۴۔ حضرت نقادہؓ الاسدی

حضرت نقادہؓ اسدی۔ ایک روایت میں نقادہ بن عبداللہ ایک میں نقادہ بن خلف، ایک میں نقادہ بن سعر اور ایک میں نقادہ ... مالک آیا ہے۔ حجازی تھے اور صحرا نشین تھے ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابونہیہ تھی۔ بعد میں بصرے میں سکونت اختیار ... لی۔ ان سے زید بن اسلم اور ان کے بیٹے سعر بن نقادہ نے روایت کی ہے۔

ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے یونس اور عفان سے، ... دونوں نے غسان بن برزین سے انہوں نے سیار بن سلامہ ریاحی سے انہوں نے براء سلیطی سے انہوں نے نقادۃ الاسدی ...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک آدمی کے پاس بھیجا کہ اس سے ایک اونٹنی مانگ لائے وہ آدمی حضور کی خواہش پوری نہ کر سکا
نے انہیں ایک دوسرے آدمی کے پاس بھیجا جس نے تعمیل ارشاد کی۔ جب حضورؐ نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا اے اللہ تعالیٰ تو
اونٹنی بھیجنے والے کو اپنی رحمت سے نواز۔ جناب نقادہ نے عرض کیا یارسول اللہ! لانے والے کو بھی اپنی دعا میں شامل فرما
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ لانے والے پر بھی اپنی رحمت فرما۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس کا دودھ
اور پیا گیا۔

اس کے بعد آپؐ نے دعا فرمائی یا اللہ تو فلاں آدمی (جس نے اونٹنی نہیں دی تھی) کے مال واولاد میں برکت فرما اور اے خدا!
کے رزق میں (جس نے اونٹنی دی تھی) روز بروز اضافہ فرما۔ تینوں نے اسے ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت نقبؓ بن فردۃ

حضرت نقبؓ بن فردہ بن بدن الانصاری: یہ بنوساعدہ سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے یہ قول ابن
سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ کے مطابق ایک روایت میں ان کا نام نقیب ہے بقول
ولاثقیب ہے۔ ایک اور روایت میں الاحرش اور اخرس بھی آیا ہے۔

۵۱۔ حضرت نقیدہؓ بن عمرو

حضرت نقیدہؓ بن عمرو الخزاعی الکعبی۔ ان سے حزام بن ہشام نے روایت کی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے لیکن بغیر از
انہوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت نقیرؓ (والد ابی السلیل)

حضرت نقیرؓ۔ ابوالسلیل بن ضریب بن نقیر کے والد تھے۔ جریری نے روایت کی ہے ابوالسلیل سے انہوں نے اپنے والد
روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ اس وقت ایک انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے، جن کا نام
حوشب تھا، انہوں نے ایک بڑا سا پیالہ حضور اکرمؐ کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ دریافت فرمایا کیا ہے؟ عرض کیا دودھ اور شہد
حضورؐ نے پیالہ رکھ دیا اور فرمایا یہ دو مشروب ایسے ہیں جنہیں نہ ہم پیتے ہیں اور نہ ناجائز گردانتے ہیں، جو شخص اللہ کے لئے
کرتا ہے، اللہ اسے اوپر اٹھاتا ہے اور جو شخص غرور کرتا ہے اللہ اسے نیچے گراتا ہے اور نہایت عمدہ طریقے سے اس کے رزق میں
کرتا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب نون و میم

۵۱۔ حضرت النمرؓ بن تولب

حضرت النمرؓ بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبد کعب بن عوف بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ
عکلی۔ عوف بن وائل کے بیٹوں کو عکل کہتے تھے۔ کیونکہ جس لونڈی نے ان کی پرورش کی تھی۔ اس کا نام عکل تھا۔ اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سارا خاندان اس نام پر مشہور ہو گیا۔ نمر مشہور شاعر تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ لیکن ابو عمر نے کا نسب یوں بیان ہے۔ نمر بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبد عوف بن عبد مناہ۔ انہوں نے کعب سے لے کر دوسرے عوف پانچ نام حذف کر دیئے ہیں۔ لیکن اول الذکر نسب درست ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ نمر سے لے کر ابن عبد مناہ تک (جو تمیم تھا) صرف پانچ آدمی ہوں۔

مروی ہے کہ جب جناب نمر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ایک قصیدہ پیش کیا جس کا مطلب یہ تھا۔

انا اتیناک وقد طال السفر تطعمنا اللحم اذا عز الشجر

ہم بڑا لمبا سفر طے کر کے حاضر خدمت ہوتے ہیں ہمیں گوشت کھلایئے جب درختوں کے پتے جھڑ جائیں۔

ذیل کے تین مصرعے بھی اسی قصیدے کے ہیں۔

یا قوم انی رجل عندی خبر اللہ من آیاتہ ھذا القمر،
والشمس، والشعری و آیات اخر

اے قوم میں وہ آدمی ہوں کہ مجھے علم ہے کہ یہ چاند، سورج، شعری اور اسی طرح فطرت کے اور کرشمے اللہ کی آیات ہیں۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبد اللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو العلاء بن شخیر سے روایت کی کہ وہ مطرف کے ساتھ ربذۃ میں اونٹوں کی منڈی میں تھے کہ ایک بدو جس کے میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا وہاں آ نکلا۔ کہنے لگا تم میں کوئی پڑھا لکھا آدمی ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ سے وہ ٹکڑا لے لیا، مرقوم تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از محمد رسول اللہ ﷺ بنام زہیر بن اقیش جو بنو عکل کی ایک شاخ ہے۔ اگر تم خدا کی وحدانیت اور رسالت کی گواہی دو اور مشرکین سے علیحدگی اختیار کر لو اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے نام پر علیح دو تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہو گے"۔

اس بدو سے اس کی قوم کے بعض افراد نے دریافت کیا۔ آیا تم نے رسول اکرمؐ سے کوئی حدیث بھی سنی ہے اس نے انہوں نے کہا اچھا وہ حدیث ہمیں سناؤ اس پر اس نے کہا میں نے رسول اکرمؐ سے سنا جو شخص اپنے دل کی کثافتوں سے حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ ماہ رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ لوگوں نے دریافت کیا، کیا تم حضورؐ کی زبان مبارک سے یہ سنا وہ کہنے لگا تمہیں اتنا خیال نہیں آتا کہ میں حضور اکرمؐ کی طرف ایک غلط بات کو کس طرح منسو سکتا ہوں بخدا اب میں تم سے دن بھر بات نہیں کروں گا۔ اس نے وہ مکتوب لے لیا اور چلا گیا۔ جریری نے اس بدو کا نام نہیں لیکن باقی راویوں نے اس کا نام بتایا ہے۔

ابو العلاء سے روایت ہے کہ وہ بدو بمقام مربد آیا تھا نہ کہ ربذہ۔ باقی واقعہ اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا جب وہ بدو چلا گیا تو ہم نے دریافت کیا کہ یہ بدو کون تھا کسی نے بتایا کہ اس کا نام نمر بن تولب تھا اصمعی کا قول ہے کہ وہ مخضر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے تھے۔ ابو عمر اور ابن العلاء نے اس کا نام کیس بتایا ہے۔ جاہلیت میں وہ رباب تھا نہ کسی کی مدح کی نہ ہجو کی۔ اسلام قبول کیا معززین میں شمار ہوتا تھا۔ فصیح شعر کہتا تھا اور سخی تھا۔ ذیل کے اشعار اس کے ہیں۔

تدارک ما قبل الشباب وبعده   حوادث ایام تمر واغفل

جوانی سے پہلے اور بعد کا زمانہ انسان گزارتا ہے۔ حوادث گزر جاتے ہیں اور وہ غافل تر ہو جاتا ہے۔

یود الفتی طول السلامة جاهدًا   فکیف یری طول السلامة یفعل

انسان لمبی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسے کون بتائے کہ طویل زندگی میں اسے کیا پیش آئے گا۔

یرد الفتی بعد اعتدال وصحة   ینوء اذا رام القیام ویحمل

اعتدال اور صحت کے بعد انسان کو مصائب سے پالا پڑتا ہے اور جب وہ دنیا میں قیام کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اٹھا لے جاتے ہیں۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۔ حضرت نمطؓ بن قیس

حضرت نمطؓ بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لامی بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب الہمدانی الارحبی۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ آپؐ نے انہیں یمن میں ایک جاگیر عطا فرمائی جو ایک طویل عرصے تک ان کے خاندان میں رہی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۵۔ حضرت نمیرؓ بن اوس

حضرت نمیرؓ بن اوس الاشجعی۔ ایک روایت میں اشعری آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو عمر کہتے ہیں انہیں صحابہ میں ان لوگوں نے شمار کیا ہے جنہیں وسعت نظر عطا نہیں ہوئی۔ ان سے ولید بن نمیر نے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی نمیر بن ولید بن نمیر بن اوس نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ دعا اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ جو قضائے مبرم کو بھی ٹال دیتا ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن ابو موسیٰ نے یہ نہیں لکھا کہ جناب نمیر کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔

علامہ واقدی کے کاتب محمد بن سعد لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری شام کے طبقہ ثالث کے تابعی اور دمشق کے قاضی تھے۔ انہوں نے کم احادیث کی روایت کی انہوں نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی۔ حافظ ابو القاسم دمشقی لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری دمشق کے قاضی تھے، انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے ابو موسیٰ، ابو الدرداء، معاویہ اور ام الدرداء سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے ولید، ابراہیم بن سلیمان افطس، یحییٰ بن حارث ذماری وغیرہ نے روایت کی۔ جناب نمیر آذر بائیجان کے والی رہے۔ علی بن عبداللہ تمیمی اور ابو عبید قاسم بن سلام کہتے ہیں کہ نمیر بن اوس نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی اور ظاہر ہے کہ اس سن ہجری میں

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وفات پانے والا صحابی نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔

۵۲۹۱۔ حضرت نمیرؓ بن حارث

حضرت نمیرؓ بن حارث الانصاری اوسی ظفری۔ پھر از بنو عبید بن رزاح بن کعب جن کا نام ظفر ہے۔ جناب نمیر غزوہ بدر میں موجود تھے۔ جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے، انہوں نے ابو جعفر سے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنو عبید بن رزاح سے نمیر بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام نصر اور ایک میں نضر مذکور ہے۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۲۹۲۔ حضرت نمیرؓ بن خرشہ

حضرت نمیرؓ بن خرشہ بن ربیعہ ثقفی۔ بلحارث بن کعب۔ ان کے حلیف تھے یہ ان لوگوں میں شامل تھے جو عبد یا لیل کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

عبدالعزیز بن قاسم بن عامر بن نمیر بن خرشہ نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے جو بنو ثقیف کے وفد میں شامل تھے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے جحفہ کے مقام پر ملاقات کی۔ لوگ ہمارے آنے سے خوش ہوئے اور حضورؐ نے انہیں ہمارے خیر مقدم کا حکم دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۳۔ حضرت نمیرؓ بن عامر

حضرت نمیرؓ بن عامر النمیری۔ جریر بن حازم کہتے ہیں کہ انہوں نے جناب ایوبؓ کی محفل میں ایک بدو کو صوف کا جبہ پہنے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے مولیٰ قرہ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ نے بیان کیا کہ وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی زیارت کے لئے آئے۔ حضورؐ کے آس پاس اتنا ہجوم تھا کہ انہیں قریب آنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ انہوں نے وہیں سے عرض کی یا رسول اللہ! اس غلام کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے۔ حضورؐ نے ضحاک بن قیس کو ہمارا عامل مقرر فرمایا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی روایت میں نمیر بن عامر کا ذکر نہیں اور حدیث کا راوی قرہ ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کچھ مواد ایسا ہے جسے میں نہیں سمجھ پایا۔

۵۲۹۴۔ حضرت نمیرؓ بن عریب

حضرت نمیرؓ بن عریب۔ ابو بکر بن ابو علی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ابو اسحاق کی حدیث جس میں حضور اکرمؐ نے گرمیوں میں روزے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے راوی نمیر ہی ہیں اور یہ وہ حدیث ہے جو نمیر نے عامر بن مسعود سے روایت کی ہے ہم اس کا ذکر عامر بن مسعود جمحی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابن ماکولا نے عریب کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ حدیث عامر بن مسعود جمحی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ حضرت نمیرؓ بن ابی نمیر

حضرت نمیرؓ بن ابونمیر (ان کا نام مالک خزاعی تھا) ایک روایت میں ازدی آیا ہے۔ ابو مالک نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت کی۔

منصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے عصام بن قدامہ سے انہوں نے مالک بن نمیر خزاعی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے حضور اکرم کو بحالت قعدہ دیکھا۔ آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ

حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ بن فقیم بن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ لیثی کلبی۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ نمیلہ بن عبداللہ نے مقیس بن صبابہ کو فتح مکہ کے دن قتل کردیا تھا اور مقتول ان کے قبیلے کا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مقیس کا بھائی ہشام مسلمان ہوگیا تھا اور انہیں ایک انصاری نے جنگ کے دوران میں غلطی سے کافر سمجھ کر قتل کردیا تھا۔ جب مقیس کو معلوم ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قصاص کے لئے حاضر ہوا۔ چونکہ یہ قتل ایک غلطی کا نتیجہ تھا اس لئے حضورؐ نے مقیس کو خون بہا ادا کردیا۔ مقیس نے زردیت قبول کرلیا اور کچھ دن وہیں ٹھہرا رہا اور موقعہ پاکر اپنے بھائی کے قاتل کو قتل کردیا اور بھاگ کر کفار مکہ کے پاس جا پناہ لی۔ اس لئے فتح مکہ کے دن حضورؐ نے مقیس کے قتل کا حکم دیا تھا۔

ابن ولید نے عجلان انصاری سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے روایت کی جس نے نمیلہ کی زبانی سنا۔ نمیلہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ام المومنین ام سلمہ نے اہل عراق کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ اللہ اور رسول کریمؐ اس شخص سے بیزار ہیں جس نے مسلمانوں میں تفرقہ اور افتراق پیدا کیا۔ اس لئے تم تفرقے سے بچو۔ والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے ان کے نسب میں ان کے دادا کا نام فقیم لکھا ہے اور طبری نے خثیم۔ ان کا تعلق بنولیث سے ہے نہ کہ بنوکلبی وبرہ سے اور جب بھی کلبی کو مطلق استعمال کیا جائے تو مراد کلب وبرہ ہوتا ہے۔

۵۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ سالم بن قتیبہ نے قرعہ سے انہوں نے عبدالملک بن عبید سے انہوں نے معضر سے، انہوں نے نمیلہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اسی مقام میں ایمان ہوتا ہے اور اسی میں نفاق اور جو اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ صاحب پیشتر مذکور آدمی سے مختلف ہیں ایک روایت کے مطابق ابوموسیٰ نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ نمیلہ بن عبداللہ بن تمیم بن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عامر بن لیث، انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقیس بن صبابہ کو نمیلہ بن عبداللہ نے جو اس کی قوم تھا، قتل کیا تھا کیونکہ حضور اکرمؐ نے مقیس کے قتل کا اس لیے حکم دیا تھا کہ اس نے ایک انصاری کو قتل کر دیا تھا، جس سے اس کا بھائی غلطی سے قتل ہو گیا تھا اور پھر وہ مرتد ہو کر کفار قریش کے پاس چلا گیا تھا۔ اس پر مقیس کی بہن نے ذیل کے اشعار کہے۔

لعمری لقد اخزی نمیلة رهطه　　　ففجمع اضیاف الشتاء بمقیس

مجھے اپنی ذات کی قسم کہ نمیلہ نے اپنے قبیلے کو رسوا کیا ہے اور موسم گرما کے مہمان مقیس کی موت کا سوگ منا رہے ہیں۔

فلله منا من رای مثل مقیس　　　اذا النفساء اصبحت لم تخرس

بخدا کس کی آنکھوں نے مقیس جیسے کریم النفس آدمی کو دیکھا ہے جب سارے قبیلے میں کوئی شخص کسی کی کفالت کو آمادہ نہ ہو۔

ابوموسیٰ نے ان کے ذکر سے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ حالانکہ ابن مندہ نے بالاختصار ان کا ذکر کیا ہے نمیلہ بن عبداللہ کے ترجمے میں اور انہیں الکلبی لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوموسیٰ نے ایک بار انہیں بنولیث سے پھر بنو کنانہ سے اور ایک مقام پر کلبی لکھا ہے اور انہیں کلب بن وبرہ سے منسوب کیا ہے، حالانکہ ان کا تعلق لیث سے ہے اور اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

باب نون وہا

۵۲۹۹۔ حضرت نہارؓ العبدی

حضرت نہارؓ العبدی۔ ابوموسیٰ نے اذنا، ابوالقاسم عباد بن محمد بن محسن کی کتاب سے انہوں نے ابواحمد بن محمد بن علی المکفوف سے روایت کی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نے ابوالخیر محمد بن رجاء بن یونس سے پڑھا۔ انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن بن احمد سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے، ان دونوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے محمد بن احمد بن معدان سے، انہوں نے محمد بن عمرو سے، انہوں نے سفیان الفزاری سے، انہوں نے یوسف بن اسباط سے، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے نہار سے جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت اسحاق (یہ حدیث قرآن کی تصریحات کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو سورۂ صافات) ذبیح اللہ تھے۔ اس کے راوی ابوبکر ہیں جنہوں نے بغیر اسناد نہار العبدی سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! حسب ونسب کے لحاظ سے کون شخص اکرم الناس ہے۔ فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ جب وہ مڑا تو فرمایا واپس آؤ حسب ونسب کے لحاظ سے اکرم الناس حضرت یوسف بن یعقوب اسرائیل بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انہیں اس اعزاز سے کون محروم کر سکتا ہے جب کہ انہوں نے بیس برس سے کچھ زیادہ عرصہ عبادت الٰہی میں صرف کر دیا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵…۔حضرت نہشلؓ بن مالک

…حضرت نہشلؓ بن مالک الوائلی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک مکتوب دیا۔ یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن مسلم بن قتیبہ بن عمرو بن حصین وائلی باہلی نے اپنے والد سے انہوں نے سلم بن قتیبہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے نہشل کو ایک فرمان دیا اور حدیث بیان کی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵…۔حضرت نہیرؓ بن الہیثم

…حضرت نہیرؓ بن ہیثم بن بنی نابی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی بیعت عقبہ میں موجود تھے مگر غزوہ بدر میں شرکت سے محروم رہے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے ایک روایت میں بہیر آیا ہے۔

۵…۔حضرت نہیکؓ بن اساف

…حضرت نہیکؓ بن اساف بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس اوسی حارثی ایک روایت میں اساف بن نہیک آیا ہے ایک اور روایت کے رو سے دونوں روایتوں میں اساف کی جگہ یساف

…رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع (دونوں کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی) سے روایت کی انہوں نے کہا ہے …بھتیجے! حضورؐ نے ہمیں حکم دیا تمہیں چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر ایسے امور سے دست بردار ہو جاؤ۔ …تم اپنے لئے مفید خیال کرتے ہو چنانچہ آپؐ نے ہمیں مزارعت سے منع فرمایا۔ اس لئے ہم اپنی چیزیں نقصان پر بیچتے تھے۔ …کے ایک آدمی نے جس کا نام اساف بن انمار تھا۔ ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضرارًا ان تبید دیارها — وتسمع بالریان تعوی ثعالبه

…خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں تباہ ہو جائیں اور ریاں کے علاقے میں لومڑیاں عوعو کرتی سنی جائیں۔

…اس کے جواب میں ہمارے ایک شاعر نے جس کا نام نہیک بن اساف یا اساف بن نہیک تھا ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضرارًا ان تعیش دیارها — وتسمع بالریان تبنی مشاربه

…خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں آباد ہوں اور ریان کے علاقے میں اس کے چشمے آباد کئے جائیں۔

…ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے (قال فبعنا اموالنا تلک بضرار الی … جس میں یساف اور نہیک کا ذکر ہے) جو اضافہ کیا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ کیونکہ …کا ذکر نہیں بلکہ بعض راویوں سے استشہاد ہے۔

۵…۔حضرت نہیکؓ بن اوس

…حضرت نہیکؓ بن اوس بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی از بنو قوافل۔ حسب قول ابو عمر، وہ …احد اور مابعد کے غزوات میں شریک رہے۔ وہ خزیمہ بن خزمہ کے بھتیجے تھے۔ محمد بن سعد طبری وغیرہ نے ان ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم ﷺ نے حنین اور ہوازن کی فتح کے بعد انہیں اہل مدینہ تک خوش خبری پہنچانے پر مامور فرمایا تھا۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق نے انہیں اپنے دور خلافت میں زیاد بن لبید کے پاس یمن کو روانہ کیا تھا اور پھر زیاد نے کچھ جنگی قیدی اور اشعث بن قیس کو خلیفہ کے پاس مدینے بھیجا تھا۔ ابونعیم' ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۴۔ حضرت نہیکؓ بن صریم

حضرت نہیکؓ بن صریم الیشکری: ایک روایت میں سکونی مذکور ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔ ابوادریس خولانی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تم مشرکین سے جہاد کرو اور جو تم سے بچ جائیں وہ دجال سے اردن کے دریا کے کنارے پر جہاد کریں۔ مجھے علم نہیں کہ اردن اللہ کی زمین پر کہاں واقع ہے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۵۔ حضرت نہیکؓ بن عاصم

حضرت نہیکؓ بن عاصم بن مالک بن منتفق، رفیق ابورزین لقیط بن عامر بن المنتفق عقیلی: ابوالمعالی نصراللہ بن سلامہ بن سالم الہیتی نے اجازۃً (اور میرا خیال ہے کہ میں نے ان سے سنا) نقیب ابوجعفر احمد بن محمد بن عبدالعزیز عباسی سے، انہوں نے علی حسن بن عبدالرحمٰن شافعی سے، انہوں نے ابوالحسن احمد بن ابراہیم بن احمد بن ابراہیم بن فراس سے، انہوں نے ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الدیبلی سے، انہوں نے ابویونس محمد بن احمد بن یزید بن عبداللہ المدینی سے انہوں نے ابراہیم بن منذر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مغیرہ خزامی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عیاش انصاری سے انہوں نے دلہم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن المنتفق عقیلی سے، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ سے انہوں نے اپنے چچا لقیط بن عامر العقیلی (ح) سے اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالاسود بن عبداللہ بن عاصم بن لقیط نے بیان کیا کہ لقیط بن عامر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کے رفیق نہیک بن عاصم بن مالک بن منتفق مدینے میں رجب کا مہینہ گزارنے آئے تھے۔ پس ہم حضور کی خدمت میں آئے اور پھر نماز کے بعد واپس ہوئے تو پھر راوی نے حدیث بیان کی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۶۔ حضرت نہیکؓ بن قصی

حضرت نہیکؓ بن قصی بن عوف بن جابر بن عبدنہم بن عبدالعزیٰ بن تمیمہ بن عمرو بن مرہ بن عامر بن صعصعہ عامری سلولی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

باب نون و واؤ

۵۳۰۷۔ حضرت نواسؓ بن سمعان

حضرت نواسؓ بن سمعان بن خالد بن عمرو بن قرط بن عبداللہ بن ابوبکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی شامی شمار ہوتے ہیں روایت ہے کہ ان کے والد سمعان بن خالد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد جناب سمعان نے حضور اکرمؐ کو جوتوں کا ایک جوڑا پیش کیا جو آپؐ نے قبول فرمالیا۔ پھر انہوں نے اپنی بہن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی زوجیت میں دے دیا لیکن جب حضورؐ اس عورت کے پاس گئے تو اس نے بیزاری ظاہر کی۔ پس آپؐ نے اسکو چھوڑ دیا
بیٹھی۔ اس کی بیزاری کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔
جناب نواس نے رسول اکرمؐ سے جبیر بن نفیر اور بسر بن عبیداللہ وغیرہ نے جناب نواس سے روایت کی۔
ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے، انہوں نے علی بن حجر سے، انہوں نے ولید بن مسلم اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید
جابر سے، وہ دونوں ایک حدیث بیان کرتے ہیں دوسری حدیث اس طرح ہے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر یحیٰی بن جابر طائی سے
کرتے ہیں انہوں نے عبدالرحمان بن جبیر سے، انہوں نے اپنے والد جبیر بن نفیر سے، انہوں نے نواس بن سمعان کلابی
روایت کی کہ ایک صبح کو آپؐ نے دجال کا ذکر کیا۔ آپؐ نے سر جھکا لیا اور پھر اوپر اٹھایا اس سے ہم یہ سمجھے کہ دجال اس طائفے
موجود ہے جو کھجوروں کے نیچے ٹھہرا ہوا ہے چنانچہ ہم ادھر کو چل دیئے۔ پھر حضور اکرمؐ کی طرف لوٹ آئے۔ آپؐ ہماری پریشانی
گئے تھے۔ فرمایا کیا معاملہ ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آج جب آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تھا ہم سمجھے کہ شاید وہ ان
میں موجود ہے جو کھجور کے نیچے ٹھہرے ہوئے تھے۔ فرمایا مجھے دجال کے علاوہ بھی بعض اشرار کا خوف ہے اگر میرے ہوتے
کا ظہور ہوا تو میں خود اس کا مقابلہ کروں گا لیکن اگر میرے بعد اس کا ظہور ہوا تو ہر آدمی کو خود اپنا بچاؤ کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ
طرف سے تمہاری کفالت کرے گا۔ دجال نوجوان ہے اس کے بال گھنگھریالے ہیں اور اس کی آنکھیں بے نور ہیں اور اس
عبدالعزیٰ بن قطن سے ملتی جلتی ہے۔ اور ایک لمبی حدیث کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۔ حضرت نوحؓ بن مخلد

حضرت نوحؓ بن مخلد ضبیعی، جو ابوجمرۃ نصر بن عمران کے دادا تھے۔ ابوجمرۃ نصر بن عمران نے اپنے دادا نوح بن مخلد سے
کی کہ وہ رسول کریمؐ سے ملاقات کرنے کو گئے اور آپؐ ابھی تک مکے ہی میں تھے، حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تم کس قبیلے
تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ضبیعہ بن ربیعہ سے حضور نے فرمایا ربیعہ کے ذیلی قبائل میں عبدالقیس کا نمبر پہلا ہے اور
ہمارا۔ راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ اکرمؐ نے دو حلے دے کر انہیں خرید و فروخت کے لئے یمن کو روانہ کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۔ حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ

حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج
انصاری خزرجی (پھر بنو سالم بن عوف سے) یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے
اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر (از بنو سالم بن عوف نیز بنو عجلان سے) روایت بیان کی کہ نوفل بن عبداللہ ایک صحابی تھے۔ اسی
ح ابن اسحاق نے بھی ان کا نام نوفل بن عبداللہ بیان کیا ہے اور ثعلبہ کا ذکر نہیں کیا اور یونس کی طرح بکائی اور سلمہ نے بھی ابن
اسحاق سے غزوۂ احد میں ان کی شرکت اور شہادت کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اسی اسناد سے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مقتولین احد
(بنو عوف بن خزرج اور از بنو سالم) نوفل بن عبداللہ بن نضلہ ہی کا نام لیا ہے۔ رہا نسب اول (جس میں ثعلبہ کا نام آتا ہے)
سے صرف ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۳۱۰۔ حضرت نوفلؓ بن الحارث

حضرت نوفلؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی اور حضور اکرمؐ کے عمو اور بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ بنو ہاشم اور بنو حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ غزوۂ بدر میں جو قیدی بنالئے گئے تھے اور حضرت عباس نے فدیہ دے کر انہیں آزاد کرایا تھا اور پھر مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے اور پھر ہجرت کی۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنے بہت سے تیر بطور فدیہ دے رہائی حاصل کی تھی اور حضور اکرمؐ نے حضرت عباس اور ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی یہ دونوں حضرات زمانہ جاہلیت میں بھی ایک دوسرے سے لین دین میں اور میل ملاپ میں بہت قریب تھے۔

جناب نوفل فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شریک رہے اور حنین کی ابتدائی بدحواسی میں وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور اس غزوے میں انہوں نے اسلامی لشکر کی امداد کے لئے تین ہزار تیر حضورؐ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا اے نوفل! میں دیکھ رہا ہوں کہ میدان جنگ میں تیرے تیر دشمنوں کی پیٹھوں کو برباد کر رہے ہیں۔

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ جب جناب نوفل غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئے تو حضور اکرمؐ نے ان سے کہا تم فدیہ ادا کر کے آزادی حاصل کر لو۔ انہوں نے جواب دیا میرے پاس زرفدیہ نہیں رہائی کیسے ہو۔ حضورؐ نے فرمایا وہ تیر جو تم نے جدہ میں رکھے ہوئے ہیں وہ کس کام آئیں گے۔ انہوں نے کہا میرے ان تیروں کا علم خدا کے بغیر کسی کو نہیں ہے۔ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں چنانچہ نوفل مسلمان ہو گئے اور تیر دے کر رہائی حاصل کر لی۔ تیروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عباس کو مشورہ دیا کہ وہ فدیہ دے کر اپنی اور اپنے دو بھتیجوں نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب کی گلوخلاصی کرالیں۔

عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ نوفل بن حارث نے اپنے دونوں بیٹوں کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ انہیں صدقات کے جمع کرنے پر مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا چونکہ تم دونوں اہل بیت سے ہو اور صدقات میں سے تمہارے لئے کچھ بھی جائز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ کوئی ایسی چیز بھی درست نہیں ہو سکتی جس سے ہاتھ دھوئے جاسکیں۔ ہاں خمس میں سے پانچواں حصہ تمہارے لئے جائز ہے اور اس سے تمہاری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔

جناب نوفل نے ۱۵ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۱۔ حضرت نوفلؓ بن طلحہ

حضرت نوفلؓ بن طلحہ انصاری۔ ان کا ذکر جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ علاء بن حضرمی کے خط کے گواہوں میں آچکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۱۲۔ حضرت نوفلؓ بن عبداللہ

حضرت نوفلؓ بن عبداللہ بن ثعلبہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم۔ یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے اور نوفل بن ثعلبہ بن عبداللہ کا نسب ہم ابوعمر کی روایت کے مطابق لکھ آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۔حضرت نوفلؓ بن فروۃ

حضرت نوفلؓ بن فروہ اشجعی۔ ابوفروہ نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹوں فروہ عبدالرحمٰن اور تمیم نے کافرون کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی لیکن اس کے اسناد میں گڑبڑ ہے اس لئے حدیث کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے، انہوں نے زہیر سے، انہوں ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔ اے نوفل! تم رات کو بعداز سورۃ کافرون پڑھ کر سو جایا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے شرک سے برأت متصور ہو گی۔

زید بن ابی انیسہ۔ اشعث بن سوار اسرائیل اور قطر بن خلیفہ نے ابواسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ثوری نے بھی اس کو روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے راوی کا نام فروہ اشجعی بیان کیا ہے اور ان کے والد کا نام نہیں لیا اور عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور شریک نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے اور انہوں نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت نوفلؓ بن مساحق

حضرت نوفلؓ بن مساحق بن عبداللہ بن مخرمہ (جو بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے تھے) قرشی عامری۔ ابوسعیدان کی کنیت۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان کی وفات عبدالملک بن مروان کے ابتدائی عہد میں ہوئی۔ جناب نوفل حضور اکرمؐ کے ساتھ حج میں موجود تھے اور ابوموسیٰ نے بغیر از اسناد۔ عبدالجبار بن سعید بن سلیمان بھی نوفل سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت نوفلؓ بن معاویہ

حضرت نوفلؓ بن معاویہ بن عروہ اور ایک روایت میں نوفل بن معاویہ بن عمرو الدیلی مذکور ہے۔ جو بنو الدیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے (اور پھر وہ بنو نفاثہ بن عدی بن الدیل کا ایک حصہ تھا) ابواحمد عسکری نے ان کا نسب بایں انداز بیان کیا ہے۔

نوفل بن معاویہ بن عروہ بن صخر بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدیل۔

جنگ فجار میں معاویہ (نوفل کا والد) بنو الدیل کے لشکر کا سردار تھا۔ ایک شاعر نے اس کے متعلق ذیل کا شعر کہا۔

فلا وابیھا ما نزلنا بعامر ولا عامر ولا النفاثی نوفل

پھر معاویہ کے بیٹے نوفل مسلمان ہو گئے اور فتح مکہ میں شریک تھے۔ اس سے پہلے وہ کسی غزوہ میں شریک نہیں ہوئے۔ انہوں نے مدینے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کی وفات یزید بن معاویہ کے عہد میں ہوئی۔

ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث، عبدالرحمٰن بن مطیع اور عراک بن مالک نے روایت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے ابی ذئب سے، نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی، انہوں نے رسول اکرمؐ سے، آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے نماز چھوڑ دی گویا اس نے اپنے مال اور اولاد کو ہلاکت میں ڈالا۔ اسی طرح خالد بن عبد عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن مطیع سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے اسی طرح تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۶۔ حضرت نوبہؓ

حضرت نوبہؓ۔ (حدیث زائدہ میں ان کا ذکر آیا ہے) عاصم بن ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ جب حضورؐ بیمار ہوئے اور آپؐ کا مرض بڑھ گیا (اس واقعے کو مسروق نے بالتفصیل بیان کیا ہے) حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک دن حضور اکرمؐ نے مرض میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو بریرہ اور نوبہ کے سہارے آپ حجرے سے باہر نکلے امیر ابونصر بن ماکولا نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۷۔ حضرت نویرہؓ

حضرت نویرہؓ۔ مقاتل بن حیان نے قتادہ سے انہوں نے نویرہ سے جو حضور کی خدمت میں رہے ہیں سنا۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص میری احادیث میں سے چالیس حدیثیں میری امت کے لئے محفوظ کرلے گا۔ قیامت کے دن اس کا حشر علمائے امت میں ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب نون و یا

۵۳۱۸۔ حضرت نیارؓ بن ظالم

حضرت نیارؓ بن ظالم بن عبس الانصاری۔ بنونجار سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابونعیم اور ابن ... نے محمد بن سعد بن نیار بن ظالم الاسدی سے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ نیار بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن عدی بن نجار۔ جناب نیار ابوالاعور بن ظالم کے بھائی تھے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور ان کی والدہ ام نیار دختر ایاس بن عامر بلی (جو بنوحارثہ کے حلیف تھے) سے تعلق رکھتی تھی اور ان کا بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے انہیں بنواسد سے منسوب کرکے ان کے نسب کو انصار سے جا ملایا ہے، میں واضح تضاد ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان کا تعلق انصار سے ہے اور ابونعیم کی رائے درست ہے۔

۵۳۱۹۔ حضرت نیارؓ بن مسعود

حضرت نیارؓ بن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری وہ اور ان کے والد مسعود دونوں غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے طبری سے مختصراً نقل کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۳۲۔حضرت نیارؓ بن مکرم

حضرت نیارؓ بن مکرم اسلمی۔انہیں حضورِ اکرمؐ کی صحبت اور آپ سے روایت کا شرف حاصل ہے۔جن لوگوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ان کی تدفین کی،ان میں یہ صاحب بھی شامل تھے۔ان کے علاوہ حکیم بن حزام،جبیر بن مطعم،ابوجہم بن حذیفہ اور بقول مالک بن انس ان کے دادا مالک بن ابی عامر تھے۔اور وہ پانچ تھے۔

ابومحمد عبداللہ بن سوید نے باسنادہ علی بن احمد بن متویہ الواحدی سے۔انہوں نے ابونصر احمد بن محمد بن ابراہیم المہر جانی سے، انہوں نے عبیداللہ بن محمد الزاہد سے،انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے،انہوں نے محمد بن سلیمان سے،انہوں نے عبدالرحمان بن ابی زناد سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے عروہ بن زبیر سے،انہوں نے نیار بن مکرم صحابی بھی تھے ان سے یہ روایت بیان کی کہ جب سورۂ روم نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر یہ سورت لے کر کفارِ مکہ کے ایک مجمعے میں گئے۔کفار نے پوچھا کیا یہ کلام تمہارے رفیق (حضورِ اکرمؐ) کا ہے۔حضرت ابوبکر نے فرمایا۔یہ اللہ کا کلام ہے جو محمد رسول اللہ پر اترا ہے۔اس سے کچھ عرصہ پیشتر ایران نے حکومت روم پر فتح پائی تھی۔چنانچہ ایرانی رومیوں کو اپنا غلام گردانتے تھے۔اسی طرح مشرکین مکہ کی خواہش بھی یہی تھی کہ ایرانیوں کو رومیوں پر فتح نصیب ہو۔کیونکہ ایرانی بھی کفار کی طرح،خدا کی وحدانیت اور جزا و سزا کے منکر تھے۔والکفر ملۃ واحدۃ۔ اس کے برعکس مسلمانوں کی خواہش تھی کہ رومیوں کو کامیابی نصیب ہو کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور جزا و سزا کو مانتے تھے۔جناب نیار نے یہ قصہ جس میں دونوں طرف سے شرط باندھی گئی تھی۔بیان کیا ہے تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

باب ھا و الف

۵۳۳۔حضرت ہاشمؓ بن عتبہ

حضرت ہاشمؓ بن عتبہ بن ابی وقاص۔ابو وقاص کا نام مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ القرشی الزہری ہے یہ صاحب سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے کنیت ابوعمرو اور عرف مرقال تھا مکہ کی فتح کے موقعہ پر ایمان لائے اور کوفے میں سکونت اختیار کرلی۔ ان کا شمار بہادروں اور فضلا میں ہوتا تھا۔جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔جلولا کی جنگ میں شریک تھے جس میں ایرانیوں کو فاش شکست ہوئی تھی۔اس فتح کو فتح الفتوح کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس میں مالِ غنیمت اٹھارہ کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت کا تھا معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے۔فوج کا علم ان کے پاس تھا اور پیادہ فوج کے کماندار تھے اور اسی معرکے میں شہید ہوئے۔اسی بارے میں انہوں نے کہا۔

اعور یبغی اھلہ محلا قد عالج الحیاۃ حتی ملا

لا بد ان یفل او یفلا

ایک کانا آدمی اپنے لئے مناسب مقام چاہتا ہے،اس نے زندگی سے اس طرح کام لیا کہ تھک گیا۔اب وہ مجبور ہے کہ بھاگ جائے یا بھگا دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس جنگ میں ان کا پاؤں کٹ گیا چنانچہ وہ اپنی جگہ پہ ٹھہرے رہے اور جو آدمی بھی ان سے قریب ہوتا اس سے باقاعدہ لڑتے اور کہتے الفحل یحمی شوله معقولا "بہادر آدمی اپنے نفس کو بچاتا ہے خواہ اس کے پاؤں بندھے ہوں" روایت ہے کہ ابوالطفیل عامر بن واثلہ نے ذیل کا شعر ان کے بارے میں کہا ہے۔

یا هاشم الخیر جزیت الجنة قاتلت فی الله عدو السنة

اے اچھے ہاشم! تجھے اللہ اس کے بدلے میں جنت دے تم خدا کے لئے رسالت کے دشمن سے لڑتے رہے ہو۔

صفین کا معرکہ ۳۷ ہجری میں پیش آیا ہے۔

عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے، انہوں نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا مسلمان جزیرۃ العرب پر غلبہ پالیں گے، اسی طرح مسلمان ایران اور روم پر قبضہ کر لیں گے۔ نیز مسلمان کانے دجال کو شکست دیں گے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ان کا سلسلہ یوں ہے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص زہری اور ایک روایت میں نافع ابوہاشم مذکور ہے اور عبدالملک کی حدیث جابر سے انہوں نے ہاشم بن عتبہ سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاشم بن عتبہ کو نافع کہا جاتا ہے یا ابوہاشم نافع کی کنیت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ نے کہیں اخو ہاشم لکھا دیکھا اور اسے ابوہاشم سمجھ بیٹھے یا کسی نسخے میں انہوں نے ابوہاشم (غلط) لکھا دیکھا اور اس پر غور نہیں کیا چنانچہ ابن مندہ کے تتبع میں ابونعیم بھی یہی سمجھ بیٹھے۔ نیز یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں نے اس حدیث کو اولاً ہاشم سے روایت کر کے پھر دونوں نے اسی حدیث کو یہ سمجھتے ہوئے کہ نافع اور ہاشم ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ نافع سے بھی روایت کیا۔ حالانکہ نافع اور ہاشم دونوں بھائی ہیں اور یہ حدیث دونوں سے مروی ہے۔

ان دونوں کے بارے میں علماء کے اختلاف کی نوعیت وہی ہے جو اسی طرح کے معاملات میں اکثر ہوتی ہے اور جس کی کئی مثالیں اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ محدثین میں ایک آدمی ایک حدیث کو زید سے روایت کرتا ہے تو دوسرا عمرو سے اور چونکہ حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہوتے ہیں اس لئے دونوں راویوں کو ایک سمجھ لیا جاتا ہے۔ ہم اپنے مقام پر نافع کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں اور علماء نے دونوں کو بھائی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اس حدیث کی روایت نافع بن عتبہ سے صحیح ہے۔ رہے ہاشم ان کا ذکر کم ہی آتا ہے۔

۵۳۲۲۔ حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ تمیمی اسیدی۔ ہم ان کا نسب نباش بن ابی ہالہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں اور وہ ہند بن ابی ہالہ کے (جو بنو عبدالدار بن قصی کے حلیف تھے) بھائی تھے اور ان کی والدہ ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد تھیں جو بعد میں حضور اکرمؐ کے نکاح میں آئی تھیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی۔ ابوعمر، ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں ہند بن ابی ہالہ کی وہ حدیث روایت کی ہے جو امام حسن بن علی نے ان سے روایت کی لیکن ہالہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور ہم اس حدیث کو ہند کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ بظاہر اسی وجہ سے ابونعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہاں البتہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر حدیث بیان نہیں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ہالہ بن ابی ہالہ کا ترجمہ حافظ ابوعبداللہ نے لکھا ہے اور ان کے ترجمے میں ہند کی حدیث بیان کی ہے۔ نیز
نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں حضرت خدیجہ کا بیٹا لکھا ہے۔ لیکن حافظ ابوعبداللہ لکھتے ہیں کہ ہالہ ام المومنین خدیجہ کی ہمشیرہ کا
اور دونوں کے والد خویلد تھے اور ہالہ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ تھیں۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعدنان محمد بن احمد المظفر بن ابوزار سے، ان دونوں نے محمد بن عبداللہ الضبی سے، انہوں نے سلیمان بن
برانی سے، انہوں نے علی بن محمد بن عمرو بن تمیم بن زید بن ہالہ بن ابی ہالہ تمیمی سے مصر میں سنا کہ ان سے ابومحمد نے انہوں نے
والد عمرو سے انہوں نے اپنے والد تمیم سے انہوں نے اپنے والد زید سے انہوں نے اپنے والد ہالہ بن ابی ہالہ سے سنا کہ وہ
اکرمؐ کے حجرے میں داخل ہوئے اور آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ آپؐ جاگ اٹھے ہالہ کو سینے سے لگا لیا اور فرمایا، ہالہ! ہالہ! ہالہ۔

۵۳۔ حضرت ہامہؓ ابوزہیر

حضرت ہامہؓ ابوزہیر۔ جعفر اور یحییٰ بن یونس نے ابوالنعمان سے، انہوں نے معتمر بن سلیمان سے روایت کی کہ انہیں ان
والد ابوعثمان نے بتایا کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا نام ہامہ تھا اور وہ اپنے آپ کو بڑا دولت مند بتاتا تھا۔
اکرمؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اپنے مال سے زیادہ پیار ہے یا اپنے آزاد کردہ غلاموں کے مال سے، اس نے کہا
اللہ! اپنے مال سے، حضورؐ نے فرمایا اے ابوزہیر تمہارا خیال غلط ہے۔ اس مال میں تمہارا صرف اتنا حصہ ہے جس سے تم
دہ کرتے ہو اور جو باقی بچے گا وہ تیرے وارث اٹھا کر لے جائیں گے اور کوئی بھی تیرا شکر گزار نہ ہوگا ابوموسیٰ نے اسے بیان

۵۳۔ حضرت ہامہؓ ابن الہیم

حضرت ہامہؓ ابن الہیم بن لاقیس بن ابلیس۔ جعفر نے ہامہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ان کے نزدیک اس کا اسناد ثابت نہیں۔
نے اجازۃً ابوالفرج سعید بن ابوالرجاء سے، انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد الباد (ح) سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں ہمیں احمد بن
احمد سے انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد الرزاز سے، ان دو نے احمد بن موسیٰ سے، انہوں نے احمد بن حسین بن احمد البصری
انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عباس بن عیسیٰ الضبی بصری سے، انہوں نے حسن بن رضوان الشیبانی سے انہوں نے احمد بن موسیٰ
(انہوں نے مالک بن دینار سے بہت سے اسناد بیان کئے ہیں) اور انہوں نے انس بن مالک سے یہ روایت بیان کی کہ وہ
اکرمؐ کی رفاقت میں مکے کے پہاڑوں سے دور نکل گئے تھے کہ ایک بڈھے سے سامنا ہو گیا جو ایک نیزے پر سہارا لئے ہوئے
حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی چال ڈھال اور آواز جنوں کی سی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کا اندازہ درست ہے حضورؐ نے دریافت
کہ تم جنوں کے کس گروہ سے ہو اس نے کہا۔ ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس کے گروہ سے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تم
اور اس میں دو نسلوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے کہا درست ہے۔ حضورؐ نے پھر دریافت کیا تمہاری عمر کتنی ہوگی۔ اس نے جواب دیا
دنیا کی عمر سے چند برس ہی کم ہوگی۔ جس رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا میں ان دنوں چند برس کا لڑکا تھا۔ بعدہ میں
نوحؑ کے ہاتھ پر ایمان لایا۔ پھر میں حضرت شعیبؑ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملا۔ حضرت عیسیٰؑ نے

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ اگر تمہاری ملاقات محمد رسول اللہ سے ہو تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔ حضور اکرمؐ نے سلام کا جواب دیا۔ تو وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اسے قرآن کی دس سورتیں پڑھائیں۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ وفات پا گئے لیکن ہمیں اس کی وفات کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملی۔ امید ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں ہمارے خیال میں اس کا ترک کر دینا اس کے ذکر سے بہتر ہے۔ ہم نے باقی لوگوں کے تتبع میں اس کا اس لئے کر دیا۔ تا کہ اس کا ترجمہ رہ نہ جائے۔

(نوٹ) تعجب ہے کہ علامہ کو یہ خیال کیوں نہ آیا کہ حضرت انس بن مالک جو انصار سے ہیں کے کیسے پہنچ گئے (مترجم)

۵۳۲۵۔ حضرت ہانیؓ بن جزء

حضرت ہانیؓ بن جزء بن نعمان بن قیس المرادی۔ نعمان عطیفی کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے مصر میں موجود تھے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۶۔ حضرت ہانیؓ بن حارث

حضرت ہانیؓ بن حارث بن جبلہ بن حجر بن شرجیل بن حارث بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۷۔ حضرت ہانیؓ بن عدی

حضرت ہانیؓ بن عدی بن معاویہ بن جبلہ۔ حجر بن عدی الکندی کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں بھائی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۸۔ حضرت ہانیؓ بن عمرو

حضرت ہانیؓ بن عمرو ابو شریح الخزاعی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ سلیمان نے انہیں ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام ہانی ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۹۔ حضرت ہانیؓ بن فراس

حضرت ہانیؓ بن فراس الاشجعی۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ کوفے میں سکونت اختیار کی تو بیمار ہو گئے چنانچہ دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیے استعمال کرتے تھے۔ تینوں نے ان کا مختصر سا تذکرہ کیا ہے مگر بعض نے انہیں اسلمی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۰۔ حضرت ہانیؓ ابو مالک

حضرت ہانیؓ ابو مالک الکندی۔ خالد بن یزید بن ابی مالک کے دادا تھے۔ اس میں شبہ ہے کہ آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ یہ امام بخاری کا قول ہے انہیں شامیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ادریس سے، انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے خالد بن یزید بن ابی مالک سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ہانی سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے قبول کر لی۔ اس پر حضورؐ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور انہیں یزید بن ابی سفیان کے پاس ٹھہرایا۔

جب حضرت ابوبکرؓ نے شام پر چڑھائی کے لئے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو جناب ہانی بھی یزید بن سفیان کے لشکر میں شامل تھے۔ لوٹ آیا مگر یہ وہیں رہ گئے۔ ابو حاتم رازی کا قول ہے کہ جناب ہانی عبدالرحمٰن بن ابی مالک کے دادا تھے انہیں صحبت نصیب تھی۔ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۔ حضرت ہانیؓ المخزومی

حضرت ہانیؓ المخزومی۔ علی بن حرب الطائی نے ابوایوب یعلی بن عمران البجلی سے (جو جریر کی اولاد سے تھے) انہوں نے مخزوم المخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے (جن کی عمر اس وقت ڈیڑھ سو برس تھی) سنا کہ جس رات کو حضور اکرمؐ کی ولادت ہوئی ایوان کسریٰ میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ ساوہ کی جھیل خشک ہو گئی وادی ساوہ میں سیلاب آ گیا اور فارس کے آتش کدے کی آگ جو گذشتہ ہزار برس سے نہیں بجھی تھی بجھ گئی۔ نیز موبدوں نے خواب میں ایک سرکش اونٹ کو دیکھا جو عربی گھوڑوں کی راہ نمائی کر رہا تھا، انہوں نے دجلہ کو عبور کیا اور تمام ایران میں پھیل گئے۔

جناب ہانی نے یہ حدیث تفصیل سے بیان کی۔ ابن دباغ نے اسے ابن السکن سے بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں کوئی ایسی چیز نہیں جس سے راوی کی صحبت ثابت ہو۔ واللہ اعلم۔

۵۱۔ حضرت ہانیؓ بن نیار

حضرت ہانیؓ بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن بلی ابوبردہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور براء بن عازب کے ماموں تھے۔ نیز وہ بیعت عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ اسی طرح تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ہمرکاب رہے۔

ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ بیان کیا ہے کہ ابوبردہ بن نیار کا نام ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن عمرو بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی ہے اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے بدر، ابن اسحاق سے جو بنو حارث بن خزرج کا حلیف ہے۔ بیان کیا کہ ابوبردہ بن نیار کا نام ہانی تھا اور وہ لاولد تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے براء بن عازب نے اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

اسماعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے اس اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے بیان کیا ہے کہ ہم سے قتیبہ نے، ان سے لیث نے ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے بکیر بن عبداللہ بن اشج نے، ان سے سلیمان بن یسار، ان سے عبدالرحمان بن جابر بن عبداللہ نے، ان سے ابوبردہ بن نیار نے بیان کیا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ کسی شخص کو دس دروں سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیادہ نہ مارے جائیں سوائے حدود اللہ کے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ۴۵ ہجری میں وفات پائی ایک دوسری روایت میں ۴۱ ہجری مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۳۔ حضرت ہانیؓ بن یزید

حضرت ہانیؓ بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب (ان کا نام سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب الحارثی تھا) ایک روایت میں ہانی بن یزید بن کعب المذحجی حارثی آیا ہے۔ یہ ابوعمر وغیرہ کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں النخعی ہے لیکن اول الذکر روایت زیادہ درست ہے۔ اگرچہ نخع بھی بنو مذحج کی ایک شاخ ہے لیکن ہانی کا تعلق بنو نخع سے نہیں ہے بلکہ حارث بن کعب کی اولاد سے ہیں جو بنو مذحج سے ہیں۔ ان کی کنیت بڑے بیٹے کی وجہ سے ابو شریح تھی۔

حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے ان کی کنیت ابوالحکم تھی۔ عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد بن اشعث سے، انہوں نے ربیع بن نافع سے، انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا شریح سے، انہوں نے اپنے والد ہانی سے سنا کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے سنا کہ ان کی قوم کے آدمی انہیں ابوالحکم کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔ حضورؐ نے انہیں طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے تم ابوالحکم نہ کہلواؤ۔ انہوں نے عرض کیا جب میری قوم میں کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو لوگ میرے پاس آتے ہیں۔ میں ان کے مناقشات کا فیصلہ ایسے طریقے پر کرتا ہوں کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں مطمئن ہو جاتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی تحسین فرمائی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے کتنے بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا شریح، مسلم، عبداللہ اور اول الذکر سب سے بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پس آج سے تم ابو شریح ہو۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابو عاصم تک جاتا ہے۔ بتایا کہ انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ شریح سے انہوں نے اپنے دادا ہانی شریح سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کون سا عمل ہے جس سے میں لازمی طور پر جنت حاصل کر سکوں فرمایا حسن کلام اور خدا کے نام پر محتاجوں کو کھانا کھلانا تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۴۔ حضرت ہبارؓ بن اسود

حضرت ہبارؓ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی القرشی۔ ان کی والدہ کا نام فاختہ دختر عامر بن قرط قشیریہ اور ان کے دو اخیافی بھائی ہبیرہ اور حزن تھے اور ان کے والد کا نام ابو وہب مخزومی تھا جناب حزن مشہور تابعی سعید بن مسیب کے دادا تھے اور انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔

یہ ہبار وہی شخص ہے جس نے ایک اور بدقماش کے ساتھ حضرت زینب دختر رسول کریمؐ کا اس وقت تعاقب کیا تھا جب ان کے شوہر ابوالعاص نے انہیں مدینے روانہ کیا تھا۔ اس دوران میں ہبار ان پر لپکا، ان کے کجاوے پر حملہ کیا اور اونٹنی کو دو چار ڈنڈے لگائے چونکہ جناب زینب حاملہ تھیں زمین پر گرنے سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ حضور کو جب اس زیادتی کا علم ہوا تو فرمایا اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ے بیٹھے چڑھ جائے تو اسے آگ میں ڈال دینا پھر فرمایا نہیں اللہ کے بغیر اور کوئی ایسی سزا دینے کا مجاز نہیں ہے اس لئے اگر جائے تو قتل کر دینا لیکن وہ کسی کے قابو نہ آیا آخر جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لا کر تعزیر سے جان بچا لے گیا۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں جعرانہ سے واپسی پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہوا تھا کہ ہبار بن اسود، دروازے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہبار بن اسود فرمایا ہاں میں نے ہے۔ اتنے میں ایک آدمی اس سے نمٹنے کو اٹھا۔ فرمایا بیٹھے رہو۔ اس دوران میں ہبار حضور کے قریب آ گیا اور سلام عرض کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر گزارش کی یا رسول اللہ میں آپؐ کے ڈر سے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگتا پھرا اور ارادہ کیا کہ کسی دوسرے میں چلا جاؤں لیکن پھر مجھے آپؐ کے حسن خلق کا خیال آیا کہ کس فراخ حوصلگی سے آپؐ نے ہماری حماقتوں اور جہالتوں سے فرمایا ہے یا رسول اللہ! ہم مشرک تھے۔ اللہ نے ہمیں آپ کے طفیل ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی اور بربادی سے بچا لیا۔ گناہوں کہ آپؐ میری تقصیرات سے درگزر فرمائیں اور جو کچھ آپؐ نے میرے بارے میں سنا ہے۔ اے نبی سبیل اللہ بھول ہے۔

حضور اکرمؐ نے ان کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا میں نے تجھے معاف کیا اور اللہ کا تجھ پر کتنا کرم ہے کہ تجھے قبول اسلام کی توفیق عطا اور اسلام زمانہ جاہلیت کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی سی سے، انہوں نے ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابو نصر سے، انہوں نے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابو ثابت سے، انہوں الحمید بن مہدی سے، انہوں نے معافی سے، انہوں نے محمد بن سلمہ سے، انہوں نے فزاری سے، انہوں نے عبداللہ بن ہبار انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جناب ہبار نے اپنی لڑکی کی شادی کی تو انہوں نے اس شادی پر ڈھول اور دف بجوایا سول اکرم کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ کیا حرکت ہے۔ اسے بتاؤ پھر فرمایا یہ نکاح ہے بدکاری تو نہیں۔ تینوں نے اس کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت ہبارؓ بن سفیان

حضرت ہبارؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی۔ وہ ابو سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے اور اسلام تھے اور ہجرت حبشہ میں شریک تھے۔

جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو مخزوم اور ہبار بن سفیان بن عبدالاسد اور ان کے بھائی عبداللہ بن سفیان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت کی رو سے وہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ اور ایک میں ہے کہ وہ جنگ اجناد میں جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں واقع ہوئی تھی شہید ہوئے۔ ابو عمر کے نزدیک یہ روایت ہے۔ کیونکہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق میں سے کسی نے بھی ان کا نام مقتولین موتہ میں شمار نہیں کیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۶۔ حضرت ہبارؓ بن صفی

حضرت ہبارؓ بن صیفی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن اس میں شبہ ہے ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۷۔ حضرت ہیبؓ بن عمرو

حضرت ہیبؓ بن مغفل الغفاری۔ ابو نعیم نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ہیب بن عمرو بن مغفل بن واقعہ بن حرام بن غفار الغفاری۔ ان کے والد کو مغفل اس لئے کہتے ہیں کہ انہیں اپنے اونٹ کو داغ دینا بھول گیا تھا۔ انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھیں۔

ابو الفضل بن ابو الحسن مخزومی نے باسنادہ جو احمد بن علی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہارون بن معروف نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے اسلم ابو عمران سے، انہوں نے ہیب بن مغفل سے کہ انہوں نے محمد بن علبۃ القرشی کو دیکھا کہ وہ اپنی ازار (دھوتی) کو زمین پر گھسیٹ رہے تھے۔ ہیب نے ان سے مخاطب ہو کر میں نے رسول اکرم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنی ازار تکبر سے زمین پر گھسیٹتا ہے وہ اسے جہنم میں گھسیٹتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۸۔ حضرت ہبیرہؓ بن سبل

حضرت ہبیرہؓ بن سبل بن عجلان بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو علی سے، انہوں نے ابو نعیم سے، انہوں نے ابو العباس احمد بن محمد بن یوسف البغوی سے، انہوں نے ابن سعد سے، انہوں نے ابو بکر بن محمد بن ابو مسرۃ سے یا مرۃ المکی سے، انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہوں نے ابن جریج سے یا ابن جریر سے روایت کی کہ جب رسول اکرمؐ نے فتح مکہ کے بعد طائف پر چڑھائی کی تو آپؐ نے مکہ میں ہبیرہ بن سبل بن عجلان الثقفی کو اپنا قائم مقام فرمایا اور جب آپ طائف سے واپس تشریف لے آئے اور مدینے جانے کا ارادہ فرمایا تو حضورؐ نے عتاب بن اسید کو مکے کا والی مقرر فرمایا اور اسی طرح آٹھویں سال ہجرت کا امیر حج بھی۔

یحییٰ بن محمود نے ابو نصر محمد بن احمد بن عبداللہ تکریتی سے، انہوں نے ابو مسلم محمد بن علی بن محمد بن مہر بزد سے، انہوں نے ابو محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم سے، انہوں نے ابو عروبہ حرانی سے، انہوں نے سلمہ بن شبیب سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے روایت کی کہ فتح مکہ کے بعد جس شخص نے مکے میں اول از ہمہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی وہ ہبیرہ بن سبل بن عجلان تھے حضور نے انکو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ان کا تعلق بنو ثقیف سے تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔ ابو نعیم ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ امر مخدوش ہے کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی کیونکہ فتح مکہ کے بعد جب تک حضور اکرمؐ مکے میں قیام فرما رہے تھے آپؐ ہی امامت فرماتے رہے۔ ہاں البتہ یہ کہنا درست ہے کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے حاکم شہر تھے کہ جن کی اقتدا میں مسلمانوں نے نماز ادا کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ حضرت ہبیرہؓ بن المغاضۃ

حضرت ہبیرہؓ بن مغاضۃ العامری۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد نے زور باندھا تو انہوں نے بنوسلیم کو کہلا بھیجا وہ اسلام پر قائم رہیں ابن اسحاق سے وشیمہ نے یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ابن الدباغ کا بیان ہے۔

۵۔ حضرت ہبیلؓ بن کعب

حضرت ہبیلؓ بن کعب۔ ان کا تعلق بنو مازن سے تھا۔ جس عہد میں حضور اکرمؐ نے سکاسک اور سکون کے درمیان قیام فرمایا تھا معاذ بن جبل اور مازن بن خیثمہ نے انہیں حضور کی خدمت میں روانہ کیا تھا اور آپؐ نے ان دو قبیلوں کے درمیان مواخات قائم کی۔ اسے صفوان بن عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ نے اپنے دادا مازن بن خیثمہ سے بیان کیا ہے۔

۵۔ حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ

حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ الانصاری۔ جن کا تعلق بنوعوف بن خزرج سے ہے جو عصمۃ بن وبرہ انصاری کے بھائی تھے ایک اور قول کے مطابق یہ دونوں بھائی حصین بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے تھے ہم عصمۃ کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں۔ بقول عروہ دونوں بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت ہجنعؓ بن قیس

حضرت ہجنعؓ بن قیس۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ہشیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ... انہوں نے ہجنع بن قیس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس آدمی کے دل میں یہ خواہش ہو کہ وہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ جناب مریم علیہا السلام کی زیارت سے فیض یاب ہو اسے ابوذر کو دیکھ لینا کافی ہوگا ابن ابوحاتم کہتے ہیں کہ جناب ہجنع، علی سے اور ابراہیم نخعی سے مرسل حدیث بیان کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت ہداجؓ الحنفی

حضرت ہداجؓ الحنفی۔ ان کا تعلق بنوعدی بن حنیفہ سے تھا۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس آیا جس کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا یہ اسلامی خضاب ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آدمی آیا جس کی داڑھی کا رنگ سرخ تھا فرمایا یہ ایمانی خضاب ہے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

۵۔ حضرت ہدارؓ الکنانی

حضرت ہدارؓ الکنانی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہوتا ہے۔ محمد بن عوف بن سفیان نے اپنے والد سے انہوں نے شقیر سے جو حضرت عباسؓ کے آزاد کردہ غلام سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب ہدار کو سنا جب وہ عباس بن ولید کو میدے کی روٹی کھانے پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ناراض ہو رہے تھے کہہ رہے تھے کہ حضور اکرمؐ نے زندگی بھر ایک دن بھی گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث محمد بن عوف سے سنی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر نے اختصار سے کام لیا اور صرف اتنا لکھا ہدار الکنانی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۳۴۵۔ حضرت ہدمؓ بن مسعود

حضرت ہدمؓ بن مسعود۔ ابن ماکولا نے ان کا نام ہدم بہ کسرۂ اول و سکون دوم لکھا ہے اور ان کا نسب ہدم بن مسعود بن عدی بجاد بن عبید بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس العبسی ہے یہ نو آدمیوں میں شامل تھے جو ان کے قبیلے سے آپ کی خدمت حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۶۔ حضرت ہدہؓ

حضرت ہدہؓ۔ جعفر کہتے ہیں یہ ابوالربد البلوی کا نام ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی انہوں نے ابوالعباس محمد عبدالرحمٰن الدغولی سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۷۔ حضرت ہدیلؓ

حضرت ہدیلؓ۔ ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے بعد ذکر کیا ہے کہ دو معذور میاں بیوی کا ایک لڑکا مر گیا۔ حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو فرمایا اگر کسی آدمی کو کسی دوسرے آدمی کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا تو اس لڑکے کو معذور والدین کی خاطر چھوڑ دیا جاتا۔ اس کے بعد ابن ابی الدنیا نے کہا کہ یعقوب بن عبید نے قبیصہ سے انہوں نے ابوالسوداء سے انہوں نے ابن ہدیل سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کسی ضرورت کے پیش نظر یا کسی کی مفلسی کی خاطر چھوڑ دیا جاتا تو ہدیل کو ان والدین کی خاطر زندہ رہنے دیا جاتا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۸۔ حضرت ہدیمؓ التغلبی

حضرت ہدیمؓ التغلبی۔ ایک روایت میں ادیم مذکور ہے۔ ان سے الصی بن معبد نے روایت کی ہے ادیم کے ترجمے میں پہلے ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ مگر ہدیم زیادہ مشہور ہے۔

۵۳۴۹۔ حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ

حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ یہ اور ان کے بھائی جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے حضورؐ سے ان کی صحبت مذکور نہیں۔ ابن اثیر کہتے ہیں بلا شبہ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کیونکہ ابو عمر نے ان کے بھائی جنادہ کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ انہیں جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر دونوں نے ان کے والد عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ابو نبقہ تھی اور حضور اکرمؐ نے انہیں خیبر میں جاگیر عطا کی تھی اس سے ان کے اسلام اور شرف صحبت کا علم ہوتا ہے۔ نیز فتح مکہ کے قریش میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہ گیا تھا جو مسلمان نہ ہو گیا ہو۔ علاوہ ازیں حضور اکرمؐ کی وفات اور جنگ یمامہ کے درمیان زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ں تاکہ کہا جا سکے کہ جناب ہذیم حضورؐ کے بعد اسلام لائے ہوں گے واللہ اعلم۔ ابو عمر نے ان کا نام ہریم لکھا ہے۔

۵۱۔ حضرت ہرمؓ بن حیان

حضرت ہرمؓ بن حیان العبدی۔ کم عمر صحابہ میں سے تھے۔ خلیفہ نے ولید بن ہشام سے، انہوں نے والد سے انہوں نے دادا وایت کی کہ عثمان بن ابو العاص نے ہرم بن حیان کو ۱۶ ہجری میں قلعہ الشیوخ کو فتح کرنے کے لئے روانہ کیا پھر ۱۸ ہجری میں ں کی تصغیر یعنی محاصرہ ان کے سپرد ہوئی۔ دوران محاصرہ حاکم شہر نے ایک عورت کو دیکھا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے ھار رہی تھی۔ حاکم شہر نے یہ دل دوز منظر دیکھ کر صلح کر لی اور شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت ہرمؓ بن خنبش

حضرت ہرمؓ بن خنبش۔ ایک روایت میں وہب مذکور ہے۔ شعبی نے ان سے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے خاتون نے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں عمرہ کس مہینے میں ادا کروں فرمایا رمضان میں۔ وہب کے بیان میں پہلے اسی کا کر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت ہرمؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا اور یہ ان لوگوں میں شامل تھے جن کے بارے میں یم کی یہ آیت اتری "تولوا و اعینھم تفیض من الدمع" ابو عمر نے ان کا نام ہرم تحریر کیا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ اور نے ہرمی تحریر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت ہرمؓ بن قطبہ

حضرت ہرمؓ بن قطبۃ الفزاری۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عیینہ بن حصن کو فتنہ ارتداد کے دوران میں ثابت قدم رہنے کا دیا تھا۔ وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ قول بیان کیا ہے جسے ابن الدباغ نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت ہرمؓ بن مسعدہ

حضرت ہرمؓ بن مسعدہ۔ ابو حفص بن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ہشام بن محمد سے، انہوں نے ابو العبسی سے روایت کی کہ بنو عبس کے نو آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ صورت وفد حاضر ہوئے۔ ان میں ہرم بن مسعدہ ل تھے۔ جو کہ عدی بن بجاد سے ہیں۔ ان سب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ہدمؓ کے ترجمے میں ان کا ذکر کرنے کے بعد دوبارہ ہرم کے تحت بھی ان کا ذکر کیا غلط ہے کیونکہ ابن ماکولا نے جو اس فن کے امام ہیں ان کا نام ہدم ہی لکھا ہے۔ نیز ہشام بن محمد الکلبی نے الجمہرہ میں ہدم ہی کیا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصحیف ہے۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۳۵۵۔ حضرت ہرماسؓ بن زید

حضرت ہرماسؓ بن زید بن مالک بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ الباہلی جو قیس عیلان ہیں۔ ان کی کنیت ابو ... تھی۔ ایک روایت میں ان کا نام شریح مذکور ہے۔ ان سے عکرمہ بن عمار نے روایت کی ہے ابن ماکولا نے انہیں یمامی تحریر کیا۔ یمامہ کے رہنے والے سب بنو حنیفہ سے ہیں۔

ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے شحامی سے، انہوں نے ابوسعد الکنجرودی سے، انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے، انہوں نے ابو ابویعلیٰ موصلی سے، انہوں نے عبداللہ بن بکار سے، انہوں نے عکرمہ بن عمار سے، انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی انہوں نے رسول کریم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔

یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ احمد بن شعیب سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام سے انہوں نے عمر بن یونس ، انہوں نے عکرمہ بن عمار سے، انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی کہ میں ابھی لڑکا ہی تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ حضور اکرم کی طرف بیعت کے لئے پھیلائے۔ لیکن حضور اکرمؐ نے انکار کر دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۶۔ حضرت ہرمزؓ مولیٰ النبیؐ

حضرت ہرمزؓ۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام کیسان تھا اور حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ عطا بن سائب سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ہرمز یا کیسان نے بتایا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہم صدقات کا مال نہیں کھاتے۔ ایک روایت میں ان کا نام مہران یا میمون بھی بیان ہوا ہے۔

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام کیسان ہرمز ہی تھے۔ ابن ابی خیثمہ وغیرہ نے ان کا ترجمہ اسی طرح بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ کیسان آل ابی طالب کے آزاد کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ ام کلثوم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کو ہرمز کہا جاتا تھا۔ ابن مندہ و ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۷۔ حضرت ہرمزؓ بن ماہان

حضرت ہرمزؓ بن ماہان فارسی۔ محمد بن عمر بن ابوسعدانہ نے والد سے، انہوں نے دادا سے انہوں نے ہرمز بن ماہان سے ایرانی تھے سنا کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور آپؐ نے انہیں خالد بن ولید کے لشکر میں شامل فرما دیا۔ وہ حاضر خدمت ہو کر ملتجی ہوئے کہ انہیں صدقہ سے کچھ رقم عطا فرمائی جائے فرمایا صدقہ نہ تو میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لئے۔ اس کے بعد حضورؐ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے اسے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے کہ ہرمز حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابن موسیٰ نے اسی ترجمے کو بیان کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان دونوں کے خیال میں یہ دو آدمی ہیں لیکن ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ ہرمز ایرانی نام ہے اور حدیث کا مضمون بھی ایک ہی ہے۔ اور دونوں تراجم میں انہیں حضور اکرم کا آزاد کردہ غلام کہا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ صاحب غلام نہ ہوتے تو حضور انہیں صدقہ دینے سے کیوں انکار کرتے، اور کیوں فرماتے کہ صدقہ میرے لئے اور
اہل بیت کے لئے حرام ہے اور اگرچہ اس ترجمے میں مولیٰ کا لفظ مذکور نہیں لیکن فحوائے کلام سے یہ سمجھا جاسکتا ہے۔

۵۴۔حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن عامر بن کعب بن واقف ان کا نام مالک بن امرؤ القیس بن مالک بن
انصاری واقفی ہے جناب ہرمی قدیم الاسلام ہیں اور ان لوگوں میں شامل تھے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ کی
...ت میں سواری کے لئے حاضر ہوئے تھے اور جب خواہش پوری نہیں ہوتی تھی تو روتے واپس ہوئے تھے۔ یہ ابوعمر کلبی ابونعیم کا
...ہے ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ ابوعمر کے نزدیک ان کا نام ہرم انصاری ہے اور بنو عمر بن عوف سے ہیں کیونکہ بنو واقف ان کے
...ف تھے۔ اس لئے جناب ہرم کو بھی بنو عمرو بن عوف سے سمجھ لیا گیا۔

ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ واقفی کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ لیکن بغیر ثبوت کے اور انہوں نے ابن اسحاق سے،
...ں نے ثمامہ بن قیس سے، انہوں نے ہرمی بن عبداللہ سے روایت کی جو حضور اکرمؐ کے زمانے میں تھے اور انہیں صحابہ کی صحبت
...آئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہرمی بن عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان سے کوئی حدیث بیان
...کی۔ ہاں البتہ انہوں نے اجازۃً ہمیں ان کی طرف سے وہ حدیث سنائی۔ جو ابوالقاسم، اسماعیل بن محمد بن فضل نے احمد بن علی
...ف سے، انہوں نے ابوالطاہر سے، انہوں نے ابو حامد بن بلال سے، انہوں نے ابوالازہر سے، انہوں نے یعقوب بن
...یم سے، انہوں نے ابی سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثمامہ بن قیس بن رفاعہ واقفی سے، انہوں نے ہرمی بن
...للہ سے، جو اسی قوم کے ایک آدمی تھے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور انہیں کثیر التعداد صحابہ کی صحبت نصیب ہوئی سنا
...نے فرمایا جو شخص جمعے کی اذان سنتا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد کا رخ نہیں کرتا تو اس کے بعد کا دوسرا جمعہ اسے زیادہ بوجھل
...ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ متواتر چار جمعوں کی اذانیں سنتا ہے اور نماز پڑھنے نہیں جاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔
...م نے محمد بن اسحاق سے مختصراً روایت کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں ہیں کہ ابونعیم ابوعمر اور ابن کلبی نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ سے
...ی مانگنے آئے تھے۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ ہرمی سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے لیکن ابن مندہ اور
...ی کہتے ہیں کہ جناب ہرمی حضور اکرمؐ کے زمانے میں بچے تھے۔ لیکن ابن ماکولا کی رائے درست ہے۔

...عدوی اور ابن ماکولا کی سوچ ایک جیسی ہے لیکن اس سلسلے میں ابن ماکولا کے بیان میں اختلاف ہے چنانچہ واقفی کے ترجمے
...لکھتے ہیں ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی سوائے تبوک کے تمام غزوات میں شریک تھے اور ان
...میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے۔ ان سے عبیداللہ بن حصین الوائلی نے روایت کی ہے۔ آگے چل کر
...ہیں کہ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرمی بن عقبہ تھا اور انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کی ہے۔

ہرمی کے ترجمے میں لکھتے ہیں: ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی۔ تبوک کے بغیر تمام غزوات میں
...جود رہے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خزیمہ بن ثابت سے حدیث روایت کی اور ان سے عبدالملک بن عمرو انخعی اور عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرم تھا۔ انہیں بنو واقف سے شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ غزوۂ خندق میں شریک تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے گئے تھے۔ نیز انہوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔

وہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ وہ ہرمی جنہوں نے خزیمہ سے روایت کی وہ اس واقعی سے جو غزوۂ خندق میں موجود تھے اور حضور سے سواری مانگنے گئے تھے مختلف آدمی ہیں۔ اگر ابن ماکولا ان اقوال کو ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کسی امام کی طرف منسوب کر دیتے تو صحیح تھا کیونکہ ان کے ہاں ایسے اختلاف کی کمی نہیں تو ان سے ذمہ داری کا بوجھ اتر جاتا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

۵۳۵۹۔ حضرت ہریمؓ بن عبداللہ

حضرت ہریمؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔ اپنے بھائی جنادہ کے ساتھ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ ابن ماکولا نے ان کا نام ہذیم تحریر کیا ہے۔

۵۳۶۰۔ حضرت ہزالؓ صاحب الشجرۃ

حضرت ہزالؓ۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا تم لوگ بعض اوقات ایسے گناہ کر بیٹھتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہم انہیں گناہوں کو حضور اکرمؐ کے زمانے میں ہلاکت انگیز گردانتے تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں سنی گئی۔

۵۳۶۱۔ حضرت ہزالؓ بن مرۃ

حضرت ہزالؓ بن مرہ اشجعی۔ ازرق نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو عمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۲۔ حضرت ہزالؓ بن ذباب

حضرت ہزالؓ بن ذباب بن یزید بن کلیب بن عامر بن خزیمہ بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی الاسلمی۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کے مطابق ان کا نسب یوں ہے "ہزال بن یزید الاسلمی" شعبہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے ابن ہزال سے، انہوں نے اپنے والد ہزال سے روایت کی کہ جس وقت ہم نے ماعز کو رجم کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے ہی سے ڈھانپ دیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے، انہوں نے نعیم بن ہزال سے روایت کی کہ ہزال کے پاس ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چراتی تھی۔ ماعز نے اس سے جماع کیا تو ہزال نے اسے فریب دیا اور کہا آؤ تمہیں حضور اکرمؐ کے پاس لے چلیں۔ آپ کو واقعہ بتائیں شاید قرآن کا کوئی حکم نازل ہو۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی سزا رجم ہے۔ چنانچہ ماعز کو رجم کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا "ہزال! اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیتے تو اس پر تمہیں ثواب ملتا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵…۔ حضرت ہزانؓ بن عمرو

حضرت ہزانؓ بن عمرو۔ ابن اسحاق نے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج' ہزان بن عمرو بن غنم بن سالم کا نسب تحریر کیا ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵…۔ حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل

حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل۔ کوفہ کے تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اختصار ... ہے۔

۵…۔ حضرت ہشامؓ بن حبیش

حضرت ہشامؓ بن حبیش بن خالد بن اشعر۔ یحییٰ بن یونس کہتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں کہ آیا انہیں حضور کی صحبت میسر آئی یا نہیں ابوحاتم بن حبان کہتے ہیں کہ جناب ہشام کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر ... ع کیا اور یہ سب کچھ جعفر المستغفری کا بیان ہے۔

عبداللہ بن یزداد نے ابوادریس سے انہوں نے حزام بن ہشام بن حبیش بن اشعر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ایک ... حضور اکرمؐ نے ایک وادی میں ایک بادل کو آتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ بادل نصر بن کعب کی بستی پر برسے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ اشعر ابی حزام کا لقب ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور حضور اکرمؐ نے نصر بن کعب کا نام اس ... یا تھا۔ جب عمرو بن سالم الخزاعی نے حضور اکرمؐ سے اہل مکہ کی شکایت کی تھی۔ اس کا ذکر ہم عمرو بن سالم کے ترجمے میں کر ... ہیں ابونعیم نے اس کا متن جنیدہ بن خالد کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔

۵…۔ حضرت ہشامؓ بن ابی حذیفہ

حضرت ہشامؓ بن ابوحذیفہ۔ اور ابوحذیفہ کا نام مہشم بن مغیرہ مخزومی تھا اور ان کی والدہ ام حذیفہ اسد بن عبداللہ بن عمر بن ... کی دختر تھیں اور جناب ہشام مہاجرین حبشہ سے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ واپس مدینہ آئے تھے۔ جو حبشہ سے دو کشتیوں ... سوار ہو کر آئے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنومخزوم، ان کا نام ہشام بن ابی حذیفہ لکھا ... واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن انہوں نے ان کا نام ہاشم بن ابوحذیفہ تحریر کیا ہے (جو وہم ہے) زبیر نے ان کا نام ... لکھا ہے اور مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر نے انہیں مہاجرین حبشہ میں شمار نہیں کیا تینوں نے ان ... کیا ہے۔

۵…۔ حضرت ہشامؓ بن حکیم

حضرت ہشامؓ بن حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی، قرشی، اسدی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔ ان کے والد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی پھوپھی تھیں۔ بقول ابوعمرو وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور اپنے والد سے پہلے وفات پاگئے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ ہشا
حکیم بن حزام مخزومی اور وہ بن خویلد بن اسد القرشی تھے اور ان کی والدہ ام ہشام، بنوفراس بن غنم سے تھیں۔ ایک روایت
کی والدہ کا نام ملیکہ دختر مالک از بنوحارث بن فہر مذکور ہے۔ ان کی وفات اپنے والد سے پہلے ہوئی اور بروایتے وہ جنگ اجنا
میں شہید ہوئے تھے۔ عیاض بن غنم کے ساتھ انہیں جو واقعہ پیش آتا تھا وہ ہم عیاض کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔
لوگوں میں سے تھے جو اوامر کا حکم دیتے اور نواہی سے روکتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب کسی ناپسندیدہ کام کا ذکر
فرماتے جب تک میں اور ہشام زندہ ہیں۔ ایسی بات نہیں ہوسکتی۔

ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے بیان کیا کہ ہم سے حسن بن علی کے علاوہ اور کئی لوگوں نے بیان کیا
ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن عبدا
نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو کہتے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے عین حیات میں ایک ایسے مقام سے گزرے جہاں جناب
نماز پڑھا رہے تھے اور سورۂ فرقان کی قرأت کر رہے تھے۔ اس کے دوران میں انہوں نے بعض آیات کی قرأت ایسے طریقے
جو اس قرأت کے خلاف تھی جو حضرت عمرؓ نے آپؐ سے سنی تھی۔ وہ اثنائے نماز ہی میں ان پر جھپٹنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے
ختم کرنے کا انتظار کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کی چادر کو کھینچا اور دریافت کیا کہ تمہیں یہ آیات کس نے پڑ
ہیں انہوں نے رسول اکرم کا نام لیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم غلط کہتے ہو کیونکہ میں نے بھی یہ سورت آپؐ ہی سے پڑھی ہے وہ
گھسیٹ کر حضورؐ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہشام نے سورۂ فرقان کی کچھ آیات کی تلاوت ایسے طریقے پر کی
کہ جس طریقے پر حضور نے مجھے نماز پڑھائی تھیں۔ اس کی تلاوت اس سے مختلف ہے آپؐ نے جناب ہشام سے فرمایا اچھا
آیات پڑھو۔ انہوں نے وہ آیات پڑھیں تو آپؐ نے فرمایا تمہاری قرأت درست ہے بعدہ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو ان آیات
تلاوت کا حکم دیا انہوں نے تعمیل ارشاد کی تو آپ نے فرمایا تمہاری قرأت بھی درست ہے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے وضا
کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن حکیم عرب کے سات لہجوں کے مطابق نازل ہوا ہے۔ تمہیں جو قرأت آسان معلوم ہو وہ اپنا لو۔
نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہشام بن حکیم بن حزام مخزومی کو خویلد بن اسد کی اولاد سے شمار کیا ہے۔ یہ بات
عالم سے بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک آدمی کو مخزومی لکھ کر اس کے سلسلہ نسب کو بنو اسد تک لے جائے حالانکہ ہم پہلے
آئے ہیں کہ وہ اسدی ہیں اور جن لوگوں نے انہیں مخزومی لکھا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ نیز ابونعیم کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ جناب
اجنادین میں شہید ہوئے تھے کیونکہ ۱۳ ہجری میں جنگ اجنادین میں شہید ہونے والے ہشام بن عاص تھے نیز ہشام بن حکیم
حزام کا قصہ جو عیاض بن غنم کے ساتھ پیش آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ اجنادین میں شہید نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ
نے باسنادہ بیان کیا ہے کہ جناب ہشام نے حمص میں عیاض بن غنم کو دیکھا کہ وہ نبطیوں کے ایک گروہ سے وصولی جزیہ میں سختی
پیش آرہے تھے جب جناب ہشام نے دیکھا تو کہنے لگے اے عیاض! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص
میں کسی کو دکھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں عذاب دے گا اور حمص کی فتح اجنادین کی فتح مندی سے بہت بعد میں واقع ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ تفصیل کے لئے التاریخ الکامل کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۴۔حضرت ہشامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہشامؓ۔حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ان سے ابوالزبیر نے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک ایسی عورت ہے جو کسی چھونے والے ہاتھ سے بدکتی نہیں فرمایا اسے طلاق دے دو۔اس نے عرض کیا میں اسے پسند کرتا ہوں اور وہ مجھے چاہتی ہے فرمایا اسے استعمال کر۔بقول ابن اثیر اس میں اختلاف ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۔حضرت ہشامؓ بن صبابہ

حضرت ہشامؓ بن صبابہ بن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ان کے بھائی کا نام مقیس بن صبابہ تھا۔

ابو صالح نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ مقیس کے بھائی ہشام کو کسی نے بنو نجار میں سے قتل کر دیا۔مقیس نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا حضورؐ نے زہیر بن عیاض فہری کو مقیس کے ساتھ بنو نجار کے پاس روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر ہشام بن صابہ کے قاتل کو جانتے ہو تو اسے مقیس کے حوالے کر دو اور اگر نہیں جانتے تو خون بہا ادا کرو۔بنو نجار نے باہم مل کر خون بہا جمع کیا اور مقیس کے حوالے کر دیا جب مقیس خون بہا وصول کر چکا تو اس نے زہیر کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر بھاگ گیا اس موقعہ پر اس نے کچھ اشعار کہے جن میں سے ایک شعر درج ذیل ہے۔

فادرکت ثاری واضطجعت موسدا   وکنت الی الاوثان اول راجع

میں نے انتقام لے لیا اور بستر پر آرام سے لیٹ گیا اور میں اسلام سے پہلے ہی منحرف ہو چکا تھا۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ جناب ہشام غزوۂ ذی قرد میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔انہیں غلطی سے عبادہ بن صامت کے قبیلے سے ایک شخص نے کافر سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ابن مندہ لکھتے ہیں کہ وہ غزوہ بنو مصطلق میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے،انہوں نے ابن اسحاق سے،انہوں نے عبداللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی کہ ہشام بن صبابہ (جو بنو فلاں بن عوف بن عامر بن لیث بن بکر سے تھے نے غزوہ مریسیع میں لڑائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور یہ بڑے جوشیلے مسلمان تھے میدان جنگ میں بنو عوف بن خزرج کے ایک آدمی سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا تو اس نے جناب ہشام کو کافر سمجھا اور اس نے انہیں قتل کر دیا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۔حضرت ہشامؓ بن عاص القرشی

حضرت ہشامؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ان کی والدہ کی کنیت ام حرملہ دختر ہشام مغیرہ تھی۔یہ عمرو بن عاص کے بھائی اور قدیم الاسلام تھے حضور اکرمؐ ابھی مکے ہی میں تھے کہ جناب ہشام ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔جب انہیں معلوم ہوا کہ حضور ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے ہیں تو جناب ہشام مکے آئے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا اور پھر غزوۂ خندق کے بعد دوبارہ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ ہشام بڑے پارسا اور فاضل آدمی تھے اور عمرو بن عاص کے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ ابھی مکے ہی میں تھے کہ ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا تھا۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ جب ہم ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو میں عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص نے بنوغفار کے حوض کے پاس اکٹھا ہونے کا وعدہ کیا تھا اور طے یہ پایا کہ جو شخص مقررہ صبح کو وہاں نہ پہنچ سکا تو یہ سمجھ لیا جائے گا کہ اسے روک لیا گیا ہے اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو جانے کی اجازت ہوگی چنانچہ مقررہ صبح کو میں اور عیاش تو مقام موعود پر پہنچ گئے مگر ہشام نہ پہنچ سکے ہم سمجھ گئے کہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے اور اسی لئے نہیں آسکا۔

ہم نے مدینے کا رخ کیا ہم دل میں یہ سوچتے چلے آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی توبہ کو کیسے قبول کرے گا جنہوں نے اللہ کو پہچانا رسول اللہ پر ایمان لائے۔ اور دنیا کے مصائب سے ڈر کر دین سے رجوع کر لیا اور ہم لوگ ان خیالات کا اظہار اپنے بارے میں کر رہے تھے۔ اس پر قرآن حکیم کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

"قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" الی آخرہ

جب میں نے یہ آیت سنی تو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ہشام بن عاص کو بھجوائی۔ ہشام کہتے ہیں جب یہ آیت مجھے موصول ہوئی تو میں وادی ذی طویٰ کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ چنانچہ اس آیت پر غور و خوض کرتا چلا آیا تا کہ میں اس کے مفہوم تک رسائی حاصل کر سکوں۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اس آیت کا نزول ہمارے بارے میں ہوا ہے کیونکہ یہ خیال بار بار ہمارے ہی دلوں میں آ رہا تھا۔ پس میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہشام حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں جنگ اجنادین میں ۱۳ ہجری میں شہید ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ جناب ہشام نے غسان کے ایک آدمی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس پر غسانیوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر سواروں کا دستہ ان کی میت کو کچلتا ہوا گزر گیا اور ان کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر ان کے بھائی جنگ سے فراغت کے بعد لوٹ کر آئے اور ان کے جسم کے لوتھڑوں اور ہڈیوں کو جمع کر کے دفن کر دیا۔

خالد بن معدان سے مروی ہے کہ جب جنگ اجنادین میں رومیوں کا لشکر بھاگ کھڑا ہوا تو اس اثنا میں وہ ایک ایسے تنگ درے کے دہانے پر جا پہنچے۔ جہاں سے ایک وقت میں صرف ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ رومیوں نے اس مقام پر قبضہ کر لیا۔ جناب ہشام نے بڑھ کر ان پر حملہ کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ درہ بند ہو گیا اور ایک ایک کر کے دشمن کا سارا لشکر ان کی میت کے اوپر سے گزر گیا جب اسلامی لشکر رومیوں کے تعاقب میں اس مقام پر پہنچا اور ان کی میت کو وہاں پڑا ہوا پایا تو انہوں نے گوارا نہ کیا کہ وہ خود یا ان کے گھوڑے ان کے جسم کے اوپر سے گزریں لشکر کا یہ توقف دیکھ کر حضرت عمرو بن عاص نے انہیں یوں مخاطب کیا۔ برادران اسلام میرے بھائی کو خدا نے شہادت کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس کی روح کو اپنی طرف اٹھا لیا جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں یہ اس کا جسم ہے اس لئے اسے روندے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ انہوں نے سواروں کے دستے کو گزرنے کا حکم دیا پھر خود گزرے اور ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزرا۔ جب دشمنوں کا تعاقب ختم ہوا تو عمرو بن عاص واپس آئے۔ بھائی کے گوشت ہڈیوں اور اعضا کو جمع کیا اور چمڑے کے ایک ٹکڑے میں ڈال کر زمین میں دفن کر دیا۔

حضور اکرمؐ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ عاص کے دونوں بیٹے مومن ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۔ حضرت ہشامؓ بن العاص

حضرت ہشامؓ بن عاص بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ تھا جو ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور خالد کی ہمشیرہ تھیں اور ہشام ابوجہل بن ہشام کے بھتیجے تھے۔ ان کا باپ عاص غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں مارا گیا تھا اسے انہیں حضرت عمر بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ اور عاص حضرت عمرؓ کا ماموں تھا۔

ہشام فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ کی پیٹھ سے کپڑا اتارا اور مہر نبوت پر ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ کو ہٹا کر تین دفعہ ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے خدا تو اس کے دل سے کینہ اور حسد دور فرما اور ان میں ایک شخص جس کی گردن ٹیڑھی تھی اور جس کا نام محمد بن عبدالرحمان بن ہشام بن یحییٰ بن ہشام بن عاص تھا۔ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی دعا کی وجہ سے ہم میں بغض اور کینہ کم ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۔ حضرت ہشامؓ بن عامر

حضرت ہشامؓ بن عامر بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار الانصاری جاہلیت میں ان کا نام شہاب تھا جو حضورؐ نے بدل کر ہشام کر دیا۔ ان کے والد عامر غزوۂ احد میں شریک تھے جناب ہشام نے بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ سعد بن ہشام کے والد ہیں۔ جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضور اکرمؐ کے وتروں کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ انہوں نے بصرے میں وفات پائی۔

ابوالربیع سلیمان ابن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق سے، انہوں نے ابوالقاسم نصر بن احمد بن المرجی سے، انہوں نے ابویعلی موصلی سے، انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے ہشام بن عامر سے سنا کہ انصار غزوۂ احد کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخموں اور تھکان سے چور ہیں۔ شہداء کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ اب حضورؐ کا کیا حکم ہے۔ قبریں تیار کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ فرمایا ایک قبر میں دو دو تین تین آدمی دفن کرتے جاؤ اور قبروں کو ذرا کشادہ اور گہرا کر دو۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ تقدیم و تاخیر میں کس قاعدے کو پیش نظر رکھیں۔ فرمایا قرآن کو معیار بناؤ جسے دوسروں کے مقابلے میں قرآن زیادہ یاد ہو۔ اسے ترجیح دو چنانچہ میرے والد نے دو انصار کو میرے سامنے حوالۂ قبر کیا۔ شاید ایک انصار ہی کہا ہو۔

۵۴۳۔ حضرت ہشامؓ بن عتبہ

حضرت ہشامؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس القرشی عبشمی۔ یہ معاویہ کے ماموں تھے، کنیت ان کی ابوحذیفہ اور نام ہشیم تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور وہی مشہور ہے۔ایک روایت میں مشم مذکور ہے وہ اور ان کے آزاد کردہ غلام سالم ۱۱ ہجری میں جنگ یمامہ میں موجود تھے۔ وہ غزوۂ بدر کے مجاہدوں میں شامل تھے۔ چونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔اس لئے ہم ان کا ذکر وہاں زیادہ تفصیل سے لکھیں گے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۴۔حضرت ہشامؓ بن عمرو

حضرت ہشامؓ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی اور جذیمہ نصر بن مالک کے بھائی مولفۃ القلوب میں سے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں غنائم حنین سے سو کے لگ بھگ اونٹ عطا فرمائے تھے۔ یہ ابن منده کا قول ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے،انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرم نے کئی آدمیوں کو سو کے لگ بھگ اونٹ دیئے تھے۔ان میں سے ہشام بن عمرو بھی تھے جو بنو عامر بن لوی کے بھائی تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے اس صحیفے کو جو قریش نے بنو ہاشم سے مقاطعہ کے متعلق لکھ کر کعبے میں لٹکا دیا تھا اور جس میں تحریر تھا کہ نہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو کوئی چیز بیچیں گے اور نہ خریدیں گے اتار کر پھینک دیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے،انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ اس صحیفے کے خلاف جس میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف تمام قریش مکہ نے ایک عہد نامہ مرتب کیا تھا۔کچھ عرصے کے بعد قریش کے کئی آدمی اٹھ کھڑے ہوئے تھے لیکن اسے منسوخ العمل قرار دینے کے لئے جو کردار ہشام بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی نے ادا کیا تھا اس کی تعریف نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف کے بھتیجے تھے اور نضلہ اور عمرو بھائی تھے اور چونکہ ہشام اپنے قبیلے میں معزز اور محترم شمار ہوتے اس لئے وہ بنو ہاشم سے شعب ابی طالب میں ملنے چلے جایا کرتے تھے جناب ہشام نے اس عہد نامے کے خاتمے اور اس میں اپنے کردار کا ذکر کیا ہے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے البتہ ابوعمر نے بہت اختصار سے کام لیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کا علم نہیں کہ ہشام بن عمرو مولفۃ القلوب میں سے تھے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق نے ان کا نسب نامہ اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں جذیمہ بن نصر بن مالک کا اضافہ کر دیا ہے لیکن باقی لوگ اس کے خلاف ہیں۔ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے ابتدائے ترجمہ میں درج کیا ہے۔اسی طرح زبیر بن بکار اور ابن ماکولا نے تحریر کیا ہے۔

۵۳۷۵۔حضرت ہشامؓ بن قتادہ

حضرت ہشامؓ بن قتادہ الرہاوی۔انہوں نے رہا میں سکونت اختیار کر لی تھی یہ بغوی کا قول ہے۔ابونعیم اور یحییٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔جناب ہشام نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے قتادہ بن فضیل نے روایت کی۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے،انہوں نے ابونعیم سے،انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے،انہوں نے منیعی سے،انہوں نے ابوبکر بن زنجونہ سے،انہوں نے علی بن بحر سے،انہوں نے قتادہ بن فضیل بن عبداللہ بن قتادہ سے،انہوں نے اپنے والد سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ن نے اپنے چچا ہشام بن قتادہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے مجھے اپنی قوم کا سردار مقرر فرمایا تو میں نے حضور اکرم کا پکڑلیا اور آپؐ سے دعا کی التجا کی اور حضورؐ سے رخصت ہوا آپؐ نے فرمایا تقویٰ تیرا زادِ سفر ہو۔ اللہ تیرے قصور معاف فرمائے جہاں بھی ہو بھلائی تیرا استقبال کرے اور یہ روایت ہشام بن قتادہ نے اپنے والد سے بیان کی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۔ حضرت ہشامؓ بن مغیرۃ

حضرت ہشامؓ بن مغیرہ بن عاص۔ ابن ابی مریم نے ابوغسان سے، انہوں نے ابی حازم سے، انہوں نے عمرو بن ہشام انہوں نے عمرو اور ہشام (یہ دونوں ان کے بزرگ تھے) سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا قرآن خدا کی طرف سے نازل ہے اور قرآن حکیم کی بعض آیات دوسری آیات کی تصدیق کرتی ہیں۔ جن آیات کے مفہوم تک تمہاری رسائی ہو جائے (یعنی آیات محکمات) ان پر عمل کرو اور جو آیات تمہاری ذہنی گرفت میں نہ آسکیں (یعنی متشابہات) ان پر ایمان لاؤ، ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۳۲۔ حضرت ہشامؓ بن الولید

حضرت ہشامؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھائی اور مؤلفۃ القلوب میں سے تھے لیکن اس میں اشتباہ پایا جاتا ہے ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۔ حضرت ہشامؓ

حضرت ہشامؓ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ایک اور ہشام ہیں۔ اور جعفر نے ان کا نام لیا ہے اور باسنادہ ابن القطان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے زرارہ بن ابی اوفی سے، انہوں نے سعد بن ہشام سے، انہوں نے حضرت ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے سامنے ایک آدمی کہ جس کا نام شہاب تھا کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ آج سے تمہارا نام ہشام ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے ممکن ہے وہ ہشام بن عامر ہی ہوں جو سعد کے والد تھے۔

۵۳۲۔ حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ

حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشی عبشمی۔ ابن شاہین نے محمد بن سعد سے یہی نام بیان کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۔ حضرت ہلالؓ اسلمی

حضرت ہلالؓ اسلمی۔ ان کی بیٹی ام ہلال نے ان سے روایت کی۔ ابوضمرہ انس بن عیاض نے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی سے، انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ انہیں ام بلال دختر ہلال نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ بھیڑ کا بچہ قربانی کے لئے جائز ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۳۸۱۔ حضرت ہلالؓ بن امیہ

حضرت ہلالؓ بن امیہ بن عامر بن قیس بن عبدالاعلم بن عامر بن کعب بن واقف۔ اور ان کا نام مالک امرؤ القیس بن الاوس انصاری واقفی ہے۔ معرکہ ہائے بدر اور احد میں موجود تھے قدیم الاسلام تھے اور بنو واقف کے بت انہوں ہی نے توڑے تھے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ان کی قوم کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔ ان کی والدہ کا نام انیسہ تھا جو ہدم کی بیٹی اور کلثوم بن ہدم کی بہن تھیں ہدم صاحب ہیں جن کے پاس حضور اکرمؐ نے ہجرت مدینہ کے موقعہ پر قیام فرمایا تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کیا تھا اور اسے شریک بن سحماء سے مطعون کیا تھا اور یہ ان تین حضرات میں شامل تھے جو کاہلی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ ان کے علاوہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع تھے۔ جن کے بارے میں "وعلى الثلاثة الذين خلفوا" آیت نازل ہوئی تھی لعان کا واقعہ ہم نے شریک بن سحماء کے ترجمے میں اور ان کے تخلف کا ذکر کعب بن مالک کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۲۔ حضرت ہلالؓ بن الحارث

حضرت ہلالؓ بن حارث بن ابوالحمل۔ ہم ان کا ذکرہ کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان کریں گے کیونکہ یہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ وہ شامی تھے ابو عمر نے مختصراً اسی طرح ذکر کیا ہے لیکن یہ ابو عمر کا وہم ہے کیونکہ ان کی کنیت ابوالحمراء تھی ابوالحمل کے ترجمے میں ہم اسے بیان کریں گے۔

۵۳۸۳۔ حضرت ہلالؓ بن الحمرا

حضرت ہلالؓ بن الحمراء۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام ہلال بن حارث ابوالحمراء ہے اور یہی درست ہے اور ایک روایت میں ان کا نام ہانی بن حارث ابوالحمراء خادم رسول اکرمؐ مذکور ہے۔ انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ امام بخاری لکھتے ہیں انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث درست نہیں۔

ابواسحاق سبیعی نے ابوداؤد القاص سے، انہوں نے ابوالحمراء سے روایت کی کہ وہ ایک مہینہ مدینے میں ٹھہرے رہے انہوں نے دیکھا کہ رسول اکرمؐ ہر روز صبح کو حضرت علیؓ کے مکان پر تشریف لاتے۔ الصلوٰۃ، الصلوٰۃ فرماتے اور پھر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے واللہ اعلم۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر نے ان کا نام ابن الحمراء ابوالحمراء لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ اور وہ جو اس سے قبل ترجمے میں ذکر ہوا ہے وہ خیالی ہے۔

۵۳۸۴۔ حضرت ہلالؓ بن الحکم

حضرت ہلالؓ بن حکم (اگر ثابت ہو) فلیح بن سلیمان نے ہلال بن علی سے، انہوں نے عطا بن یسار سے، انہوں نے ہلال بن حکم سے روایت کی کہ جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے دینی امور کی تعلیم حاصل کی تو ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ جب چھینک آئے تو الحمدللہ کہنا چاہئے اور اگر دوسرے آدمی کو چھینک آئے تو اس کے الحمدللہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرمؐ ایک دن نماز پڑھا رہے تھے کہ دوران نماز ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے بلند آواز سے یرحمک اللہ کہہ دیا اس پر نمازیوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ مجھے گھور رہے ہو۔ جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا کہ نماز میں کون بول رہا تھا۔ صحابہ نے میرا نام لیا۔ حضورؐ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا دیکھو میاں اعرابی! نماز میں قرآن کی قرأت کی جاتی ہے اور اللہ کو۔ یاد کیا جاتا ہے۔ جب تم نماز پڑھنے لگو تو تمہیں بھی یہی کچھ کرنا چاہئے۔ ہلال بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے بڑھ کر کوئی معلم نرمی سے بات کرنے والا نہیں دیکھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس واقعہ کا انتساب معاویہ بن حکم سے کیا گیا ہے۔ لیکن یہ وہم ہے۔

۵۳۸۔ حضرت ہلالؓ بن ابی خولی

حضرت ہلالؓ بن ابی خولی۔ اور ابوخولی کا نام عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران تھا (اور ابوحمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی تھا۔ جو عدی بن کعب اور خطاب حضرت عمرؓ کے والد کے حلیف تھے) بقول موسیٰ بن عقبہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خولی اور مالک دونوں ابوخولی کے بیٹے تھے۔ سب بدر میں شریک تھے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ خولی بن ابوخولی مع اپنے بھائی ہلال اور عبداللہ کے غزوہ بدر میں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے مالک بن خولی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۔ حضرت ہلالؓ بن ربیعہ

حضرت ہلالؓ بن ربیعہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ لیکن ان کی حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمان بن بشیر نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے ہلال بن ربیعہ سے روایت کی کہ بنو عائذ مخزومی کی تلوار غزوہ بدر میں ان کے ہاتھ لگ گئی۔ جب رسول اکرمؐ نے مال غنیمت کی واپسی کا حکم دیا تو میں نے اسے مال غنیمت کے ڈھیر میں پھینک دیا جسے ارقم بن ابی ارقم نے پہچان لیا چنانچہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے مانگ لی اور آپؐ نے انہیں عطا فرمادی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم لکھتے ہیں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث مرسل ہے جسے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ نیز وہ مالک بن ربیعہ ابواسید الساعدی ہیں، جنہیں اس نے ہلال بن عامر بنا دیا اور حدیث کی روایت ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے کی ہے اور مالک بن ربیعہ کا نام اور یہی صحیح ہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے بنو ساعدہ کے بعض لوگوں سے، انہوں نے ابی اسید سے سنا کہ ہلال بن ربیعہ نے کہا کہ مجھے بنو عائذ کی تلوار مل گئی اور واقعہ کو اسی طرح بیان کیا اور تلوار کا نام مرزبان تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۳۸۷۔حضرت ہلالؓ بن سعد

حضرت ہلالؓ بن سعد۔انہوں نے حضورِ اکرمؐ کی خدمت میں شہد بطور تحفے کے پیش کیا جو آپ نے قبول کر لیا۔دوبارہ
طرح شہد پیش کیا اور کہا کہ یہ صدقہ ہے۔حضورؐ نے حکم دیا کہ اسے صدقات میں شامل کر دیا جائے اس سے علماء نے استنباط کیا
شہد سے بھی زکوٰۃ وصول کی جا سکتی ہے۔لیکن یہ حدیث منقطع الاسناد ہے۔ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۸۔حضرت ہلالؓ احد بنی متعان

حضرت ہلالؓ۔متعان نے بیان کیا کہ انہیں عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے احمد بن شعیب
حرانی سے،انہوں نے موسیٰ بن ابین سے،انہوں نے عمرو بن حارث المصری سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے،انہوں نے
اپنے والد سے،انہوں نے دادا سے روایتؐ کی کہ بنو متعان کے ایک آدمی جن کا نام ہلال تھا حضورؐ کی خدمت میں شہد کا عشر لے
آئے اور درخواست کی کہ"وادی سلبہ ان کی تحویل میں دے دی جائے"حضورِ اکرمؐ نے ان کی درخواست قبول فرمائی جب
حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت آیا تو سفیان بن وہب نے خلیفہ سے اس وادی کے بارے میں دریافت کیا خلیفہ نے لکھا کہ اگر ہلال تم
بھی وہ مواجبات ادا کرتا رہے جو حضورؐ کو ادا کرتا تھا تو وادی کو اس کی تحویل میں رہنے دو ورنہ اسے شہد کی مکھی سمجھو جو چاہے اس سے
فائدہ اٹھائے اصحاب ابو حنیفہ نے اس واقعہ کو کتب فقہ میں نقل کیا ہے۔ابو موسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۳۸۹۔حضرت ہلالؓ بن عامر

حضرت ہلالؓ بن عامر از بنو نمیر۔ان کی کنیت ابن تمیم تھی۔ان کے والد کو حضورِ اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ ابن مندہ کا قول
ہے اور انہوں نے باسنادہ وہیب سے،انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی،اور ان کے
سوا باقی لوگوں نے ہلال بن عامر سے روایت کی حضورِ اکرمؐ کے زمانے میں ایک دفعہ سورج گرہن لگا اور حدیث بیان کی اور ایک
دوسری اسناد سے جریر بن حازم سے روایت کی کہ ایک آدمی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھ سے قرہ بن دعموص نمیری نے بیان کیا کہ
رسول اکرمؐ نے ضحاک بن قیس کو صدقات جمع کرنے کو روانہ کیا۔جب وہ واپس آئے تو حضورؐ نے فرمایا تم نمیر بن عامرؓ ہلال بن
عامر اور عامر بن ربیعہ کے ہاں گئے ہو اور ان کے بہترین جانور ہانک لائے ہو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ
جہاد کا ذکر کرتے سنا۔اس لئے میں نے مناسب جانا کہ بہترین جانور لے کر جاؤں تا کہ ان سے سواری اور بار برداری کا کام لیا جا
سکے۔حضورِ اکرمؐ نے فرمایا واپس جاؤ اور ان کے اعلیٰ جانور واپس کر کے معمولی درجے کے جانور لے آؤ۔

ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ہلال بن عامر بن قبیصہ الہلالی کا ذکر اور ان کا ترجمہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے اور کسوف شمس کی حدیث
بیان کی ہے لیکن یہ وہم ہے اور ہمیں صحیح بات ابو العباس احمد بن حسین بن ابوذر صالحانی نے اپنے دادا سے،انہوں نے ابو الشیخ حافظ
سے،انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن رستہ سے انہوں نے معاویہ بن عمران بن واہب بن سوار الجرمی سے،انہوں نے انیس بن سوار
الجرمی سے،انہوں نے ایوب سے،انہوں نے ابو قلابہ سے،انہوں نے ہلال بن عاصم بن قبیصہ ہلالی سے روایت کی کہ حضورِ اکرمؐ
کے عہد میں ایسا زبردست سورج گرہن لگا کہ دن کو تارے نمودار ہو گئے تھے۔اس روایت میں عاصم بن قبیصہ کا نام مذکور ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونا چاہیے" ہلال بن عاصم عن قبیصہ" ابوموسیٰ اور ابن مندہ ہر دو نے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ پر ابوموسیٰ کے اعتراض کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی حالانکہ انہیں غلط بات لکھنے کی عادت نہیں۔

۵۔ حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی

حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی۔ محمد بن عبید اللہ الطنافسی نے بنو فزارہ کے شیخ سے، جس نے ہلال بن عامر المزنی وغیرہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو ایک سفید خچر یا اونٹ پر سوار دیکھا ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ نیز وہ لکھتے ہیں کہ ہم ہلال کا ذکر نمیر بن عامر کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۵۔ حضرت ہلالؓ بن علقمہ

حضرت ہلالؓ بن علقمہ۔ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ جس شخص نے سب سے پہلے دریائے دجلہ عبور کیا وہ ہلال بن علقمہ تھے۔ شعبی کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے دریائے دجلہ میں گھوڑا ڈالا وہ سعد تھے ایک اور روایت کے مطابق دریا کو عبور کرنے والے بنو عبدالقیس کے ایک آدمی تھے۔ ابو عمر نے ہلال بن علقمہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ان کی روایت نہیں پہنچی۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ عبور دجلہ کا واقعہ جنگ قادسیہ کے موقعہ پر پیش نہیں آیا۔ کیونکہ دریائے دجلہ اور قادسیہ میں بڑا فاصلہ حائل ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو نہریں حائل ہیں ان میں سے ایک تو وہ نہر ہے جو اس قرب وجوار کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ نیز قادسیہ حیرہ اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔ نیز دریائے فرات اور دریائے نیل بھی درمیان میں حائل ہیں (نہ معلوم دریائے نیل سے ابن اثیر کی کیا مراد ہے کیونکہ نیل تو براعظم افریقہ میں ہے اور قادسیہ ایشیا میں (مترجم) اور مسلمانوں نے دریائے دجلہ اس وقت عبور کیا۔ جب وہ ایرانیوں کو قادسیہ میں شکست دے چکے تھے اور نیز مدائن کا مغربی حصہ بھی فتح کر چکے تھے۔ دریائے دجلہ کو عبور کرنے کی نوبت اس وقت آئی جب مسلمانوں نے مدائن کے مشرقی حصے کو جس میں کسریٰ کے محلات واقع تھے۔ فتح کرنے کے لئے چڑھائی کی اس موقعہ پر مسلمانوں نے دریا کو گھوڑوں پر عبور کیا تھا۔ (مزید تفصیل کے لیے علامہ کی "الکامل فی التاریخ" کا مطالعہ کیجیے)

۵۳۔ حضرت ہلالؓ بن مرۃ

حضرت ہلالؓ بن مرہ یا ہلال بن مروان اشجعی۔ بروع دختر واشق کے شوہر تھے۔ انہیں ہم نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا مہر ناراج تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۴۔ حضرت ہلالؓ بن المعلّٰی

حضرت ہلالؓ بن معلّی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ ان کا تعلق بنی جشم بن خزرج سے تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی رافع کے ساتھ شریک تھے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق کی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہی رائے ہے۔ ابوحاتم بن حبان نے اپنی تاریخ میں یہی لکھا ہے۔

۵۳۹۴۔ حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال

حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال اسلمی۔ ان سے ان کی بیٹی ام بلال نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بھیڑ کے بچے کی قربانی کو قرار دیا تھا۔ اس حدیث کی راویہ ان کی لڑکی ہے اور حدیث میں ان کے والد کا ذکر نہیں آیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۵۔ حضرت ہلالؓ بن وکیع

حضرت ہلالؓ بن وکیع بن بشر بن عمرو بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم التمیمی دارمی۔ جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے۔ میدان جنگ میں مارے گئے۔ ابوعمر نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۶۔ حضرت ہلبؓ الطائی

حضرت ہلبؓ طائی۔ قبیصہ کے والد تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری نے یزید بن قنافہ اور اور روایت کے روسے ان کا نام یزید بن عدی بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی ابن اخزم آیا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ اور کہتے ہیں ان کا نام سلامہ بن یزید بن عدی بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی بن اخزم ہے وہ اور عدی بن حاتم طائی عدی اخزم میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔

انہیں ہلب اس لئے کہتے تھے کہ گنجے تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد ان کے سر پر بے تحاشا بال آئے۔ چنانچہ ان کا لقب ہلب پڑ گیا۔ وہ کوفی ہیں ان کے بیٹے قبیصہ نے ان سے روایت کی کہ کئی آدمیوں نے اپنے اپنے اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے قتیبہ سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول کریمؐ وضو فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑ لیتے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۷۔ حضرت ہلواثؓ

حضرت ہلواثؓ۔ اسمر بن ساعدہ کے دادا تھے۔ ہم نے اسمر کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۸۔ حضرت ہمامؓ بن الحارث

حضرت ہمامؓ بن حارث بن ضمرہ۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔

۵۳۹۹۔ حضرت ہمامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہمامؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے ابوالزبیر نے روایت کی کہ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جو کسی چھونے والے کے ہاتھ کو پاس نہیں آنے دیتی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے الفاظ ہم ہشام مولائے رسول کریمؐ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں ہم یہ بھی لکھ آئے ہیں کہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لفظ اول الذکر کی تصحیف ہے۔

۵۴۱۔ حضرت ہمامؓ بن زید

حضرت ہمامؓ بن زید بن وابصہ۔ ابویوسف یعقوب بن محمد صیدلانی نے سہل بن عمار سے، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن محمد روایت کی کہ جب ہمام بن وابصہ کوفے میں داخل ہوئے تو جس آدمی کے پاس سے گزرتے، سلام کہتے مرد ہو یا عورت یا بچہ کہتے کہ حضور اکرمؐ نے ہمیں سلام کو پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ ہمام کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ایک چادر اوڑھائی تھی اور لکڑی کا ایک پیالہ عطا فرمایا تھا لوگ اس پیالے میں پانی پیتے اور اس چادر کو تبرکاً چھوتے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ حاکم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جو خراسان چلے گئے تھے۔

۵۴۲۔ حضرت ہمامؓ بن مالک

حضرت ہمامؓ بن مالک بن ہمام بن معاویہ عبدی۔ ہم ان کا نسب مزیدہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں وہ اور ان کے بھائی عبیدہ دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۴۳۔ حضرت ہمیلؓ بن الدمون

حضرت ہمیلؓ بن دمون بن عبید بن مالک۔ یہ اپنے بھائی قبیصہ کے پاس آئے اور دونوں نے آپ کی بیعت کی اور حضورؐ نے دونوں کو طائف میں اتارا اور دونوں بنو ثقیف میں ٹھہرے ابونصر اور ابن ماکولا دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۔ حضرت ہندؓ بن حارثہ

حضرت ہندؓ بن حارثہ بن ہند۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب ہند بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی ہے۔ بقول ابوعمر ہندؓ اسلم حجازی کے بھائی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔ ہند بن اسماء بن حارثہ بن ہند اسلمی۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ہند بن حارثہ مذکور ہے ابن کلبی نے ان کے بھائی کا نام اسماء بن حارثہ لکھا ہے اور ابوعمر کی طرح ہند کو اسماء بن حارثہ کا بھائی لکھا ہے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو کہو کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھیں اور ابن ماکولا نے ان کے بھائی اسماء کا نسب ابوعمر کی طرح تحریر کیا تھا اور سب نے انہیں اسلمی قرار دیا ہے حالانکہ وہ مالک بن افصی کے قبیلے سے ہیں۔ جو اسلم بن افصی کے بھائی تھے اور اسلم کی شہرت کی وجہ سے مالک کا خاندان بھی اسلمی کہلاتا تھا۔ جناب ہند سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی کہ وہ آٹھ بھائی تھے اور سب نے اسلام قبول کر لیا اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ چنانچہ بیعت رضوان کے موقعہ پر یہ سب بھائی موجود تھے۔
ان کے نام حسب ذیل تھے (۱) اسماء (۲) ہند (۳) خراش (۴) ذویب (۵) حمران (۶) فضالہ (۷) سلمہ (۸) مالک۔ ان میں سے ہند اور اسماء عرصے تک حضور اکرمؐ کی خدمت سے بہرہ ور ہوتے رہے دونوں بھائی اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے تک ان بھائیوں کو حضورؐ کی خدمت گذاری میں مصروف دیکھتے رہے۔ یہ ہند، ہند کے والد ہیں۔ جن سے عبدالرحمان بن حرملہ نے درج ذیل حدیث روایت کی۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے ... سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے حبیب بن ہند بن اسماء اسلمی سے، انہوں نے ... والد ہند سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھے اپنے قبیلے بنو اسلم کی طرف یہ حکم دے کر روانہ فرمایا کہ آج عاشورہ کا دن ہے اس ... سب لوگ روزہ رکھیں اور جن لوگوں نے صبح کو کچھ کھا پی لیا ہے انہیں چاہئے کہ اس کے بعد کچھ نہ کھائیں پئیں۔

امام احمد بن حنبل نے اپنے مجموعہ احادیث میں ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا۔ لیکن ابن ماکولا نے ان کا نام ہند بن حارثہ کی بجائے ہند بن جاریہ تحریر کیا ہے اور ان کا نسب نہیں لکھا اور صرف اتنا لکھنے پر اکتفا کیا کہ جناب ہند اسماء بن جاریہ ام غیرہ کے بھائی ہیں اور اس باب میں اختلاف ہے عجب تر آنکہ جناب ہند کو تو حارثہ کا بیٹا نہیں لکھا لیکن ان کے بھائی اسماء کو حارثہ کا بیٹا لکھ دیا ہے۔ غالباً انہوں (ابن ماکولا) نے ہند کے بجائے ان کے بھائی اسماء کا نام لکھنا ... سمجھا اگر صورت حال یہ ہے تو اس صورت میں ہند بن جاریہ اس ہند سے مختلف ہوگا جو اسماء کا بھائی ہے اور اگر جاریہ کے بارے ... علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے تو کیا اسی لئے ابن ماکولا نے اسماء کے والد کا نام حارثہ لکھا اور ہند کے والد کا نام جاریہ لیکن یہ غلط ... اور یہ ان کی عادت ہے کہ ایک ہی جگہ پر دو مختلف باتیں لکھ دیتے ہیں کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ دونوں کے والد کا نام حارثہ تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۴۰۴۔ حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ۔ ہم ان کا نسب پہلے بیان کر آئے ہیں وہ تمیمی ہیں اور بنو اسید بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ جناب رسول اکرمؐ کے ربیب تھے اور ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھیں جو بعد میں آپؐ کی زوجیت سے مشرف ہوئی۔ حضرت زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، اور فاطمہؓ ان کی اخیافی بہنیں ہیں اور ان کے والد بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔

ابو ہالہ کے نام کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں نباش بن زرارہ بن وقدان ایک دوسرے میں مالک بن زرارہ بن نباش اور تیسری میں مالک بن النباش بن زرارہ مذکور ہے یہ ابن الزبیر کا قول ہے۔ لیکن علمائے نسب کا ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ابن کلبی نے ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ تحریر کیا ہے۔ اور وہ آپؐ سے پہلے حضرت خدیجہ کے خاوند تھے حضرت خدیجہ کے بطن سے ہند پیدا ہوئے۔ جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے اور پوتے کا نام بھی ہند تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ احد میں بھی موجود تھے اور جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اس جنگ میں مارے گئے مصعب بن زبیر کے ساتھ ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ ہند بن ہند بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ جہاں وہ لاولد فوت ہو گئے۔

جناب ہند بن ابی ہالہ نے حضور اکرمؐ کا حلیہ مبارک درج ذیل حدیث میں بیان کیا تھا ابو العباس احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری نے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمن البیلی سے، انہوں نے ابو القاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی سے، انہوں نے ابو القاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی سے، انہوں نے ابو سعید الہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے جمیع بن عمرو بن عبدالرحمن عجلی سے (انہوں نے ب سے املا کرائی) اور بیان کیا کہ انہیں ایک شخص نے جو بنو تمیم سے ابوہالہ کی پشت سے تھا اور جس کی کنیت ابوعبداللہ تھی ابن سے انہوں نے حسنؓ بن علیؓ سے روایت کی کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابوہالہ سے حضور اکرمؐ کے حلیے مبارک کے میں دریافت کیا میری خواہش تھی کہ وہ مجھے حضور اکرمؐ کے متعلق ایسی باتیں بتائیں جو میں یاد رکھوں چنانچہ انہوں نے بتایا۔

کہ حضور اکرمؐ خوبصورت اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، آپؐ کے چہرہ اس طرح چمکتا تھا۔ جس طرح چودھویں کی رات کو چاند چمکتا ہے۔ آپ ٹھگنے قد والے سے لمبے اور طویل القامت سے چھوٹے تھے (آپ کا قد درمیانہ تھا) سر بڑا تھا۔ بال ایسے تھے کہ اگر درمیان میں مانگ نکالی جاتی تو علیحدہ علیحدہ رہتے ورنہ بال بڑھ جاتے تو کانوں کی لوؤں تک پہنچ جاتے۔ رنگ سفید تھا اور پیشانی کشادہ تھی بھویں لمبی اور کشادہ تھیں اور درمیان میں پیوستہ نہ تھیں دونوں بھوؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کی حالت میں پھڑکنے لگ جاتی۔ ناک سیدھی (ستوان) تھی جس سے چمک سی اٹھتی معلوم ہوتی۔ ڈاڑھی گھنی، رخسار ہموار، دہانہ ذرا چوڑا اور ہونٹ باہم پیوستہ، دانتوں میں باہم فاصلہ تھا۔ گردن لمبی اور چاندی کی طرح سفید تھی بدن کسا ہوا، پیٹ اور سینہ ہموار تھے۔ سینہ چوڑا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا، آپؐ کے جوڑ مضبوط تھے، روشن اور صاف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک پتلی سی لکیر تھی پیٹ اور پستان بغیر بالوں کے تھے۔ بازوؤں اور کندھوں پر کافی بال تھے، سینہ اٹھا ہوا تھا، بازو لمبے، ہتھیلی چوڑی، ہاتھ اور پاؤں گداز تھے۔ پونچا بڑا تھا۔ بازو لمبے تھے، آپؐ کے پاؤں کے تلوے زمین سے اٹھے ہوئے نہ تھے۔ دونوں برابر تھے اور ان سے پانی بہ جاتا۔ آپؐ زمین پر آہستہ قدم رکھتے، چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا اترائی سے اتر رہے ہیں۔ تیز قدم اٹھاتے، جب مڑتے تو پوری طرح مڑتے۔ زیادہ تر نگاہیں زمین پر لگی رہتیں۔

۵۱۔ حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ۔ یہ مذکورہ بالا صحابی کے بیٹے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے ترجمے میں سری بن یحییٰ کی حدیث جو انہوں نے مالک بن دینار سے فرمایا۔ سری بن یحییٰ نے مالک بن دینار سے انہوں نے ہند بن ام المومنین سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مروان بن حکم کے پاس سے گزرے وہ آپ کی توہین کر رہا تھا اور انگلی سے آپ کی اشارہ کر رہا تھا۔ حضورؐ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی "اے خدا! تو اسے لرزے میں مبتلا کر" چنانچہ اسی وقت اسی جگہ اس پر رعشہ طاری ہو گیا۔

اس حدیث کا ہند بن ہند سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ان کے والد نے بیان کی ہے۔ زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ہند بن ہند اور ب بن زبیر اس دن قتل ہوئے جس دن مختار ثقفی ۶۷ ہجری میں قتل ہوا۔ زبیر کہتے ہیں کہ ہند بن ہند بصرے میں طاعون سے ہوئے لوگوں نے اپنے جنازے چھوڑ دیئے اور ان کے جنازے پر ہجوم کر کے آگئے کیونکہ وہ حضور اکرمؐ کے ربیب تھے۔

ابوعمر باسنادہ محمد بن حجاج سے، انہوں نے بنو تمیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اس نے ہند بن ہند بن ابی ہالہ کو بصرے میں وہ طاعون سے فوت ہوئے تھے ان کے جسم پر کرتہ نہ تھا اور سبز رنگ کی چادر سے ان کی میت ڈھانپی گئی تھی چونکہ لوگ کثرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اموات کی وجہ سے اپنے اپنے مردوں کی تجہیز و تکفین میں مصروف تھے۔اس لئے جنازہ اٹھانے کے لئے صرف چار آدمی ل تھے۔ایک عورت نے یہ حال دیکھا تو اس نے دہائی دی "لوگو! ہند حضور اکرمؐ کے ربیب ہیں اور ان کی بے کسی کا یہ عالم ہے" نے سنا تو اپنے اپنے مردوں کو چھوڑ کر سب ان کے جنازے کے ساتھ ہو لئے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۶۔حضرت ہنیدہؓ بن خالد

حضرت ہنیدہؓ بن خالد الخزاعی۔ایک روایت میں نخعی مذکور ہے۔اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا انہیں حضور اکرمؐ کی تصیب ہوئی یا نہ۔ان کی والدہ حضرت عمرؓ کی زوجیت میں تھیں یہ کوفے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔

ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی کہ ایک دفعہ ایک بادل اٹھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ گھٹا نصر بنو کعب پر برسے گی ان سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے گا۔اس جماعت میں سے ایک شخص نے اٹھ دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور شہید ہو گیا۔ذیل کا مصرع اسی نے کہا تھا۔

انا الذی عاهدنی خلیلی

میں ہی وہ آدمی ہوں جس سے اس کے دوست نے وعدہ کیا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۷۔حضرت ہوبجہؓ بن بجیر

حضرت ہوبجہ بن بجیر بن عامر بن سفیان بن اسید بن زائدہ بن حصین بن عیاش بن شیب بن عبدقیس بن علباء بن قیس عائذہ بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ الضبی۔ہجرت کر کے حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور وہاں مقیم ہو گئے۔انہوں نے درخوا کی یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا انصاف کی بات کر اور لوگوں سے بھلائی کر انہوں نے کہا یارسول اللہ! اس کی استطاعت نہیں۔حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں یارسول اللہ! میر پاس اونٹ ہیں۔فرمایا ان اونٹوں میں سے ایسا اونٹ جو پانی لا سکے تو اسے ایسے خاندان کے سپرد کر دے جنہیں پینے کا پانی تیس دن ملتا ہے۔

ابومحمد بن ابی القاسم علی بن عساکر دمشقی نے اجازۃً اپنے والد سے ہوبجہ بن بجیر کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ پیشتر کیا جا چکا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ جناب ہوبجہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے لیکن ان کی لاش میدان جنگ میں نہیں مل سکی تھی۔ بن یحییٰ بن جابر البلاذری نے بھی اتنا ہی ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ جناب ہو جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اور ان کی لاش نہ مل سکی تھی۔

۵۴۰۸۔حضرت ہوذۃؓ بن اجمل

حضرت ہوذۃؓ بن اجمل حارثی۔بنوسدوس کے وفد کے ہمراہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ابوموسیٰ اختصاراً ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہوذہؓ بن الحارث

حضرت ہوذہؓ بن حارث بن عجرہ بن عبداللہ بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرا لقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ ئے اور فتح مکہ کے موقعہ پر موجود تھے۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اپنے عمزاد سے علم کے بارے میں جھگڑا کیا اور ئے مخاطب ہو کر یہ شعر پڑھا۔

لقد دار ھذا الامر فی غیر اھلہ الا فابصروا لی الامر این یرید

معاملہ ان لوگوں تک جا پہنچا ہے جو اس کے اہل نہیں ہیں۔ بہر حال اس معاملے پر نگاہ تو ڈالو کہ وہ کدھر جانا چاہتا ہے۔ موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔ حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی

حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی۔ علماء کا خیال ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث کو ابوالزبیر نے جابر اللہ سے مع اس واقعہ کے جو معاویہ کے ساتھ پیش آیا ذکر کیا ہے نہ معلوم یہ صاحب وہی ہیں یا کوئی اور ہم بعد میں پھر ان کا یں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ میرے خیال میں جو حضورؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے وہ ہیں جن کا ذکر و نے کیا ہے اور صرف اتنا لکھا کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان کا نسب نہیں لکھا ہاں ابو احمد عسکری نے ہوذہ کے ترجمے میں ان کے والد کا نام خالد لکھا ہے اور وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں لکھی ہے کہ نے ان سے دریافت کیا آیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا کہ نہ ان کے خلاف کوئی بات ور نہ حق میں۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا اور نہ ہی جانتا ہوں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت میسر آئی یا نہ۔

۵۔ حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری

حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فتح مصر میں موجود تھے ان سے کوئی حدیث مذکور ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت ہوذہؓ بن عمرو

حضرت ہوذہؓ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن جرم بن ربان۔ بروایت طبری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن ماکولا نے ترجمہ ریاح میں ان کا نسب ہوذہ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح ہے نیز یہ تحریر کیا ہے کہ یہ بنو جرم بن ربان سے تھے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۵۲۔ حضرت ہوذہؓ بن قیس

حضرت ہوذہؓ بن قیس بن عبادہ بن دہیم بن عطیہ بن زید بن قیس بن عامر بن مالک بن اوس انصاری۔ ان کے نسب میں ف ہے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے، انہوں نے عبدالرحمان بن نعمان بن ہوذہ انصاری سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سوتے وقت خوشبو دار سرمہ استعمال کرنے کا حکم دیا یہ روایت صالح بن رزیق نے علی بن ثابت سے، انہوں نے عبدالرحمان بن معبد بن ہوذہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کی، ایک روایت میں عبدالرحمان بن ہوذہ آیا ہے۔ ابن مندہ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۴۔ حضرت ہوذہؓ

حضرت ہوذہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ معاویہ کے پاس ایک آدمی جس کا نام ہوذہ تھا آیا۔ معاویہ نے دریافت کیا اے ہوذہ کیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے اس نے جواب دیا نقصان نہ فائدہ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے ابونعیم کہتے ہیں کہ بقول بعض متاخرین انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہ ہوئی بیان کیا گیا آپؐ کی وفات کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۵۴۱۵۔ حضرت ہیبانؓ اسلمی

حضرت ہیبانؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں ہیفان مذکور ہے۔ عبداللہ بن زخرف نے یزید بن ابی منصور سے انہوں عبداللہ بن ابی ہیبان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان جسے وسعت و مقدرت حاصل ہے اگر فی سبیل اللہ صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک دن کی مسافت پر سونگھی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی غریب اور فاقہ زدہ مسلمان صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک سال کی مسافت پر سونگھی جا سکتی ہے۔ ابو مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۶۔ حضرت ہیتؓ

حضرت ہیتؓ۔ یہ وہ مخنث ہے۔ جس کا نام ماتع تھا اور جو کبھی کبھی ازواج مطہرات کے حجروں میں چلا جاتا تھا جعفر نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور یہ وہ شخص ہے کہ عبداللہ بن امیہ کے لیے کہا تھا جب طائف فتح ہوا کہ تجھ پر غیلان ہو۔ یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم بن الحجاج تک فرماتے ہیں عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروۃ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور کے پاس ایک مخنث داخل ہوا اور جسے بوجہ مخنث ہونے کے بے ضرر سمجھا جاتا تھا۔ ایک دن حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو یہ مخنث حضورؐ کی ازواج مطہرات میں سے کسی بیوی کے سامنے کسی خاتون کی تعریف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اسے سامنے سے دیکھو تو چار جھنی اور پیچھے سے دیکھو تو آٹھ جھنی معلوم ہوتی ہے یہ سن کر آپؐ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ ان باتوں کو سمجھتا ہے۔ آئندہ اسے اندر مت آنے دو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے اسے صحرا میں بھیج دیا ہر جمعہ کو آتا کھانا کھاتا اور پھر لوٹ جاتا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۷۔ حضرت ہیثمؓ بن دہر

حضرت ہیثمؓ بن دہر۔ منذر بن جہم نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان (بچہ ریش) اور آپ کی پیشانی پر چند سفید بال دیکھے تھے جو بہ مشکل تیس ہوں گے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۴۱۔ حضرت ہیثم ابوقیس

حضرت ہیثم ابوقیس سلمی۔ محمد بن سلام نے عبدالقاہر بن السری بن قیس بن ہیثم سے روایت کی کہ رسول اللہ نے میرے دادا ہیثم کو اپنے قبیلے کے صدقات جمع کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ انہوں نے یہ رقم حضرت ابوبکر کو پوری پوری ادا کردی اور زبرقان نے بھی رقم ادا کردی۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ زبرقان نے صدقات کی رقم تکرماً ادا کی اور ہیثم نے تحرجاً تنگی سے یا تبرعاً خوشی سے ادا کی۔ اس پر محمد بن سلام نے عبدالقاہر سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ تھوڑا سا سوچنے کے بعد کہنے لگے کہ سعید نے حسن سے سنا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

اور اس ہیثم سے مراد ابن قیس بن صلت بن حبیب السلمی ہیں۔ جو قیس بن ہیثم کے والد اور عبداللہ بن حازم بن اسماء بن صلت سلمی کے چچا تھے انہوں نے خراسان میں فتنہ برپا کیا تھا۔

۵۴۱۔ حضرت ہیثم بن ابومعقل

حضرت ہیثم بن ابومعقل اسدی۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ابومعقل کا نام ہیثم ہے زیر عنوان کنیت میں بھی ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۔ حضرت ہیکل بن جابر

حضرت ہیکل بن جابر۔ حماد بن عمرو النصیبی نے عطاف بن حسن سے، انہوں نے ہیکل بن جابر سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرم نے انہیں مسجد حرام کا طواف کرتے دیکھا اور وہ اس دوران میں خدا سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے اے خدا! اس مبارک گھر کے واسطے سے بھی تو نے میرے گناہ معاف نہیں کئے۔ حضور نے سنا تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو کیا تیرے گناہ زمین و آسمان سے زیادہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! معاملہ کچھ ایسا ہی ہے مجھے اللہ نے کافی مال و دولت سے نوازا ہے لیکن میری حالت یہ ہے کہ جب بھی کوئی سائل مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ حضور اکرم نے سنا تو فرمایا مجھ سے دور ہٹ کر کھڑا ہو خدا تجھ سے سمجھے چھین لے۔ اس کے بعد آپ نے بخل کی مذمت میں ایک حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب واؤ والف

۵۴۳۔ حضرت وابصہ بن معبد

حضرت وابصہ بن معبد بن مالک بن عبید الاسدی (جن کا تعلق بقول ابوعمر، اسد بن خزیمہ سے ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے وابصہ بن معبد بن عتبہ بن حارث بن مالک بن حارث بن بشر بن کعب بن سعد بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی ان کی کنیت ابوسالم تھی۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ اولاً کوفہ میں سکونت اختیار کی پھر رقہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کیں ہیں۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عمرو اور سالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز شعبی، زیادہ بن ابوالجعد وغیرہ نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسنادہم جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ انہوں نے ہناد سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے حصین سے، انہوں نے ہلال بن سیاف سے روایت کی کہ زیاد بن جعد نے جب ہم رقہ میں تھے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک عمر رسیدہ آدمی کے پاس جس کا نام وابصہ بن معبد تھا۔ لے گیا اور کہا کہ ایک شخص نے حضورؐ کے پیچھے نماز ادا کی اور وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا تھا۔ حضورؐ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ کئی راویوں نے اس حدیث کو ابوالاحوص کی روایت کی طرح زیاد بن جعد سے بواسطہ وابصہ روایت کیا ہے اور حصین کی حدیث میں مذکور ہے کہ ہلال کو وابصہ سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔

محدثین میں اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی حدیث جو ہلال نے عمرو بن راشد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی اصح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حصین بن ہلال کی حدیث جو زیاد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی ہے اصح ہے۔ چنانچہ ابوعیسیٰ ترمذی کے خیال کے مطابق یہ اسناد پہلے سے بہتر ہے۔

جناب وابصہ نے رقہ میں وفات پائی اور ان کا مزار جامع مسجد کے مینار کے پاس رافقہ میں واقع ہے۔ جناب وابصہ بڑے رقیق القلب تھے اور اکثر روتے رہتے تھے۔ ان کی اولاد میں سے ہیں عبدالرحمان بن صخر جو رقہ کے قاضی ہیں۔ ہارون الرشید کے زمانے میں رقہ کے قاضی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۲۔ حضرت واثلہؓ بن اسقع

حضرت واثلہؓ بن اسقع بن عبدالعزیٰ بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ الکنانی اللیثی ایک روایت میں واثلہ بن عبداللہ بن اسقع ہے۔ ان کی کنیت ابوشداد یا ابوالاسقع یا ابوقرصافہ تھی۔ یہ اس عہد میں ایمان لائے جب حضور اکرمؐ غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جناب واثلہ اصحاب صفہ میں شامل تھے اور تین سال آپ کی خدمت میں رہے۔

واقدی لکھتے ہیں کہ جناب واثلہ مضافات مدینہ میں فروکش تھے کہ ایک دن حضورؐ ادھر کو تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے صبح کی نماز آپ کی اقتدا میں ادا کی۔ حضور اکرمؐ کی عادت تھی کہ بعد از نماز صبح' منہ صحابہ کی طرف پھیر لیتے اور غور سے ہر آدمی کا چہرہ ملاحظہ فرماتے آپؐ نے انہیں دیکھا تو اجنبیت کی وجہ سے نہ پہچان سکے۔ دریافت فرمایا کون ہو اور کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! بیعت کرنے کے لئے آپؐ نے پوچھا کیا تو ہر مہم میں شریک ہوگا۔ خواہ تجھے پسند ہو یا ناپسند عرض کیا ہاں یارسول اللہ! پھر دریافت فرمایا بشرط استطاعت عرض کیا ہاں یارسول اللہ!

حضور اکرمؐ ان دنوں غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے لیکن جناب واثلہ کے پاس سواری نہ تھی چنانچہ انہوں نے منادی کرادی کہ جو مجھے سواری فراہم کرے گا میں اپنا حصہ مال غنیمت میں سے اسے دوں گا۔ کعب بن عجرہ نے انہیں بلایا۔ واثلہ! میں تمہیں رات کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا کروں گا اور تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ کے تابع ہوگا اور اس کے بدلے میں مال غنیمت میں سے جو حصہ تمہیں ملے گا وہ میں لے لوں گا۔ اس پر معاہدہ ہو گیا۔

جناب واثلہ کہتے ہیں خدا اسے جزائے خیر دے اس نے مجھے پیچھے بٹھا لیا اور اپنے راشن سے مجھے باقاعدہ حصہ ادا کرتا رہا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ہمہ میرا احترام کرتا۔ جب حضور اکرمؐ نے خالد بن ولید کو اکیدر کندی کے خلاف دومۃ الجندل پر حملے کے لئے روانہ فرمایا تو واثلہ اور کعب بن عجرہ بھی اسی لشکر میں شامل تھے اس مہم میں چھ اونٹنیاں جناب واثلہ کے ہاتھ لگ گئیں وہ انہیں اپنے رفیق کعب کے پاس لے آئے اور کہا آؤ اور اپنی اونٹنیاں سنبھالو، وہ ہنستے ہوئے باہر نکلے۔ کہنے لگے اللہ تجھے اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ میں نے کسی لالچ کی وجہ سے تجھ سے یہ مروت نہیں کی تھی۔ میں ان سے کوئی بھی بطور معاوضہ قبول نہیں کروں گا۔

جناب واثلہ نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ پھر وہاں سے وہ شام آگئے اور دمشق سے تین میل کے فاصلے پر یہ مقام بلاط میں مقیم ہو گئے۔ فتح دمشق کی مہم میں شریک تھے اور ان مہموں میں بھی شریک رہے جو دمشق اور حمص سے مختلف سمتوں میں روانہ کی جاتی رہیں۔ بعد وہاں سے فلسطین آگئے اور بیت المقدس یا بیت جبرین میں ٹھہر گئے۔

ان سے ابوادریس خولانی، شداد بن عبداللہ ابوعمار، ربیعہ بن یزید القصیر، عبدالرحمان بن ابی قیسمہ اور یونس بن میسرہ نے روایت کی۔

جناب واثلہ نے ۸۳ھ میں جب بروایت سعید بن خالد ان کی عمر ۱۰۵ برس تھی وفات پائی ابومسہر کہتے ہیں کہ انہوں نے ۸۵ھ میں جب وہ ۹۸ برس کے تھے انتقال کیا۔ ایک روایت کے رو سے وہ بیت المقدس میں یا دمشق میں فوت ہوئے۔ وہ ڈاڑھی کو مہندی لگاتے تھے اور آخری عمر میں نابینا ہو گئے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۳۔ حضرت واثلہؓ بن الخطاب

حضرت واثلہؓ بن خطاب القرشی العدوی۔ حضرت عمر کے قبیلے سے تھے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی وہ دمشق میں سکونت پذیر ہو گئے تھے جہاں ان کا ایک مکان تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے مجاہد بن فرقد سے، انہوں نے واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت کی کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اور حضور اکرمؐ وہاں تنہا تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو آپؐ تھوڑا سا اپنے مقام سے ہلے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جگہ تو کافی ہے۔ آپ نے کیوں زحمت فرمائی۔ فرمایا مسلمان پر مسلمان کا حق ہے جب وہ اسے دیکھے تو اس کی خاطر ادھر ادھر تھوڑا بہت سرکے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت اسماعیل سے مروی ہے اور ایک روایت کے مطابق مجاہد سے مروی ہے جنہوں نے ربعی سے روایت کی۔

۵۴۲۴۔ حضرت واثلہؓ اللیثی

حضرت واثلہؓ لیثی۔ جو ابوالطفیل عامر بن واثلہ کے والد تھے۔ عمر بن یوسف ثقفی نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے، انہوں نے اپنے والد یا دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حجر اسود کو دیکھا کہ وہ سفید تھا اور زمانہ جاہلیت میں زیارت کے لئے آنے والے جب اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے تو ان کا خون اور گوبر حجر اسود پر مل دیتے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسے حدیث غریب قرار دیا ہے۔ (اگر یہ پتھر ابتداء میں سفید تھا تو پھر اسے اسود کیوں کہتے تھے۔ مترجم)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۴۲۵۔حضرت وازع رضی اللہ عنہ بن زارع

حضرت وازع رضی اللہ عنہ بن زارع۔ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان سے کسی بات کا ذکر نہیں کیا ہاں ان کے بھائی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۶۔حضرت وازع رضی اللہ عنہ ابوذریح

حضرت وازع رضی اللہ عنہ۔ابن ماکولا نے وازع ابوذریح لکھا ہے۔انہیں آپ ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضور ﷺ سے روایت بھی کی ان کے بیٹے ذریح نے ان سے روایت کی۔

۵۴۲۷۔حضرت وازم رضی اللہ عنہ بن زر

حضرت وازم رضی اللہ عنہ بن زر الکلبی۔یحییٰ بن یونس لکھتے ہیں کہ وازم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن مجھے کوئی سند یاد نہیں محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن علی بن وازم بن زر الکلبی نے روایت بیان کی کہ وازم حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عائشہ بنت سعد کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ابن ماکولا نے بھی یحییٰ سے اسی طرح روایت کی ہے اور اسی طرح جعفر نے۔ابن ماکولا ان کا نام ودان بن زر لکھا ہے اور محمد بن یزید کی حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی بعض روایات میں اختلاف کا بھی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۸۔حضرت واسع رضی اللہ عنہ بن حبان

حضرت واسع رضی اللہ عنہ بن حبان بن منقذ الانصاری۔ہم ان کا نسب ان کے والد اور دادا کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔بغوی نے الواحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی لیکن ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے،انہوں نے ابونعیم سے،انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے،انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے،انہوں نے ہاشم بن ولید سے،انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے روایت کی کہ حبان بن واسع نے اپنے والد سے انہیں یہ روایت سنائی کہ انہوں نے آپ کو دیکھا کہ حضور ﷺ وضو فرما رہے تھے اور اسی پانی سے جو پہلے ہاتھ تر تھے اپنے سر کا مسح کیا۔ہاشم بن ولید بن طالب نے ابن وہب سے،انہوں نے عمرو بن حارث سے،انہوں نے حبان سے اور علی بن خشرم نے ابن وہب سے روایت کی کہ حبان نے اپنے والد سے اور انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کی اور یہ اسناد اصح ہے۔

عدوی لکھتا ہے کہ جناب واسع بیعت رضوان میں موجود تھے اپنے بھائی سعد بن حبان کے ساتھ۔اسی طرح بعد کے غزوات میں شریک رہے اور یوم الحرہ کو قتل ہوئے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۹۔حضرت واصلہ رضی اللہ عنہ بن حباب

حضرت واصلہ رضی اللہ عنہ بن حباب القرشی۔ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔اسی طرح قتیبہ بن مہران بن ابوعبدالرحمان نے اسماعیل بن عیاش سے،انہوں نے مجاہد بن فرقد سے انہوں نے واصلہ بن حباب القرشی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوا اور پھر ساری حدیث اس طرح بیان کی جس طرح ہم واثلہ بن خطاب کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے
اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یا تو اس راوی سے اور یا اوپر کے کسی راوی سے، جناب واصلہ اور ان کے والد کے نام کے بارے
میں غلطی ہو گئی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں بلاشبہ اس نام میں تصحیف ہوئی ہے۔ چنانچہ الحافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا
ہے کہ صحیح نام واثلہ بن خطاب ہے۔

۵۴۲۔ حضرت واقدؓ بن الحارث

حضرت واقدؓ بن حارث الانصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ قیس بن رافع نے ان سے
روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے صحابہ حضرت عباس کے پاس جمع ہوئے انہوں نے گزرے ہوئے اچھے دنوں کی یاد تازہ کی۔ جس سے
حاضرین پر رقت طاری ہو گئی۔ واقد بن حارث خاموش بیٹھے رہے، حاضرین نے کہا۔ اے ابوالحارث آپ کیوں نہیں بولتے،
انہوں نے جواب دیا آپ لوگ بول رہے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس پر اضافے کی گنجائش نہیں۔ حاضرین نے اصرار کیا کہ
آپ بھی گفتگو کریں کیونکہ آپ کسی سے چھوٹے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا میں بات یوں سنتا ہوں گویا مجھے اس سے خوف آتا ہے
اور اس کام کو یوں دیکھتا ہوں گویا اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۔ حضرت واقدؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت واقدؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے زاذان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی
اطاعت کی خواہ اس نے نماز اور روزے کی ادائیگی اور تلاوت میں کوتاہی کی ہو اسے ذکر الٰہی شمار کیا جائے گا اور جس نے خدا کی
نافرمانی کی اور اس نے کثرت سے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے اور تلاوت کی اس کی نمازیں اور روزے رائیگاں جائیں گے۔
تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ بن عبد مناف بن عرین بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی
تھے، حلیف بنو عدی بن کعب یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں واقد بن عبداللہ الحنظلی لکھا ہے۔ انہیں حضور کی صحبت بھی
نصیب ہوئی ابونعیم نے بھی انہیں حنظلی لکھا ہے۔ ایک روایت میں یربوئی مذکور ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے
عبداللہ بن جحش کے سریہ میں روانہ فرمایا تھا۔ انہوں نے اسلام اس وقت قبول کیا تھا کہ حضور اکرمؐ ابھی دار ارقم میں منتقل نہیں ہوئے
تھے اور آپ نے بعد میں ان کے اور بشر بن براء بن معرور کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا تھا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں یزید بن رومان نے اور انہوں نے
عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں عبداللہ بن جحش کو نخلہ کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ تم وہاں ٹھہرنا اور قریش کی
نقل و حرکت کے بارے میں ہمیں اطلاع دینا۔ مگر آپ نے لڑائی کا حکم نہیں دیا تھا اور یہ واقعہ شہر حرام میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راوی نے حدیث بیان کی۔

تعمیل ارشاد میں یہ لوگ نخلہ کو چل دیئے۔ وہاں پہنچے تو عمرو بن حضرمی، حکم بن کیسان اور عثمان اور مغیرہ فرزندان عبداللہ وہاں سے گزرے۔ جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو واقد بن عبداللہ پر جنہوں نے اپنا سر منڈایا ہوا تھا ان لوگوں کی نظر پڑی تو عمار نے ان سے کہا کہ ان لوگوں سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں کیونکہ سر کا منڈانا یا تو زیارت کعبہ سے پہلے معمول تھا یا بعد از زیارت اور اس حالت میں لڑنا بالخصوص ماہ حرام میں سخت ناپسندیدہ امر تھا۔

رجب کی آخری تاریخ کو مسلمان دستہ فوج نے ان کے بارے میں مشورہ کیا۔ چنانچہ طے پایا کہ ابن حضرمی اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا جائے چنانچہ واقد بن عبداللہ کے تیر سے عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ بعدہ انہوں نے عثمان اور حکم کو پکڑ لیا اور مغیرہ بھاگ گیا اور اونٹوں کو ہانک کر حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ماہ حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی جب قریش نے حضور اکرمؐ پر ماہ حرام کی بے حرمتی کا الزام لگایا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فيه. قل قتال فيه كبير الخ۔

جناب واقد پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے ایک کافر کو قتل کیا اور عمرو بن حضرمی پہلا مشرک ہے جو ایک مسلمان کے ہاتھوں مارا گیا۔ واقد غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو جعفر نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنی عدی، جناب واقد کا جوان کے حلیف تھے ذکر کیا ہے یہ لاولد تھے اور احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ واقد اور ابن حضرمی کے بارے میں ایک شاعر نے کہا ہے۔

سقینا من ابن الحضرمی رماحنا … بنخلة لما اوقد الحرب واقد

ہم نے ابن حضرمی کے قتل سے اپنے نیزوں کو اس وقت سیراب کیا جب نخلہ کے مقام پر واقد نے لڑائی کی آگ بھڑکائی۔

ابن مندہ نے واقد بن عبداللہ کو حنظلی قرار دے کر اس قصے کو اس طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم لکھ آئے ہیں۔ اور عبداللہ بن جحش بھی اس واقعہ میں ساتھ تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم کا واقد کو حنظلی کہنا اور پھر ایک اور روایت کے رو سے انہیں یربوعی کہنا مبنی بر ظن ہے اور اس میں تناقض ہے لیکن صورت حال یوں نہیں ہے کیونکہ بنو یربوع بنو حنظلہ سے ہیں اور بنو حنظلہ بنو تمیم سے جب کسی کو یربوعی کہا جائے گا وہ حنظلی بھی ہوگا اور تمیمی بھی ابونعیم کو یہ غلطی اس لئے لگی کہ ابن مندہ نے واقد کا ذکر حنظلی کی ذیل میں بھی کیا ہے اور یربوعی کے تحت بھی۔ جس سے ابونعیم یہ سمجھے کہ دونوں ایک ہیں۔ ہم اس پر اگلے ترجمے میں بھی گفتگو کریں گے۔

۵۴۳۳۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ یربوعی۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے کا نام ان کے نام پر واقد رکھا تھا۔ حضور اکرمؐ نے انہیں قریش کے قافلے کی تلاش میں عبداللہ بن جحش کے ساتھ بھیجا تھا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد کلبی کی وہ حدیث بیان کی ہے جو ابوصالح نے بروایت ابن عباس بیان کی ہے کہ حضورؐ نے واقد بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قریش کے قافلے کی تلاش میں روانہ فرمایا تھا۔ اور لمبی حدیث کا ذکر فرمایا

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مقام تعجب ہے کہ ابن مندہ نے ایک ہی حدیث کو دو تراجم واقد بن عبداللہ حنظلی اور واقد بن عبداللہ یربوعی بت بیان کیا۔ حالانکہ دونوں تراجم کے تحت ایک ہی آدمی کا ذکر کیا ہے۔ حنظلی، یربوعی کی شاخ ہے ایسی معمولی بات کو نہ سمجھنا حیران کن ہے۔ امیر ابونصر وغیرہ سے بھی یہ غلطی صادر ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے آدمیوں سے بڑی غلطیاں سرزد تی ہیں۔

۵۴۲۔ حضرت واقدؓ ابومراوح

حضرت واقدؓ ابومراوح۔ ان کی کنیت ابومراوح اللیثی تھی ابوداؤد بحستانی کہتے ہیں کہ ان کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ سے عروہ بن زبیر اور زید بن اسلم نے روایت کی۔

ربیعہ بن عثمان نے زید بن اسلم سے، انہوں نے واقد ابی مراوح لیثی سے روایت کی۔ کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تا ہے کہ ہم نے مال اس لئے اتارا کہ لوگ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ ابن مندہ اور ابونعیم ہر دو نے ان کا ذکر کیا ہے۔ م لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین مثلاً ابن مندہ نے واقد کا ذکر بحوالہ ابوداؤد بحستانی کے کیا ہے اور ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم اسی پر اکتفا کیا ہے۔

۵۴۳۔ حضرت واقدؓ

حضرت واقدؓ۔ بشرطیکہ صحیح ہو۔ واقد نے نبی کریمؐ سے روایت کی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے یزید سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم عورتوں کو مساجد میں آنے سے نہ روکو۔ مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ وہم ہے اور یہ صاحب واقد بن عبداللہ بن عمر سے زیادہ مشابہ ہیں۔

۵۴۴۔ حضرت وائلؓ بن حجر

حضرت وائلؓ بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر الحضرمی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابوالقاسم بن عساکر الدمشقی نے ان کا نسب بیان کیا ہے وائل بن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل بن ضمعج بن وائل بن ربیعہ بن وائل بن نعمان بن زید بن مالک بن زید اور اور روایت کے رو سے ان کا نسب یوں تھا وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن نعمان بن ربیعہ بن حارث بن عوف بن ن عوف بن عدی بن مالک بن شرجیل بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید الحضرمی۔ ابوعبیدہ حضرمی حضرموت کے سرداروں تھے اور ان کا والد وہاں کے ملوک سے تھا۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے آنے سے کئی دن پیشتر ہی صحابہ م کو ان کے آنے کی بشارت دے دی تھی کہ عنقریب حضرموت کا حاکم اللہ اور رسول کی خوشنودی کی خاطر حلقہ اسلام میں شامل نے کے لئے آنے والا ہے۔

جب وائل حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اپنی چادر بچھا کر اس پر انہیں بٹھایا اور ان لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر حضورؐ نے حضرموت کے سرداروں کا انہیں حاکم اعلیٰ مقرر فرما دیا۔ اور وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کو جاگیر عطا کی اور معاویہ بن ابوسفیان کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا اور حکم دیا کہ یہ جاگیر معاویہ بن سفیان کو دے دینا۔

معاویہ بن سفیان نے وائل سے کہا کہ چونکہ گرمی سخت ہے۔اس لئے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لو وائل نے کہا تم بادشاہوں کے حاشیہ نشینوں میں سے نہیں ہو۔انہوں نے کہا اپنے جوتے ہی مجھے دے دو۔وائل نے کہا اونٹنی کے سائے سے کام لو۔انہوں نے کہا ناکافی ہے۔

وائل نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ جب میرے اہل قبیلہ کو علم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھے نکال باہر کریں گے۔حضورؐ نے فرمایا گھبراؤ مت۔میں تمہیں اس سے دگنا دوں گا۔

قبول اسلام کے بعد وائل کوفے میں قیام پذیر ہو گئے اور امیر معاویہ کے عہد حکومت تک وہیں ٹھہرے رہے اس دوران میں امیر معاویہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو انہوں نے جناب وائل کو اپنے ساتھ تخت پر جگہ دی۔اس وقت انہیں خیال آیا کاش میں نے انہیں اس موقعہ پر اونٹنی پر اپنے آگے بٹھایا ہوتا۔جنگ صفین میں وائل حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اپنے قبیلے کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔

ان دونوں کے بیٹوں علقمہ اور عبدالجبار نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ایک روایت کے رو سے عبدالجبار نے اپنے والد سے کوئی حدیث روایت نہیں کی بلکہ کلیب بن شہاب جرمی اور ان کی بیوی ام یحییٰ کے علاوہ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمان بن مہدی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا چنانچہ آپؐ نے غیر المغضوب علیھم و الضالین کے بعد آمین کہی اور مد پڑھتے وقت اپنی آواز کو اونچا کیا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۷۔حضرت وائلؓ بن ابی القعیس

حضرت وائلؓ بن ابی القعیس۔ایک روایت میں وائل بن افلح مذکور ہے جو ابوالقعیس کے بھائی تھے اور ایک روایت میں اخو افلح بن ابوالقعیس مذکور ہے۔اس میں اختلاف ہے۔یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے روایت کی کہ قعیس کے بھائی وائل بن افلح نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔حکم بن عتیبہ نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ افلح حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے پردہ کر لیا حالانکہ وائل بن ابی القعیس کی بیوی نے حضرت عائشہؓ کو دودھ پلایا تھا۔نیز مروی ہے کہ افلح ابوالقعیس نے بتایا کہ انہیں ترمذی نے انہیں حسن بن علی نے انہیں ابن نمیر نے، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں حضرت عائشہ نے بتایا کہ ام المومنین کے رضائی چچا ان سے ملنے آئے تو انہوں نے حضور اکرمؐ کی اجازت کے بغیر ملنے سے انکار کر دیا۔حضور نے فرمایا وہ تمہارا رضائی چچا ہے اس لئے اس سے مل لو۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دودھ تو عورت کا پیا ہے۔مرد کس طرح میرا رشتہ دار بن گیا ہے۔حضورؐ نے فرمایا عائشہ وہ تمہارا چچا ہے اس لئے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابونعیم لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔لیکن ان کی صحبت اور اسلام کا کسی کو علم نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۱۔حضرت وائلؓ القیل

حضرت وائلؓ القیل۔ابن شاہین نے انہیں غیر معروف لوگوں میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ابراہیم بن یوسف بن ابواسحاق انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے ابواسحاق سے،انہوں نے عاصم بن کلیب سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے القیل سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو نماز میں دیکھا کہ آپ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ابوموسیٰ بن کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ بلاشبہ اس سے مراد وائل بن حجر ہیں۔یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ بایں انداز ان کا ذکر کیا جائے اور اس سے ابن حجر نہ سمجھے جائیں کیونکہ ان کی ریاست کا ہر آدمی کو علم ہے۔اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جب خزیمہ بن ثابت کا ذکر آئے سے ذوالشہادتین سمجھے جائیں خواہ یہ لقب ان کے نام کے ساتھ نہ لکھا گیا ہو۔

۵۲۔حضرت وبرؓ بن مشہر

حضرت وبرؓ بن مشہر۔ایک روایت میں وبرہ مذکور ہے۔یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے،انہوں نے اسماعیل سے،انہوں نے عبدالرحمٰن بن شیبہ سے،انہوں نے ابن ابی فدیک سے،انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے،انہوں نے حاجب بن قدامہ (عبدالحمید بن قدامہ کے سوتیلے بھائی تھے) اور عبدالحمید سے (جو عبداللہ بن سعید بن نوفل بن مساحق کے بھائی تھے) انہوں نے عیسیٰ بن خثیم الحنفی سے انہوں نے وبر بن مشہر الحنفی سے روایت کی کہ مسیلمہ کذاب نے انہیں ابن اور ابن شعاف کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کیا۔آخر الذکر دونوں جناب وبر سے عمر میں بڑے تھے انہوں نے حضورؐ میں حاضر ہو کر اقرار کیا کہ حضورؐ کا مقام نبوت میں پہلا ہے اور آپؐ کے بعد مسیلمہ کا نمبر آتا ہے اس کے بعد آپؐ نے طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ جس چیز کو آپ درست کہتے ہیں وہ درست ور جس کو غلط کہتے ہیں وہ غلط ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ میں صحراؤں اور دریاؤں کی ریت کے ذرات کی تعداد کے برابر اتنی بار ت دیتا ہوں کہ مسیلمہ جھوٹا ہے۔میں نے عرض کیا کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

دوسرے دو آدمیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں بند کر دو۔اس پر وہاں موجود ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! انہیں ے حوالے فرما دیجئے۔چنانچہ وہ انہیں اپنے ساتھ لے گیا جناب وبر بہ غرض تعلیم قرآن رک گئے اور حضور اکرمؐ کی وفات تک ہر ے رہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۔حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی

حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی۔ایک روایت میں وبرۃ بن یحنس الخزاعی آیا ہے۔نعمان بن برزخ نے ان سے روایت حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا اگر کبھی تم صنعا کی اس مسجد میں جو حیال الصبیل میں ہے جا نکلو تو وہاں ضرور نماز ادا کرنا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے واذویہ فیروز دیلمی اور جشیش الدیلمی کے پاس اسود کو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۴۴۱۔ حضرت وجزؓ بن غالب

حضرت وجزؓ بن غالب بن عمرو ابو قبیلہ۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ یہ ابن کلبی کا قول ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۲۔ حضرت وحشیؓ بن حرب

حضرت وحشیؓ بن حرب الحبشی ابو دسمہ۔ یہ مکہ کے حبشیوں میں سے تھے اور طعیمہ بن عدی اور بعض نے کہا جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشی نوفلی کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے حضرت حمزہؓ کو احد میں اور مسیلمہ کذاب کو جنگ یمامہ قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میں نے بحالت کفر خیر الناس کو اور بحالت اسلام شر الناس کو قتل کیا ہے۔

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ عبد اللہ بن فضل نے سلیمان بن یسار سے اس نے جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری سے بیان کیا کہ میں اور عبید اللہ بن عدی بن الخیار مدرجین امیر معاویہ کے عہد امارت گھومنے پھرنے کو نکلے، جب ہم واپسی پر حمص میں، جہاں وحشی بن حرب جبیر بن مطعم کے غلام حضرت حمزہؓ کے قاتل سکونت تھے۔ وارد ہوئے تو میرے رفیق سفر نے کہا۔ قاتل حمزہؓ وحشی یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، آؤ ان سے دریافت کریں کہ قتل حمزہ طرح وقوعہ پذیر ہوا ہم نے ایک آدمی سے وحشی کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ اکثر اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا رہتا ہے شراب سے مخمور رہتا ہے اگر اس نے شراب پی رکھی ہو تو اس سے متعرض نہ ہونا اور اگر ہوش میں ہوا تو تم اسے ایک خوش اخلاق با مروت عرب کے روپ میں جلوہ گر پاؤ گے جب ہم ان کے مکان پر پہنچے تو وہ صحن میں بیٹھے تھے۔ ہم نے سلام کہا تو انہوں نے اٹھا کر ہماری طرف دیکھا اور کہنے لگے کیا تم عدی بن خیار کے بیٹے ہو عبید اللہ نے کہا ہاں آپ کا اندازہ درست ہے۔ کہنے لگے نے جب بچپن میں تجھے تیری دودھ پلائی سعدیہ کے سپرد کیا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک پھر نہیں دیکھا تھا۔ اس دن تجھے میں ہی اس کے حوالے کیا تھا اور جب تجھے وادی ذی طوی میں اس کے سپرد کیا تھا تو تیرے پاؤں چمک رہے تھے۔ آج تم جونہی میرے سامنے آئے، میں نے تمہیں پہچان لیا۔

بعدہ ہم نے اسے کہا کہ ہم تم سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ تم نے حمزہ بن عبد المطلب کو غزوۂ احد میں کیسے قتل کیا۔ اس نے جو دیا کہ میں تم سے یہ واقعہ بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے بیان کیا تھا۔

میں جبیر بن مطعم کا غلام تھا اور اس کا چچا طعیمہ بن عدی غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا۔ جب لشکر قریش احد کی طرف روانہ ہوا تو نے مجھ سے کہا کہ اگر تم حمزہ۔ عم محمدؐ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم آزاد ہو چنانچہ میں بھی اور لوگوں کے ساتھ ہو لیا۔ میدان جنگ میں اسے ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ دیکھا کہ بدمست اونٹ کی طرح لوگوں کی صفوں کو تلوار سے چیرتا پھرتا تھا اور کوئی کے سامنے نہیں ٹھہرتا تھا میں اس کی تاک میں تھا اور پتھروں اور درختوں کی اوٹ میں چھپتا پھرتا تھا کہ مجھے دیکھ نہ لے چنانچہ بن عبد العزیٰ نے مجھے حمزہ کے آمنے سامنے کر دیا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو ماں کی گالی دی۔ کیونکہ وہ فاحشہ عورت تھی۔ پھر نے اپنے نیزے کو جنبش دی اور جونہی موقعہ ملا میں نے نیزہ اس انداز سے پھینکا کہ اس کی ناف پر لگا اور دونوں ٹانگوں کے درمیان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نکل گیا۔ میں نے نیزے کو اسی حالت میں رہنے دیا۔ تا آنکہ حمزہ کا انتقال ہو گیا پھر میں نے اپنا نیزہ نکالا اور چونکہ مجھے اور کوئی پرخاش نہ تھی۔ اس لئے اپنے لشکر میں واپس آ گیا اور جب واپس مکے پہنچا تو مجھے آزادی مل گئی۔

جب مکہ فتح ہو گیا تو میں بھاگ کر طائف چلا گیا۔ جب چند دنوں کے بعد اہل طائف کا وفد قبول اسلام کے لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ ہوا تو زمین کی وسعتیں مجھ پر تنگ ہو گئیں اور ارادہ کیا کہ شام، یمن یا اور کہیں چلا جاؤں۔ اس پر ایک آدمی نے کہا ارے احمق! کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ جو شخص اسلام قبول کر لے۔ حضورؐ اسے معاف کر دیتے ہیں۔ وحشی نے مدینے کا رخ کیا اور حضور کو اس وقت اس کی موجودگی کا علم ہوا۔ جب وہ حضور اکرمؐ کے سر پر جا کھڑا ہوا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا ... کر فرمایا وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا بیٹھو اور قتل حمزہ کا واقعہ بیان کرو۔ میں نے حضور اکرمؐ سے صورت حال بیان کی تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو۔ آئندہ مجھے اپنا منہ نہ دکھانا۔ اس کے بعد حضورؐ کی وفات تک میں آپؐ سے چھپتا پھرا۔

حضورؐ کے بعد جب اسلامی لشکر مسیلمہ کذاب کے خلاف روانہ ہوا تو میں بھی اپنے اسی نیزے کے ساتھ جس سے میں نے حمزہ کو شہید کیا تھا لشکر میں شامل ہو گیا۔ میدان جنگ میں میں نے مسیلمہ کذاب کو دیکھا کہ ہاتھ میں تلوار لئے کھڑا تھا۔ چنانچہ میں اس پر حملہ آور ہونے کو تیار ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک انصاری بھی اس کی تاک میں تھا۔ ادھر میں نے اپنے نیزے کو جنبش دے کر اس پر پھینکا جو اس کے پیٹ میں لگا ادھر انصاری نے تلوار سے اس پر وار کیا۔ اب اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کی ضرب سے وہ مرا۔

سلیمان بن یسار۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے راوی ہیں کہ انہوں نے اس روز ایک شخص کو کہتے سنا کہ مسیلمہ کو ایک حبشی غلام نے قتل کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ وحشی کی موت شراب سے ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۔ حضرت وحوحؓ بن اسلت

حضرت وحوحؓ بن اسلت۔ اسلت کا نام عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک انصاری اوسی تھا۔ ابو قیس شاعر کے بھائی تھے جو مسلمان نہیں ہوا تھا۔ زبیر نے اپنے چچا سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ وحوح کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ غزوۂ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جب وہ ابوعامر راہب کے ... مکہ کو روانہ ہوئے تو ابو قیس نے ان کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

اری وحوحا ولی علی بودہ   وکان امرؤ من حضر موت غریب

وحوح میری محبت کو رد کر کے چلا گیا اور حالانکہ (ابوعامر راہب) حضر موت کا ایک اجنبی تھا۔

کانی امرؤ ولی ولا ود بیننا   وانت حبیب فی الفواد قریب

وحوح مجھ سے اس انداز سے علیحدہ ہوا گویا ہم میں محبت تھی ہی نہیں۔ حالانکہ تو میرے دل کے قریب ہے۔

وان بنی العلات قوم واننی   اخوک فلا یکذبک عنک کذوب

بلاشبہ قبیلے کے لوگ ہمارے بھائی بند ہیں۔ لیکن میں تو تمہارا بھائی ہوں اور کوئی بھی اس کی تکذیب نہیں کر سکتا۔

اخوک اذا تاتیک یوما عظیمۃ   تحملها والنائبات تنوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب تجھے تکالیف پیش آئیں گی تو تیرا بھائی ہی انہیں برداشت کرے گا اور تکالیف آتی ہی رہتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ابوقیس بن اسلت۔ حضورؐ سے ملنے کے لئے روانہ ہوا کہ اسے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے کہا۔ بخدا بنوخزرج کی تلواروں کو رسوا کر دیا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا واللہ میں اس سال اسلام قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسی سال دوران میں مرگیا۔ ابوعمر نے وحوح کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۴۔ حضرت ودیعہؓ بن خزام

حضرت ودیعہؓ بن خزام۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان سے مروی حدیث کے اسناد میں کچھ ہے اور انہوں نے باسنادہ یحییٰ بن سعید اموی سے انہوں نے کلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے روا کی کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر، ودیعہ بن خزام یا حرام اور اوس بن ثعلبہ، غزوۂ تبوک میں آپ کا ساتھ نہ دے سکے۔ جب انہیں باب میں ان آیات کا علم ہوا جو ایسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونو ساتھ باندھ لیا۔ جب رسول کریمؐ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ ان لوگوں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک حضور اکرمؐ انہیں کھولیں گے۔ یہ اسی حالت میں رہیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا جب تک مجھے جناب باری سے کوئی حکم موصول نہیں ہوگا۔ میں بھی نہیں کروں گا۔

جب قرآن حکیم کی یہ آیت "خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیھم" نازل ہوئی تو آ نے انہیں کھول دیا۔ بعدہ وہ لوگ اپنا مال و متاع اٹھا کر اس لئے لے آئے کہ آپؐ اسے مساکین میں تقسیم فرما دیں کہ اسی مال کشش نے انہیں اس مہم میں شرکت سے روکا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس سلسلے میں بھی خدائی ہدایت کے بغیر کچھ نہیں کر سک چنانچہ اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ خذ من اموالھم صدقہ تطھرھم و تزکیھم بھا و صل علیھم ا صلاتک سکن لھم اس پر آپؐ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہی قول کلبی کا ہے۔ لیکن محد کے یہاں غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے والے حضرات کے نام ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع اور کعب بن مالک ہیں ابوموسیٰ ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۵۔ حضرت ودیعہؓ بن ابی زید

حضرت ودیعہؓ بن ابی زید الانصاری۔ کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو صحابہ میں سے جنگ صفین میں حضرت عل کے لشکر میں شامل تھے اور ان کے والد ابوزید غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۶۔ حضرت ودیعہؓ بن ابی ودیعہ

حضرت ودیعہؓ بن ابی ودیعہ سہمی۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے مروی حدیث میں مجال گفتگو ہے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ودیعہ سہمی سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرمؐ ایک گرم دن میں طواف کعبہ کے لئے تشریف لائے۔ بعد از طواف پانی طلب فرمایا تو ایک شخص نے پیالے میں نبیذ پیش کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۴۲۔ حضرت ودانؓ بن زرر

حضرت ودانؓ بن زرر الکلبی۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ روایت کی محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن ودان بن زرر کلبی نے اور ودان جیسا کہ ان کے والد سے بواسطہ ان کے دادا مروی ہے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی نے یہ حدیث صالح بن عبدالرحمن بن المسور سے سنی اور انہوں نے (ودان نے) ایک حدیث سعد بن ابی وقاص کے بارے میں حضورؐ سے سنی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۔ حضرت ودفہؓ بن ایاس

حضرت ودفہؓ بن ایاس الانصاری۔ ایک روایت میں ودفہ۔ ابوزکریا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے 'بہ سلسلہ شرکائے انصار از بنولوذان بن غنم' ربیع بن ایاس بن عمرو اور ان کے بھائی ودفہ بن ایاس کا ذکر کیا ہے اور جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ودفہ اور ان کے دونوں بھائی ربیع اور عمرو غزوۂ بدر میں موجود ہے ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے ان کا نام وذفہ لکھا ہے اور ذ کے اوپر زبر رکھ دیا ہے۔

تینوں نے لکھا ہے کہ ودفہ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۵۴۴۔ حضرت ودیعہؓ بن خزام

حضرت ودیعہؓ بن خزام۔ عبدالرحمان بن یزید سے مروی ہے کہ ودیعہ نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا تو لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد نے میرا نکاح کر دیا ہے لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ حضورؐ نے ودیعہ کو بلایا اور حقیقت حال پوچھی انہوں نے کہا یارسول اللہ! لڑکا نیک خو اور لڑکی کا ابن عم ہے۔ حضورؐ نے دریافت کیا۔ کیا تم نے لڑکی سے پوچھا تھا۔ انہوں نے جواب نفی میں دیا۔ تو آپؐ نے نکاح کو منسوخ فرما دیا۔ اس حدیث میں لڑکے کے نام کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔

۵۴۵۔ حضرت ودیعہؓ بن عمرو

حضرت ودیعہؓ بن عمرو بن جراد بن یربوع الجہنی۔ یہ سلسلہ نسب بہ روایت ابوعمر ہے۔ ابن الکلبی نے یوں بیان کیا ہے۔ ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ لوگ بنوسواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔ انہوں نے بقول موسیٰ و ابن اسحاق غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر، ودیعہ بن عمرو الجہنی کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ بنو اشجع سے تعلق رکھتے تھے لیکن پہلی روایت اصح ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۴۵۱۔حضرت وردؓ بن خالد السلمی

حضرت وردؓ بن خالد السلمی الجملی۔نسب یوں ہے۔ورد بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خلف بن مازن بن مالک بن یہثہ بن سلیم۔فتح مکہ کے دن یہ صاحب اسلامی لشکر کے میمنہ میں تھے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۲۔حضرت وردانؓ بن اسماعیل

حضرت وردانؓ بن اسماعیل تمیمی۔بنو یربوع (از بنو تمیم) کے قیدیوں میں حضور اکرمؐ کے پاس لائے گئے۔حضرت صدیقہ نے عرض کیا۔یا رسول اللہ مجھ پر ایک بنو اسماعیل کے غلام کو آزاد کرنا لازمی ہے۔اس لئے ان میں سے ایک غلام فرما دیجئے۔تا کہ میں اسے آزاد کر دوں۔حضورؐ نے فرمایا یہ غلام بنو عنبر سے ہیں جب وہ آئیں گے تو میں تمہیں ان سے ایک دوں گا۔تم آزاد کر دینا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔وردان بن مخرم کے ترجمے میں ہم پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۴۵۳۔حضرت وردانؓ الجنی

حضرت وردانؓ الجنی۔مستمر بن ریان نے ابو الجوزاء سے،انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ وہ لیلۃ الجن حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے،جب مقام حجون پر پہنچے تو آپؐ نے میرے اردگرد ایک خط کھینچ دیا اس کے بعد آپؐ جنوں کی طرف تشریف لے گئے،چنانچہ وہ آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے۔اس پر ان کے سردار وردان نے حضورؐ سے درخواست کی کیا جنوں کو آپ سے پرے ہٹادوں حضورؐ نے فرمایا مجھے صرف اللہ کی پناہ کی ضرورت ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۴۔حضرت وردانؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت وردانؓ۔حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ایک کھجور کے درخت سے گر پڑے اور فوت ہو گئے۔یہ ابن عباس عکرمہ کی روایت ہے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کے کسی ہم وطن کو تلاش کرو اتفاق سے ایک آدمی مل گیا اور آپ نے وردان کا ساز و سامان اس کے حوالے کر دیا۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ ابن اصبہانی سے بیان کیا ہے جنہوں نے مجاہد بن وردان سے سنا۔

۵۴۵۵۔حضرت وردانؓ جد الفرات

حضرت وردانؓ۔جو فرات بن یزید بن وردان کے دادا تھے اور وردان عبداللہ بن ربیعہ بن خرشتہ الثقفی کے غلام تھے محاصرۂ طائف کے موقعہ پر ایمان لائے،عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی جب حضور اکرمؐ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔تو المنبعث جن کا نام مضطجع تھا۔اور وردان فرات بن یزید کے دادا چھپ سے نکل آئے اور اسلام قبول کر لیا۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۔ حضرت وردانؓ بن مخرم

حضرت وردانؓ بن مخرم بن مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم التمیمی العنبری بقول انہیں اوران کے بھائی حیدہ بن مخرم کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور دونوں کے لئے آپؐ نے دعا فرمائی۔ یہ قول ہے ابوعمر ابونصر کا ابن مندہ نے وردان بن اسماعیل تیمی لکھا ہے۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی۔ یارسول میں نے بنو اسماعیل کا ایک غلام آزاد کرنے کی منت مانی تھی۔ اس لئے ایک غلام عطا فرمایئے آپؐ نے فرمایا بنو عنبر کے غلام والے ہیں۔ ان سے تمہیں دے دوں گا جب یہ غلام حضورؐ کے پاس لائے گئے تو حضرت عائشہؓ کو وردان بن مخرم آزاد کرنے کے دیئے گئے۔ بنو تمیم کا جو وفد حضورؐ کی خدمت میں آیا تھا۔ ان میں ربیعہ بن رفیع، سبرۃ بن عمرو، قعقاع بن معبد، وردان بن ... بن عاصم اور اقرع بن حابس شامل تھے۔ ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کا ذکر کیا اور ان کا نام ترجمے میں وردان بن اسماعیل لکھا جس مقام پر ان سے ایک حدیث نقل کی ہے وہاں انہیں وردان بن محرز لکھا ہے۔ جو غلط ہے ابن اثیر کی رائے میں ابونعیم نے کیا ہے ابن مندہ سے یہ غلطی اس لئے سرزد ہوئی کہ جب حضرت عائشہؓ نے حضور اکرمؐ سے جو بنو اسماعیل کے ایک غلام کی درخواست کی تو ابن مندہ یہ سمجھے کہ اسماعیل سے مراد ایسے آدمی ہیں جو وردان کے سلسلہ نسب میں ان کے قریب ترین والد ہیں۔ لئے انہوں نے وردان بن اسماعیل لکھ دیا حالانکہ حضرت عائشہؓ کی مراد اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام تھے۔ واللہ اعلم۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے وردان بن محرز اور ابوعمر اور ابن ماکولا نے وردان بن مخرم لکھا ہے۔

۵۲۔ حضرت ورقہؓ بن حابس

حضرت ورقہؓ بن حابس التمیمی۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ احنف بن قیس کے ساتھ نیشاپور آئے انہوں نے یہ بات عباس بن مصعب سے نقل کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۔ حضرت ورقہؓ بن نوفل القرشی

حضرت ورقہؓ بن نوفل قرشی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے وہ لکھتے ہیں کہ ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ورقہ بن نوفل سے روایت کی کہ ورقہ نے حضور اکرمؐ سے دربار وحی دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا جبریلؑ آسمان سے اترتے ہیں۔ ان کے پروں پر موتی ہیں اور پاؤں کے تلوے سبز رنگ کے ہیں۔

ابونعیم نے انہیں ورقہ بن نوفل دیلی اور بروایتے انصاری لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے اذنا حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن (ابونعیم) سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے مقدام بن داؤد سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے ابن مسافر سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے ورقہ انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے جبریل کے بارے میں پوچھا اور آپؐ نے مذکور جواب دیا یہ ابونعیم کی روایت ہے اور ورقہ کو انصاری لکھا ہے ابن مندہ نے جن کا ذکر کیا ہے وہ ورقہ قرشی ہیں اور کئی آدمی روایت نے روح بن مسافر سے اسی طرح نقل کیا ہے لیکن انہوں نے نسب نہیں بیان کیا۔ ابوموسیٰ، ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ورقہ قرشی سے مراد حضرت خدیجہؓ کے ابن عم ہیں۔ جن کے پاس ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اکرمؐ کو لے گئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا کہ محمدؐ اس امت کے نبی بنا کر بھیجے گئے اور یہ واقعہ مشہور عوام ہیں۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوموسیٰ انصاری سے انہوں نے یونس بن بکیر سے، انہوں عثمان بن عبدالرحمان سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے خدیجۃ الکبریٰ سے دربارہ ورقہ بن نوفل دریافت فرمایا تو ام المومنین نے جواب دیا کہ انہوں نے آپؐ کے ظہور سے پہلے آ تصدیق کی تھی حضور نے فرمایا میں نے خواب میں انہیں سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں ان کے کپڑے کسی اور رنگ کے ہوتے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروۃ سے انہوں اپنے والد سے روایت کی کہ کے بھائی نے ایک شخص کو گالی دی اس نے جواب میں ورقہ کو گالی دی۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ میں نے خواب میں اس کے ایک یا دو باغ دیکھے ہیں اور وہ جنتی ہے چنانچہ آپؐ نے اس قرشی کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ قرشی ہیں میں دیلی اور انصاری ورقہ بن نوفل کو نہیں جانتا اور ابونعیم اور ابن مندہ نے اس مشہور وا دیلی اور انصاری منسوب کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ ام المومنین کے ابن عم کا ہے۔

۵۴۵۹۔ حضرت وزرؓ بن سدوس

حضرت وزرؓ بن سدوس طائی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے باسنادہ علی بن حرب سے انہوں نے ہشام ابوالمنذر ر انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ جہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ زید الخیل الطائی۔ حضور آ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ وزر بن سدوس اور قبیصہ بن اسود بھی تھے۔ انہوں نے اپنی سواریوں کو زمین پر ب ابن دباغ نے ان کا ذکر ابوعمر پر استدراک سے کیا ہے۔

۵۴۶۰۔ حضرت وعلہؓ بن یزید

حضرت وعلہؓ بن یزید۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کی بیٹی ام یزید نے روایت کی کہ ان کے والد حضور اکرمؐ کو سورۂ ق اور قل ہو اللہ پڑھتے سنا اور عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۱۔ حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی

حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی۔ بہ قول جعفر روح بن زنباع نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بہ اختصار ان کے حالات لکھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۔ حضرت وقاصؓ بن قمامہ

حضرت وقاصؓ بن قمامہ وعبداللہ بن قمامہ سلمیان از بنوحارثہ۔ عمرو بن حزم کی حدیث میں ان کا ذکر ہے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی

حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی۔ کئی اہل علم کی رائے ہے کہ یہ صاحب اور محرز بن نضلہ غزوۂ ذی قرد میں شہید ہوئے یہ ابن کا قول ہے لیکن ابن اسحاق کے مطابق اس دن صرف محرز بن نضلہ شہید ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت ولیدؓ بن جابر

حضرت ولیدؓ بن جابر بن ظالم بن حارثہ بن عیان بن ابی حارثہ بن جدی بن تدول بن بحتر بن عتود طائی بحتری حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں فرمان لکھ کر دیا جو ان کے پاس محفوظ ہے اور بنو بحتر ابوعبادہ ولید بن عبید البحتری جو شاعر تھا انہی کا قبیلہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۔ حضرت ولیدؓ بن زفر

حضرت ولیدؓ بن زفر۔ ہشام بن محمد نے بنوجہینہ کے ایک شخص سے جو شامی تھا اور جو بنومرہ بن عوف سے تعلق رکھتا تھا بیان کیا کہ بنو صرمہ بن مرہ کا ایک آدمی حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے معاہدہ کیا جب واپس اپنے قبیلے میں آیا تو معاہدہ توڑ دیا اس پر اس کا چچازاد بھائی جس کا نام ساریہ بن اوفی تھا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے ایک نیزہ طلب فرمایا اور ساریہ بن اوفی سے معاہدہ فرمایا۔ ساریہ اپنے قبیلے میں واپس آ گئے اور انہیں اسلام پیش کیا۔ لیکن اہل قبیلہ نے ٹال مٹول سے کام لیا اس پر ساریہ نے انہیں تلوار کی باڑ پر رکھ لیا۔ جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو آس پاس کے لوگ جو بنوقیس سے تعلق رکھتے تھے مسلمان ہو گئے اور ساریہ ایک ہزار سواروں کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۵۲۔ حضرت ولیدؓ بن عبادۃ

حضرت ولیدؓ بن عبادہ بن صامت۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں حضور کی زیارت بھی نصیب ہوئی ہشام بن عمار نے ابوحرزہ یعقوب بن مجاہد سے انہوں نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن الصامت سے روایت کی کہ وہ اکثر اپنے والد کی معیت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ نیز عبادہ بن ولید نے ابوالیسر کعب بن عمرو سے سنا کہ ولید بن عبادہ حضور اکرمؐ کے آخری ایام حیات میں پیدا ہوئے اور ہیثم بن عدی کے مطابق عبدالملک بن مروان کے دور حکومت کے آخری دنوں میں فوت ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۴۶۷۔ حضرت ولیدؓ بن عبد شمس

حضرت ولیدؓ بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ قریش کے سردار تھے اور اسماء دختر ابوجہل کے تھے۔ اور وہ ان کے چچازاد ہیں ان کے دادا کی کنیت ابوعبدالشمس تھی اور ولید نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید کی کمان میں شہاد تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ جو شخص یمامہ کے شہید ہوئے وہ ولید بن عبدالشمس بن مغیرہ المخزومی تھے۔

۵۴۶۸۔ حضرت ولیدؓ بن عقبہ

حضرت ولیدؓ بن عقبہ بن ابومعیط ان کا نام ابومعیط ابان بن ابوعمرو تھا اور ابوعمرو کا نام ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد منا القرشی اموی تھا۔ ایک روایت کے رو سے ذکوان بنوامیہ کا غلام تھا۔ ولید کی والدہ کا نام اروی تھا جو کہ کریز بن ربیعہ بن حبیب عبد شمس کی لڑکی تھی اور عثمان بن عفان کی والدہ تھی اس بنا پر ولید عثمان کے اخیافی بھائی تھے۔ ولید اور ان کے بھائی خالد بن عقبہ مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ ولید کی کنیت ابووہب تھی ابوعمر کہتے ہیں کہ جب ولید مسلمان ہوئے تو وہ بالغ ہو چکے تھے۔ ابن ما کے مطابق ولید نے جب حضورؐ کو دیکھا تو وہ ابھی بچے تھے۔

ابواحمد بن علی نے باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے، انہوں نے ایوب بن محمد رقی سے، انہوں نے عمر بن ایوب سے، انہوں نے جعفر بن برقان سے، انہوں نے ثابت بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ ھمدانی سے انہوں نے ولید سے فرماتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا مکہ والے اپنے بچوں کو حضورؐ کی خدمت میں لائے آپ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ مجھے بھی لایا گیا لیکن میں خلق تھا پس مجھے نہیں چھوا بقول ابوعمر یہ ابوجعفر نے روایت کی ہے انہوں نے ثابت بن حجاج سے انہوں نے ابوموسیٰ ھمدانی سے روایت کی اور ابوموسیٰ مجہول الحال آدمی ہے اور اسی بنا پر حدیث بھی مخدوش ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص حضور اکرمؐ نے بنومصطلق کے پاس تصدیق حالات کے لئے بھیجا ہو۔ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر بچہ ہو اور اہل علم میں باہم اس امر کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن حکیم کی اس آیت میں ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا سے مراد ولید بن عقبہ ہے کیونکہ حضورؐ انہیں دریافت حال کے لئے بنومصطلق کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے واپسی پر رپورٹ دی کہ قبیلہ مذکور مرتد ہو گیا ہے اور ادا زکوۃ سے انکار کر دیا ہے حالانکہ وہ لوگ ان کے استقبال کے لیے نکلے تھے ولید نے دیکھا تو ڈر گئے اور بھاگ آئے آپؐ نے تحقیق حال کے لئے خالد بن ولید کو بھیجا، انہوں نے واپس آ کر حضور کو بتایا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

علمائے نسب اور سیرت سے مذکور ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر، جب ولید اور عمارہ کی بہن ام کلثوم مدینہ کو ہجرت کر چلی تھی تو دونوں بھائی اپنی ہمشیرہ کو واپس لانے کے لئے اس کے تعاقب میں گئے تھے۔ اگر فتح مکہ کے موقعہ پر جناب ولید بچے تھے تو معاہد حدیبیہ کے موقعہ پر انہیں ایسے اہم کام پر کیسے بھیجا جا سکتا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں جب سعد بن ابی وقاص کو ولایت کوفہ سے معزول کیا گیا تو ولید بن عقبہ کو ان کی جگہ مقرر کیا گیا جب وہ سعد بن ابی وقاص کے پاس پہنچے تو کہنے لگے میں سمجھ نہیں سکا کہ ہمارے بعد تم بہت عقل مند ہو گئے ہو یا ہم تمہارے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ہیں انہوں نے جواب میں کہا ابو اسحاق! پریشان مت ہو یہ ملک ہے صبح کو اسے ایک آدمی کھاتا ہے اور شام کو دوسرا۔ سعد لگے میرا خیال ہے کہ تم اسے جلد ہی سلطنت بنا دو گے۔

ولید قریش میں کریم النفس ظریف الطبع، حلیم، بہادر اور ادیب تھے اور پسندیدہ شعراء میں شمار ہوتے تھے۔ اصمعی، ابو عبیدہ اور وغیرہ کی رائے ہے کہ ولید کو شراب کی لت تھی اور وہ اچھے شاعر تھے چنانچہ عمر بن شبۃ نے ہارون بن معروف سے، انہوں نے رہ بن ربیعہ سے انہوں نے ابن شوذب سے روایت کی کہ ولید نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی اور کہنے لگے کیا اس پر اضافہ کروں۔ عبداللہ بن مسعود کہنے لگے تم ہمارے ساتھ آج تک یہی سلوک کرتے رہے ہو۔

ابو عمر کہتے ہیں بحالت نشہ نماز پڑھانا اور پھر پوچھنا کہ کیا میں اس پر اضافہ کروں ایسی خبر ہے کہ تمام ثقہ لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ جب ان کے خلاف حضرت عثمان کے سامنے شہادت گزاری گئی تو خلیفہ نے حکم دیا کہ انہیں چالیس درے مارے جائیں۔ حد جاری کی گئی انہیں معزول کر دیا گیا اور سعید بن عاص کو والی مقرر کر دیا گیا۔

ابو القاسم یعیش بن علی الفقیہ نے ابو محمد یحییٰ بن محلی بن محمد بن طراح سے، انہوں نے شریف ابو الحسین محمد بن علی بن مہتدی انہوں نے علی بن عمر دار قطنی سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بغوی سے، انہوں نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب سے، انہوں نے عبدالعزیز بن مختار سے، انہوں نے عبداللہ بن فیروز الداناج سے، انہوں نے حضین بن منذر الرقاشی سے روایت کی کہ حضرت عثمان کے پاس موجود تھے کہ ولید کو لایا گیا اور ان پر نشہ چھایا ہوا تھا اور ایک اور آدمی نے گواہی دی۔ ایک نے کہا کہ میرے سامنے ولید نے شراب پی دوسرے نے کہا کہ میں نے انہیں قے کرتے دیکھا۔ خلیفہ نے کہا قے جب ہی ہوئی کہ پہلے اس نے شراب پی تھی۔ اس پر خلیفہ نے حضرت علیؓ کو اجرائے حد کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو فرمایا کہ وہ ولید کو درّے ماریں۔ حضرت حسنؓ نے عرض کیا۔ اس کے شر کو اس شخص کے حوالے کیجئے جو اس کی خیر کا کفیل رہا ہو۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے حد لگائی۔

امام طبری کی رائے کے مطابق یہ اہل کوفہ کی شرارت اور سازش کا نتیجہ تھا۔ خلیفہ نے اس موقعہ پر ولید کو مخاطب ہو کر کہا۔ اے میرے بھائی! تم صبر کرو خدا تمہیں اس کا اجر دے گا اور ان سازشیوں کو غرق کرے گا۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ محدثین کی رائے میں صحیح یہ ہے کہ ولید نے شراب پی، قے کی اور نماز صبح میں چار رکعتیں ادا کیں۔

جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو ولید نے علیحدگی اختیار کر لی۔ ایک روایت میں ہے کہ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شامل تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنگ میں تو شریک نہ ہوئے لیکن خط و کتابت اور اشعار کے ذریعے امیر معاویہ کو اکساتے رہتے۔ ابن اثیر نے الکامل فی التاریخ میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

بعد میں ولید نے رقہ میں سکونت اختیار کر لی تھی، وہیں وفات پائی اور یہ مقام بلیخ میں دفن ہوئے۔

۵۴۶۔ حضرت ولیدؓ بن عمارہ

حضرت ولیدؓ بن عمارہ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے۔ یہ اپنے بھائی ولید بن عمارہ کے ساتھ خالد بن ولید کی کمان میں واقعہ بطاح میں جو گیارہ ہجری میں بہ سلسلہ ارتداد پیش آیا تھا مارے گئے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ان کا والد عمارہ وہ شخص ہیں جو عمرو بن عاص کے ساتھ شاہ نجاشی کے دربار میں مسلمانوں کے خلاف شکایت لے کر گئے تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۰۔ حضرت ولیدؓ بن القاسم

حضرت ولیدؓ بن قاسم۔ عمرو بن فائد نے معلی بن زیاد سے، انہوں نے ولید بن قاسم سے روایت کی کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر ہوئی۔ نیز حضورؐ سے انہوں نے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ بدترین وہ لوگ ہیں جو حرام اعمال کو شبہات پیدا کر کے اور شہوات کی آڑ میں حلال قرار دے لیں اسی طرح جو لوگ اپنے معاملات میں مبتلائے شبہات ہوں وہ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال دیتے ہیں۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے جو مخدوش ہے۔

۵۴۷۱۔ حضرت ولیدؓ بن قیس

حضرت ولیدؓ بن قیس العامری۔ ان سے وہب بن عقبہ نے روایت کی کہ انہیں برص ہو گیا تھا۔ حضورؐ نے دعا فرمائی تو شفایاب ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۲۔ حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرۃ

حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔ جو خالد بن ولید کے بھائی تھے۔ غزوۂ بدر میں لشکر کفار میں تھے انہیں عبداللہ بن جحش نے گرفتار کر لیا ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں سلیک مازنی انصاری نے قید کیا تھا۔ ان کے دونوں بھائی خالد اور ہشام ان کا زر فدیہ لے کر آئے۔ ہشام ان کا سگا بھائی تھا اور خالد سوتیلا عبداللہ بن جحش نے چار ہزار درہم ان کا فدیہ طلب کیا لیکن خالد اتنی رقم کے لئے آمادہ نہ تھے ہشام نے کہا چونکہ وہ تمہارا سوتیلا بھائی ہے۔ اس لئے تم متامل ہو۔ بخدا اگر مجھے ایسی صورت سے واسطہ پڑتا تو میں ہرگز دریغ نہ کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن جحش سے فرمایا کہ ولید کو رہا نہ کرنا۔ جب تک وہ اپنے والد کا "شکہ" بطور فدیہ نہ پیش کرے اور شکہ ایک کھلی زرہ، تلوار اور خود پر مشتمل تھا۔ ہشام رضامند ہو گیا مگر خالد راضی نہ ہوئے۔ آخر کار شکہ کی قیمت سو دینار مقرر ہوئی جو ادا کر دی گئی اور عبداللہ بن جحش نے ولید کو آزاد کر دیا اور انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا لوگوں نے کہا تم نے ادائے فدیہ سے پہلے کیوں اسلام قبول نہیں کیا انہوں نے کہا اگر میں ایسا کرتا تو لوگ کہتے کہ میں نے قید کے ڈر سے ایسا کیا ہے بعد از رہائی انہیں مکہ میں قید کر دیا گیا یہ ان مجبور لوگوں میں شامل تھے جن کی رہائی کے لئے حضور اکرمؐ دعا فرمایا کرتے تھے۔ آخر کار وہاں سے بھاگ نکلے اور مدینے میں پہنچ گئے چنانچہ قضا شدہ عمرہ میں موجود تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ولید اہل مکہ کی قید سے نکل بھاگے تو وہ پیدل تھے۔ اہل مکہ نے انہیں تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے متواتر چلنے سے ان کے پاؤں کی انگلیاں جھڑ گئیں اور وہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ابو عتبہ کے کنوئیں کے قریب پہنچ کر فوت ہو گئے۔

مصعب لکھتے ہیں کہ صحیح روایت یہ ہے کہ وہ عمرہ قضیہ میں موجود تھے۔ جب حضور اکرمؐ انہیں اپنے صحابہ کے ساتھ عمرہ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لائے تو خالد بن ولید مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے کہ انہیں مکے میں مسلمانوں کا داخلہ ایک نظر نہیں بھاتا تھا۔ حضورؐ نے جناب
سے فرمایا اگر خالد بن ولید مجھ سے ملنے آتا تو میں اس سے حسن سلوک سے پیش آتا اور خالد ایسے آدمی کے دل میں اسلام اپنا
جائے بغیر نہ رہے گا۔ ولید نے خالد کو بذریعہ خط حضورؐ کے ان جذبات سے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ اسلام نے اپنا اثر دکھایا اور وہ
کر کے مدینہ پہنچ گئے۔

جب ولید فوت ہوئے تو ام سلمہ نے جو ان کی عمزاد تھی۔ ان کی یاد میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

یا عین فابکی للولید بن الولید بن المغیرہ

اے آنکھ تو ولید بن ولید بن مغیرہ کی یاد میں رو۔

قد کان غیثا فی السنین ورحمۃ فینا ومیرہ

وہ ایام قحط میں برستا بادل تھا ہمارے لئے باعث رحمت تھا اور سردار تھا۔

ضخم الدسیعۃ ماجدًا یسمو الی طلب الوتیرہ

وہ کثیر العطاء اور معزز آدمی تھا اور انتقام لینے کے لئے آگے بڑھتا تھا۔

مثل الولید بن الولید ابی الولید کفی العشیرہ

ولید بن ولید، ابو الولید جیسا آدمی خاندان بھر کے لئے بس کافی ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے
سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ولید بن ولید سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض
رسول اللہ! میں اکثر خواب میں ڈر جاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم بستر پر سونے کے لئے لیٹو تو ذیل کی دعا پڑھ لیا کرو۔ اگر
وہاں موجود بھی ہوئے تو تجھے دکھ نہیں دے سکیں گے اور شرارت کے لئے تیرے قریب نہیں آسکیں گے۔

بسم اللہ الرحمن اعوذ بکلمات اللہ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن همزات الشیاطین

جس سے ان کی تکلیف رفع ہو گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت وہبؓ بن اسود

حضرت وہبؓ بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری' حضور اکرمؐ کے ماموں کے بیٹے تھے۔
وہب اور حضور اکرمؐ کی والدہ ماجدہ کا نسب وہب بن عبد مناف میں جمع ہو جاتا ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے
حضورؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں بروایتے ان کا نام اسود بن وہب مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت وہبؓ بن امیہ

حضرت وہبؓ بن امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غیرۃ الثقفی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں وہب بن ابی خویلد کی
سے حصہ عطا کیا تھا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۴۷۵۔ حضرت وہبؓ الجیشانی

حضرت وہبؓ الجیشانی۔ بقول جعفر مستغفری یحییٰ بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس چیز کی کثیر مقدار سے نشہ پیدا ہو۔ اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ان سے عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ ان کا صحیح نام ابو وہب جیشانی ہے۔ وہب جیشانی غلط ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۶۔ حضرت وہبؓ بن حذیفہ

حضرت وہبؓ بن حذیفہ غفاری۔ ایک روایت میں مزنی حجازی بھی آیا ہے۔ مدینے میں سکونت تھی۔ واسع بن حبان نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے، انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے خالد بن عبداللہ واسطی سے، انہوں نے عمرو بن یحییٰ بن حبان سے، انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے وہب بن حذیفہ غفاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہر آدمی کو اپنی نشست پر حق حاصل ہے مثلاً ایک آدمی ایک نشست پر بیٹھا ہوا ہے اگر کسی غرض کے لئے اٹھے اور پھر واپس آ جائے، تو وہ نشست اس کے لئے خالی کر دینا چاہیے۔ بقول ابن ابی عاصم وہب ثقفی تھے۔ واللہ اعلم۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۷۔ حضرت وہبؓ بن حمزہ

حضرت وہبؓ بن حمزہ۔ اہل کوفہ میں سے ہیں۔ ان کی حدیث یوسف بن صہیب نے رکین سے، انہوں نے وہب بن حمزہ سے سنی کہ وہ ایک موقعہ پر مدینے سے مکے تک حضرت علیؓ کے رفیق سفر تھے۔ اس دوران میں انہوں نے حضرت علیؓ سے بعض ایسے افعال دیکھے جنہیں انہوں نے ناپسند کیا اور حضرت علیؓ سے کہہ دیا کہ وہ حضورؐ سے ان کی شکایت کریں گے واپسی پر انہوں نے حضورؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا ایسا مت کہو وہ میرے بعد تم میں بہترین آدمی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۸۔ حضرت وہبؓ بن خنبش

حضرت وہبؓ بن خنبش۔ ایک روایت میں ہرم آیا ہے۔ اس غلطی کا ارتکاب داؤد الاودی نے بربنائے روایت شعبی کیا ہے۔ ترمذی، ابن ماکولا اور ابو عمر کا قول ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ابی عمر اور یعقوب بن حمید سے ان دونوں نے سفیان سے انہوں نے داؤد بن یزید الاودی سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ہرم سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

ابن ابی عاصم لکھتے ہیں کہ بیان اور جابر نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش الطائی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جابر سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش سے سنا آپؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۔ حضرت وہبؓ بن خویلد

حضرت وہبؓ بن خویلد بن طویلم بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ ان کی وفات پر ان کی میراث کے بارے جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ آپؐ نے وہب بن امیہ بن ابی الصلت کے حوالے کر دی یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۴۸۔ حضرت وہبؓ بن زمعۃ

حضرت وہبؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب القرشی الاسدی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان ہوئے وہ عبداللہ بن زمعہ کے بھائی تھے زمعہ کا والد اسود ان لوگوں میں تھا جو حضور اکرم کا مذاق اڑاتے تھے۔ زمعہ قریش کا ... تھا اور اس کا لقب زاد الراکب تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔

وہب وہ شخص ہے جس نے حضور اکرم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ زوجہ ابوالعاص کو جنہیں ان کے شوہر بہ تعمیل ارشاد حضور مدینہ روانہ کر رہے تھے تلوار سے زخمی کر کے اونٹنی سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔ بعد میں وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ روایت میں ہے کہ یہ ناشائستہ حرکت ان کے چچا ہبار سے سرزد ہوئی تھی۔

ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ روز قربانی کی شام کو ایام حج میں رسول اکرمؐ اور ابوامیہ کے قبیلے کا ایک شخص میرے پاس ... اور دونوں نے قمیص پہن رکھی تھی۔ حضورؐ نے وہب بن زمعہ سے دریافت فرمایا اے ابوعبداللہ! کیا تم نے طواف کر لیا ہے ... نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا قمیص اتار دو انہوں نے وجہ دریافت کی' تو حضورؐ نے فرمایا۔ آج کی رخصت ... یہ ہے کہ رمی جمرہ کے بعد اگر تم نے قربانی کا جانور ذبح کر دیا اور کعبے کا طواف کر لیا تو تمہارا احرام ختم ہو گیا اور تمام وہ اشیاء ... تمہیں حلال ہو گئیں سوائے عورت کے لیکن طواف کعبہ نہیں کیا تو احرام باقی رہے گا۔ جب تک کہ تم طواف نہ کر لو۔ تینوں نے ... ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۔ حضرت وہبؓ بن ابی سرح

حضرت وہبؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قرشی فہری بقول موسیٰ بن عقبہ بدر میں اپنے بھائی عمرو کے ساتھ شریک تھے۔ ہم ان کا ذکر ان کے بھائی عمرو کے بیان میں کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر

۵۵۰۔ حضرت وہبؓ بن سعد

حضرت وہبؓ بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ ان کے بھائی کا عبداللہ تھا، احد خندق' حدیبیہ اور خیبر کے غزوات میں شریک تھے۔ ان کی شہادت غزوۂ موتہ میں واقع ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہب بن سعد جعفر طیار کے ساتھ موتہ کی میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور سوید بن عمرو کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ دونوں ہی اس جنگ میں شہید ہو تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۳۔ حضرت وہبؓ بن السماح

حضرت وہبؓ بن السماح العوفی۔ ابن عباس کی حدیث میں، اعلام النبوۃ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۴۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن بن حرثان۔ ہم ان کا نسب عکاشہ بن محصن اسدی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وہ ان چچا تھے۔ ان کی کنیت ابوسنان تھی۔ کہتے ہیں یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت رضوان کی۔ شعبی نے بنو اسد ایک آدمی سے کہا کہ جس شخص نے سب سے پہلے درخت کے نیچے بیعت کی وہ تمہارے قبیلے کا آدمی تھا۔ وہ آدمی حضور کی خدم میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر؟ اس نے عر کیا۔ جو بات آپ کے دل میں ہے۔ آپؐ نے پوچھا میرے دل میں کیا ہے؟ اس نے کہا فتح یا شہادت۔ اس پر ابوسنان نے بیع کی۔ اس کے بعد جو بھی آتا وہ یہی کہتا کہ میں بھی ابوسنان کی بیعت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ ابن مندہ اوران کا ذکر کیا ہے

۵۴۸۵۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب الثقفی حجازی۔ انہوں نے اپنے والد کی معیت میں حج کیا اور حضور کی زیارت کی۔

ان سے ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اے اللہ! تو ان لوگوں پر رحم فرما جنہوں نے اپنے سر منڈوا دیے۔ ایک شخص نے گزارش کی یا رسول اللہؐ! ان لوگوں کو بھی اپنی دعا شامل فرما لیجے۔ جنہوں نے اپنے بال کٹوائے ہیں چنانچہ تیسری آواز پر آپؐ نے انہیں بھی شامل فرمالیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۶۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم بن جنادہ بن جندب بن حبیب سواۃ بن عامر بن صعصعہ العامری السوائی ایک روایت وہب بن جابر ابوجحیفہ مذکور ہے۔ ان کے نسب کے بارے میں اور روایات بھی ہیں جو کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان ہوں گی۔ کی کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے۔ وہ کوفی تھے۔ جب حضور اکرمؐ فوت ہوئے تو وہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ وہ حضرت علیؓ قابل اعتماد کارگزاروں میں شامل تھے اور ان کے منبر کے پاس کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت علیؓ انہیں وہب الخیر کے نام پکارتے تھے۔ نیز حضرت علیؓ نے انہیں خمس میں اپنے حصے کا نگران مقرر کیا تھا۔

جناب وہب سے ان کے بیٹے عون اور ابواسحاق سبیعی، اسماعیل بن ابی خالد اور علی بن ارقم نے ابوموسیٰ اصفہانی سے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ابوالقاسم غانم بن ابونصر محمد بن عبیداللہ البرجی سے جنہیں میرے والد نے پڑھ کر سنایا اور میں وہاں موجود تھا، انہوں نے ابوالحسین بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن حسن التاجر سے جس کی مجھے اجازت دی گئی، انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن احمد بن ... سے، انہوں نے محمد بن محمد بن صخر سے، انہوں نے خلاد بن یحییٰ سے (ح) عبداللہ کہتے ہیں، ہم نے ابوعبداللہ محمد بن عمر بن ... ی سے (جورستہ کے بھائی تھے) انہوں نے بکیر بن بکار سے، انہوں نے مسعر بن کدام سے، انہوں نے علی بن اقمر سے، ... نے ابوجحیفہ سے سنا، حضور اکرمؐ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے، ... نے منصور بن عبدالرحمٰن الاشل سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے، جنہیں حضرت علیؓ وہب الخیر کہتے ہیں، سنا ... امیر المومنین نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس امت میں حضور اکرمؐ کے بعد افضل کون ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور ... ۔ دل میں خیال آیا کہ خود امیر المومنین سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا حضور اکرمؐ کے بعد اول ابوبکرؓ اور دوم ... اور تیسرے درجے پر ایک اور صاحب ہیں جن کا نام امیر المومنین نے نہیں لیا۔

عبداللہ نے منصور بن ابومزاحم سے، انہوں نے خالد الزیات سے، انہوں نے عون بن ابوجحیفہ سے روایت کی کہ میرے والد ... منین کے محکمہ پولیس میں تھے اور وہ بشر بن مروان کے عہد امارت تک زندہ رہے۔ کوفے میں رہے اور اس وقت ان کے ... عبدالملک بن مروان کی امارت تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۔ حضرت وہبؓ (والد عثمان)

حضرت وہبؓ۔ والد عثمان بن وہب۔ بقول جعفران کی صحبت کا احتمال ہے۔ ان کے بیٹے عثمان سے مروی ہے کہ ایک دن نماز صبح حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کیا فلاں قبیلے کا کوئی آدمی موجود ہے کوئی نہ اٹھا تو آپ نے پھر دریافت فرمایا اس پر ایک ... اٹھا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تم پہلی دفعہ کیوں نہیں اٹھے تھے۔ اس نے جواب دیا مجھے خطرہ پیدا ہوگیا تھا مبادا ہمارے بارے ... کی تنبیہ نازل ہوئی ہو۔ آپ نے فرمایا معاملہ یہ ہے کہ کل جو آدمی تمہارے قبیلے کا فوت ہوا تھا چونکہ وہ مقروض تھا اس لئے روک لیا گیا ہے۔ اگر ہوسکے تو اپنے عزیز کو چھڑانے کی کوشش کرو۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۔ حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی

حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی الغنمی ان کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا اور مہاجرین اولین سے تھے۔

ابن مندہ نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ کچھ عرصے کے بعد مہاجرین بہ کثرت آنے ... بنو غنم بن دودان جو اسلام قبول کرچکے تھے، ان کے مرد اور عورتیں حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت پر ٹوٹ پڑیں۔ ان میں وہب ... بھی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا نام غلط لکھا ہے۔ صحیح محصن بن عمرو ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مغازی ابن اسحاق میں ... کے اسناد کے علاوہ اور کہیں وہب بن عمرو کا نام میری نظر سے نہیں گزرا۔ ابونعیم کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۴۸۹۔ حضرت وہبؓ بن عمیر

حضرت وہبؓ بن عمیر القرشی الجمحی۔ ہم ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں ان کے والد کو صفوان بن امیہ بن حضور اکرم کو قتل کرنے کے لئے مدینے روانہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور وہب غزوۂ بدر میں کفار کے لشکر میں شامل ان کا واقعہ ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ نے وہب کو صفوان کے پاس بھیجا کہ اسے امن کی بشارت دیں اور نیز قبول اسلام کی دعوت حالانکہ صفوان ڈر کے مارے بھاگ گیا تھا۔ ہم یہ واقعہ صفوان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہب نے شام میں مجاہد سے وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۰۔ حضرت وہبؓ بن قابوس

حضرت وہبؓ بن قابوس مزنی۔ یہ اپنے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس کے ساتھ مزینہ سے اپنی بکریوں کے ساتھ آئے مگر شہر کو خالی پایا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر کفار سے لڑنے کے لئے احد کو گیا ہوا ہے۔ یہ دونوں مسلمان ہو جہاد میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ دونوں خوب جان توڑ کر لڑے اور شہید ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۱۔ حضرت وہبؓ بن قیس

حضرت وہبؓ بن قیس بن ابان الثقفی۔ سفیان کے بھائی تھے۔ ان کی حدیث کو امیہ دختر رقیقہ نے اپنی والدہ کی یوں بیان کیا کہ جب طائف کو فتح کرنے کے لئے حضور اکرمؐ تشریف لائے تو ان کے گھر بھی تشریف لے گئے اور رقیقہ ستو پلائے۔ آپؐ نے فرمایا اے رقیقہ اہل طائف کے بت کی کبھی عبادت نہ کرنا اور نہ اس کے سامنے جھکنا۔ اس نے جوا اگر میں ایسا کروں تو مجھے قتل کر دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ پوچھیں کہ تیرا رب کون ہے تو کہنا جو اس بت کا رب ہے، رب ہے۔ اس کے بعد حضورؐ نے طائف کا محاصرہ اٹھا لیا اور واپس ہو گئے۔

امیہ کہتی ہیں کہ جب بنو ثقیف نے اسلام قبول کر لیا تو ان کے بھائیوں سفیان اور وہب نے اپنی ہمشیرہ کو بتایا کہ جب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہم سے ہماری والدہ کے بارے میں دریافت فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ حالت میں آپ اسے چھوڑ آئے تھے اسی حالت میں مری ہے۔ فرمایا اگر صورت حال یہ ہے تو وہ اسلام لا کر مری۔ تینوں ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۲۔ حضرت وہبؓ بن کلدہ

حضرت وہبؓ بن کلدہ از بنو عبداللہ بن غطفان جو اوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے جعفر المستغفر باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن غطفان کا نام عبدالعزیٰ تھا جب وہ حضورؐ کی میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا عبدالعزیٰ سے فرمایا آج سے تم بنو عبد چنانچہ یہ نام پکا ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۱۴۔ حضرت وہبؓ بن معقل

حضرت وہبؓ بن معقل الغفاری۔ مصر میں سکونت پذیر ہو گئے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے ابوقبیل المغافری نے
کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت وہبانؓ بن صیفی

حضرت وہبانؓ بن صیفی الغفاری۔ ایک روایت میں اہبان مذکور ہے۔ باب ہمزہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہبان حرام کی
ہے تھے۔ بصرے میں مقیم ہو گئے تھے۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ حضور اکرمؐ سے انہیں سماع حدیث کی سعادت حاصل

ہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے' علی بن حجر سے، انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے
بن عبید سے، انہوں نے عدیسہ دختر اہبان بن صیفی غفاری سے روایت کی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہمارے گھر آئے اور
والد کو اپنے حامیوں میں شامل ہونے کی دعوت دی میرے باپ نے جواب دیا کہ میرے دوست اور آپ کے ابن عم نے
عہد لیا ہے کہ جب مسلمانوں میں اختلاف اٹھ کھڑے ہوں تو میں لاٹھی کو اپنی تلوار بنا لوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کر لیا ہے
چاہتے ہیں تو میں اس تلوار سے جو لکڑی کی ہے۔ آپ کا ساتھ دینے کو آمادہ ہوں۔ اس پر حضرت علیؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔
کی لڑکی عدیسہ سے منقول ہے کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو ہم نے انہیں کفن دینے کے لئے دو کپڑوں کا انتظام کیا۔
قمیص پہنا دی اور اس طرح تین کپڑوں میں ان کی تدفین عمل میں آئی دوسری صبح کو وہ قمیص لکڑی کے ایک کھمبے پر رکھی دیکھی
کہتے ہیں کہ بصرے کے قابل اعتماد لوگوں نے اس خبر کی تصدیق کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب الیاء والالف

۵۔ حضرت یاسرؓ بن سوید

حضرت یاسرؓ بن سوید الجہنی۔ یہ مسرع کے والد تھے۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن
بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید الجہنی نے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے بیان کیا کہ میرے والد نے اپنے والد سے،
نے اسماعیل بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسرع بن یاسر سے روایت کی کہ جناب یاسر نے انہیں
حضور اکرمؐ نے انہیں سواروں یا پیدل سپاہ کے ایک جماعت کے ساتھ ایک فوجی مہم پر روانہ فرمایا اور میری بیوی حاملہ تھی اس
میں ان کی بیوی نے ایک لڑکا جنا۔ جسے وہ اٹھا کر حضور کے پاس لے گئی اور گزارش کی یا رسول اللہ! اس کا والد کسی فوجی مہم پر
ہے اور اس اثناء میں یہ بچہ پیدا ہوا ہے اس لئے اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے بچے کو اٹھا لیا اور اپنا مبارک ہاتھ
پھیرا اور دعا فرمائی "اے اللہ تو ان لوگوں میں مردوں کی تعداد کو بڑھا اور عورتوں کی تعداد کو کم کر' انہیں محتاج نہ کر اور ان میں
مفلس نہ ہو"۔ اس کے بعد بچے کا نام مسرع تجویز فرمایا کیونکہ اسلام میں شمولیت کے لئے اس نے جلدی کی تھی۔ پس وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسرع بن یاسر ہو گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۶۔ حضرت یاسرؓ بن عامر

حضرت یاسرؓ بن عامر العنسی۔ عمار ان کے بیٹے تھے۔ یمن سے آئے تھے ان کا نسب ہم عمار کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔ بنو مخزوم کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو عمار تھی۔ اور وہ یمن سے آئے تھے اور ابو حذیفہ بن مغیرہ مخزومی کے حلیف تھے۔ ابو حذیفہ بن مغیرہ نے اپنی کنیز سمیہ کو ان سے بیاہ دیا تھا، جب عمار پیدا ہوئے تو ابو حذیفہ نے سمیہ کو آزاد کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد ابو حذیفہ فوت ہو گیا۔ جب ظہور اسلام ہوا تو یاسر کا سارا خاندان مسلمان ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت مصائب سے پالا پڑا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں خاندان یاسر کے کئی مردوں نے ام عمار سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے قبول اسلام کی وجہ سے بڑے بڑے دکھ دیئے تا آنکہ انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس خاندان کے پاس سے ہوتا اور انہیں مکہ کی گرمی میں سنگریزوں کنکروں پر لٹا کر عذاب دیا جا رہا ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اے آل یاسر! صبر کرو کہ تم سے جنت کا وعدہ ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۷۔ حضرت یامینؓ بن یامین

حضرت یامینؓ بن یامین۔ بقول ابن مندہ و ابونعیم یہ اہل کتاب سے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ ابو عمر نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یامین بن عمیر بن کعب بن عمرو بن جحاش۔ ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا انہوں نے اسلام قبول کیا، اپنے مال کی حفاظت کی اور اسلام کی خدمت کی۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔

ابو موسیٰ نے انہیں یامین بن عمیر نضیری لکھا ہے یہ عمرو بن جحاش کے عمزاد تھے۔ ابو صالح نے عبداللہ بن عباس سے اس آیت "یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ" الی آخرہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اسد اور پسران کعب، ثعلبہ بن قیس، سلام پسر ہمشیرہ عبداللہ بن سلام، سلمہ پسر برادر عبداللہ بن سلام اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی جو اہل کتاب سے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم صرف آپ پر حضرت موسیٰ، تورات اور عزیرؑ پر ایمان لاتے ہیں اور باقی کسی پر نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم مجھ پر، قرآن پر، اور تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے جواب دیا ہم ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

یامین وہ آدمی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن مغفل اور ابولیلی کو غزوہ تبوک کے موقعہ پر اس وقت سواری کے لئے اونٹ دیا جب یہ لوگ لشکر اسلام میں شامل نہ ہو سکنے پر رو رہے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا اور ابن مندہ پر جنہوں نے یامین کے والد کا نام یامین لکھا ہے استدراک کرتے ہوئے ان کے والد کا نام عمیر لکھا ہے اور بلا شبہ ان کے والد کے نام کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الیاء والثاء والحاء

۔حضرت یثربیؓ بن عوف

حضرت یثربیؓ بن عوف ابورمثہ التیمی تیم الرباب۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض عمارہ، بعض رفاعہ اور بعض کہتے ہیں۔ہم کنیتوں میں بھی ان کا ذکر کریں گے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۔حضرت یحنسؓ النبال

حضرت یحنسؓ النبال۔یسار بن مالک ثقفی کے غلام تھے۔وہ شخص جو حضورؐ کے پاس آیا جب آپؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے فرمایا کہ اس شخص کا نام یحنس نبال تھا اور بنو ثقیف کے یسار سے تھا۔جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ اپنے آقا کو چھوڑ کر حضورؐ کے پاس آگئے تھے۔جب ان کے آقا مسلمان ہوگئے تو حضورؐ نے انہیں ان کے آقا کے سپرد کردیا اور ان کی ولایت بھی یسار بن مالک کے حوالے کردی۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۔حضرت یحنسؓ بن وبرۃ

حضرت یحنسؓ بن وبرہ ازدی۔حضور اکرمؐ نے انہیں بطور سفیر، فیروز دیلمی، قیس بن المکشوح اور اہل یمن کے پاس بھیجا۔انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر المستغفری سے ابن اسحاق کی روایت بیان کی ہے۔

۔حضرت یحییٰؓ بن اسعد زرارۃ

حضرت یحییٰؓ بن اسعد بن زرارہ انصاری۔ایک روایت میں یحییٰ بن ازہر بن زرارہ مذکور ہے۔ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ان کے سوا باقی لوگ انہیں تابعی شمار کرتے ہیں۔

یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے، انہوں نے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے غندر سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے، انہوں نے اپنے چچا یحییٰ سے (میں نے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو اس کی طرح لوگوں سے حدیث بیان کرتا ہو) روایت کی کہ اسعد بن زرارہ (جو محمد کے نانا تھے) کے گلے میں سخت درد شروع ہوگیا آپؐ نے فرمایا مجھے ابوامامہ کی شکایت سننا پڑے گی۔آپؐ نے داغ دیا اور وہ فوت ہوگئے۔آپؐ نے فرمایا مردے کے بارے میں یہود کا رویہ کتنا غلط ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے ساتھی کو کیوں نہیں بچایا۔حالانکہ میرے اختیار میں نہ تو اپنے لئے کوئی شے ہے اور نہ اس کے بارے میں۔

اسی اسناد کے رو سے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو آدمی جمعے کی اذان سنے اور مسجد کو نہ جائے دوبارہ سنے اور نہ جائے تو اللہ ایسے آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو اسعد بن زرارہ کی طرف منسوب کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے اس اسناد کو یوں بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بعض راوی اسعد بن زرارہ بیان کرتے ہیں اور یہ غلط ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جو آدمی یحییٰ کو اسعد بن زرارہ کی اولاد سے شمار کرتا ہے۔ اسے لازماً اسعد کو صحابی تسلیم کرنا پڑے گا۔ اسعد نے ان دنوں وفات پائی جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع تھی اور اگر وہ ابن سعد ہوں جب بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھ کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ شاید وہ دولت اسلام سے محروم رہا ہو۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسے صحبت نصیب ہونا چاہیے تھی۔

۵۵۰۲۔ حضرت یحییٰؓ بن اسید

حضرت یحییٰؓ بن اسید بن حضیر الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ایسی تھی کہ بات کو یاد رکھ سکتے تھے۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ان کے والد کی کنیت ابویحییٰ تھی اور ان کا ذکر اس حدیث میں موجود ہے جس میں ان کے والد کی قرأت کے وقت سکون خاطر یا فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے۔

۵۵۰۳۔ حضرت یحییٰؓ بن حکیم

حضرت یحییٰؓ بن حکیم بن حزام القرشی اسدی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام عبداللہ اور خالد اور یہ خود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۴۔ حضرت یحییٰؓ بن حنظلیہ

حضرت یحییٰؓ بن حنظلیہ۔ یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے بیعت رضوان کی اور یہ بانجھ تھے۔ یزید بن ابومریم الانصاری نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ بن حنظلیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضورؐ سے بیعت رضوان کی تھی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ مجھے ایک بیٹا عطا فرماتا تو میں اسلام کی تعلیم کے مطابق اس کی تربیت کرتا جو میرے لئے دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۵۔ حضرت یحییٰؓ بن خلاد

حضرت یحییٰؓ بن خلاد بن رافع الانصاری۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابوعمر کے مطابق وہ کندی تھے۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور بعد از ولادت حضورؐ کے پاس لائے گئے، آپؐ نے کھجور سے انہیں گھٹی دی اور فرمایا میں اس کا وہ نام تجویز کرتا ہوں جو حضرت یحییٰ کے بعد اور کسی نے نہیں رکھا۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے یحییٰ بن خلاد سے روایت کی کہ جب وہ پیدا ہوئے تو حضور اکرم کی خدمت میں لائے گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں کندی لکھا ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ کئی کتابوں میں لکھا دیکھا ہے اور کوئی روایت اس کی تائید نہیں دیکھی۔ ان کا سلسلہ نسب وہی ہے جو ان کے والد کے ترجمے میں لکھا جا چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن رافع بن مالک عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری ۔ الزرقی ۔ واللہ اعلم ۔

حضرت یحییٰؓ بن سعید

رت یحییٰؓ بن سعید بن عاص قرشی اموی ۔ ابوداؤد لکھتے ہیں کہ سفیان بن جوہری نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک ں نے یحییٰ بن سعید الانصاری سے، انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے یہ سنا کہ یحییٰ نے عبدالرحمان بن حکم طلاق دے دی ۔ لیکن عبدالرحمٰن نے اپنی لڑکی کو یحییٰ کے گھر سے اپنے پاس بلوالیا ۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے مروان بن الی مدینہ تھا ۔ کہلوا بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی اس کے گھر بھیجو ۔ مروان نے جواب میں کہلوایا کہ مجھے عبدالرحمٰن نے تھا ایک اور روایت میں ہے مروان نے کہلا بھیجا کہ کیا فاطمہ دختر قیس کی طلاق کا واقعہ آپ کو یاد نہیں رہا ۔ حضرت عائشہؓ اگر تم فاطمہ دختر قیس کا ذکر نہ بھی کرتے جب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا ۔ مروان کہنے لگا ام المومنین اگر آپ کا مقصد گڑبڑ پیدا تو وہ گڑبڑ کافی نہیں جو ان دو آدمیوں میں پیدا ہو گئی ہے ۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے ۔ اور اس حدیث کو اور اسناد سے کیا ہے ۔

ی، عمرو بن سعید جن کا عرف اشدق تھا اور جنہیں عبدالملک بن مروان نے قتل کرا دیا تھا کے بھائی تھے ۔ انہیں حضور کی ب نہیں ہوئی ۔ کیونکہ ان کے والد سعید بن عاص کی ولادت پہلے سال ہجری میں ہوئی اور یحییٰ ان کے فرزند اکبر بھی نہیں ۔ باور کیا جا سکتا ہے کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی ۔ اسی طرح میرے لئے یہ بھی باعث حیرت ہے کہ ابوموسیٰ کو کے ہوتے ہوئے یہ اشتباہ کیسے پیدا ہوا حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس سے یہ سمجھا جائے کہ انہیں ب ہوئی ۔ واللہ اعلم

حضرت یحییٰؓ بن صیفی

رت یحییٰؓ بن صیفی ۔ یحییٰ بن یونس نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی صحبت کا مجھے علم نہیں ۔

بن حباب نے ابراہیم بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن صیفی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے آدمی کی سعادت ہے اگر اس کا بیٹا اس سے ملتا جلتا ہو ۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ یحییٰ بن صیفی کو حضور کی صحبت نصیب نہیں موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ۔

حضرت یحییٰؓ بن عبدالرحمٰن

رت یحییٰؓ بن عبدالرحمان انصاری ۔ ہشام بن حسان نے محمد بن عبدالرحمان سے، انہوں نے یحییٰ عبدالرحمان انصاری سے اکرمؐ نے فرمایا جس نے علیؓ کی زندگی اور اس کی موت کے بعد اس سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ امن میں رکھے گا اور وہ ہے گا اور جس شخص نے اس سے بغض رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس بدعت کا اس سے محاسبہ کیا جائے گا ۔ ابوموسیٰ ذکر کیا ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۵۰۹۔ حضرت یحییٰؓ بن عمیر

حضرت یحییٰؓ بن عمیر بن حارث بن لبیدۃ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام جعفر لکھتے ہیں کہ بقول محمد بن حبان ان کے وا
تھے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۰۔ حضرت یحییٰؓ بن نفیر

حضرت یحییٰؓ بن نفیر ابوزہیر نمیری۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ٹڈی کے بارے میں حدیث بیان کی۔ احمد بن عمیر
نے ان کا نام یہی لکھا ہے۔ مگر محمد بن یحییٰ نے ابوبکر بن ابوالاسود سے ان کا نام یحییٰ بن شرجیل لکھا ہے۔ یہی قول ہے حسین
یحییٰ حمص کے باشندے تھے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر پھر آئے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۱۔ حضرت یحییٰؓ بن ہانی

حضرت یحییٰؓ بن ہانی بن عروۃ المرادی۔ ہشام بن کلبی نے ابوکبران المرادی سے انہوں نے یحییٰ بن ہانی بن عروۃ المرا
روایت کی کہ فروہ بن مسیک ملوک کندہ کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ظہور اسلام سے پہلے بنو مراد اور ہ
میں ایک جنگ ہو چکی تھی جس میں ہمدانیوں کو بنو مراد کے ہاتھوں بڑا نقصان اٹھانا پڑا تھا اور اس جنگ کو یوم الردم کہتے تھے
نے دریافت فرمایا اے فروہ! جنگ ردم میں تمہاری قوم کو جو نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ کیا تمہیں بھی اس سے رنج پہنچا تھا اس
یارسول اللہ! ایسا کون ہے جسے وہ نقصان اٹھانا پڑے جو میری قوم کو اٹھانا پڑا اور اسے دکھ نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا بہر حال اسلا
کرنے سے تیری قوم کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ چنانچہ مراد اور زبید کے علاقے حضور اکرمؐ نے ان کے حوالے کر دیئے۔ ابوموسیٰ
کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۲۔ حضرت یحییٰؓ بن ہند

حضرت یحییٰؓ بن ہند بن حارثہ۔ حدیبیہ اور بیعت رضوان میں موجود تھے۔ جعفر نے حاتم بن حبان سے یہ قول نقل ک
ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۳۔ حضرت یربوع ابوالجعدؓ

حضرت یربوع ابوالجعدؓ الجہنی۔ ان کے بیٹے جعد نے ان سے ایک حدیث منکر عبداللہ بن بلوی سے روایت کی کہ ہم بنو
کے چند آدمیوں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ تشریف فرما تھے اور لوگ ارد گرد جمع تھے۔ آپؐ نے بنو جہ
خوش آمدید کہا اور فرمایا بنو جہینہ! دیکھنے کو سخت اور میدان جنگ میں آگے آگے چلنے والے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء والزاء

۵۵۱۴۔ حضرت یزدادؓ الفارسی

حضرت یزدادؓ الفارسی۔ بحیر بن ریسان کے آزاد کردہ غلام تھے ان کا شمار اہل یمن میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے روایت کی۔

ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے روح سے، انہوں نے زکریا بن اسحاق سے، انہوں نے عیسیٰ بن یزداد سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص پیشاب کرے وہ اپنے آلہ تناسل کو تین بار جھٹکا دے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن اکثر محدثین انہیں نہیں جانتے اور بعض ان کی حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں اور ان کا مدار زمعہ بن صالح پر ہے۔ امام بخاری لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث ثابت نہیں۔ یحییٰ بن معین لکھتے ہیں کہ عیسیٰ اور ان کے والد مجہول الحال ہیں اور یہ ان کی طرف سے محض تکلف ہے، واللہ اعلم

۵۵۱۵۔ حضرت یزیدؓ بن اخنس

حضرت یزیدؓ بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن زعب بن مالک بن خفاف بن امرؤالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور السلمی۔ ان کی کنیت ابو معن تھی یہ کلبی کا قول ہے محمد بن سعد نے جو واقدی کے کاتب ہیں ان کا سلسلہ نسب یہی لکھا ہے اور انہیں کوفی بتایا ہے مگر بعض لوگ انہیں شامی شمار کرتے ہیں۔ نیز انہیں ان کے والد اور ان کے بیٹے کو بدری کہتے ہیں ابو عمر انہیں بدری نہیں کہتے ہاں البتہ انہیں ان لوگوں میں گردانتے ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے کثیر بن مرہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی کہ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد کی ایک کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا یہ نوٹ دیکھا کہ انہیں ابو توبہ الربیع نے ایک خط میں تحریر کیا کہ ہیثم بن حمید نے زید بن واقد سے، انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے یزید بن اخنس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہیں باہم ایک دوسرے پر رشک نہیں کرنا چاہیے ہاں البتہ دو آدمیوں سے ایسا کر سکتے ہو۔ مثلاً ایک آدمی کو قرآن سے لگاؤ ہے وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہو تو میں بھی اس شخص کی تقلید کروں گا۔ دوسرا وہ آدمی جسے خدا نے مال عطا کیا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں اس مال کو بہ طیب خاطر صرف کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مجھے بھی خدا دولت عطا فرمائے تو میں دل کھول کر اس کی راہ میں اسے صرف کروں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۶۔ حضرت یزیدؓ بن اسد

حضرت یزیدؓ بن اسد بن کرز بن عبداللہ بن عبدشمس بن غمغمہ بن جریر بن شق الکاہن بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش البجلی القسری۔ یہ صاحب خالد بن عبداللہ بن یزید القسری کے (جو ہشام بن عبدالملک کی طرف سے امیر عراق تھے) دادا تھے۔ ان کی حدیث خالد بن عبداللہ نے اپنے باپ سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ابو الفضل الفقیہ مخزومی نے باسنادہ احمد بن علی بن مثنیٰ سے، انہوں نے عثمان بن ابی شیبہ سے، انہوں نے ہشیم بن بشیر سے، انہوں سیار سے سنا کہ انہوں نے خالد القسری کو منبر پر سے یہ کہتے سنا کہ میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے یزید بن اسد! تو لوگوں کے لئے وہی بات پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔
یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ خالد کے خاندان کے لوگ اس امر کو تسلیم نہیں کرتے کہ ان کے دادا کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اگر ہوتی تو انہیں علم ہوتا۔ یحییٰ لوگوں کے خلاف انہیں صحابی گردانتے ہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۷۔ حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی

حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی۔ ان کی کنیت ابوالاسود تھی یہ شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بلا ثبوت صحابہ میں کیا گیا۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے عزیٰ کی پرستش ہوتی دیکھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم کے مطابق متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن کوئی روایت بیان نہیں کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۸۔ حضرت یزیدؓ بن اسود العامری

حضرت یزیدؓ بن اسود العامری السوائی۔ ان کا تعلق بنوسواء بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ ایک روایت میں خزاعی ابوجابر مذکور ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جابر بن یزید نے روایت بیان کی کہ کئی راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے احمد بن منیع سے، انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے انہوں نے حضورؐ کے ساتھ مسجد الخیف میں نماز صبح ادا کی۔ جب آپؐ مڑ کر بیٹھے تو آپؐ نے دو آدمیوں کو ایک طرف بیٹھے دیکھا جنہوں نے نماز میں شرکت نہیں کی تھی آپؐ نے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم پیشتر ازیں نماز ادا کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اگر پھر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے تو جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ یہ نماز نفلی شمار ہو گی۔ اسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۹۔ حضرت یزیدؓ بن اسید

حضرت یزیدؓ بن اسید بن ساعدہ۔ یہ اپنے والد اور اپنے چچا ثمہ انصاری کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۰۔ حضرت یزیدؓ بن اسیر

حضرت یزیدؓ بن اسیر الضبی۔ ایک روایت میں ابن بشیر آیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اسیر بن یزید مذکور ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ذی قار کی جنگ پہلا موقعہ تھی کہ عربوں کو عجم پر فتح حاصل ہوئی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ امام بخاری اور ابوحاتم نے ان کے والد کا نام بشیر لکھا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یزید بن بشیر لکھا ہے اور ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے لیکن وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۵۲۱۔ حضرت یزیدؓ بن الاصم

حضرت یزیدؓ بن اصم۔ اصم کا نام عمرو تھا۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں لکھا ہے یزید بن عبد عمرو بن عدس بن معاویہ بن بکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ابوعوف عامری۔ ان کی والدہ کا نام برزہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ تھا اور وہ میمونہ بنت حارث کی بہن کے بیٹے تھے۔ جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں وہ الجزیرہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ وہ جناب میمونہ سے روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث کے راوی ان کے بھتیجے عبیداللہ بن عبداللہ ہیں جو اپنے چچا یزید بن اصم سے روایت کرتے ہیں۔ میں ایک بار اپنی خالہ میمونہؓ سے ملنے گیا نماز کے لئے مسجد میں کھڑا تھا کہ حضورؐ تشریف لے آئے۔ میری خالہ مجھے وہاں کھڑا دیکھ کر چھپ گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! اس لڑکے کو دیکھئے کس طرح شرما رہا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کا کسی اچھی بات پر مجھ سے شرمانا کسی ناگوار پر شرمانے سے بہتر ہے۔ ان کی وفات ہجرت کے ۱۰۳ یا ۱۰۴ سن میں ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابونعیم انہیں تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

۵۵۲۲۔ حضرت یزیدؓ بن امیہ

حضرت یزیدؓ بن امیہ ابوسنان الدیلی۔ ان کی ولادت غزوۂ احد کے دوران میں واقع ہوئی۔ ان سے نافع نے جو حضرت ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی کہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۳۔ حضرت یزیدؓ بن انیس

حضرت یزیدؓ بن انیس بن عبداللہ بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ فتح مصر میں موجود تھے لیکن ان سے مصر میں کوئی حدیث مروی نہیں۔ ہاں اہل بصرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلیٰ بن عطاء سے، انہوں نے ابوہمام عبداللہ بن سیار سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن فہری سے روایت کی کہ وہ غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ اس دن سخت گرمی تھی اور ہم نے ایک درخت کے نیچے پناہ لے رکھی تھی جب زوال ہوا تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ ایک خیمے میں آرام فرما رہے تھے) اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! زوال ہو گیا ہے۔ فرمایا بلال کو بتاؤ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۴۔ حضرت یزیدؓ بن اوس

حضرت یزیدؓ بن اوس۔ بنوعبدالدار بن قصی کے حلیف تھے۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ وہ جنگ یمامہ میں موجود تھے بہ سلسلہ شرکائے جنگ از بنو عبدالدار، یزید بن اوس ان کے حلیف تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۵۔ حضرت یزیدؓ بن برذع

حضرت یزیدؓ بن برذع بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر الانصاری ظفری۔ غزوۂ احد میں موجود تھے ابوعمر نے مختصراً ان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذکر اسی انداز سے کیا ہے لیکن ابن الدباغ اندلسی نے ابوعمر کے خلاف استدراک کرتے ہوئے ان کا سلسلہ نسب بطریق ذیل بیان کیا ہے۔ یزید بن بردع بن زید بن عامر بن کعب بن خزرج۔ ان کی روایت کے مطابق یہ صاحب احد سمیت بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ لاولد تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن القداح کی روایت کے مطابق وہ یوم حرہ کو قتل ہوئے۔ یہ ابن الدباغ کی روایت ہے اور بلاشبہ ابن الدباغ کا خیال یہی ہے کہ ابوعمر سے ان کے نسب کے بیان کرنے میں غلطی سرزد ہوئی ہے اور انہوں نے یزیدؓ کو ظفر کی طرف منسوب کیا ہے جب کہ ابن الدباغ انہیں سواد بن کعب بن خزرج سے منسوب کرتے ہیں حالانکہ کعب بن خزرج بھی ظفری ہی ہے۔ اس لحاظ سے ہر دو نسب ایک ہی ہیں اور غلطی دراصل ابن الدباغ کی ہے۔ جو دونوں کو علیحدہ علیحدہ خیال کرتے ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ میں نے ابن الدباغ کی غلطی کی نشاندہی اس لئے کی ہے تاکہ کوئی ان کی بات کو درست نہ سمجھ لے اور اس نوع کی اغلاط سے میں نے اکثر بہ غرض اختصار چشم پوشی کی ہے۔

۵۵۲۶۔ حضرت یزیدؓ بن بہرام

حضرت یزیدؓ بن بہرام۔ ابوحاتم بن حبان لکھتے ہیں کہ اس سے مراد مقعد ہے۔ جس کے خلاف حضورؐ نے بددعا فرمائی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۷۔ حضرت یزیدؓ بن تمیم

حضرت یزیدؓ بن تمیم۔ یحییٰ بن یونس کے بقول ان کی صحبت ثابت نہیں۔ عثمان بن حکیم نے یزید بن تمیم سے جو ابن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نے دو چیزوں کے شر سے بچالیا وہ جنتی ہو گیا۔ صحابہ نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ! وہ دو چیزیں کون سی ہیں فرمایا ایک وہ جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور دوسری وہ جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۸۔ حضرت یزیدؓ بن ثابت

حضرت یزیدؓ بن ثابت الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی زید بن ثابت کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں یہ اپنے بھائی سے بڑے تھے۔ یزید غزوہ بدر و بروایتے غزوۂ احد میں بھی موجود تھے، اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ایک روایت کے مطابق جنگ یمامہ میں انہیں تیر لگا اور واپسی میں راہ ہی میں فوت ہو گئے۔ یہ زہری اور ابن اسحاق کا قول ہے۔

عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ از بنو نجار و بنو مالک سے اور یزید بن ثابت بن الضحاک بن زید سے سنا کہ وہ جنگ یمامہ میں زخمی ہو گئے اور واپسی پر فوت ہو گئے۔

ان سے خارجہ بن زید نے روایت کی کہ ابوالفضل منصور بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عباس بن ولید نرسی سے، انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے، انہوں نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے خارجہ بن زید سے، انہوں نے اپنے چچا یزید بن ثابت سے سنا کہ ایک بار وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ جنۃ البقیع کو گئے۔ وہاں آپؐ نے ایک نئی قبر دیکھی دریافت فرمایا یہ کس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

…ہم نے عرض کیا فلاں کنیز کی جسے فلاں شخص نے آزاد کیا تھا فرمایا مجھے کیوں نہیں بتایا ہم نے گزارش کی آپ قیلولہ فرما رہے تھے۔ …نا مناسب نہ معلوم ہوا۔ حضورؐ وہیں کھڑے ہو گئے ہمراہیوں کو ایک صف میں کھڑا کیا اور چار تکبیر نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا جب …ک میں تم میں موجود ہوں تو جب بھی کوئی شخص فوت ہو تو مجھے بتایا کرو۔ راوی کہتا ہے میرا خیال ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا میری نماز …ن کے لئے رحمت ہو گی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں مان سکتا کہ خارجہ نے اپنے چچا سے یہ حدیث سنی ہو …ی۔ واللہ اعلم۔

۵۵۲۔ حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ

حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بثیرہ بن مشنوء بن القشر بن تمیم بن عوذ مناۃ بن …ج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی البلوی حلیف بنو سالم بن عوف بن خزرج ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن …ا عبداللہ تھی۔ ان کے بھائی کا نام بحاث تھا۔ وہ اور مجذر بن ذیار پانچویں پشت میں (عمارہ میں) جمع ہو جاتے ہیں۔

یونس نے ابن اسحاق سے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ بیعت عقبہ میں بنو عوف بن خزرج بن ثعلبہ سے، پھر بنو سالم بن …ف اور ابو عبدالرحمٰن یزید بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارۃ حلیف بنی غصینہ از بنو بلی۔ دونوں عقبہ میں موجود تھے۔ یہی …ئے علامہ طبری کی ہے۔ طبری اور دار قطنی خزمہ بہ فتح زا اور ابن اسحاق اور کلبی بہ سکون زا پڑھتے ہیں۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ انصار میں …ہ بہ حرکت نہیں بولا جاتا اور عمارہ بہ تشدید میم ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۔ حضرت یزیدؓ بن جاریہ

حضرت یزیدؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس …ساری اوسی۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ بقول ابن مندہ ان کا نام زید بن جاریہ بھی آیا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے یزید بن …یہ یا خارجہ لکھا ہے وہ ابو عبدالرحمٰن بن یزید اور زید و مجمع پسران جاریہ کے بھائی تھے۔ ہم نے ان کے والد جاریہ اور زید اور مجمع کا …ر ان کے ترجمے میں کیا ہے۔

یزیدؓ سے ان کے بیٹے عبدالرحمان اور خالد بن طلحہ نے روایت کی اور یہ صاحب حضور اکرمؐ کے خطبہ حجۃ الوداع میں موجود …جس میں آپؐ نے فرمایا تھا تم اپنے غلاموں کے بارے میں محتاط رہو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے …یہ حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی اور اسماعیل بن مجمع نے اپنے والد مجمع بن یزید بن جاریہ سے، انہوں …ے اپنے والد یزید سے روایت کی کہ انہوں نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر مال غنیمت میں اپنے حصے سے حلے کے بدلے میں ایک …ریدا۔ اور انہوں نے یزید کے بدلے میں زید سے روایت کی لیکن پہلی سند اصح ہے۔ تینوں نے اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر …ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید کے بارے میں ابن مندہ کا یہ کہنا کہ ان کے نام کے بارے میں ایک روایت زید بھی ہے بالکل غلط …کیونکہ زید ان کا بھائی ہے جنہیں حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد میں بوجہ کم عمر ہونے کے علیحدہ کر دیا تھا۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ دار قطنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جاریہ بن مجمع اور ان کے دو بیٹوں مجمع اور یزید کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ بقول خطیب یزید بن جا مجمع کا بھائی ہے۔ ان کے بعد ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ زید بن جاریہ انصاری عمری اوسی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ چنانچہ ان یہ روایت مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر بعض لڑکوں کو بوجہ کم عمری کے علیحدہ کر دیا تھا۔

ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں اور زید، یزید اور مجمع کو ان کے بیٹے شمار کیا ہے۔ سے واضح ہو گیا کہ یہ کوئی اور صاحب ہیں اور نیز قیل زید کی روایت بھی غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

اور ابن مندہ پر ابو موسیٰ کا اعتراض بلا وجہ ہے کیونکہ اس نے صرف اتنا کہا یزید بن جاریہ یا خارجہ اور جس شخص نے یزید خارجہ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ صاحب معروف الاسم والنسب ہیں اور شبے کی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابو نعیم نے مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم سے انہوں نے خالد سے انہوں نے یزید بن جاریہ سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ سے آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ دریافت کیا۔ پھر حدیث بیان کی بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ حدیث زید خارجہ بن زید بن ابو زہیر کی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اور گفتگو ان کے اور ان کے والد کے بارے میں ہے اور انہوں مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم انصاری سے، انہوں نے خالد بن سلمہ سے، انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے بن خارجہ سے جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا۔

۵۵۳۱۔ حضرت یزیدؓ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن جراح۔ ابو عبیدہ بن جراح الفہری کے بھائی تھے انہیں روایت اور صحبت کا اعزاز حاصل ہے۔ لیکن ان کوئی مستند حدیث مروی نہیں۔

فیروز بن ناجری نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن جراح نے مصر میں ایک نصرانی عورت سے جو یمن کی رہنے تھی۔ نکاح کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۲۔ حضرت یزیدؓ بن الحارث

حضرت یزیدؓ بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابو اور ابو عمر کا قول ہے۔

ابن کلبی اور امیر ابو نصر نے ابن احمر تک اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن احمر کے بعد حارثہ بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب خزرج بن حارث بن خزرج اکبر لکھا ہے اور یہ اصح ہے۔

ابو عمر نے اس نسب کو عبداللہ بن رواحہ کے ترجمے میں ابن کلبی کی طرح بیان کیا ہے کیونکہ یہ دونوں مالک الاغر میں جمع ہو جا ہیں اور ان کا عرف ابن فسحم تھا اور فسحم ان کی والدہ کا نام تھا جو بلقین کی رہنے والی تھی اور عبداللہ بن فسحم ان کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان میں اور ذوالشمالین میں مواخات قائم کی تھی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے بے اولاد تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از انصاری پھر از بنو حارث بن خزرج۔ پھر از

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یزید بن مالک بن ثعلبہ ویزید بن حارث بن قیس روایت کی یہ وہی آدمی ہیں جنہیں ابن فسحم کہتے ہیں۔ یہ لاولد تھے۔

ابن اسحاق کی ایک روایت میں سلمہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ان کا بیان کردہ نسب ابن کلبی کے بیان کردہ نسب کے برابر ہے۔ اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے دوبارہ شہدائے بدر از انصار ویزید بن حارث جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے روایت مروی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ یزید بن حارث کو طعیمہ بن عدی قرشی نے جو بنو نوفل بن عبد مناف سے تھے قتل کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۳۔ حضرت یزیدؓ بن حاطب

حضرت یزیدؓ بن حاطب بن عمرو بن امیہ بن رافع الانصاری الاشہلی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنو ظفر سے تھا۔ اس بنا پر ان کا نسب ہو گا یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے غزوۂ احد از بنو ظفر یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں مجھے عاصم بن قتادہ نے بتایا کہ ان میں ایک آدمی تھا جس کا نام حاطب بن امیہ بن رافع تھا۔ ان کے بیٹے کا نام یزید تھا جو غزوۂ احد میں زخمی ہو گیا اسے گھر واپس لے آئے وہ قریب الموت تھا کہ قبیلے کے سب لوگ جمع ہو گئے اور ابن حاطب کو جنت کی مبارک پیش کرنے لگے۔ حاطب جاہلیت میں رات کو چوکیداری کرتا تھا اور ان دنوں فقر و فاقہ کی گرفت میں تھا کہنے لگا کیا تم اسے اس جنت کی خوش خبری دے رہو جس میں تم نے حرمل گاڑ رکھے ہیں اور وہ تو ابھی بچہ ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ لیکن ابو موسیٰ نے ان کا نسب نہیں بتایا۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو موسیٰ نے ان کا سلسلہ نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس پر اکتفا کیا کہ یزید بن حاطب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور صرف یزید بن حاطب پر اکتفا کیا۔

۵۵۳۴۔ حضرت یزیدؓ والد الحجاج

حضرت یزیدؓ۔ والد حجاج۔ ان سے ان کے بیٹے حجاج نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تم کتاب اللہ سے اپنا تعلق قائم رکھو کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور جب تم کسی سے کوئی چیز مانگو تو خوش چہرہ لوگوں سے مانگو۔ اس حدیث کا مدار ابو المقدام ہشام بن زیاد پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو موسیٰ نے ان کے ذکر میں ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ابو عبداللہ یزید کو غیر معروف آدمی قرار دیا ہے اور ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ترجمہ بیان کیا ہے اور یزید ابو الحجاج ان کا نام لکھا ہے اور نیز بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ روایت بیان کی نیز ابو موسیٰ نے لکھا کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو یزید ابو عبداللہ کے ترجمے میں بیان کیا لیکن ان کا ترجمہ نہیں لکھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے بلاشبہ یزید کا ترجمہ لکھا ہے ہاں البتہ ان کی نسبت ابو عبداللہ لکھی ہے اور نیز یہ تحریر کیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے بیٹے حجاج نے ان سے روایت کی زیادہ سے زیادہ ابو موسیٰ نے یہ کیا ہے کہ ان کی کنیت ابوالحجاج لکھی ہے یہ استدراک ٹھیک
کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ان کی حدیث بیان کی ہے ممکن ہے ان کی کنیت ابو عبداللہ ہی ہو اور ابن مندہ نے ان کے
بیٹے کی وجہ سے جو ان کی حدیث کے راوی ہیں ان کی کنیت ابوالحجاج لکھ دی ہو اور اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہو کہ ان کی کنیت کے
بارے میں اختلاف ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۳۵۔ حضرت یزیدؓ بن حذیفہ

حضرت یزیدؓ بن حذیفہ اسدی۔ یہ اور ان کے بیٹے زفر اسلام پر ثابت قدم رہے۔ جب بنو اسد حضورؐ کی وفات کے بعد مع طلیحہ
کے مرتد ہو گئے تھے۔ وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ بات سنی۔ ابن الدباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۶۔ حضرت یزیدؓ بن حرام

حضرت یزیدؓ بن حرام بن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی، بیعت عقبہ
میں موجود تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنی سلمہ پھر از بنو
غنم بن کعب بن سلمہ، یزید بن حرام بن سبیع بن خنساء کا ذکر کیا ہے ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور حرام کو را کے ساتھ لکھا ہے لیکن
ابن اسحاق اور ابن ہشام نے خذام ذال سے لکھا ہے واللہ اعلم۔ میرے نزدیک ابن اسحاق اور ابن ہشام راستی پر ہیں۔

۵۵۳۷۔ حضرت یزیدؓ بن حصین

حضرت یزیدؓ بن حصین الشامی۔ ایک روایت میں ابن عمیر اور ایک میں ابن نمیر آیا ہے۔ بغوی، حسن بن سفیان اور طبرانی نے
انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن وہ تابعی ہیں۔ ان کی حدیث کو موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے، انہوں نے یزیدؓ بن حصین
سے کہ ایک آدمی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سبا کو دیکھا ہے؟ وہ مرد تھا یا عورت؟ حضور نے فرمایا اس
کے سولہ لڑکے یمنی تھے اور چار شامی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۸۔ حضرت یزیدؓ والد حکیم

حضرت یزیدؓ۔ والد حکیم۔ ایک روایت میں ابن ابی حکیم اور ایک میں حکیم بن ابی یزید ہے، علی بن عاصم نے عطاء بن سائب
سے، انہوں نے حکیم بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگوں کو نیکی کی دعوت دو اس طرح
لوگ ایک دوسرے سے اچھا اثر لیتے ہیں اور جب کوئی آدمی مشورہ کرے تو اسے اچھا مشورہ دو۔ نیز ہمام بن یحییٰ، وہیب بن خالد
اور ایک جماعت نے عطاء بن سائب سے اسی طرح روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۹۔ حضرت یزیدؓ بن حمزہ

حضرت یزیدؓ بن حمزہ بن عوف۔ اپنے والد کی معیت میں حضور اکرمؐ کی بیعت کی۔ ان کی حدیث کی راوی ان کی اولاد ہی ہے۔
ہاشم بن یزید بن حمزہ نے اپنے والد حمزہ سے روایت کی کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور میں اور خزیم ان کے ساتھ تھے۔ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...ورؐ سے بیعت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن حوثرہ

حضرت یزیدؓ بن حوثرہ انصاری۔ بقول ابن کلبی وہ احد میں اور صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن خالد العصری

حضرت یزیدؓ بن خالد العصری۔ ابوبکر بن مردویہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خالد العصری انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹ کو ...ب کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن خدارۃ

حضرت یزیدؓ بن خدارہ بن سبیع۔ ابن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے بہ سلسلہ ...ئے غزوۂ بہ معیت رسول اکرمؐ (غزوہ کا نام مذکور نہیں) یزید بن خدارہ بن سبیع کا ذکر نہیں کیا ہے۔ جعفر کا قول ہے کہ یزید بن ابن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے اور ستر کے ...میں شامل تھے۔ ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جو عقبہ ثانی میں موجود تھے۔ یعنی یزید بن حزام ان کا ذکر ...چکا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن رقیش

حضرت یزیدؓ بن رقیش بن رباب بن یعمر الاسدی از اسد بن خزیمہ۔ بقول ابوموسیٰ بن عقبہ و ابن اسحاق غزوۂ بدر میں موجود ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جس شخص نے ان کا نام اربد بن رقیش لکھا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن رکانہ

حضرت یزیدؓ بن رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔ ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح کیا ہے لیکن ابن مندہ نے یزید بن رکانہ بن مطلب لکھا ہے۔ لیکن پہلا سلسلہ صحیح ہے یہی قول ہے زبیر اور بعض علماء کا۔ انہیں ...اور روایت کا اعزاز حاصل ہے۔ ان سے ان کے بیٹوں علی اور عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

حسین بن زید بن علی نے، جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے یزید بن رکانہ سے روایت کی کہ جب حضور نماز جنازہ پڑھنے لگتے تو تکبیر کے بعد ذیل کے الفاظ میں دعا فرماتے۔ اللھم عبدک وابن امتک، احتاج الیٰ ...ک وانت غنی عن عذابہ، ان کان محسنًا فزدفی احسانہ وان کان مسیئًا فتجاوز عنہ، اس کے بعد پھر ...تے پڑھتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ابوالربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونصر بن طوق سے، انہوں نے ابوالقاسم بن حر
سے، انہوں نے ابویعلی سے، انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے، انہوں نے جریر یعنی ابن حازم سے روایت کی کہ زبیر بن سعید نے
کہ ہمیں عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی،
وہ حضورؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پوچھا تم نے کیا ارادہ کیا تھا انہوں نے عرض کیا ایک کا آپؐ نے فرمایا اللہ پھر فرمایا اللہ کی
تمہارے ارادے کے تابع ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۵۔ حضرت یزیدؓ بن زمعہ

حضرت یزیدؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی قرشی اسدی۔ ان کی والدہ کا نام قریبہ دختر ابوامیہ
مخزومیہ تھا۔ جو ام سلمہ کی بہن تھیں۔ قدیم الاسلام اور مہاجرین حبشہ سے تھے یہ ہشام بن الکلبی کا قول ہے۔ انہیں حضور کی صحبت
نصیب ہوئی۔ خود انہوں نے اور ان کے بھائی عبداللہ نے حضورؐ سے روایت کی جاہلیت میں قریش جب بھی کوئی اہم کام کرنے لگتے
تو ان سے ضرور مشورہ لیتے۔ اگر انہیں قریش کی رائے سے اتفاق ہوتا تو وہ خاموش رہتے ورنہ منع کر دیتے اور وہ اشراف قریش سے
تھے۔ یہ زبیر کا قول ہے نیز انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی معیت میں طائف کی جنگ میں شرکت کی۔ جب کہ
باقی لوگ ان کے خلاف تھے۔ ابن شہاب عروہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ وہ جنگ حنین میں مارے گئے تھے۔ اسی
طرح عبیداللہ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقتولین حنین میں یزید بن زمعہ بن اسود بن عبدالعزی
شامل تھے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ ان کا گھوڑا انہیں لے اڑا اور وہ اس طرح مارے گئے۔ عروہ نے ان کا نام ربیعہ لکھا ہے جو غلط
ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب یزید بن زمعہ بن مطلب لکھا ہے اور اسود
کو حذف کر دیا ہے جو غلط ہے کیونکہ وہ ان کے دادا ہیں۔

۵۵۴۶۔ حضرت یزیدؓ بن ابی زیاد

حضرت یزیدؓ بن ابوزیاد۔ ایک روایت میں یزید بن زیاد الاسلمی آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اور اہل مصر سے تھے۔ ان
سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے
انہوں نے یزید بن ابوزیاد سے روایت کی کہ وہ صحابہ میں سے تھے۔ کہ ابن مورق شاہ روم، تین سو جہاز لے کر آئے گا اور اسلامی
حدود میں لنگر انداز ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۷۔ حضرت یزیدؓ بن زید

حضرت یزیدؓ بن زید بن حصن بن عمرو الانصاری الخطمی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد عبداللہ بن یزید کے ترجمے میں بیان کر
آئے ہیں۔ ان کا بیٹا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کم عمر تھا اور یہ وہی شخص ہیں جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفے
کے والی مقرر ہوئے تھے ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے نانا تھے۔ کیونکہ عدی کی ماں عبداللہ
بن یزید کی بیٹی تھی۔

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۵۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی۔ یہ بنو کنانہ سے ہیں۔ اوران سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سر پر ہاتھ پھیرا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے عبداللہ بن سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی لاٹھی نہ تو مذاق سے اور نہ سنجیدگی سے اٹھائے اور جو ایسا کر بیٹھے وہ مالک کو واپس کر دے۔

اسی طرح زہری نے سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مال خمس سے ہمارے حصے سے بھی کچھ عطا فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے ایک اونٹ زائد عطا ہوا تھا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے ابونعیم نے یہ دونوں حدیثیں یزید ابوالسائب بن یزید بن اخت نمر کے ترجمے میں بیان کی ہیں اور اسی طرح ترجمے میں دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر کیا ہے۔ مگر ابن مندہ نے سارا معاملہ ہی الٹ دیا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں حدیثیں تو اس ترجمے میں بیان کی ہیں اور حدیث دعا کو اخت نمر کے بیٹے کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ بہر حال ابوعمر نے صرف یزید بن اخت نمر کا ذکر لکھا ہے اور حدیث نہیں بیان کی۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب الکندی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ابن اخت نمر کندی۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔ ابن مندہ لکھتے ہیں امام بخاری نے ان کو اور اول الذکر کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کی طرف سے باسناد وہ ابن لہیعہ سے انہوں نے حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے، انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ دعا کر چکتے تو منہ پر ہاتھ پھیرتے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ یزید ابوالسائب بن اخت نمر بن قاسط الکندی سے مراد یزید بن عبداللہ بن اسود بن ثمامہ بن یقظان بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث ہے اور نمر بنو عامر بن صعصعہ کے حلیف تھے اور یزید ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور ہم نے ان کی حدیث ابواحمد عبدالوہاب بن علی الامین سے باسناد وہ ابوداؤد سجستانی سے، انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے (ح) سے بیان کی ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی نے انہیں شعیب بن اسحاق نے انہیں ابن ابی ذئب نے انہیں عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ایک دوسرے کا مال بلا سبب اٹھانے سے منع فرمایا، ابوعمر لکھتے ہیں کہ یزید بن سعید بن ثمامہ کندی سے ابوالسائب بن یزید بن اخت النمر، حلیف بنو عبد شمس مراد ہیں جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور مدینہ میں سکونت اختیار کی۔ وہ حجازی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی۔ ہم نے باب سین میں سائب کا ذکر کیا ہے اور ان کے نسب اور حلف کے بارے میں اختلاف کا ذکر بھی کیا ہے۔ تینوں کے علاوہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک بھی کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے کہا کہ یزید بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعید بن ثمامہ الکندی کو حضورؐ کی زیارت ہوئی کوئی شک نہیں کہ ان کا خیال یزید ابی سائب ابن اخت نمر کے علاوہ ہے ا
استدراک ہے۔

ابوعمر نے یزید بن سعید بن ثمامہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ اور ابوالسائب بن اخت نمر ایک ہیں اس سے ابن مندہ ک
کی تائید ہوتی ہے اور اسی بات پر ابوموسیٰ نے استدراک کیا ہے اب یزید ابوسائب بن اخت نمر کے بارے میں ابن مندہ اور ا
کا یہ کہنا کہ یہ اول الذکر سے مختلف ہیں۔اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر کو ازدی اور ثانی الذکر کو کندی لکھنے سے یہ
ان کے دل میں یا اس آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہوگا۔جس سے انہوں نے یہ قول نقل کیا ہے لیکن چونکہ ابوالسائب بن اخت
کسی نے ازدی، کسی نے کندی اور کسی نے کنانی لکھا ہے۔اس لئے ابن مندہ اور ابونعیم کو یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ یہ مختلف آدی
حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

عجیب تر آنکہ ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ بعض متاخرین نے ان میں (یزید ابوالسائب) اور پہلے میں
بیان کیا ہے اور امام بخاری نے بھی یہ بات بیان کی ہے اور پہلے سے مراد ابن اخت نمر ہے ان کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے
خود بات کو نہیں سمجھ سکے اور اعتراض دوسرے پر جڑ دیا ہے۔واللہ اعلم۔

۵۵۵۰۔حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان

حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان۔ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن ابوامیہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشی اموی تھا امیر معاویہ
بھائی تھے اور ابوسفیان کے خاندان میں بہترین آدمی تھے۔انہیں یزید الخیر کہتے تھے ان کی والدہ وہ ام الحکم زینب دختر نوفل بن
از بنو کنانہ تھیں۔ایک روایت میں ان کا نام ہند دختر حبیب بن یزید ہے۔یزید کی کنیت ابوخالد تھی اور فتح مکہ کے دن ایمان لا
تھے،غزوۂ حنین میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت سے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھی۔

ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں اسلامی لشکر کی کمان دے کر شام بھیجا تھا اور خلیفہ پیدل ان کی سواری کے سا
بغرض مشایعت کچھ فاصلے تک چلتے گئے تھے۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ سن بارہ ہجری میں حج سے واپس آئے تو عمرو بن عاص، یزید بن ابوسفیان، ابو
بن جراح اور شرحبیل بن حسنہ کو فلسطین کی مہم پر روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ بلقا کی طرف جائیں نیز خالد بن ولید کو جو عراق میں تھے
کہ وہ شام کو روانہ ہو جائیں چنانچہ وہ سماوہ پہنچے اور مرج راہط (یہ دمشق کی زمین ہے) میں غسان پر چڑھائی کر دی وہاں سے
روانہ ہو کر نواح بصری میں پہنچے وہاں یزید بن ابوسفیان، ابوعبیدہ بن جراح اور شرحبیل بھی پہنچ چکے تھے چنانچہ حاکم بصری نے صلح
لی۔شام کے علاقے میں مسلمانوں کی پہلی فتح تھی وہاں سے وہ فلسطین گئے اور اجنادین کے مقام پر رملہ اور جبرین کے درم
رومی لشکر سے مقابلہ ہوا۔جس میں اللہ نے روم کو شکست دی۔یہ واقعہ جمادی الاولیٰ تیرہ ہجری میں پیش آیا۔

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے فوج کی کمان ابوعبیدہ کو دی جنہوں نے شام کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔فلسطین
حکومت یزید بن ابوسفیان کے سپرد ہوئی۔جب ابوعبیدہ فوت ہو گئے تو معاذ بن جبل ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ان کے بعد
اور یزید کے بعد ان کے بھائی معاویہ ان کے قائم مقام مقرر ہوئے۔ان سب حضرات کی وفات عمواس کا طاعون تھا۔جو ۱۸ ہج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاں پھوٹ پڑا تھا۔ ولید بن مسلم کے مطابق یزید کی وفات قیساریہ کی فتح کے بعد واقع ہوئی۔ ۱۹ھ میں ان سے ابو عبداللہ نے روایت بیان کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز ادا کرتا ہے لیکن نہ تو سجدہ باقاعدگی سے ادا کرتا ہے اور نہ رکوع، مثال اس بھوکے آدمی کی طرح ہے جو اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک آدھ کھجور کھاتا ہے جس سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ن سفیان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع

حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع بن امرؤالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث انصاری اوسی اشہلی ان کی لڑکی اسماء بنت یزید بن السکن تھا، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ یزید اور ان کے بیٹے عامر غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ انہوں نے ہی ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری

حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کے بھائی کا نام زیاد تھا۔ ان سے محمود نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ احد کے لئے دو زرہیں پہن کر نکلے تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ انہیں ابو جعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے الحسین بن رحمٰن سے، انہوں نے محمود بن عمرو سے، انہوں نے یزید بن سکن سے سنا کہ جب احد کے دن حضور اکرمؐ کو کفار قریش نے لیا، تو آپؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم میں کون ہے جو خود کو مجھ پر قربان کر دے گا تو زید بن السکن انصار کے پانچ ہیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زیاد نہیں۔ بلکہ ان کے بیٹے عمارہ تھے۔ چنانچہ یہ لوگ حضورؐ کے دفاع ایک ایک کر کے سب شہید ہو گئے۔ آخر میں زیاد یا ان کے بیٹے عمارہ رہ گئے وہ لڑتے رہے تا آنکہ زخموں سے چور ہو کر گر ے۔ اتنے میں مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں پہنچ گئی۔ جس نے کفار کو بھگا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا اسے میرے قریب لاؤ۔ آپؐ ان کا سر اپنے قدموں پر رکھا تھا کہ وہ فوت ہو گئے۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کا رخسار حضور کے قدموں پر تھا تینوں نے ذکر ہے۔

۵۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری

حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔ ان کے لڑکے کا نام عبدالحمید تھا۔ یہ بصرے میں ٹھہر گئے ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے کوے کی ٹھونگوں اور جنگلی درندوں کے جوٹھے سے منع فرمایا۔ اسی طرح نے مسجد میں اونٹ کی طرح جم کر بیٹھ جانے سے بھی منع فرمایا۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ انہیں صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے لیکن اس میں اشتباہ ہے۔ احمد بن علی علاء الجوزجانی نے ابوالاشعث سے، انہوں نے یزید بن زریع سے، انہوں نے عثمان البتی سے انہوں نے عبدالحمید سے اسی ح بیان کیا ہے اور انہیں ضمری شمار کیا ہے اور ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی سے، انہوں نے باسنادہ یزید بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زریع سے روایت کی اور انہیں انصاری کہا ہے۔

۵۵۵۴۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الجعفی

حضرت یزیدؓ بن سلمہ بن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی۔ ان کی کنیت ماں کے نسب سے ابن ملیکہ تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بروایت وہب بن جریر از شعبہ از سماک از علقمہ بن وائل، از والدخود، یزید بن سلمہ نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ! اگر ہمیں ایسے لوگوں سے پالا پڑے، جنہوں نے ہم سے کچھ لینا ہو اور اس کا وہ تقاضا کریں لیکن جو کچھ ہمارا ان کے ذمہ واجب الاداء ہو، وہ اسے ادا کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ہم کیا کریں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا سنو، جو کچھ میں کہتا ہوں اس کی تعمیل کرو۔ جو تم نے ان سے لیا ہے وہ تمہارے ذمہ واجب الاداء ہے اور جو انہوں نے تم سے لیا ہے وہ ان کے ذمے واجب الاداء ہے یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابونعیم لکھتے ہے کہ اس میں بعض متاخرین سے غلطی ہوگئی ہے۔ چنانچہ اصحاب شعبہ نے ان سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن یزید نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے نہ کہ یزید بن سلمہ نے لیکن زائدہ نے سماک سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے یزید بن سلمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن سنان

حضرت یزیدؓ بن سنان و بروایتے شیبان۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے، انہوں نے رسول اکرم سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا میں آغاز کار میں قسم کھانے کے لئے "لا وابیک" کے الفاظ استعمال کیا کرتا تھا۔ بعد میں آپ کو اس سے روک دیا گیا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۶۔ حضرت یزیدؓ بن سیف

حضرت یزیدؓ بن سیف بن حارثہ الیربوعی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے روایت کی۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی۔ یارسول اللہ! بنوتمیم قبیلے کا ایک آدمی میرا سارا مال اٹھا کر لے گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس معاملے میں تیری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ پھر فرمایا کیوں نہ تجھے تیرے قبیلے کا محصل مقرر کردوں، اس نے اظہار معذوری کیا۔ آپؐ نے فرمایا محصل جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۷۔ حضرت یزیدؓ بن شجرۃ

حضرت یزیدؓ بن شجرۃ الرہاوی۔ رہا بنو مذحج کا ایک قبیلہ ہے۔ ان کا نسب یوں ہے۔ رہا بن یزید بن منبہ بن حرب بن مالک بن ادد شامی۔ ان سے مجاہد بن جبر نے فضیلت جہاد کے بارے میں حدیث نقل کی کہ ابوجعفر عبیداللہ بن علی البغدادی نے ابوالمظفر علی بن احمد الکرخی سے انہوں نے ابویعلی یعقوب بن ابراہیم بن احمد سے، انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن عمر البرکی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت سے، انہوں نے محمد بن صالح بن ذریح العکبری سے انہوں نے ہناد بن سری سے انہوں نے ابن فضیل سے، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ یزید بن شجرہ اپنے احباب میں کھڑا ہو کر کہنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سبز سرخ اور زرد اور گھروں کے ساز و سامان میں جنہیں اور شام میں گزاری ہیں۔ جب تمہیں دشمن سے صبح کو مقابلہ کرنا ہو تو چل کر جاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا فرمایا جب کوئی آدمی اللہ کے لئے جہاد پر روانہ ہوتا ہے تو اللہ اس سے حوران مطلع فرما دیتا ہے۔ اگر میدان جنگ سے ایک قدم بھی پیچھے ہے تو وہ حوریں اس سے چھپ جاتی ہیں اور اگر وہ شہید ہو جاتا ہے سب سے پہلے گناہوں کی معافی کی بشارت موصول ہوتی ہے اور دو حوریں اتر کر اس کے پاس آتی ہیں اس کے جسم سے بڑتی ہیں اور کہتی ہیں مبارک ہو اور تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ جواب میں وہ مجاہد بھی انہیں الفاظ سے جواب دیتا ہے۔

معاویہ یزید بن شجرہ کو لڑائیوں میں لشکر کی کمان پر مقرر کرتے تھے اور ۳۹ سال ہجری میں امیر نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجا ان قثم بن عباس سے ان کا جھگڑا ہو گیا۔ قثم حضرت علی کی طرف سے مکے کے گورنر تھے۔ پھر ابو سعید خدری نے ان کے مصالحت کرادی، طے پایا کہ شیبہ بن عثمان العبدری امیر حج ہوں گے اور امامت کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ یزید ک میں ۵۵ سال ہجری میں شہید ہو گئے ایک روایت میں ۵۸ سال ہجری کا ذکر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن شریح

حضرت یزیدؓ بن شریح۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے جوئے کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ابو عمر نے بالاختصار ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن شراحیل

حضرت یزیدؓ بن شراحیل۔ ہم ان کا ذکر زید بن شراحیل کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن شریک

حضرت یزیدؓ بن شریک التیمی۔ کوفے کے مشہور تابعی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا۔ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی

حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی یا دیلی۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے عمر بن عبداللہ بن صفوان الجمحی نے روایت کی کہ ابن مربع ی ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں حکم دیا ہے چونکہ تم حضرت ابراہیم کی میراث کے وارث ہو۔ اس پنے مشاعر کی پاسداری کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان

حضرت یزیدؓ بن شیبان یا سنان۔ ہم یزید بن سنان کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن صحار

حضرت یزیدؓ بن صحار۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے یحییٰ بن محمود سے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے عبدالوہاب بن ضحاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں جعفر بن یزید بن صحار سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں نبیذ بنا تا ہوں۔ اس میں سے مجھے کتنا پینا جائز ہے فرمایا تم خزف نقیر سے پرہیز کرو (خزف آگ میں پکانا 'جر کھجور کے تنے میں پکانا اور نقیر لکڑی کے برتن میں رکھنا تا کہ نشہ زیادہ ہو جائے) ابو... نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۴۔ حضرت یزیدؓ بن ضمرۃ

حضرت یزیدؓ بن ضمرہ بن فیض بن منقذ بن وہب بن بداء بن عاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو۔ بروایت ہشام حضورؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ الاشیری نے ان کا ذکر الاستیعاب کے حاشیے پر ابو عمر کے ترجمے میں کیا ہے۔

۵۵۶۵۔ حضرت یزیدؓ بن طعمہ

حضرت یزیدؓ بن طعمہ بن جاریہ بن لوذان الخطمی انصاری۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شامل تھے۔ صحابہ میں سے ہیں۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۶۔ حضرت یزیدؓ بن طلحہ

حضرت یزیدؓ بن طلحہ بن رکانہ۔ یحییٰ بن یونس اور جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو یزید بن رکانہ سے علیحدہ آدمی قرار دیا ہے القعنبی نے مالک سے، انہوں نے سلمہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ جعفر کے بقول یزید بن طعمہ مرسل ہیں اور محمد بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۷۔ حضرت یزیدؓ بن طلق

حضرت یزیدؓ بن طلق یا طلق بن یزید۔ ان کی حدیث اس آیت کے بارے میں (ان اللہ لا یستحیی من الحق) باب طلق میں گزر چکی ہے

۵۵۶۸۔ حضرت یزیدؓ بن ظبیان

حضرت یزیدؓ بن ظبیان۔ ان کا ذکر نخام کے ترجمے کے تحت گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۹۔ حضرت یزیدؓ بن عامر بن السوائی

حضرت یزیدؓ بن عامر بن اسود بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ السوائی حجازی۔ کنیت ابو حاجر تھی، غزوۂ حنین میں مشرکین کے لشکر میں تھے۔ بعد میں اسلام لائے۔

سعید بن سائب طائفی نے اپنے والد سے، انہوں نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی کہ جب غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور کفار نے ان کا تعاقب کیا تو رسول اکرمؐ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور ان کے چہروں پر پھینکی۔ فرمایا خ...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ری شکلوں کو مسخ کرے چنانچہ کفار میں کوئی ایسا نہ تھا جس کی آنکھ میں آدھ ریت کا ذرہ نہ پڑا ہو۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری

حضرت یزیدؓ بن عامر بن حدیدہ بن عنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری، خزرجی، سلمی، بیعت عقبہ اور معرکہ بدر اور یں موجود تھے۔

ابن یمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے محمد سے بیعت عقبہ از بنو سلمہ یزید بن عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد اور اسی اسناد دوبارہ شہدائے بدر از بنو سواد بن غنم نیز از بنو حدیدہ ابوالمنذر یزید بن عامر بن حدیدہ کو بیان کیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبایہ

حضرت یزیدؓ بن عبایہ بن بجیر بن خالد بن جلاس بن مرہ بن زید بن مالک بن جناوۃ بن معن الباہلی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت حاضر ہوئے اور اپنا صدقہ پیش کیا حضورؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی۔ ان سے ان کے بیٹے حمید نے دربارۂ فضل جریر بن عبداللہ جنہوں نے ان کی حدیث ان کے سے بیان کی، روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح جو ابوعبیدہ کے بھائی تھے۔ یزید بن جراح کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کے ذکر میں یزید بن جراح برادر ابوعبیدہ لکھا ہے اور وہ وہی ہیں۔ نیز ابن مندہ نے ان کا نسب بھی تحریر کیا ہے اور اگر کوئی نام چھوٹ گیا ہے جب بھی وہ یہی آدمی ہیں، اور استدراک کی گنجائش نہیں۔

۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن الشخیر

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن شخیر العامری الحرشی۔ کنیت ابوالعلاء تھی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے

ہشیم نے یونس بن عبید سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے روایت کی اور ان کا گمان ہے کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ان کا کہنا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتا ہے اور اسے نوازتا ہے۔ اگر وہ اس پر راضی اور شاکر س کے رزق میں برکت دیتا ہے اور اگر راضی نہ ہو تو اس کے رزق میں نہ برکت دی جاتی ہے اور نہ وسعت کی جاتی ہے۔

نے ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۵۷۵۔حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی۔یزید بن خصیفہ کے دادا تھے۔صحابہ میں شمار ہوتے ہیں مگر ثبوت نہیں ملا۔ان کی حدیث کے راوی یحییٰ بن یزید نوفلی ہیں جنھوں نے اپنے والد سے،انہوں نے یزید بن خصیفہ بن یزید بن عبداللہ الکندی سے،انہوں نے والد سے،انہوں نے دادا سے روایت کی۔ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۵۷۶۔حضرت یزیدؓ الخطمی

حضرت یزیدؓ۔والد عبداللہ بن یزید الخطمی۔ان سے یہ حدیث مروی ہے"انما الرقوب التی لا یعیش لها ولد" (یعنی رقوب اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا کوئی بیٹا زندہ نہ رہے۔مترجم) لیکن اس میں شبہ ہے۔ابوعمر کہتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ یہ حدیث بریدہ بن الحصیب اسلمی کی حدیث سے لی گئی ہے۔عبداللہ بن یزید الخطمی کو صحبت نصیب ہوئی۔جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۷۔حضرت یزیدؓ بن عبداللہ

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ نامعلوم۔یحییٰ بن واضح نے ابوعاصم خالد بن عبید سے،انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ صحرا میں ایک ایسے مقام پر جو خشک تھا مکہ کے قریب اور جس کے چاروں طرف ریت تھی گئے آپؐ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں سے قیامت کے قریب دابۃ الارض نمودار ہوگا۔چنانچہ بالشت بھر زمین میں دراڑ دکھائی دی۔ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۸۔حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن۔ایک روایت میں یزید بن جاریہ اور ایک دوسری روایت میں زید بن جاریہ انصاری آیا ہے۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان نے حدیث روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے عبدالرحمان سے،انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم یعنی ابن عبیداللہ سے،انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے،انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

"تم اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو کچھ خود کھاؤ،انہیں کھلاؤ،اور جو کچھ خود پہنو،انہیں پہناؤ۔اگر ان سے کوئی قصور سرزد ہو اور ان سے درگزر نہ کرسکو تو انہیں فروخت کردو وہ بھی اللہ کے بندے ہیں انہیں دکھ مت دو"ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ صحابی یزید بن جاریہ ہیں اور ہم اس حدیث کا ذکر یزید بن جاریہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۵- حضرت یزیدؓ بن عبد المدان

حضرت یزیدؓ بن عبد المدان حارثی از بلحارث بن کعب۔ یہ خالد بن ولید کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے یہ دس ہجری کا واقعہ ہے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ خالد بن ولید حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور ان کے ساتھ بنو حارث بن کعب اور یزید بن عبد المدان بھی تھے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ حضورؐ کے سامنے پیش ہوئے تو شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵- حضرت یزیدؓ بن عبد

حضرت یزیدؓ بن عبد۔ ابو عبد اللہ بن ماجہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور یعقوب بن کاسب سے، انہوں نے ابن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے ایوب بن موسیٰ سے، انہوں نے یزید بن عبد مزنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بچے کا عقیقہ کیا جائے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵- حضرت یزیدؓ بن عتر

حضرت یزیدؓ بن عتر النمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵- حضرت یزیدؓ العقیلی

حضرت یزیدؓ العقیلی۔ جعفر کو ان کی صحبت کا علم نہیں۔ یحییٰ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی، کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو سرحدوں کی حفاظت کریں گے ان سے حقوق لئے جائیں گے لیکن ان کے حقوق کوئی ادا کرے گا۔ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵- حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی

حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی اور ایک روایت میں نمیری آیا ہے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں قیس بن عاصم تمیمی اور ان کے رفقا کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے عائذ بن ربیعہ نے روایت کی۔

قیس بن حفص نے دلہم بن دہیم العجلی سے، انہوں نے عائذ بن ربیعہ سے روایت کی کہ انہیں قرہ بن دعموص، قیس بن عاصم، ابو بن اسید بن جعونہ بن حارث اور یزید بن عمرو اور حارث بن شریح نے بتایا کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کس بات کا عہد لیتے ہیں فرمایا "نماز قائم کرو گے زکوۃ ادا کرو گے حج کرو گے اور ماہ رمضان کے روزے رکھو گے۔ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے"۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵- حضرت یزیدؓ بن عمرو ابو قطبہ انصاری

حضرت یزیدؓ بن عمرو ابو قطبۃ الانصاری خزرجی سلمی۔ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت آئے گا۔ یہ ہشام بن کلبی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان ہے۔

۵۵۸۵۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو

حضرت یزیدؓ بن عمرو۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عبداللہ نے میرے پاس ایک آدمی کو ام المومنین میمونہ اور حضور کے نکاح کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرمؐ نے ان سے بہ مقام سرف حسب شریعت کا نکاح کیا اور وہیں حضورؐ نے ان سے حسب دین زفاف کیا اور اس خیمے کے نیچے قبر انہی کی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس یزید سے مراد ابن اصم یعنی یزید بن عبد عمرو بن عدلیس عامری ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر یزید بن اصم کے ترجمے میں کیا ہے۔ اس بنا پر ابوموسیٰ کو ان کا ذکر یہاں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ ان کی شہرت ابن اصم سے ہے۔

۵۵۸۶۔ حضرت یزیدؓ ابو عمر

حضرت یزیدؓ ابو عمر۔ ان کے بیٹے عمر نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم سے کوئی شخص چڑیا کو بھی مارے گا قیامت کے دن چڑیا خدا کے سامنے شکایت کرے گی۔ اے خدا فلاں آدمی نے مجھے دنیا میں پکڑ لیا تھا نہ تو اس نے مجھے ذبح کر کے کھایا اور نہ مجھے آزادی کیا تاکہ آرام سے زندگی بسر کرتی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۷۔ حضرت یزیدؓ بن عمیر

حضرت یزیدؓ بن عمیر یا زید بن عمیر۔ یہ اس مکتوب کے شاہد ہیں جو حضور اکرمؐ نے علاء بن حضرمی کو لکھ کر دیا تھا اور ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۵۸۸۔ حضرت یزیدؓ بن قتادہ

حضرت یزیدؓ بن قتادہ۔ حماد بن زید نے ایوب سے، انہوں نے ابوقلاب سے، انہوں نے حسان بن بلال مزنی سے روایت کی کہ ہمارے خاندان کا ایک آدمی جو مسلمان تھا فوت ہو گیا اور میری بہن جو اس کے دین کی پیروکار نہ تھی اس کی وارث بنی اس کے بعد میرا والد مسلمان ہو گیا اور غزوہ حنین میں شہید ہو گیا تو میں نے اس کی میراث سنبھال لی۔ بعد میں میری بہن مسلمان ہو گئی اور مجھ سے والد کی میراث کا حصہ مانگا اور حضرت عثمانؓ کے سامنے مقدمہ پیش کیا چنانچہ عبداللہ بن ارقم نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فتویٰ دیا تھا کہ اگر میراث کے تقسیم ہونے سے پہلے کوئی مسلمان ہو جائے تو وہ میراث میں حصہ دار ہوگا۔ چنانچہ حضرت عثمان نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا نتیجۃً میری بہن پہلی میراث تو لے ہی چکی تھی۔ اس میں بھی شریک ہو گئی۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا لیکن ابوعمر کو ان کی صحابیت میں شبہ ہے۔

۵۵۸۹۔ حضرت یزیدؓ بن قنافہ

حضرت یزیدؓ بن قنافہ یا قتادہ۔ یہ ہلب الطائی ہیں اور باب الہاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کے بیٹے کا نام قبیصہ تھا۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سفیان نے سماک سے، انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا ایسی کوئی چیز کبھی تیرے دل میں خلجان نہ پیدا کرے، جس میں نصرانیت کو انہاک رہا ہو۔ اسی اسناد سے انہوں نے کئی احادیث بیان کی ہیں۔ ں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ از قبیلہ تمیم الداری۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ طبری کہتے ہیں کہ یزید بن ں بن خارجہ بن جذیمہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے، تو حسب روایت از ابو جعفر باسنادہ از یونس از ابن اسحاق، ورا کرمؐ نے ان کے لئے (تمیم و نعیم اور یزید بن قیس اور بعض اور لوگوں کے لئے) خیبر کے خراج سے سو وسق کھجوریں مرحمت ئیں۔

۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الظفری

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خطیم بن عدی بن عمرو بن سوید بن ظفر انصاری، ظفری۔ ان کے والد کی کنیت ابو یزید تھی اور قیس مشہور ر تھا۔ یہ صحابی احد کی لڑائی سمیت باقی تمام غزوات میں شریک رہے اور احد میں انہیں بارہ زخم آئے تھے۔ حضورؐ نے ان کا نام ع رکھ دیا تھا یہ صحابی حضرت ابو عبیدہ کی کمان میں جسر کے معرکے میں شہید ہوئے تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن قیس

حضرت یزیدؓ بن قیس بروایت ابو نعیم و ابو موسیٰ۔ لیکن ابن مندہ نے یزید بن وقش لکھا ہے۔ یہ قریش اور بنو عبد شمس کے حلیف

ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ واز بنو عبد شمس وغیرہ یزید بن کا نام لیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی یہی لکھا ہے کہ ابو زکریا نے یزید بن وقش لکھا ہے اور ان کے دادے کا نام ہے۔

۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن اخو سعید

حضرت یزیدؓ بن قیس۔ سعید بن قیس کے بھائی تھے۔ بقول جعفر وہ اولین مہاجرین سے ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الکندی

حضرت یزیدؓ بن قیس بن ہانی بن حجر بن شرجیل بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض ہوئے یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن کعب

حضرت یزیدؓ بن کعب البہزی۔ ان سے عمیر بن سلمہ ضمری نے روحاء میں زخمی وحشی گدھے کے متعلق حدیث روایت کی جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یحیٰی بن سعد نے محمد بن ابراہیم سے، انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمر بن سلمہ سے اسی طرح روایت کی۔

ابو جعفر عقیلی کہتے ہیں کہ بہزی مذکور کا نام یزید بن کعب تھا۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ داؤد بن رشید نے باسنادہ یزید بن کعب روایت کی کہ عمیر بن سلمہ ضمری نے حضورؐ کی خدمت میں جنگلی گدھا پیش کیا جو وہم ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۶۔ حضرت یزیدؓ بن مالک ابو سبرہ

حضرت یزیدؓ بن مالک ابو سبرۃ ان کے ایک لڑکے کا نام سبرہ تھا اور دوسرے کا عبدالرحمان۔ ہم کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۵۵۹۷۔ حضرت یزیدؓ بن مالک الجعفی

حضرت یزیدؓ بن مالک بن عبداللہ بن سلمہ بن عمرو الجعفی۔ یہ صحابی اپنی کنیت ابو سبرہ سے مشہور ہیں۔ حضورؐ کی خدمت حاضر ہوئے اسلام قبول کیا یہ شخص خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرۃ کے دادا ہیں ہم انشاء اللہ کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے یہ ابو قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر یوں کیا ہے۔ یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی ابو سبرہ جعفی کا نام ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو عمر نے یزید بن مالک کے دو تر جمے لکھے ہیں ایک یہ ہے اور دوسرا جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ حالانکہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۵۹۸۔ حضرت یزیدؓ بن محجل

حضرت یزیدؓ بن محجل۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے یہ بنو حارث بن کعب سے تھے۔ عبیداللہ بن احمد البغدادی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے خالد بن ... کو بنو حارث بن کعب کی طرف ربیع الثانی ۱۰ ہجری میں روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ انہیں لڑنے سے پہلے اسلام کی دعوت دیں۔ جب خالد وہاں پہنچے تو لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہ لوگ جناب خالد کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے (بنو حارث بن کعب بن یزید بن محجل وغیرہ ساتھ تھے) اور انہوں نے کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۹۔ حضرت یزیدؓ بن مربع

حضرت یزیدؓ بن مربع یا زید بن مربع انصاری۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی۔ اسماعیل ابراہیم وغیرہ نے باسنادہ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن شیبان سے روایت کی کہ ہم ایک مکان کے پاس جو عمرو سے ذرا دور تھا کھڑے تھے کہ ... ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ تم اپنے مشاعر کی حفاظت کرو کہ تم حضرت ابراہیم کی وراثت کے وارث ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۷۔حضرت یزیدؓ بن المزین

حضرت یزیدؓ بن مزین بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔ یہ واقدی کا قول ہے لیکن ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور ابن قداح نے ان کا نام زید لکھا ہے۔ ابو عمر نے اسی روایت کو درست قرار دیا ہے۔

۵۷۔حضرت یزیدؓ بن معاویہ

حضرت یزیدؓ بن معاویہ بکائی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۔حضرت یزیدؓ بن معبد

حضرت یزیدؓ بن معبد۔ الحکمی یا دولی۔ یہ ابو نعیم کی روایت ہے۔ ابو عمر نے قیسی ربعی لکھا ہے یہ صحابی اور ان کے بھائی قیس حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی کہ میرے والد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اہل یمامہ کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ میرے دل میں آیا کہ میں بنو عبداللہ بن دول کا نام لے دوں۔ لیکن حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولنے سے شرم آئی چنانچہ میں نے بنو عبید کا نام لیا، حضورؐ نے فرمایا تو نے درست کہا پھر فرمایا یہ وہ علاقہ ہے جس کے لوگ تنگی ترشی میں بھی قائم و دائم رہیں گے اور تباہ و برباد نہیں ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے آپؐ نے فرمایا یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور غلاموں کو کھلاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں دونوں روایتوں میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ دول بنو حنیفہ کا ذیلی قبیلہ ہے اور حنیفہ ربیعہ کا۔

۵۷۔حضرت یزیدؓ بن ابو معن

حضرت یزیدؓ بن ابو معن الجری یا سلمی۔ یہ صحابی مع اپنے بیٹے اور والد کے حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے کوفی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معن نے روایت کی کہ انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو الجویریہ سے، انہوں نے معن بن یزید سے روایت کی کہ میں نے میرے والد اور میرے دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ نیز حضورؐ نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے ان کا نام یزید بن اخنس لکھا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابو معن ہی زید بن اخنس سلمی ہیں اور ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسی لئے ابو عمر نے دوبارہ ان کا ذکر نہیں کیا کیونکہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں جری لکھا اس نے غلطی کی ہے۔

۵۷۔حضرت یزیدؓ بن منذر

حضرت یزیدؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ یہ صحابی غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے بدر از بنو خناس بن سنان بن عبید بن کعب بن سلمہ، یزید بن منذر بن سرح ابن خناس کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۶۰۵۔حضرت یزیدؓ بن ابی منصور

حضرت یزیدؓ بن ابی منصور۔یہ جعفر کا قول ہے۔یہ قول بعض انہیں صحبت نصیب ہوئی۔بعض نے ان کا نام یزید ابو منصور لکھا ہے۔ابن وہب نے لیث سے،انہوں نے دوید سے انہوں نے یزید بن ابو منصور سے روایت کی وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تیزی طبع میری امت کے بہترین آدمیوں کو نکھار دیتی ہے۔عبدالرحمان بن ابان نے لیث سے،انہوں نے دوید بن نافع سے،انہوں نے ابو منصور سے روایت کی اور بشر بن عمرو نے لیث سے ابو منصور کو عبداللہ ابن عباس کا غلام لکھا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۶۔حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو

حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو۔یمنی تھے لیکن اصل میں ایرانی نسل سے تھے۔حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سفید براق کپڑوں میں ملبوس تھے چنانچہ آپؐ نے انہیں زاہر کا لقب عطا فرمایا۔اس واقعہ کو عباس بن یزید بن شرجیل بن یزید بن مہار خسرو نے اپنے والد سے،انہوں نے شرجیل سے انہوں نے اپنے والد یزید سے بیان کیا کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں سفید لباس میں حاضر ہوئے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۷۔حضرت یزیدؓ بن نعامہ

حضرت یزیدؓ بن نعامہ الضبی یا السوائی۔ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ان سے سعید بن سلمان الربعی نے روایت کی۔ابن ابی عاصم اور ابو مسعود نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ابو حاتم ان کی صحبت کے منکر ہیں۔

اکثر راویوں نے باسنادہم ابو عیسیٰ ترمذی سے،انہوں نے ہناد اور قتیبہ سے،انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے،انہوں نے عمران بن مسلم القصیر سے،انہوں نے سعید بن سلمان سے،انہوں نے یزید بن نعامہ الضبی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان سے رشتہ دوستی قائم کرے۔اس سے اس کا اور اس کے والد اور نیز اس کے قبیلے کا نام دریافت کرے کیونکہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یزید بن نعامہ کو حضورؐ سے سماعت ہوئی ہو۔

ابو احمد عسکری لکھتے ہیں کہ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں جو غلط ہے یہ روایت انس بن مالک اور عامر بن عبد قیس اور عتبہ بن غزوان سے مرسل مروی ہے۔ابو حاتم کہتے ہیں کہ یزید بن نعامہ ابو مودود بصری ہیں اور تابعی ہیں۔انہیں صحبت نہیں ہوئی۔

۵۶۰۸۔حضرت یزیدؓ بن نعمان

حضرت یزیدؓ بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرالقیس بن ذہل بن معاویہ کندی۔بقول ہشام بن کلبی اپنے دو بھائیوں حجر اور علس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہشام کلبی نے اس کو بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یزیدؓ بن نعیم

رت یزیدؓ بن نعیم۔ یحیٰی بن مخلد نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن مبارک سے، انہوں ابوکثیر سے، انہوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص عمر نامی جو بنو اسلم سے تھا۔ اسی قبیلے کے کے پاس رہتا تھا۔ جس کا نام عبید بن عویم تھا۔ اس نے اس کی لڑکی سے زنا کیا اور اس کے بطن سے حمام نامی ایک لڑکا پیدا اس کا واقعہ پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ قصہ الاثیری نے ابن مندہ کو سنایا۔

حضرت یزیدؓ بن نویرۃ

حضرت یزیدؓ بن نویرہ بن حارث عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری حارثیؓ۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور وان میں مارے گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حضرت یزیدؓ ابو ہانی

رت یزیدؓ ابو ہانی الحفی۔ ان سے ان کے بیٹے ہانی نے روایت کی کہ ان کا بھائی قیس بن معبد اور جاریہ بن ظفر جوان کا عمزاد چراگاہ کے بارے میں لڑ پڑے اور قیس نے جاریہ کا ہاتھ زخمی کر دیا۔ دونوں یزید کی معیت میں حضورؐ کی خدمت میں مقدمہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے جاریہ سے کہا کہ اپنے عمزاد کو معاف کر دے انہوں نے تعمیل ارشاد کی۔ اس پر آپؐ کے لئے دعائے خیر فرمائی اور قیس بن معبد کی ایک لونڈی کو بطور دیت جاریہ کے حوالے کر دیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا

اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابو ہانی اور یزید بن معبد حنفی ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ کے کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے صرف اتنا کیا ہے کہ ان کی کنیت کا ذکر کر دیا ہے اور اگر ایسی باتوں پر جائز ہے تو پھر ابوموسیٰ نے ایسے کئی مواقع کھو دیے ہیں۔ مزید برآں ابن مندہ نے اس قصے کو ابونعیم کے تتبع میں بیان کیا بونعیم نے مکرر اس کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ قیس بن معبد یزید بن معبد کے بھائی ہیں اور قیس کے ترجمے میں ابونعیم نے لکھا ہے ں بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر دونوں کو دونوں ترجموں میں بنو حنیفہ سے منسوب کیا ہے اس بنا پر ان رق ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت یزیدؓ بن وقش

رت یزیدؓ بن وقش۔ جنگ یمامہ میں شریک تھے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے بھی ان کا ہے مگر نام یزید بن قیس لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت یزیدؓ بن تحنس

رت یزیدؓ بن تحنس۔ ابومحمد بن ابوقاسم دمشقی نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن تحنس ابوالحسن کوفی کو حضور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور یرموک کی لڑائی میں موجود تھے۔ وہ گھوڑوں کے ایک رسالے کے امیر تھے۔ انہوں نے سعد
زید بن عمرو العدوی اور سعد بن زید انصاری سے روایت کی اور ان سے یزید بن ابوزیاد کوفی نے روایت کی اور جریر نے یزید بن
زیاد سے روایت کی کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو وہ چودہ پندرہ برس کے تھے۔

۵۶۱۴۔ حضرت یزیدؓ

حضرت یزیدؓ۔ غیر منسوب۔ سراج بن مجاعہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

باب یا وسین

۵۶۱۵۔ حضرت یسارؓ بن ازیہر

حضرت یسارؓ بن ازیہر الجہنی۔ مدنی تھے ان کی بیٹی عمرہ ان کی راوی ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے میرے والد کے
ہاتھ پھیرا اور انہیں دو چادریں اوڑھائیں اور ایک تلوار بھی عطا کی۔ مرتے دم تک میرے والد کے سر کے بال سفید نہ ہوئے
مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۱۶۔ حضرت یسارؓ بن اطول

حضرت یسارؓ بن اطول۔ سعد کے بھائی تھے جن کا نسب بیان ہو چکا ہے یسار حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے اور وہ مقر
تھے۔ آپؐ نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ ان کے ترکے سے قرض ادا کرے۔ حاکم ابواحمد نے یہ بیان کیا ہے اور ان کا قصہ ان
بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔ ابن الدباغ نے یہ ابوعمر سے بیان کیا ہے۔

۵۶۱۷۔ حضرت یسارؓ مولیٰ بریدۃ

حضرت یسارؓ مولیٰ بریدہ۔ یہ مدنی ہیں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۵۶۱۸۔ حضرت یسارؓ بن بلال

حضرت یسارؓ بن بلال بن احیحہ بن جلاح بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ان
کنیت ابولیلیٰ تھی۔ ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ جو کنیتوں کے تحت بیان ہوگا وہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے جو مشہور
تھے۔ والد ہیں جو لوگ انہیں صلباً انصار میں شمار کرتے ہیں وہ بھی ان کا نسب یہی بیان کرتے ہیں۔ بعض انہیں عمرو بن عوف کا
کہتے ہیں۔ یہ معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے قتل ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے انہیں یسار بن
لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابن مندہ انہیں یسار ابولیلیٰ لکھتے ہیں اور وہ یہی ہیں۔

۵۶۱۹۔ حضرت یسارؓ الحبشی

حضرت یسارؓ الحبشی۔ یہ صحابی عامر نامی یہودی کے غلام تھے۔ جو محاصرہ خیبر کے موقعہ پر ایمان لائے۔ واقدی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یسار اور ابن اسحاق نے اسلم تحریر کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ ان کا نام یسار تھا اور عامر یہودی کے غلام تھے۔ سلمہ اور بکائی جنہوں نے مغازی ابن اسحاق یونس سے غزوات کے متعلق روایت کی ہے کسی نے بھی ان کا نام تحریر نہیں کیا۔ ان کے علاوہ جن لوگوں نے ابن اسحاق سے روایت کی یہ ان کا کام ہے۔

عبیداللہ بن احمدؒ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے میرے والد اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک حبشی گڈریا بکریوں سمیت اس وقت آیا جب آپ نے خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر اسلام پیش فرمایئے۔ آپؐ نے اس کی خواہش پر اسلام پر روشنی ڈالی وہ مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ کسی انسان کو ذلیل نہیں سمجھتے تھے۔ وہ حبشی کہنے لگا یا رسول اللہؐ! اس یہودی کی بکریاں میرے پاس امانت ہیں میں کیسے واپس کروں فرمایا ان کا رخ ادھر کر دو وہ خود بخود اپنے گھر چلی جائیں گی۔ حبشی اٹھا مٹھی بھر خاک زمین سے اٹھائی ان کے منہ پر دے ماری کہا اپنے گھر چلی جاؤ کہ میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔ سب اکٹھی واپس ہوئیں اور سیدھا قلعہ میں داخل ہو گئیں۔

اس کے بعد وہ حبشی اسلامی لشکر میں شامل ہو گیا اور ایک پتھر سے شہید ہو گیا قبول اسلام کے بعد اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی اس کی میت کو حضورؐ کے سامنے لایا گیا جسے آپؐ کے پیچھے رکھا گیا۔ اس کے جبے کو حضورؐ نے اس کی میت پر ڈال دیا۔ حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ آپؐ نے فوراً اپنا رخ بدل لیا۔ صحابہ نے دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے دائیں بائیں میں نے دو بہشتی حوروں کو دیکھا۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

لیکن ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ شخص عامر نامی ایک یہودی کا غلام تھا اور خیبر میں ایمان لایا تھا اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث بیان کی جسے ثابت البنانی نے ابوہریرہ سے روایت کیا وہ حضورؐ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک بدنما سا حبشی جس کے سر پر ہرن کے کا جال تھا اور جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا آیا حضورؐ نے اسے مرحبا کہا۔ اس کے بعد ابونعیم نے اس کے ترجمے میں حدیث بیان کی ہم بھی انشاء اللہ اس کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۲۔ حضرت یسارؓ الخفاف

حضرت یسارؓ الخفاف۔ سلمہ بن شعیب نے حفص بن عبدالرحمان ہلالی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں ایک رات حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینے کی گلیوں میں گشت پر تھا ہم ایک مکان پر پہنچے جسے فرشتوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا جب حضورؐ اندر داخل ہوئے تو وہاں نور سے چکا چوند کا عالم تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے نماز کو مختصر کیا۔ تو آپؐ نے پوچھا کون ہو؟ عرض کیا فلاں شخص کا غلام ہوں اور یسار نام ہے دریافت فرمایا تمہارے آقا کا کیا نام ہے۔ اس نے کہا خفاف، صبح کو حضور اکرمؐ نے اس کے موالی کو طلب فرمایا اور غلام کو خریدنا چاہا انہوں نے وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں اسے آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام ہم ہی کر دیتے ہیں۔ حضورؐ نے اجازت دے دی اور انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔ دوسری رات کو جب حضورؐ پھر اس مکان پر تشریف لے گئے تو فرشتے موجود نہ تھے اندر داخل ہوئے دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور روح پرواز کر گئی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۵۶۲۱۔حضرت یسارؓ الراعی

حضرت یسارؓ الراعی۔حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے جو آپؐ کے اونٹ چراتے تھے جنہیں بنو عرینہ کے کچھ آدمیوں قتل کردیا تھا اور ان کی آنکھوں میں کانٹے چبھوئے تھے۔انہیں قبا میں دفن کیا گیا تھا سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ حضورؐ کے غلام کا نام یسار تھا۔جو چراگاہ میں اونٹنیاں چراتے تھے چونکہ وہ نماز ذوق شوق سے پڑھتے تھے۔اس لئے آپؐ نے آزاد فر تھا۔اس اثناء میں بنو عرینہ کے کچھ لوگوں نے جن کے پیٹ بڑھ گئے تھے۔مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔حضورؐ نے انہیں اس چر میں بھیج دیا۔جب وہ اونٹنیوں کا دودھ پینے سے تندرست ہوگئے تو غلام کو قتل کرکے اونٹوں کو بھگا لے گئے۔اور یہ واقع مشہور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۲۔حضرت یسارؓ بن سبع

حضرت یسارؓ بن سبع ابوالغادیہ جہنی یا مزنی بہ قول عقیلی یہ اصح ہے۔ان کی شہرت کنیت سے ہے۔یہ عمار بن یاسر کے قا ہیں۔بروایتے ان کا نام یسار بن ازیہر تھا اور پہلے ان کا ذکر ہو چکا بعض نے مسلم کہا ہے واسط العراق میں مقیم ہوگئے تھے کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے۔ان شاءاللہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۳۔حضرت یسارؓ بن سوید

حضرت یسارؓ بن سوید الجہنی یا یسار بن عبداللہ والد مسلم بن یسار بصری۔انہوں نے کئی احادیث حفید و عبداللہ بن مسلم بن ی سے،انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہیں مثلاً جرابوں پر مسح ،اور سرخ رنگ۔یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ا مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام یسار ابومسلم لکھا ہے جو فضالہ بن ہلال کے مولی تھے۔ابونعیم کے مطابق ایک روایت میں یسار بن س الجہنی آیا ہے جو بصرہ میں ٹھہر گئے تھے۔ان سے حدیث مسح بن علی الخفین اور سرخ رنگ کے امتناع کی حدیث مروی ہے۔تینوں ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۴۔حضرت یسارؓ بن عبد

حضرت یسارؓ بن عبد یا یسار بن عمرو بن ابن عہد اشہر۔وہ بنولحیان بن ہذیل سے تھے۔کنیت ابوعزہ تھی۔اور اسی سے مشہور بصری تھے ان سے ابوالملیح ہذلی نے روایت کی۔

نضر بن شمیل نے عبداللہ بن حمید سے،انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے ابوعزہ یسار بن عبد سے،جو حضور اکرمؐ کے صحابہ تھے روایت بیان کی رسول اکرم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں۔جنہیں خدا کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔پھر آپ نے ان اللہ عند علم الساعۃ آیت پڑھی۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۵۔حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال

حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال۔انہیں اور فضالہ کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔انہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ار کو (یسار بن سوید) فضالہ کا مولی لکھا ہے۔ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے یسار کو فضالہ کا مولی اور مسلم کا والد اور سوید کا قرار دیا ہے اور دونوں نے عبداللہ بن موسیٰ علوی کی حدیث جو انہوں نے عبداللہ بن مسلم بن یسار سے، انہوں نے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی بیان کی کہ وہ اپنے آقا فضالہ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے کہ انہوں نے حضور اکرم کو فرماتے سنا نماز، خواتین، خواتین۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں کی حیثیت برابر ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۔ حضرت یسارؓ ابو فکیہہ

حضرت یسارؓ ابو فکیہہ۔ جو صفوان بن امیہ کے مولی تھے۔ جب رسول اکرمؐ خباب عمار، ابو فکیہہ یسار اور اس قسم کے مفلس لوگوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو کفار قریش آپ کی ہنسی اڑایا کرتے۔

۵۔ حضرت یسارؓ جد محمد بن اسحاق

حضرت یسارؓ۔ یہ صحابی محمد بن اسحاق بن یسار صاحب المغازی کے دادا تھے۔ جعفر بن عبدالواحد سے مروی ہے کہ ان سے محمد بن اسحاق بن کثیر بن یسار نے بیان کیا کہ ان سے کرامہ دختر محمد بن اسحاق بن یسار نے اپنے والد محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا یسار سے روایت کی کہ انہیں حضور کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت یسارؓ مولی عمرو

حضرت یسارؓ مولی عمرو بن عمیر ثقفی۔ یہ طائف سے نکل کر حضور کے پاس آ گئے تھے اور آپ نے آزاد فرما دیا تھا ان کے بیاسی ستر بچے تھے بچے اور بچیاں بہ مقام سرف بنو تمیم اور بنو عقیل میں شادی کی تھی اور حجاج بن یوسف کی سرکار میں ملازم رہے یہ جعفر کا بیان ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت یسارؓ مولی المغیرۃ بن شعبہ

حضرت یسارؓ مولی مغیرہ بن شعبہ۔ یہ حبشی تھے۔ حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ موسیٰ بن ابو عبید نے ثابت البنانی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی وہ مسجد میں حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بھدا سا حبشی جس کے سر پر ہرن پکڑنے کا جال تھا جو کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا حضورؐ نے اسے خوش آمدید کہا اس کے بعد راوی نے ایک لمبی چوڑی حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے تو ترجمے اور حدیث کو اسی انداز میں بیان کیا ہے جس انداز میں کہ ہم نے کیا ہے لیکن ابو نعیم نے اس حدیث کو یسار حبشی کے ترجمے میں (جو عامر یہودی کا غلام تھا اور غزوہ خیبر میں موجود تھا) بیان کیا اور پھر یہ حدیث لکھ دی ہے اس کا خیال تھا کہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں دو مختلف آدمی قرار دیا اس کا خیال یہ تھا کہ الغرض عامر یہودی کا غلام تھا جو خیبر میں موجود تھا اور وہاں مشرف بہ اسلام ہوا اور ابو ہریرہ بھی خیبر میں اسلام لائے مال غنیمت کی تقسیم کے وقت اور ابو نعیم نے ذکر کیا کہ یسار عامر کا غلام تھا خیبر میں موجود تھا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ابو ہریرہ نے یسار کو مسجد میں دیکھ لیا اور ترجمے میں اسکو عامر یہودی کا غلام بنا دیا۔ اور پھر حدیث میں اسی کا بعینہ تذکرہ کرتے ہوئے اس کو مغیرہ بن شعبہ کا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے۔ جو صریح تناقض ہے۔

۵۶۳۰۔ حضرت یسارؓ ابو ہند حجام

حضرت یسارؓ ابو ہند حجام۔ آپؐ کے حجام تھے ابن وہب نے روایت کی ہے ابن سمعان سے کہ ربیعہ نے ان کو خبر دی کہ ابو یسار انہوں نے حضور اکرمؐ کی فصد سینگ اور چھری سے لی تھی کیونکہ اس کھانے کی وجہ سے جو خیبر میں حضورؐ نے ایک یہودی کی ضیافت میں کھایا تھا اور جس میں زہر ملایا گیا تھا اس شکایت کے دفعیہ کے لئے آپؐ ہر سال فصد لگوایا کرتے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۱۔ حضرت یسارؓ مولی ابوالہیثم

حضرت یسارؓ مولی ابوالہیثم بن تیہان۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۲۔ حضرت یسرؓ بن الحارث

حضرت یسرؓ بن حارث بن عبادہ بن عمیر بن سریع بن بجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض العبسی ابو الشغب عبسی سے مروی ہے کہ بنو عبس کے ساتھ قبیلے کے جو مہاجرین اولین سے تھے۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں یسر بن حارث بن عبادہ بھی تھے۔ وہ ایمان لائے اور حضورؐ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ابن کلبی اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۶۳۳۔ حضرت یسیرؓ بن عمرو

حضرت یسیرؓ بن عمرو انصاری یا اسیر۔ ابو عوانہ نے ان کی حدیث داؤد بن عبداللہ سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ یزید بن معاویہ کے عہد خلافت میں جناب یسیر کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ کہنے لگے لوگ کہتے ہیں کہ یزید اچھا آدمی نہیں۔ میں ان سے متفق ہوں لیکن میں امت محمدیہ میں اتفاق کو افتراق پر ترجیح دیتا ہوں کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ اتفاق میں بھلائی ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا حیا علامت ایمان ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

امیر ابو نصر نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور ان سے حمید بن عبدالرحمان نے روایت کی ہے۔

۵۶۳۴۔ حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی

حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی السکونی یا داری یا شیبانی کوفی۔ انہیں عدم بلوغت کی حالت میں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی جب حضور اکرم کا انتقال ہوا۔ تو بقول ابن معین ان کی عمر دس برس اور بروایتے گیارہ سال تھی۔ ابن فضیل اور ابو معاویہ نے شیبانی سے اور انہوں نے یسیر سے بھی روایت کی، ابو الخیار ابن معین جنہوں نے ابن مسعود سے روایت کی۔ ان کا نام اسیر بن عمرو بیان کیا اور انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور حجاج کے زمانے تک زندہ رہے، انہوں نے آپؐ سے دو حدیثیں روایت کیں ایک مادہ کا ملاپ اور دوسری دربارۂ فصد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ول ابن المدینی۔ اہل بصرہ انہیں اسیر بن جابر کہتے ہیں اور ان سے حضرت عمرؓ کی دو حدیث روایت کرتے ہیں جو اویس قرنی
ے میں ہے۔ اہل کوفہ میں بعض لوگ انہیں یسیر اور بعض اسیر کہتے ہیں۔

ن بصرہ میں زرارہ بن اوفی۔ ابن سیرین ابو عمران الجونی اور حمید بن ہلال نے روایت کی ہے اور کوفیوں میں ابو اسحاق شیبانی
یبانی اور ان کے بیٹے قیس بن یسیر نے روایت کی۔ ہم نے اس کا ذکر باب الہمزہ میں کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ن ماکولا یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانہ ہجرت میں پیدا ہوئے۔

۵۔ حضرت یسیرؓ بن العنبس

ضرت یسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری ظفری۔ ایک روایت میں ان کا نام نسیر مذکور ہے۔ اور وہ اکثر
ر کے باب میں بیان ہوا ہے۔

باب یا و عین و فا

۵۔ حضرت یعقوبؓ بن اوس

ضرت یعقوبؓ بن اوس۔ خالد الحذاء نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے ایک صحابی یعقوب بن اوس سے روایت کی کہ حضور
نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یاد رکھو قتل خطا قتل عمد کے مشابہ ہے اس بنا پر جو شخص کوڑے یا لاٹھی سے مارا جائے وہ بھی اس
ل ہوگا اور اس کی چالیس اقسام ہیں۔
بن زہیر کہتے ہیں کہ یعقوب صحبت سے فیض یاب نہیں ہوئے اور حماد بن سلمہ نے حمید سے، انہوں نے قاسم بن ربیعہ
ہوں نے حضور اکرم سے مرسلاً بیان کیا۔ نیز انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے یعقوب سدوسی سے، انہوں نے عبداللہ
ن عاص سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت یعقوبؓ بن الحصین

ضرت یعقوبؓ بن الحصین نے حضورؐ کی زیارت کی اور ان سے مجاہد بن جبر نے بیان کیا کہ میں نماز میں آپؐ کے دائیں
ھر سلام پھیرتے ہوئے رخسار مبارک دیکھ رہا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ حضرت یعقوبؓ بن زمعہ

ضرت یعقوبؓ بن زمعہ۔ جعفر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے،
نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ان وادیوں میں گھوم پھر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا
ز کے لئے رک گئے اور ہم بھی، کہ شعب ابو دب سے ایک جنگلی گدھا نمودار ہوا۔ حضور اکرمؐ نے تکبیر تحریمہ کہنے میں توقف
س دوران میں یعقوب بن زمعہ (بنو اسد کے بھائی) نے اسے ڈرایا اور بھگا دیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۶۳۹۔ حضرت یعقوبؓ القبطی

حضرت یعقوبؓ القبطی۔ جو ابومذکور انصار کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوزبیر نے روایت کی ہے جابر سے کہ انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کو یعقوب قبطی کہا جاتا تھا۔ جب حضور اکرم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کیا ابومذکور کے پاس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھ سے کون اسے خریدے گا۔ چنانچہ نعیم النحام نے آٹھ سو سے خرید لیا۔ بعدہٗ حضورؐ نے فرمایا اس رقم کو اپنی ذات پر خرچ کرو اور اگر کچھ بچ جائے تو اقارب پر اور اگر پھر بھی بچ جائے تو فلاں فلاں مصارف میں صرف کرو۔

راوی نے آزاد کرنے والے اور آزاد کردہ غلام کا نام بیان نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن نے اس کا نام یعقوب قبطی لکھا ہے یہ وہ شخص ہیں جنہیں مقوقس نے ماریہ قبطیہ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور بنو فہر کی ولایت میں آ گئے تھے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔

۵۶۴۰۔ حضرت یعلیٰؓ بن امیہ

حضرت یعلیٰؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم حنظلی ابوصفوان یا ابوخالد ان کا عرف یعلی بن منیہ ہے اور منیہ ان کی والدہ ہیں اور منیہ دختر غزوان، و ہمشیرہ عتبہ بن غزوان ہیں روایت میں منیہ دختر حارث بن جابر آیا ہے اس بنا پر وہ عتبہ بن غزوان بن حارث کی پھوپھی ہیں۔ یہ مدائنی اور مصعب الز کے بیٹے عبداللہ کی رائے ہے۔ اور ایک روایت میں منیہ دختر جابر کو عتبہ بن غزوان کی پھوپھی کہا گیا ہے زبیر کہتے ہیں کہ وہ یعلی امیہ کی دادی ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ زبیر غلطی پر ہیں۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ یہ خاتون عوام بن خویلد کی والدہ اور زبیر بن عوام دادی تھیں اور یعلی بن امیہ تمیمی (حلیف بن نوفل) کی دادی بھی تھیں اور وہ اسی نام سے معروف تھے اور یہی دارقطنی کی رائے اور محدثین اور مورخین کی رائے یہ ہے کہ منیہ دختر غزوان عتبہ کی ہمشیرہ ہیں۔

یعلی بن منیہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائے اور غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شریک رہے ابن مندہ کے مطابق یہ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ نیز یہ بنو نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انہیں حضرت عمرؓ نے یمن کے ایک حکومت دی تھی بعد میں حضرت عثمانؓ نے انہیں صنعا کا والی مقرر کیا۔ ایک دفعہ وہ حضرت عثمان سے ملنے آئے تو اتفاقاً حضرت گزر ادھر سے ہوا۔ وہاں ایک عمدہ سا خچر بندھا دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کا ہے جب معلوم ہوا کہ یعلی بن منیہ کا ہے تو تعجب فرمایا بلاشبہ یعلی کو خلیفہ کا تقرب خاص حاصل ہے۔

مدائنی لکھتے ہیں کہ یعلی یمنی افواج کے کماندار تھے کہ انہیں خلیفہ کی شہادت کی خبر ملی وہ ان کی امداد کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ راستے میں اونٹ سے گر پڑے اور ان کی ران ٹوٹ گئی بعد از ایام حج وارد مکہ ہوئے تو لوگ ان سے ملنے آ انہوں نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی حضرت عثمانؓ کا انتقام لینے کے لئے روانہ ہوگا۔ اس کے ساز و سامان کی فراہمی ان کے ہوگی چنانچہ انہوں نے زبیر بن عوام کو ایک ہزار چار سو اونٹ نیز قریش کے ستر آدمیوں کو اور ام المومنین عائشہ کو وہ اونٹ فراہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان پر وہ سوار تھیں۔ اس اونٹ کا نام عسکر تھا۔
یعلی بن منیہ بے حد کریم اور سخی تھے جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے۔ بعد میں حضرت علیؓ کے حامیوں میں شامل ہو گئے اور جنگ صفین میں موجود تھے۔

ان سے ان کے بیٹے صفوان عکرمہ۔ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ کثیر راویوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سے روایت کی کہ ہمیں قتیبہ نے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو منبر پر قرأت کرتے سنا حاضرین نے یا مالک اونچی آواز سے کہا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۱۔ حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ

حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ ثقفی۔ بنو زہرہ بن کلاب کے حلیف تھے اور بقول ابو معشر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق کے مطابق ان کا نام یحییٰ بن حارثہ تھا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۲۔ حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ

حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔ حضورؐ کے عم زاد اور سید الشہداء کے بیٹے تھے۔
زبیر کہتے ہیں کہ حمزہ بن عبدالمطلب کی نسل سے سوائے یعلیٰ کے کوئی نہ بچا اور ان کی پشت سے پانچ بچے پیدا ہوئے جو سب فوت ہو گئے اور یوں حمزہ بن مطلب کی نسل ختم ہو گئی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۳۔ حضرت یعلیٰؓ العامری

حضرت یعلیٰؓ عامری۔ ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ نے سنن میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے عفان سے، انہوں نے وہیب سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے سعید بن ابو راشد سے انہوں نے یعلی العامری سے روایت کی کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئے اور ایک حدیث پر غور کر رہے تھے لیکن راوی نے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا جو اس ترجمے میں بیان کی ہے۔ ابو عمر نے انہیں یعلی عامری اور بعض نے انہیں یعلی بن مرہ لکھا ہے اور حضور اکرمؐ سے ایک حدیث حضرت امام حسین کی فضیلت میں روایت کی ہے۔
ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۴۔ حضرت یعلیٰؓ بن مرۃ

حضرت یعلیٰؓ بن مرہ بن وہب بن جابر بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی وعتاب برادر معتب جد عروہ بن مسعود بن معتب۔ اسلام لائے اور حضور اکرمؐ کے ساتھ حدیبیہ میں بیعت رضوان، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ ہوازن اور طائف کے معرکے میں موجود تھے۔ ایک روایت میں انہیں عامری لکھا ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔
آپؐ کے فاضل صحابہ سے تھے۔ طائف کے غزوے میں حضور اکرمؐ نے انہیں طائف کے انگور کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ ان کی کنیت ابو المرازم تھی اور ان کی والدہ کا نام سیابہ تھا۔ کبھی انہیں یعلی بن سیابہ بھی کہتے تھے۔ یہ ابن معین کا قول ہے یہ صحابی حضرت علیؓ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حامیوں میں تھے۔ کوفے یا بصرے میں سکونت اختیار کی وہاں ان کا ایک مکان تھا۔

ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، عبداللہ بن حفص اور سعید بن ابوراشد وغیرہ نے روایت کی۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمن سے، انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے ابوحفص بن عمر سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا فرمایا جاؤ اور اسے تہلاؤ۔ پھر وہ واپس نہیں لوٹا۔

عفان نے وہب سے انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے سعید بن ابوراشد سے، انہوں نے یعلی عامری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ایک دعوت میں جارہے تھے کہ راہ میں امام حسین بچوں میں کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنا ہاتھ امام حسین کو پکڑنے کے لئے پھیلایا۔ امام کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگ رہے تھے۔ آخر آپؐ نے انہیں پکڑ لیا فرمایا اے اللہ میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرتا ہوں حسین میرے بیٹوں میں ایک بیٹا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یعلی عامری جن کا ذکر گزر چکا ہے وہی یعلی بن مرہ ثقفی ہیں کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی گردانتا ہے۔ اور اکثر محدثین بنوثقیف کو بنوہوازن ہی شمار کرتے ہیں اور اس سلسلہ نسب کو یوں لکھتے ہیں ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن اور عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔ چنانچہ یہ دونوں سلسلہ ہائے نسب بکر میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی کہتا ہے۔ جب صورت حال یہ ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت میں انہیں عامری لکھا ہے اور ان سے وہی حدیث روایت کی ہے جو ابوموسیٰ نے یعلی عامری سے حضرت امام حسین کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہے تو اعتراض کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی ابواحمد عسکری نے یعلی بن مرہ عامری اور یعلی بن مرہ ثقفی کو دو علیحدہ آدمی شمار کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۴۵۔ حضرت یعلیؓ

حضرت یعلیؓ۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسنادہ ولید بن مسلم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے عمرو بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کی زکوۃ ادا کی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس میں بھی زکوۃ ہے۔ فرمایا جلتا انگارہ۔ ابن الدباغ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۶۔ حضرت یعمرؓ السعدی

حضرت یعمرؓ السعدی سعد ہذیم۔ پھر بنو حارث بن سعد سے، اور حارث عذرہ بن سعد کے بھائی سے ان کی کنیت ابوخزامہ تھی۔ یہ ابونعیم کا قول ہے ایک روایت کے مطابق وہ ابوخزامہ کے والد ہیں اور یہی درست ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کی روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز ابو نعیم نے باسنادہ ابن وہب سے، انہوں نے یونس اور عمرو بن حارث سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ...والد سے جو بنو حارث بن سعد کے فرد ہیں روایت کی کہ ان کے والد نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم بیماریوں ...بچاؤ کے لئے دوائیں جنتر منتر اور اسی طرح کی کئی حفاظتی تدبیروں کا استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر کو بدل سکتی ہیں حضور نے فرمایا یہ بھی اللہ کی تقدیر ہی ہے۔ اس طرح ترمذی نے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے ...سے، انہوں نے ابو خزامہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور اس ...دوا دارو اور منتر جنتر کے بارے میں سوال کیا۔ نیز انہوں نے من غیر وجہ زہری سے، انہوں نے ابو خزامہ سے، انہوں نے اپنے ...سے روایت کی اور یہ اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۔ حضرت یعیشؓ جہنی

حضرت یعیشؓ الجہنی۔ ذوالغرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے کوفے میں حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ...روایت کی کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا چاہئے آپؐ نے فرمایا ...اس نے پھر دریافت کیا کیا ان کی قیامگاہوں میں نماز جائز ہے۔ فرمایا نہیں اس نے پھر گزارش کی کیا بکری کے گوشت سے وضو ...چاہئے فرمایا نہیں کیا ان کے باڑے میں نماز جائز ہے۔ فرمایا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۔ حضرت یعیشؓ بن طخفة

حضرت یعیشؓ بن طخفة الغفاری شامی۔ ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر نے ان سے یعیش ...فاری نے روایت کی حضور اکرمؐ کے پاس ایک اونٹنی لائی گئی آپؐ نے فرمایا اس کا دودھ کون دوھے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اس ...کہا میں حضورؐ نے نام پوچھا تو اس نے کہا مرہ، فرمایا بیٹھ جاؤ پھر ایک آدمی اٹھا جس نے اپنا نام جمرہ بتایا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ...میں اٹھا اور میں نے اپنا نام یعیش بتایا تو آپؐ نے دوہنے کی اجازت دے دی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۔ حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة

حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة۔ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابو ثابت سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ ...ل کریمؐ بنو مغیرہ کے ایک عجمی غلام کو پڑھاتے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اسے دیکھا اس کا نام ...ش تھا۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے۔ "ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر" لسان الذي يلحدون اليه ...عجمي وهذا لسان عربي مبين"

ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۔ حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة

حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة۔ جعفر المستغفری نے محمد بن مروانشا سے انہوں نے احمد بن عبدة سے انہوں نے یفوذان بن ...یدویہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا! علم مومن کا دوست، عقل اس کی دلیل ہے۔ عمل قیم، صبر اور حلم اس کے لشکر کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

امیر ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب یا و میم، نون و واؤ

۵۶۵۱۔ حضرت الیمانؓ بن جابر

حضرت الیمانؓ بن جابر ابوحذیفہ۔ ایک روایت میں ان کا نام حسیل ہے۔ ہم ان کا نسب ان کے بیٹے حذیفہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوالطفیل نے حذیفہ سے روایت کی کہ وہ اور ان کے والد غزوۂ بدر میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے مگر راستے میں انہیں کفار قریش نے پکڑ لیا کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ دونوں باپ بیٹا اسلامی لشکر میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔ جب انہوں نے کفار سے عہد کیا کہ وہ مدینہ جا رہے ہیں اور ان کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہوں گے تو کفار نے رہا کر دیا۔ انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ تو آپؐ نے انہیں ایفائے عہد کی اجازت دے دی اور فرمایا اللہ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا کہ یمان کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے کہ یہ کس شخص کا لقب ہے۔ ابن کلبی اور ابن حبیب کے مطابق یہ جروہ کا لقب ہے۔ اور حذیفہ اور جروہ کے درمیان کئی پشتیں ہیں، مثلاً حذیفہ بن حسیل بن جابر بن ربیعہ بن عمرو بن جروہ اور یہی آدمی یمان ہے۔ اس کا ذکر بالتفصیل گزر چکا ہے۔

۵۶۵۲۔ حضرت یناقؓ جد الحسن بن مسلم

حضرت یناقؓ جد حسن بن مسلم بن یناق۔ ان کی حدیث کو علی بن حجر وغیرہ نے عمر بن ہارون سے، انہوں نے عبدالعزیز بن عمر سے، انہوں نے حسن بن مسلم بن یناق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضری دی۔ جب زوال ہوا۔ تو آپؐ نے لوگوں کو وعظ فرمانا شروع کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۳۔ حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام

حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ مدنی ہیں حضورؐ کے عہد میں پیدا ہوئے آپؐ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا سر پر ہاتھ پھیرا اور یوسف نام رکھا بقول واقدی ابویعقوب کنیت تھی۔ حضورؐ سے کئی احادیث روایت کیں ان سے محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کی ان سے مروی ہے کہ آپؐ نے روٹی کا ٹکڑا لے کر اس پر کھجور رکھی فرمایا یہ اس کا سالن ہے دونوں کو تناول فرمایا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۴۔ حضرت یوسفؓ الفہری

حضرت یوسفؓ الفہری۔ نسب مذکور نہیں۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن یوسف نے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اگر جریج راہب فقیہہ عالم ہوتا تو وہ خدا کی عبادت پر اپنی والدہ کی خدمت گزاری کو ترجیح دیتا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۶۵۔حضرت یونسؓ بن شداد

حضرت یونسؓ بن شداد الازدی۔ بہ قول ابن مندہ اور ابونعیم نا معلوم آدمی ہیں۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے ابوموسیٰ عنزی سے، انہوں نے محمد بن عثمہ سے، انہوں نے سعید بن بشیر سے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابوقلابہ سے، انہوں نے ابوالشعثا سے، انہوں نے یونس بن شداد سے روایت کی کہ حضورؐ نے ایام تشریق کے روزے سے منع فرمایا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۔حضرت یونسؓ ابومحمد الظفری

حضرت یونسؓ ابومحمد ظفری انصاری اوسی۔ بقول ابن مندہ مدنی ہیں۔ ابونعیم کوفی بتاتے ہیں۔ ابن ابی فدیک نے ادریس بن محمد بن یونس سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ موچھوں کو کٹواؤ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اسی کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں کہ جس کی توفیق سے حرف یاء کے اختتام کے ساتھ ہم ناموں کی فہرست اور ان کے تذکرے سے فارغ ہوئے اور ہم اسی اللہ سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں ان کے ذریعے فائدہ مند کرے۔ اب اسی کی توفیق سے اگلے حصے میں کنیت کا تذکرہ شروع کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمت بالخیر

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سیرۃ النبی ۳ جلد

اردو زبان میں آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی اور مستند سوانح حیات۔ جس پر ہندوستان کو فخر ہے۔ فن سیرت پر آج تک کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں صرف صحیح روایتوں کا التزام کیا گیا ہو۔ یہ امتیاز صرف علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ اور سید سلمان ندوی رحمہ اللہ کی تصنیف ''سیرت النبی ﷺ'' کو حاصل ہے۔

المیزان نے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ کتاب کو شایان شان کمپیوٹر کمپوزنگ' اعلیٰ کاغذ' مضبوط جلد اور خوبصورت سرورق کے ساتھ شائع کیا۔

ہندوستان کے معروف سیرت نگار مولانا مناظر احسن گیلانی کے قلم سے ''سیرت نبویہ'' کے قابل غور پہلوؤں پر روشنی

النبی الخاتم ﷺ

سیرت کی لائبریری میں اس قسم کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے کمپیوٹر کمپوزنگ'

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر المیزان نے شائع کی۔

اسوۂ رسول اکرم ﷺ

حدیث کی مستند کتابوں سے آنحضرت ؐ کے شمائل و خصائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور ہر شعبہ زندگی کے متعلق ہدایات۔ جس سے اتباع سنت اور اطاعت رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے۔

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر المیزان نے شائع کی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

ہماری دیگر مطبوعات

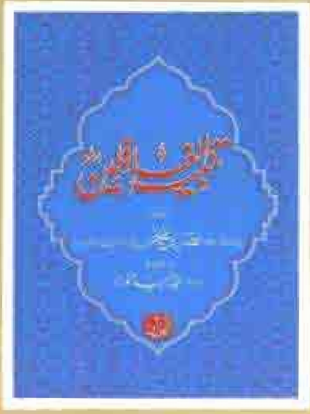

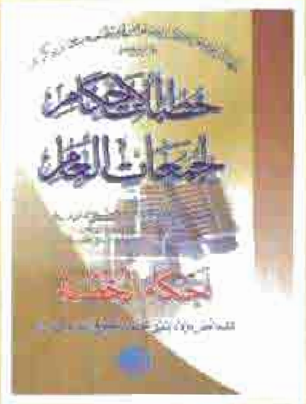

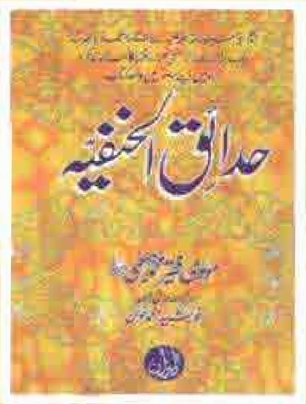

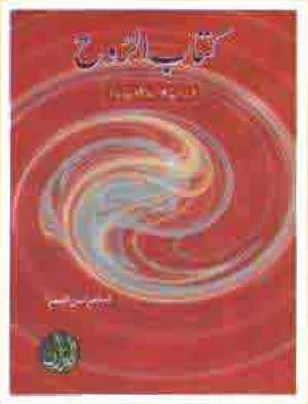

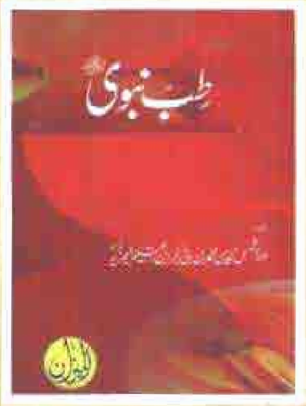

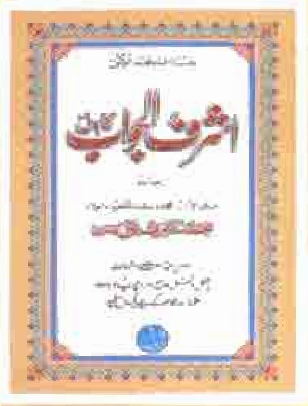

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph.:042-7122981, 7212762

E-mail: al.mezaan@gmail.com